www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ ہژ دہم (۱۸)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام محمد حسین بٹالویؒ کی خدمات (۳)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ ہژ دہم(۱۸)
	تحریک ختم نبوت میں شیخ الاسلام محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کی خدمات(۳)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۶
سال اشاعت	۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
قادیانی درخواست مباہلہ اوراس کا جواب	۵
اجازت اشاعت الہام منذر	۹
عربی تفسیر نویسی کا قادیانی چیلنج اوراس کا جواب	۲۷
پیش گوئی بابت ڈپٹی آتھم کا تجزیہ	۳۱
عرب علماء کی تصدیق کی حقیقت	۵۰
بٹالوی پیشگوئی کہ قادیانی حج نہیں کریگا	۵۹
عوام الناس کو علماء قرار دینا	۶۱
قادیانی کا مباہلہ سے گریز	۶۶
ڈپٹی آتھم اور مرزا قادیانی کا مباحثہ اور شیخ الاسلام بٹالوی کا ریویو	۶۸
جلسہ تحقیق مذاہب	۱۶۷
پیش گوئی متعلقہ آتھم کا انجام	۱۷۱
تقریری مقابلے کا چیلنج	۱۷۵
قادیانی رسائل اربعہ انجام آتھم وغیرہ کا جواب	۱۷۸
جلسہ اعظم مذاہب	۱۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب درخواست قادیانی ۲۵ جون و ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء	۲۰۱
پیشگوئی متعلقہ آتھم کا پوسٹ مارٹم	۲۲۴
تجزیہ عذرات بابت انجام آتھم	۲۵۲
تفہیم حق پر تبصرہ	۳۱۴
قطعی موعود عذاب	۳۱۷
آتھم سے قسم کا قادیانی مطالبہ	۳۲۲
مرزا قادیانی کو انعامی چیلنج	۳۵۷
حلال زادہ	۳۶۱
سلطان محمد کی موت وحیات	۳۷۲
قادیانیوں کو انعامی چیلنج	۳۸۶
مرزا قادیانی مجسٹریٹ کے حضور	۳۸۹
قادیانی پیش گوئی بابت لیکھ رام کا بٹالوی تجزیہ	۴۱۲
متفرقات	۴۷۰
اشتہار صداقت آثار	۴۷۰
محمدیوں کے مقابلہ سے عیسائیوں کی گریز	۴۷۱
امرتسر اور لدھیانہ میں آتھم کے جلوس	۴۸۶
قادیانی تاویلات بابت پیش گوئی آتھم	۴۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الر حیم۔نحمدہ و نصلی علی رسو له الکر یم

قادیانی درخواست مباہلہ اوراس کا جواب

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ میں) فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ:

ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی اختلاف کی وجہ سے کافر ٹھہراتے ہیں (قادیانی کا اپنے اختلافات کو جزئی کہنا، ناواقفوں کو دھوکہ دینا ہے۔ وہ کل اصول اسلام میں مسلمانوں کا مخالف ہے۔ فتویٰ تکفیر مرزا اور، جواب فیصلہ آسمانی ص ۳۱ وغیرہ ملاحظہ ہو۔ محمد حسین)، عرض کیا جاتا ہے کہ اب میں خدا سے مامور ہو گیا ہوں کہ تا میں اب لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں۔ اس طرح پر کہ اول آپ کو مجلس مباہلہ میں اپنے عقائد کے دلائل از روئے قرآن وحدیث کے سناؤں۔ اگر پھر بھی آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آویں تو اسی مجلس میں مباہلہ کروں۔ سو میرے پہلے مخاطب میاں نذیر حسین دہلوی ہیں اور اگر وہ انکار کریں تو پھر شیخ محمد حسین بٹالوی ہیں۔ اور اگر وہ انکار کریں تو پھر اس کے بعد وہ تمام مولوی جو مجھے کافر ٹھہراتے ہیں اور میں ان تمام مولویوں کو آج کی تاریخ سے جو دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے چار ماہ تک مہلت دیتا ہوں۔ (دافع الوساوس۔ صفحہ ۱۶۱)

اور دافع الوساوس کے صفحہ ۲۶۳ میں مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ:

مباہلہ کی اجازت کے بارہ میں جو کلام الٰہی میرے پر نازل ہوا ہے وہ یہ ہے:

نظر الله الیك معطرا و قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها قال انی اعلم ما لا تعلمون قالوا کتاب ممتلئی من الکفر و الکذب قل تعالوا ندع ابنائنا و ابناء کم ۔ الی آخر الآیه

پھر دافع الوساوس کے صفحہ ۲۶۵ میں مرزا قادیانی نے اس کا ترجمہ کیا اور کہا ہے:

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک معطر نظر سے تجھ کو دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کریگا کہ جو دنیا میں فساد پھیلاوے۔ تو خدا تعالی نے ان کو جواب دیا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور ان لوگوں نے کہا کہ اس کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہے، سو ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم معہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں۔ پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں ۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ اس کے جواب میں کہتے ہیں:

منظور منظور منظور۔ آپ جس وقت چاہیں اور جس مکان میں چاہیں (بجز قادیان کے جو آپ کا مسکن اور محل اندیشہ ہے)، لاہور میں، خواہ بٹالہ میں مجلس مباہلہ منعقد کریں اور مجھے بلالیں۔ آپ ہی مجھ سے مباہلہ کرنے کے مدعی بنے ہیں لہذا آپ ہی کے ذمہ اہتمام انعقاد مجلس ہے۔ اس مجلس میں آپ اپنے عقائد کے دلائل سنائیں۔ ان دلائل کو میں آپ کے حیل اور مغالطات سمجھونگا، جیسا کہ اس وقت تک آپ کے دلائل ہیں، تو اسی مجلس میں آپ کی کتابوں کی نسبت یہ دعوی کرونگا کتاب ممتلئی من الکفر و الکذب یعنی آپ کی تصانیف جن پر پہلے نکتہ چینی کی ہے، کفر اور کذب سے پر ہیں۔ پھر جھوٹے پر ایک نہیں ہزار لعنت کہوں گا۔ مگر یہ لعنت ان ہی لفظوں پر ہوگی جو ہم نے بیان کئے ہیں اور وہ آپ ہی کے الہام کے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ کو بدل کر آپ اور الفاظ پر لعنت کہلانا چاہیں گے تو ہرگز منظور نہ ہوگا، اور اس تبدل وتغیر سے آپکا دعوی الہام بے اعتبار ہوگا۔ یا آپ کا ملہم (جو واقع میں معلم الملکوت ہے) ناعاقبت اندیش ٹھہرے گا کہ اس نے پہلے کمی بیشی کو نہ سوچا۔ اب اس الہام میں کمی بیشی کرنا چاہتا ہے اور اس کمی وزیادتی سے آپ کا اور آپ کے ملہم کا گریز ثابت ہوگا۔ لہذا انعقاد مجلس مباہلہ سے پہلے آپ اس بات کا اقرار شائع ومشتہر کردیں کہ ان ہی الفاظ پر ہم جانب ثانی سے مباہلہ کرائیں گے اور جھوٹے پر لعنت کہلائیں گے، ان میں اگر ایک لفظ کمی یا زیادتی کریں گے تو دعوی الہام مذکور میں جھوٹے اور مباہلہ میں شکست یافتہ سمجھے جائیں گے۔

یہ تو اس مضمون کی نسبت آپ کے الہام کے مطابق فیصلہ ہوا جس پر ہم مسلمان قسم کھانا اور جھوٹے کو لعنت بھیجنا منظور کرتے ہیں۔ مگر اس الہام اور دعوی مباہلہ میں آپ نے ان الفاظ کو درج نہ کیا جن پر آپ قسم کھائیں گے اور جھوٹے کو لعنت سنائیں گے۔ یہ آپ کا دھوکہ اور لعنت سے بچنے کا ایک حیلہ ہے۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالبًا ایسے الفاظ پر قسم کھائیں گے جن کے سبب باوجود جھوٹے ہونے کے آپ لعنت کا مورد ہونے سے بچ سکیں گے۔ لہذا ضروری ہے کہ آپ بھی ان الفاظ کو پہلے مقرر کر دیں تا کہ ہم مسلمان ان الفاظ میں نظر کریں، کہ وہ آپ کے جھوٹے ہونے کی حالت میں آپ پر لعنت کے موجب ہو سکتے ہیں یا حیلہ وحوالہ سے وہ لعنت کو ٹلانے والے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ الفاظ جن پر آپ قسم کھائیں اور جھوٹے کو لعنت سنائیں یہ ہونے چاہیں:

میں غلام احمد قادیانی خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ جو عقائد میں نے آج ظاہر کئے ہیں، کہ

قرآن اور حدیث کی شہادت قطعی سے حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں اور،

آنے والے مسیح سے خدا اور اس کے رسول کی مراد میں ہی ہوں،

اور جبریل امین بذات خود انبیاء کے پاس کبھی نہیں آیا بلکہ وہ آسمان سے اور سورج سے کبھی جدا نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی ملک الموت وغیرہ فرشتے بھی بذات خود آسمان سے جدا نہیں ہوتے۔

اور مطلق نبوت کا خاتمہ نہیں ہوا، وغیرہ وغیرہ۔

آپ کے عقائد جو رسالہ اشاعۃ السنہ میں آپ کی تصانیف سے نکال کر بیان ہوئے ہیں، خدا اور رسول کے نزدیک اسلامی عقائد ہیں، خدا ورسول کی کلام میں ان عقائد کے متعلق جو الفاظ وارد ہوئے ہیں ان کے یہی معانی خدا ورسول کی مراد ہیں جو قادیانی نے مراد ٹھہرائے ہیں، اور یہی معنی ان الفاظ ونصوص کے آنحضرت ﷺ کے اصحاب وتابعین وغیرہ آئمہ دین نے جو قرون ثلاثہ کے اندر گذر چکے ہیں، خدا ورسول کی مراد سمجھے ہیں۔ اس بیان میں اگر میں (قادیانی) جھوٹا ہوں، تو مجھ (قادیانی) پر خدا کی وہ لعنت نازل ہو جو آج تک کسی ملعون پر نازل نہیں ہوئی۔

ان الفاظ پر قسم کھانے میں آپ کو تامل ہو تو آپ اس تامل کی وجہ بیان کر کے اور الفاظ تجویز کریں۔ ان الفاظ کے قیود میں جو کید وحیل آپ مخفی رکھیں گے، ہم ان کو ظاہر کر کے آپ کے منہ سے ایسے الفاظ کہلا لیں گے جو آپ کے جھوٹا ہونے کی حالت میں آپ پر لعنت کے موجب وجالب ہوں۔

الحاصل جب تک آپ وہ الفاظ انعقاد مجلس سے پہلے بیان نہ کریں اور مسلمانوں سے ان الفاظ کو تسلیم نہ کرالیں، تب تک آپ کا یہ دعوی مباہلہ آپ کی ایک چال ہے اور صرف اپنے دام افتادہ حمقاء کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جال ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں یہ نفس درخواست مباہلہ کا جواب ہے۔اب اس کی میعاد کے متعلق ایک اور کید قادیانی کا اظہار و بیان ہوتا ہے۔

مرزا صاحب نے اس مباہلہ کی میعاد دہم دسمبر ۱۸۹۲ء سے چار مہینے مقرر کی۔مگر یہ کتاب جس میں یہ مباہلہ درج ہے، پانچویں مہینے (وسط اپریل ۱۸۹۳ء) میں شائع کی۔اور طرفہ یہ کہ وہ کتاب اب تک اپنے اخص مخاطبین مباہلہ حضرت شیخ الکل (سید نذیر حسین محدث دہلوی) اور خاکسار کے پاس نہیں بھجوائی۔پوری کتاب بھیجنے سے قادیانی کو بخل مانع تھا تو اشتہار مباہلہ کے اوراق کتاب یا پروف متعلق مباہلہ کو ہی بھیج دیتا۔مرزا قادیانی ہمیشہ لاف زنی کرتا ہے کہ میں اپنے مخالفوں کو کئی ہزار رجسٹری شدہ اشتہارات بھیج چکا ہوں۔کیا اب وہ یہ دعوی کرسکتا ہے کہ میں نے اس مباہلہ کا اشتہار شیخ الکل یا خاکسار کے نام رجسٹری کرا کر بھیجا ہے؟ نہیں تو پھر اس میعاد مقرر کرنے سے اسکی غرض بجز اسکے اور کیا ہوسکتی ہے کہ میعاد مقررہ مباہلہ تک فریق ثانی کو اس دعوی پر اطلاع نہ ہو، اور اس عرصہ میں اس طرف سے مباہلہ کی اجابت وقوع میں نہ آوے، تو مشتہر کیا جاوے کہ فریق ثانی نے مباہلہ سے گریز کیا ہے۔

یہ عادت مرزا قادیانی کی ۱۸۹۱ء سے مستمر چلی آتی ہے کہ جو رسالہ، جو پرچہ، جو اشتہار ہمارے مقابلہ میں چھپاتا (طبع کراتا) ہے اس کو ہمارے پاس نہیں بھیجتا۔ان دنوں صرف چند اوراق وساوس (دافع الوساوس) جس میں ۳۰ مارچ کا اشتہار ہے ہمدست مرزا خدا بخش اور ایک تحریر مورخہ ۱۹۔اپریل بذریعہ ڈاک اس نے ہمارے پاس ارسال کی ہے، باقی تحریرات واشتہارات اس کے ہم نے دیگر وسائل سے مشکل کے ساتھ حاصل کئے ہیں۔اپنے ازالہ اوہام کی بابت اس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ جب وہ چھپ کر نکلے گا، سب سے پہلے آپ کے پاس بھیجا جائے گا۔پھر جب چھپ کر شائع ہوا اور ہمارے پاس نہ پہنچا تو ہم نے خود قیمتاً طلب کیا۔پھر بھی ہمارے پاس اس نے وہ رسالہ نہ بھیجا۔تب سے ہم نے بھی اشاعۃ السنہ کا اس کے پاس بھیجنا موقوف اور بند کر دیا۔باوجویکہ اس سے پہلے سال ہا سال سے اسکے پاس بلا قیمت یہ رسالہ جاتا رہا۔اس بندش پر بھی جو مضمون جواب طلب اس کے ردّ میں چھاپا جاتا ہے، اسکے پاس بھیجا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت اشاعت الہام منذر

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۱۔۱۸۴ میں) فرماتے ہیں کہ یہ درخواست مرزا قادیانی کی اس خط میں منقول ہے جو ہم قبل ازیں نقل کر چکے ہیں اور اس کا دندان شکن جواب ہم اپنے خط میں دے چکے ہیں جو پہلے نقل ہو چکا ہے۔قادیانی ہمارا جواب سن کر ساکت ہوا، مگر اپنے حمقاء اتباع کو یہ کہتا اور سمجھتا رہا کہ ہمارا مخاطب (محمد حسین) ہمارے الہام منذر سے ڈر گیا ہے۔تب ہی وہ عام اجازت اشاعت نہیں دیتا، بلکہ قانون عدالت کے لحاظ و پابندی سے اشاعت کی اجازت دیتا ہے۔اس خوف کا خیال ان حمقاء کے دماغ میں جا گزیں و مستحکم ہو گیا تو اپریل ۱۸۹۳ء (مطابق رمضان) میں وہ ایک رجسٹری شدہ خط کے ذریعہ سے پھر اشاعت الہام مذکور کی اجازت کا خواستگار رہا۔اور ہمارے سابق جواب کی اس بات کا کہ: جو الہام کسی کے ڈرانے کے لئے ہوتا ہے، اس الہام کی اشاعت اس الہام کا عین مدعا ہوتا ہے اور اگر آپ کے الہامات نظر ثانی و حکم ثانی کے سوا لائق اشاعت نہیں ہوتے تو آپ اپنے ملہم سے اجازت کیوں نہیں لیتے، یہ اجازت مجھ سے کیوں چاہتے ہیں؟

اس نے خط میں یہ جواب دیا ہے کہ مشورہ لینے کا حکم آیت وشاورھم فی الامر میں آچکا ہے۔اور کتاب دافع الوساوس کے حاشیہ صفحہ ۱۱۶ میں ہماری بات کا یہ جواب دیا ہے کہ الہام تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ازانجملہ ایک وہ قسم ہے کہ جس کے اظہار و عدم اظہار کا ملہم کو اختیار دیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے اس دوبارہ درخواست کرنے سے اور اس کے اتباع کے اس درخواست کو پسند کرنے اور اس سے اس کو سچا اور ولی و ملہم سمجھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی تو شرم و حیا و خدا ترسی و عاقبت اندیشی (جو انسانیت کے لوازم سے ہے) معرا تھا، اب اس کے اتباع نے بھی اس کا شیوہ اختیار کیا ہے، اور انہوں نے علاوہ براں بحکم آیت ذالك بانهم آمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فھم لا یفقھون فہم وفقاہت کو بھی استعفا دیدیا ہے۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ:

جو شخص کسی کے الہام سے ڈرتا ہے وہ اس کو ملہم ماننے اور اس کی پیروی کرنے میں کب توقف کرتا ہے؟

اور جو اس کو کافر و زندیق و مرتد و ملحد سمجھتا ہے وہ اس کے الہام کو بجز القاء شیطانی اور کیا خیال کرتا ہے؟

اور وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ خدا کے منذر الہام کی تبلیغ کی اشاعت کی اجازت دوسرے سے چاہنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اور مشورہ کا حکم بشہادت آیت مذکورہ ان امور میں ہے جن میں خدا کی طرف سے کوئی حکم والہام نہ ہو۔ اور ایسے ہی امور میں آپ ﷺ نے اپنے مخلص احباب سے مشورہ چاہا تھا، کبھی کسی منصوص حکم کی تعمیل و تبلیغ میں کسی سے مشورہ نہیں لیا۔ اور نہ وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر قادیانی کے ملہم (معلم الملکوت) کے الہامات ایسے ہی ہوتے ہیں جو دوسرے کے مشورہ اور صلاح کے بغیر تبلیغ و اشاعت کے لائق نہیں ہوتے، تو پھر انکی اشاعت و عدم اشاعت کے متعلق اپنے مخلص احباب سے مشورہ کرنا تھا، نہ کہ اپنے خصم اور دشمن سے، جسکی نسبت اسکو الہام ہوا ہے، اور وہ اس الہام کو شیطانی سمجھتا ہے۔

اس مشورہ کی نظیر کسی سابق ملہم کے الہامات و مشاورات میں پائی نہیں گئی۔ پھر ہم اجازت چاہنے کو مشورہ کیوں مان رہے ہیں اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر یہ الہام اس قسم کا ہے جس میں مرزا قادیانی کو اظہار و عدم اظہار کا اختیار دیا گیا ہے تو پھر وہ اپنے اختیار سے کیوں کام نہیں لیتا اور اس اختیار کو اپنے دشمن کے اختیار میں کیوں سپرد کرتا ہے؟ اس کے ان حیلوں اور عذروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس الہام کے دعوی میں جھوٹا اور فریبی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ان گذارشات کے بعد اب اس درخواست قادیانی کا تفصیلی جواب دیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی صاحب! اشاعت الہام مذکور کی آپ کو اجازت ہے، اجازت ہے، اجازت ہے۔ اور اس پر یہ تحریری شہادت ہے۔ مگر اس اشاعت کی صرف یہی ایک صورت مناسب نظر آئی ہے کہ وہ منذر الہام پہلے اشاعۃ السنہ میں آپ چھپوائیں اور اس کے ذریعہ سے اس کی اشاعت کریں۔ پھر جس اخبار میں چاہیں اس کو درج کرائیں۔ لہذا مناسب ہے کہ آپ اس الہام کی ایک قلمی نقل مصفے میرے پاس بھیج دیں اور اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کی درخواست کریں اوراس کے ساتھ یہ بھی تحریر کریں کہ اس الہام کے الفاظ میں من بعد نہ ایک لفظ کی کمی ہوگی نہ ایک حرف کی زیادتی۔ ومعہذا اس الہام کے معنی بھی اپنے ملہم سے پوچھ کر تحریر کردیں۔ اگر اس کے ظاہری اور لفظی معنے مراد ہوں جن کو ہر شخص عارف لغت واہل زبان سمجھ سکتا ہے تو یہ لکھ دیں کہ ملہم نے بتادیا ہے کہ اس کے ظاہری اور لفظی معنی مراد ہیں۔ اور اگر کوئی تاویلی معنی مراد ہوں تو ان معنی کی تاویل وتشریح کردیں۔ پھر اگر میں اس الہام کے الفاظ اور معنے کو واضح وبلا اشتباہ پاؤنگا تو فوراً اس کو رسالہ میں چھاپ کر اس کی ایک کاپی آپ کے پاس بھیج دونگا۔ ان شاء اللہ تعالی۔ اور اگر اس کے الفاظ وقیود میں کیود (مکر) وحیلہ سازیاں اور دھوکہ بازیاں پاؤنگا یا اس کے معانی کو ذوی الوجوہ دیکھونگا تو پہلے چند سوالات کے ذریعہ آپ کے قلم وزبان سے اس کی تشریح وتوضیح کراؤنگا، پھر اس کو چھاپ دونگا ان شاء اللہ تعالی۔

فرمایئے اب تو اجازت ہوئی۔ بلکہ خود اشاعت کی ذمہ داری بھی لی گئی ہے۔ یا اب بھی کوئی کسر رہ گئی ہے۔ رہ گئی ہے تو فرمایئے وہ کسر نکال دی جائے۔

اس کے بعد حضرت بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ اس باب میں آپ (مرزا قادیانی) سے تو اتنا ہی خطاب ہے۔ ذیل میں اپنے ناظرین اور آپکے اتباع میں سے حق کے طالبین کی خدمت میں کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

حضرات! آپ لوگ جو کہ مرزا قادیانی کے کید اور مکر وفریب سے واقف نہیں، شائد یہ خیال کریں کہ یہ اجازت اشاعت تو ہے، مگر محدود ہے۔ اور کیوں اجازت غیر محدود نہیں دی گئی کہ وہ جس اخبار میں چاہے اس الہام کو چھپوا دے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے الہام کو بلا معائنہ وملاحظہ اسی کے ذریعہ واختیار واہتمام سے اگر اسکو چھاپنے کی غیر محدود اجازت دی جائے گی تو وہ اس الہام میں ایسی قیدیں لگادے گا اور ایسے الفاظ ذوالوجوہ اور محتمل المعانی اس میں بھردے گا، جن سے وہ باوجود سو بار جھوٹا ہوجانے کے، جھوٹا ہونے میں نہ آئے گا۔ کیا آپ صاحبوں نے اس کے سابق اشتہارات متضمن الہامات وبشارات نہیں دیکھے، جن میں وہ بارہا جھوٹا ہو چکا ہے لیکن جھوٹا ہونے میں نہیں آتا۔ اور پھر بھی ان الہامات کے صدق کا مدعی ہے اور انہی کی دستاویز سے خم ٹھونک کر الہامی بنا ہوا ہے۔

اس کے گذشتہ الہامات وبشارات میں سے ایک الہام تولد فرزند عمنوائیل وبشیر کو بطور مثال پیش کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے، جس میں وہ بارہا جھوٹا ہو چکا ہے پھر بھی سچے کا سچا بنا ہوا ہے۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ (مرزا) نے ایک اشتہار دیا جس میں یہ درج ہے کہ:

میرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو خوبصورت، صاحب شوکت و دولت ہوگا، علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا، تین کو چار کرنے والا ہوگا، فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلا کان اللہ نزل من السماء (یعنی خدا کا جو اول و آخر ہے، مظہر ہوگا، حق اور بلندی کا محل ظہور، گویا کہ خود خدا تعالی آسمان سے نازل ہوگا۔ ناظرین! مرزا قادیانی کا بیٹا خدا ہوا تو قادیانی خدا کا باپ ٹھہرا۔ آج تک ابن اللہ تو بہت لوگوں کو کہا گیا ہے مگر خدا کا باپ مرزا قادیانی سے پہلے کوئی نہیں سنا تھا۔ اس کے ایسے دعاوی سن کر جو لوگ اس کو مسلمان اور ولی مان رہے ہیں وہ اگر دیوانے نہیں، نافہم نہیں تو پھر کون ہیں؟ محمد حسین) وہ جلد جلد بڑھے گا، اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا، اور زمین کے کناروں تک شہرت پاوے گا۔

اس اشتہار میں چونکہ مرزا قادیانی کا ملہم (جو یقیناً معلم الملکوت ہے) تاریخ و ماہ و سال تولد فرزند بھول گیا تھا، لہذا آپ کو اس کا فکر پیدا ہوا تو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار اس کی میعاد کی بابت جاری کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسا لڑکا حسب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔

اس پر اسلام کے مخالفوں، ہندوؤں وغیرہ نے قادیانی کو اسلام کا وکیل و حامی سمجھ کر اس میعاد پر خوب ہنسی اڑائی، اور یہ بات چھاپ کر مشتہر کی کہ نو برس کی میعاد لمبی ہے، اس میں کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ جس پر مرزا قادیانی نے اپنے ملہم (معلم الملکوت) کے حضور میں حاضر ہو کر اس امر (تعیین میعاد) کیلئے عرض کی تو ادھر سے یہ الہام ہوا جس کو آپ نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں درج کر کے مشتہر کیا کہ: ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے، جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

پھر مرزا قادیانی کو اس الہام کی تفسیر میں ایک مخفی الہام ہوا۔ جس کو وہ اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں مخفی الہام اور الہامی تفسیر اور فیض روح القدس کا نتیجہ قرار دے چکا ہے۔ وہ الہام یہ ہے (جو الہام منقولہ بالا کے متصل ہی اس اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں بیان کیا گیا ہے):

اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر نہیں کیا کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔

پھر اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا کہ: انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں؟ چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ جل شانہ کا ہے، اسلئے اس قدر ظاہر کرتا ہے جو من جانب اللہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

یہ بعینہ مرزا صاحب کے الفاظ ہیں۔اس کے آخری الفاظ کے مقابلہ میں خاکسار محمد حسین کہتا ہے کہ نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔آپ خدا کے بندہ نہیں، بلکہ معلم الملکوت کے بندہ ہیں۔اور اسی نے آخری فقرہ انجیل متی باب ۱۱ آیت ۳ سے چرا کر آپ کو الہام کیا ہے۔جس سے اس کا اور آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو لڑکا موجودہ حمل سے پیدا ہوگا اگر وہ کھینچ تان کر الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق اور اس کا نتیجہ بن سکا تو اس الہام کے پہلے حصہ، کہ آنے والا یہی ہے، کے اشارہ سے اس کو الہامی بنایا جائے گا۔اور اگر وہ کسی طرح اس کا مصداق نہ بن سکا تو اس الہام کے دوسرے حصہ کو، یا ہم دوسرے کی راہ تکیں ،کی دستاویز سے یہ کہا جائے گا کہ اس حصہ میں صاف اشارہ تھا کہ یہ کوئی اور ہے۔

مرزا صاحب کے اس الہام کی نظیر اس وقت کے بدمعاش جوگیوں کی وہ پیش گوئی ہے جس میں وہ ایک شخص کے گھر میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہمسایہ کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہو گی۔پھر اگر لڑکا ہوتا ہے تو وہ گھر والوں کو بتائی ہوئی خبر کی دستاویز سے اپنی صداقت ظاہر کر کے نقدی وصول کرتے ہیں، اور اگر لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ ہمسایہ والی خبر پیش کر کے کچھ نہ کچھ جھاڑ لیتے ہیں۔

مرزا صاحب کا ملہم عیار (معلم الملکوت) ان بدمعاشوں سے بھی بڑھ کر نکلا۔اس نے ایک ہی الہام و پیش گوئی سے دونوں کام لے لئے۔پہلے حصہ سے لڑکے کے الہامی ہونے کا ثبوت، دوسرے حصہ سے اس لڑکے کے الہامی موعود نہ ہونے کی شہادت۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ ان دنوں مرزا صاحب کی بیوی کو حمل تھا، جس کے وضع ہونے کی مدت قریب تھی۔اسی حمل کی نظر سے آپ یہ الہام بازی کر رہے تھے، اور اس حمل سے آپ کو لڑکا پیدا ہونے کا کامل یقین تھا۔شک تھا تو صرف اس بات میں تھا کہ اس حمل سے پیدا ہونے والا لڑکا وہی موعود لڑکا ہے یا موعود کوئی اور ہے، اور یہ لڑکا اور ہے۔اس حمل سے لڑکا ہونے کا یقین اور اس کے موعود ہونے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک دونوں آپکی الہامی تفسیر کے اس فقرہ سے کہ: جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے، یا وہ کسی اور وقت میں ہوگا۔

اور دوسرے الہام کے اس جملہ سے کہ: آنے والہ یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں۔

صاف ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر کس و ناکس کو جو مذکر الفاظ ھو گا، اور لڑ کا، اور آ نے وا لہ۔ اور مونث الفاظ، ھو گی، لڑ کی، اور آ نے وا لی، میں تمیز کر سکتا ہے، یہ الفاظ یقین دلاتے ہیں کہ مرزا قادیانی اس حمل سے لڑکا پیدا ہونے کا یقین رکھتا تھا۔ مگر خدا تعالی نے جو اخیر میں جھوٹے کا منہ کالا کرتا ہے (گو تھوڑے دن اس کو مہلت بھی دیتا ہے)، اس دعوی اور یقین میں مرزا قادیانی کو جھوٹا کیا۔ اس حمل سے لڑکے کی جگہ لڑکی پیدا ہوئی (جو بچپن میں مر گئی)۔ جس سے تمام ہندوستان میں قادیانی کی رسوائی ہوئی، اور اس وجہ سے تمام مسلمانوں کو آریوں وغیرہ مخالفین کے سامنے ندامت اٹھانا پڑی۔ مگر قادیانی ایسا شیر بہادر ہے اور عقل وحیا دونوں سے اکیلا جنگ آور اور مبارز ہے، کہ اس نے اس رسوائی اور ندامت کی کچھ بھی پرواہ نہ کی، بلکہ الٹا آریوں کی خبر لی۔ ان کے جواب میں دو ورقہ اشتہار چھاپ کر مشتہر کر دیا اور اس میں یہ عذر بدتر از گناہ کیا کہ میں نے یہ کب اور کہاں لکھا تھا کہ اس حمل سے لڑکا ہوگا؟ میرے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں اس حمل کا لفظ کہاں ہے۔ اور اسکے ساتھ آریوں کو لعنتیں اور گالیاں سنا کر اپنے مریدوں کی نظر میں اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا۔

مرزا صاحب یا اس کے اتباع میں سے کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ اس اشتہار میں اس حمل کا لفظ نہیں تو کیا ہوا؟ اس میں یہ الفاظ جو لڑ کا اب پیدا ھو گا، آ نے وا لہ یھی ھے، تو صریح اور صاف موجود ہیں۔ اور ہیں بھی یہ الفاظ الہامی، نہ فہم اور رائے پر مبنی۔ پھر ہمارا وہ الہام ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء جس کے الفاظ مذکور سے لڑکا پیدا ہونے کا یقین تھا، جھوٹا نہیں تو اور کیا ہے؟ لہذا مناسب ہے کہ ہم اس الہام کو شیطانی جان لیں اور آئندہ اس دعوی سے دست بردار ہو جائیں، اور جو ذلت ہو چکی ہے اسی پر اکتفا کریں۔ آئندہ مخالفین سے اسلام اور مسلمانوں کی مزید ہنسی نہ کرائیں۔ مگر وہ حضرات حیا اور سچ سے کچھ تعلق رکھتے تو اپنا جھوٹا ہونا مانتے۔

پھر ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو ایک منحوس و نامبارک لڑکا (بشیر) مرزا قادیانی کے گھر پیدا ہوا تو وہ آسمان کو چڑھ گیا اور اس نے بڑا شور و غل مچایا۔ پنجاب و ہندوستان کے دوستوں کو اس لڑکے کے عقیقہ پر بلا کر یہ جتایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ الہامی موعودلڑکا ہے اوراسکا دھوم دھام سے عقیقہ کیا، جس میں دف اورڈھول بجائے گئے۔کسی نے اعتراض کیا تو جواباً فرمایا: فرشتے آسمان پر باجے بجارہے ہیں، پھر ہم کیوں ان کی پیروی نہ کریں۔

اوراس لڑکے کی پیدائش کے متعلق یہ اشتہار جاری کیا جو مطبع چشمہ فیض بٹالہ اور وکٹوریہ پریس لاہور وغیرہ مطابع میں طبع ہوا:

اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالی سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا، تو دوسرے حمل میں، جو اس کے قریب ہے، ضرور پیدا ہو جائے گا، آج ۱۰ ذی قعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد لله علی ذالك ۔ اب دیکھنا چاہیے کہ یہ کس قدر بزرگ پیش گوئی ہے جو ظہور میں آئی۔ یہ لوگ بات بات میں یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم وہ پیش گوئی منظور کریں گے، جس کا وقت بتایا جائے۔ سو اب یہ پیش گوئی انہیں منظور کرنی پڑی کیونکہ اس پیش گوئی کا مطلب یہ ہے کہ حمل دوم بالکل خالی نہیں جائے گا۔ ضرور لڑکا پیدا ہو گا اور وہ حمل بھی کچھ دور نہیں بلکہ قریب ہے۔ یہ مطلب اگر چہ اصل الہام میں مجمل تھا لیکن میں نے اسی اشتہار میں لڑکا پیدا ہونے سے ایک برس چار مہینے پہلے روح القدس سے قوت پا کر مفصل طور پر مضمون مذکورہ بالا لکھ دیا یعنی یہ کہ اگر لڑکا اس حمل میں نہ ہوا تو دوسرے حمل میں ضرور ہو گا۔ آریوں نے حجت کی تھی کہ یہ فقرہ الہامی کہ جو ایك مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا حمل موجودہ سے خاص تھا جس سے لڑکی ہوئی۔ میں نے ہر ایک مجلس اور ہر ایک تحریر و تقریر میں انہیں جواب دیا کہ یہ حجت تمہاری فضول ہے، کیونکہ کسی الہام کے معنے وہ ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے، اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی، کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالی سے خاص طاقت پا کر اس کے معنے کرتا ہے۔ جس حالت میں لڑکی پیدا ہونے سے کئی دن پہلے عام طور پر کئی سو اشتہار چھپوا کر میں نے شائع کر دیئے اور بڑے بڑے آریوں کی خدمت میں بھیج دیئے، تو الہامی عبارت کے وہ معنی قبول نہ کرنا جو خود ایک مخفی الہام نے میرے پر ظاہر کئے اور پیش از ظہور جملہ مخالفین تک پہونچا دیئے گئے۔ کیا ہٹ دھرمی ہے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔کیا ملہم کا اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی تصنیف کے کسی عقدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگوں کے بیانات سے عندالعقل زیادہ معتبر نہیں ہے۔ بلکہ خود سوچ لینا چاہیے کہ ملہم جو کچھ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعوی کر لیتا ہے،تو وہ اپنے اس الہام اور تشریح کا آپ ذمہ دار ہوتا ہے اور اس کی باتوں میں دخل بیجا دینا ایسا ہے جیسے کوئی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کے یہ معنی نہیں ، بلکہ یہ ہیں جو میں نے سوچے ہیں۔اب ہم اصل اشتہار ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھتے ہیں (یہ اشتہار متفرقات میں نقل کیا جا رہا ہے۔بہاء) تا ان کو اطلاع ہو کہ ہم نے پیش از وقوع اپنی پیش گوئی کی نسبت کیا دعوی کیا تھا اور وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتھر : خاکسار غلام احمد۔از قادیان ضلع گورداسپور

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے گو صرف یہی لکھا ہے کہ یہ ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء کے الہام والا لڑکا ہے مگر زبانی کس و ناکس کو یہی کہا کہ یہ وہی لڑکا موعود مسعود ہے جس کا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں وعدہ ہوا تھا اور خود اس باب میں ایک مضمون لکھا اور پونہ کے رہنے والے ایک اردو خوان سپاہی کے نام سے شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۷ء میں چھپوایا ہے،جس کی نقل یہ ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری،۲۲ مارچ،۸،اپریل ۱۸۸۶ء پر ایک منصفانہ نظر

ہمارے ایک عنایت فرما نے تین اشتہار ۲۰ فروری،۲۲ مارچ و ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء از جانب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہمارے پاس بھیجے ہیں جن میں ایک پیش گوئی اور نیز اس کے وقوع کا ثبوت بہت مدلل اور معقول طور پر درج ہے۔ہم (اڈیٹر شحنہ ہند) حسب درخواست مرسل ان اشتہاروں کو اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرتے ہیں لیکن قبل تحریر ترجمہ اشتہارات ایک ریویو ان اشتہاروں کا اردو انگریزی دونوں میں لکھنا صفائی بیان اور ناظرین کی توسیع واقفیت کی غرض سے مناسب سمجھتے ہیں۔

واضح ہو کہ وہ پیش گوئی جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ عنوان میں درج ہے،ایک عظیم الشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی ہے جو ایک بابرکت اور مئوید الہی فرزند کے بارہ میں ظاہر کی گئی ہے جس کی نسبت مرزا صاحب کا یہ دعوی ہے کہ وہ فرزند نہایت مقدس اور موجب فیض و ہدایت عامہ خلائق ہوگا اور زمین کے کناروں پر شہرت پائے گا چنانچہ اسی مطلب کے بارہ میں مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار عام طور پر شائع کیا تھا اور صدہا کا پیاں رجسٹری کرا کر اور نیز بغیر رجسٹری بخدمت معزز عیسائی و ہندو صاحبان اور ان کے نامی گرامی پنڈتوں اور پادریوں کی خدمت میں ارسال فرمائی تھیں۔ مگر چونکہ اس اشتہار میں در بارہ تولد اس مبارک فرزند کے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تھی، اس لئے بعض نکتہ چینوں کے اصرار سے دوبارہ مرزا صاحب نے اپنے الہام سے ظاہر فرمایا کہ وہ بابرکت فرزند ۹ برس کے عرصہ تک کسی وقت میں پیدا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس بارہ میں دوسرا اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کا مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اور عام طور پر نامی مخالفوں کے نام بھیجا گیا تھا، بلکہ ان کے بعض اخبارات میں چھپ بھی گیا تھا۔ پھر جبکہ مخالفوں نے اس مدت بیان کردہ کو بھی بہت دور دراز سمجھا تو جیسا کہ اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں درج ہے، مرزا صاحب ممدوح نے اتمام حجت کی غرض سے ایک نہایت قریب وقت دریافت کرنے کے لئے بحضرت باری عز اسمہ توجہ کی۔ اس آخری دفعہ کی توجہ میں مرزا صاحب پر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی نزدیک پیدا ہونے والا ہے، جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا، جس کے معنے ان پر یہ منکشف ہوئے کہ غالباً موجودہ حمل میں وہ لڑکا پیدا ہو، اور اگر اس میں پیدا نہ ہوا تو بالضرور دوسرے حمل میں جو اس کے بعد اور بہت قریب ہے، پیدا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس مدت مقررہ کے شائع اور ظاہر کرنے کیلئے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوا جس کے مضمون کے موافق ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء مرزا صاحب کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس وقت یہ اشتہار صداقت آثار ہمارے سامنے رکھا ہے، جس کے دیکھنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی کسقدر عالی شان، واضح اور کھلی کھلی ہے، اشتہار موصوف کے دو فقرے یہ ہیں

پہلا فقرہ۔ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والہ ہے یا بالضرور اس کے قریب کے حمل میں۔

دوسرا فقرہ الہامیہ۔ نازل من السماء و نزل من السماء جو نزول یا قریب نزول پر دلالت کرتا ہے۔

یعنی یہ ظاہر کرتا ہے کہ لڑکا اس حمل میں یا دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے، پیدا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں فقرے بآواز بلند شہادت دے رہے ہیں کہ لڑکا جس کی نسبت اشتہار مذکور میں پیش گوئی کی گئی ہے بالضرور دوسرے حمل تک جو قریب ہے، پیدا ہو رہے گا۔ اب اس پیش گوئی میں جس قدر صفائی پائی جاتی ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ یہ بات ہر عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ کسی امر فوق الاختیار کے ظہور کے لئے پیش از وقوع کوئی وقت خاص اور مدت معین قرار دینا اور بتمام تر قطع و یقین اس حد میں اور وقت مقررہ پر حصر کر دینا، اور پھر اس کا ٹھیک ٹھیک اسی وقت اور حد معین میں ظہور پذیر ہو جانا، کاروبار انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ خاص کر تولد پسر کے بارہ میں کوئی انسان دعوی کر کے اس قدر دم بھی نہیں مار سکتا کہ میری عمر کے کسی حصہ میں کوئی لڑکا میرا ضرور پیدا ہوگا، کیونکہ نہ تو عمر کا اعتبار اور نہ لڑکا پیدا کرنے پر کوئی اپنا اختیار، اور نہ پھر اس لڑکے کے جیتے رہنے کے یقینی آثار۔ چہ جائیکہ بغیر کسی ظاہری قرینے اور علامت کے لڑکا پیدا ہونے کے لئے بہت ہی قریب حد بتائی جائے اور پھر کروڑ ہا مخلوق کے مقابلہ پر میدان میں کھڑے ہو کر دعوی کیا جائے کہ تولد پسر اس حد معین سے تجاوز نہیں کرے گا، اور لڑکا صاحب عمر ہوگا (یہ لفظ ناظرین توجہ سے پڑھیں اور اس لفظ کی نسبت یہ بھی دعوی کیا گیا ہے کہ یہ انسانی دعوی نہیں، الہامی ہے۔ پھر مرزا قادیانی کے اس قول کو کہ اس لڑکے کو عمر پانے والا نہیں کہا گیا، جس کو وہ سبز اشتہار مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں کہہ چکا ہے، ملاحظہ فرما کر داد انصاف دیں کہ یہ شخص کذاب و دروغ نہیں ہے تو کیا ہے؟ محمد حسین)، بیداہیت ظاہر ہے کہ ایسا دعوی کوئی انسان نہیں کر سکتا اور نہ کسی ابن آدم کو ایسی جرأت ہے کہ اس قسم کا دعوی زبان پر لاوے۔ بالخصوص جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص نے بدعوی مامور و ملہم من اللہ ہونے کے اس پیش گوئی کو ایک جہان کے سامنے اپنی عزت یا ذلت کا معیار بنایا، اور لاکھوں مخالفوں کے سامنے یقینی طور پر دعوی کیا ہے کہ دوسرے حمل تک جو بہت ہی قریب ہے، بالضرور لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر خدا تعالی نے اس دعوی کو سچا کر کے دکھلا دیا اور منکروں کو نادم اور رسوا کیا تو اور بھی زیادہ تر بزرگی اس پیشگوئی کی اور سچائی اس شخص کی ہم پر کھلتی ہے، کیونکہ خدائے عادل و انصاف پسند کی طرف سے ایک دروغ گو کو ایسی کھلی کھلی تائید ہونا غیر ممکن و خلاف صفات کاملہ مقدسہ حضرت باری ہے...

اور ایک اور نشانی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مولود موعود کے لئے ایک یہ علامت لکھی تھی کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا سو یہ علامت بھی پوری ہوئی، کیونکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزند مبارک سے پہلے مرزا صاحب کی اولاد صرف تین ہیں ۔ دو پسر اور ایک دختر ۔ بجز ان کے اور کوئی ایسی اولاد بھی نہیں کہ کسی وقت پیدا ہو کر فوت ہوگئی ہو۔ سو یہ لڑکا برتبہ چہارم ہونے کی وجہ سے تین کو چار کرنے والا ہے۔ راقم ایک محقق متکلم از پونہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی عبارت کو ناظرین غور سے پڑھیں گے تو اس کے الفاظ اور طرز تحریر سے پہچان لیں گے کہ یہ مرزا قادیانی کا اپنا لکھا ہوا مضمون ہے، جس کو اس نے برخلاف واقعہ دوسرے کی طرف منسوب کیا ہے ۔ یہ مضمون اول سے آخر تک بتا رہا ہے کہ راقم مضمون نے اس لڑکے کو وہی لڑکا سمجھا ہے، جس کا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ذکر ہے ۔اس مضمون کے پہلے اور دوسرے فقرات کے مصدق مرزا قادیانی کے دستخطی خطوط (جو اصل منشی احسن امروہی کے پاس ہیں اور نقل ان کی دستخطی اور مولوی محمد بشیر صاحب کے مصدقہ) میرے پاس موجود ہیں ۔ان میں بھی قادیانی نے ظاہر کیا ہے کہ تین کو چار کرنے والا یہی لڑکا ہے: اور وہی مصداق عربی فقرات الہام ہے۔

وہ لڑکا (بشیر) جب تک زندہ رہا نتیجہ الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سمجھا گیا، مگر خدا نے اس ظالم ومفتری وکذاب کو دوبارہ ذلیل کرنا چاہا تو ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اس منحوس ونا مبارک و باعث ضلالت لڑکے کو دنیا سے اٹھا لیا، جس پر دنیا میں شور وغل مچ گیا اور اس پر بھی مرزا قادیانی جھوٹا ہونے میں نہ آیا اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو چوبیس صفحہ کا سبز اوراق کا رسالہ اس مضمون کا چھاپ دیا کہ میں نے کب کہا تھا کہ یہ لڑکا وہی ہے جس کا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ذکر تھا اور یہ عمر پانے والا ہے ۔اور کہا کہ میں نے تو اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۶ء میں صرف یہ لکھا تھا کہ یہ وہ لڑکا ہے جس کا ۸۔ اپریل کے اشتہار میں ذکر ہے ۔اور عقل وحیا کو پیش نظر رکھ کر اتنا نہ سوچا کہ:

جس لڑکے کا ذکر ۸۔اپریل کے اشتہار میں تھا وہ کونسا لڑکا تھا؟

۸۔اپریل کو کس لڑکے کی میعاد کی بابت ملہم سے آپ نے دوبارہ انکشاف کا سوال کیا تھا؟

اور کس کی بابت جواب ملا؟

ان سوالوں کا جواب یہی ہوگا کہ وہی ۲۰ فروری کے اشتہار والا لڑکا تھا، اسی کی مدت تولیت سے سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا،اوراسی سوال کے جواب میں اس لڑکے کا مژدہ سنایا گیا تھا۔

اور یہ تو نہیں ہوسکتا کہ برطبق: سوال از آسمان جواب از ریسمان ۔سوال تو ۲۰ فروری کے الہامی لڑکی کی مدت سے ہو،اور جواب میں کسی اور کی مدت بتائی گئی ہو۔

اور مرزا صاحب نے نہ یہ سوچا کہ اس جواب کو گول مال بنانے کے لئے جو میں نے دوسرا الہام گھڑ لیا تھا کہ آنے والہ یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں اس کا دوسرا حصہ گواس جواب کو گول مال بتاتا ہے،مگراس کا پہلا حصہ صاف اشارہ کرتا ہے کہ یہ لڑکا وہی موعود لڑکا ہے۔لہذا یہ الہام بھی ہمارے حق میں مفیداوراس امر کا متعین کرنے والہ نہیں ہے کہ یہ لڑکا وہ نہیں اور ہے۔ قطع نظراس سے ہم (یعنی مرزا) خود محقق متکلم پونہ بن کر اخبار شحنہ ہند میں اور پرائیویٹ خطوں میں اور مجلسوں میں بیان کر چکے ہیں کہ تین کو چار کرنے والا یہی ہے اور یہی لڑکا موعود معلوم ہوتا ہے۔اس لئے اب ہم کچھ عقل اور حیا سے کام لیں،اور کم از کم اتنا ہی کہدیں کہ ہم نے جو اس لڑکے کو موعود سمجھا تھا،یہ ہمارا فہم واجتہاد تھا۔اس میں ہم سے غلطی ہوئی ہے۔مگر یہ امر مرزا قادیانی اوراس کے اتباع سے کیونکر ہوسکتا تھا۔اپنے جھوٹ اور گناہ کا اقبال کرنا اور حق کو قبول کرنا تو موت سے زیادہ ان پر سخت وناگوار ہے،لہذا انہوں نے الٹا اپنے معترضین کو الزام دیا اور چوبیس صفحہ کے رسالہ (اشتہار) مذکور کو اسی بیان کی تائید میں اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا کہ ہم نے کب اور کہاں کہا تھا کہ یہ لڑکا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا اشتہاری لڑکا ہے،اور یہ عمر پانے والا ہے۔

الغرض اس لڑکے کے مرجانے سے خدا تعالی نے مرزا صاحب کو جھوٹا کیا۔تمام دنیا نے انہیں مفتری کہا مگر وہ جھوٹا ہونے میں نہیں آئے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس لڑکے کے بعد دوسرا لڑکا مرزا صاحب کے گھر میں پیدا ہوا،تو اس کو بھی الہامی موعود سمجھا گیا تھا۔روئیداد اشتہار مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء جس کا عنوان ہے تکمیل تبلیغ۔ملاحظہ ہو۔اس اشتہار میں یوں لکھا ہے:

۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اس عاجز کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے..ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے..لیکن میں جانتا ہوں کہ...اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا تعالی اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔.تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود ہوگا۔ ورنہ وہ دوسرے وقت آئے گا۔

اور ۲۰، اپریل ۱۸۹۳ء کو تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ اس کو بھی مولود موعود سمجھا جاتا ہے۔

ان دونوں لڑکوں کی نسبت بھی مرزا قادیانی اور اس کے غالی پیرو اور اندھے مقلد پرائیویٹ طور پر دورخی باتیں کرتے رہے ہیں، جس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی لڑکا جیتا رہا، تو اسی کو موعود بنایا جائے گا (گو واقع میں ان میں سے ایک بھی موعود نہیں ہوسکتا۔ نہ یہ دونوں حمل اول سے قریب حمل سے پیدا ہوئے اور نہ یہ تین کو چار کرنے والے ہوسکتے ہیں۔ تین کو چار کرنے والہ تو وہی تھا جس کے پہلے دو بڑے لڑکے اور ایک لڑکی عصمت ہو چکے تھی۔ یہ تو چار کو پانچ یا چھ کو سات کرنے والے ہیں، کیونکہ بیچ میں ایک اور لڑکی پیدا ہو مر گئی ہے۔ اور بقیہ اوصاف اشتہار ۲۰ فروری سے بھی ان میں کوئی صفت پائی نہیں جاتی۔ محمد حسین) اور اگر یہ دونوں مر گئے تو یہ کہا جائے گا کہ ہم نے صاف طور پر ان کو موعود اشتہار ۲۰ فروری نہیں کہا تھا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس تیسرے لڑکے کی نسبت ایک بات بھی قابل اظہار ہے، جو قادیانی کی دھوکہ بازیوں کی تازہ مثال ہے، کہ تحریر (بنام خاکسار محمد حسین) ۱۹، اپریل ۱۸۹۳ء کی پشت پر اس لڑکے کی نسبت قادیانی نے یہ عبارت درج کی ہے:

۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء سے چار مہینے پہلے صفحہ ۲۶۶ آئینہ کمالات اسلام میں بقید تاریخ شائع ہو چکا ہے کہ خدا تعالی نے ایک اور بیٹے کا اس عاجز سے وعدہ کیا ہے جو عنقریب پیدا ہوگا۔ اس پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں سیولد لك الولد زید نی منك الفضل ان نوری قریب یعنی عنقریب تیرے لڑکا پیدا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک کیا جائے بے شک میرا نور قریب ہے۔ سو آج ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو وہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو خود اپنی زندگی کا اعتبار نہیں، چہ جائے کہ یقینی اور قطعی طور پر اشتہار دیوے کہ ضرور عنقریب اس کے گھر میں بیٹا ہوگا۔ خاص کر ایسا شخص جو اس پیش گوئی کو اپنے صدق کی علامت ٹھہراتا ہے اور تحدی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اب چاہیے کہ شیخ محمد حسین اس بات کا بھی جواب دیں کہ یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی۔ کیا یہ استدراج ہے، یا نجوم ہے، یا اٹکل ہے؟ اور کیا سبب ہے کہ خدا تعالی بقول آپ کے ایک دجال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی پیش گوئیاں پوری کرتا ہے جن سے اس کی سچائی کی تصدیق ہوتی ہے۔ الراقم غلام احمد از قادیان

شیخ الاسلام بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہاں بھی مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا اور چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، کا مصداق بن کر دکھایا ہے۔ اس عبارت میں اس نے دو دعوی کئے ہیں۔ ایک یہ کہ کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۲۶۶ میں وہ شائع کر چکا تھا کہ خدا تعالی نے اس کو ایک اور بیٹے کا وعدہ دیا ہے ۔ دوسرا یہ کہ اسی صفحہ میں اس کی مدت بقید تاریخ بتائی گئی تھی ۔ اور یہ دونوں باتیں جھوٹ ہیں ۔ نہ مرزا صاحب نے دافع الوساوس کے صفحہ مذکور میں بیٹا پیدا ہونے کا وعدہ درج کیا ہے، نہ اس کی کوئی مدت بتائی ۔ وہاں آپ نے یہ الہام نقل کیا ہے ۔ سیولد لك الولد جس کا ٹھیک ترجمہ صرف یہ ہے کہ تیرے یہاں بچہ ہوگا ۔ جو عرب اور ہند کے محاورہ میں عام لفظ ہے اور بیٹا اور بیٹی دونوں پر بولا جاتا ہے ۔ اس ظالم و مفتری نے اس الہام کا ترجمہ بھی دافع الوساوس میں نہیں کیا، جو اس اشتہار میں کیا ہے ۔ کرتا تو اس کا کچھ داؤ چل جاتا ۔ اور میعاد یا تاریخ کا تو اس صفحہ یا کسی اور صفحہ میں نام و نشان نہیں ۔ صفحہ ۲۶۳ دافع الوساوس میں جس تاریخ اور میعاد کا ذکر ہے اس کو تولد فرزند سے کوئی تعلق نہیں، وہ تو مباہلہ قبول کرنے یا نہ کرنے کو مولویوں کے لئے میعاد بتائی گئی ہے ۔ یہ دونوں جھوٹ برطبق: دروغ گوئم برروئے تو، بول کر مرزا قادیانی اس بچہ کو اپنے الہام کا نتیجہ اور اپنی صداقت کی دلیل بنا بیٹھا ہے ۔ اور خاکسار محمد حسین سے یہ سوال کرتا ہے کہ اگر میں ولی اور سچا پیش گو نہیں، تو میری یہ پیش گوئی کیوں پوری ہوئی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ نہ تم نے بیٹا پیدا ہونے کی پیش گوئی کی، اور نہ خدا نے اس کی تصدیق کی ۔ تم نے اپنی بیوی کا پانچ ماہ کا حمل دیکھا تو اس سے سمجھ لیا کہ تمہارے گھر میں کچھ (لڑکی یا لڑکا) پیدا ہوگا، پھر یہ الہام گھڑ لیا ۔ تمام دنیا کے لوگ مسلمان، ہندو، اپنے گھروں میں حمل دیکھ کر ایسا ہی کہہ دیا کرتے ہیں اور امید رکھ لیتے ہیں کہ ہمارے گھر میں بچہ پیدا ہوگا ۔ فرق یہ ہے کہ اور لوگ تو صرف اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں، تم نے اس خیال کو عربی میں ادا کر کے خدا پر افتراء کیا ۔ پھر یہ پیش گوئی ہوئی یا دروغ گوئی؟

اس لڑکے کی نسبت ہر شخص یہی کہے گا کہ وہ لڑکا معمولی طور پر پیدا ہوا، مگر تم نے اس کو جھوٹ بول کر الہامی بنا لیا ۔ اور اس میں دو سفید جھوٹ کا ارتکاب کیا، مگر پھر بھی ممکن نہیں کہ تم اپنے اس جھوٹ کو مانو ۔ یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے غالی اتباع تمہارا جھوٹا ہونا تسلیم کریں۔

اب ہم اس مثال کو چھوڑ کر اصل الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ان الہاموں کے دعوی میں دو دفعہ تو مرزا قادیانی علی رؤس الاشھاد جھوٹا ہو چکا ہے۔ ایک مرتبہ، لڑکی (عصمت) پیدا ہونے سے، دوسری دفعہ، بشیر کے مرجانے سے۔ اور دو دفعہ پرائیوٹلی جھوٹا ہو چکا ہے، یعنی دوسری اور تیسری لڑکی کے شرائط اشتہار کے مطابق پیدا نہ ہونے سے۔

ومعہذا وہ اپنے حمقاء اتباع میں سچے کا سچا بنا بیٹھا ہے۔ اور اب نو برس کی میعاد بھی گذرنے والی ہے جس میں اس وقت صرف ایک سال اور نو مہینے باقی ہیں اور خدا برحق سے، جو ہمیشہ حق کا مئوید ہوتا ہے اور آخر باطل کو مضمحل اور باطل والوں کو ذلیل کرنے والا ہے، ہر مسلمان کو کامل امید ہے کہ اس عرصہ ایک سال نو ماہ میں وہ اس کذاب کو سچا نہ کرے گا اور اس کا جھوٹ ایسا ظاہر اور مبرہن کرے گا کہ اس سے اس کے اکثر دام افتادہ حمقاء بھی اس کے دام سے رہا ہو جائیں گے۔ اس بات پر ہر مسلمان کو ایسا یقین ہے جیسا کہ اسلام کے برحق ہونے پر یقین ہے (اور شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کی یہ پیش گوئی یوں پوری ہوئی کہ اس پونے دو سال کے دوران مرزا صاحب کے ہاں کوئی موعود یا غیر موعود لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ اور مرزا صاحب کی ۱۸۸۶ء والی وہ پیش گوئی کہ نو سال کی مدت میں ان کے ھاں موعود لڑکا پیدا ھو گا کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی گئی۔ بہا) بایں ہمہ یہ ایسا شیر بہادر ہے کہ پھر بھی جھوٹا ہونے میں نہ آئے گا اور اپنے الہامات مذکورہ کے ایسے معانی اور تاویلات کرے گا جس سے وہ اپنے آپ کو بعض جاہلوں کی نظروں میں سچا بنائے رکھے ۔ مثلاً میعاد نو سال کی نسبت یہ کہہ دے گا کہ اس سے قمری سال مراد ہیں نہ شمسی بلکہ آسمانی اور روحانی سال مراد ہیں۔ جس کے معنے ہنوز ملہم نے مجھے نہیں بتائے، بلکہ ان الفاظ میں اس نے ابھی معنے نہیں ڈالے، وہ ان کے معنے سوچ رہا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ اس سے ایسی مدت مراد ہو جس کی میعاد ہنوز باقی ہو۔ اور اس میں کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو، یا انہیں لڑکوں میں سے اگر وہ سب مر گئے، کسی کی نسبت یہ کہدے گا کہ صفات اشتہار ۲۰ فروری اس معنی سے اس میں پائی جاتی تھیں کہ اس میں ان صفات کی استعداد اور قابلیت تھی۔ چنانچہ منحوس متوفی لڑکے کی نسبت اس نے سبز اوراق رسالہ مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۷ میں کہد یا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں خدا تعالیٰ نے بعض الہامات میں یہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے، ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اس کی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا نام باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال و جمال وغیرہ اسماء بھی ہیں۔ سو جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اس کی صفات ظاہر کی یہ سب اس کی صفائی استعداد کے متعلق ہیں، جن کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں (اس تاویل کے علاوہ اس سبز رسالہ کے صفحہ ۱۷ و ۲۱ وغیرہ میں اس منحوس لڑکے کو الہامی بنانے کے لئے قادیانی نے ایسی تاویلیں کی ہیں کہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ قادیانی روز روشن کی طرح جھوٹا ہو کر بھی کبھی جھوٹا نہ بنے گا۔ اس میں وہ کہتا ہے کہ پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اس لڑکے کی نسبت لفظ مہمان اور پاک کہکر یہ جتایا گیا ہے کہ وہ لڑکا لڑکپن میں فوت ہو جائے گا، لہذا اس کے فوت ہونے سے وہ پیش گوئی پوری ہوئی نہ کہ جھوٹ۔ اور وہ لڑکا روحانی طور پر موجب نزول رحمت ہوا۔

اس تاویل پر جو بنظر ظاہری الفاظ پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء یہ اعتراض وارد ہوتا تھا کہ اس لڑکے کو پیش گوئی مذکور میں صاحب شوکت و دولت و برکت وغیرہ کہا گیا ہے، پھر اس لفظ مہمان اور پاک کہکر فوت ہو جانا جتانا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب اس نے یہ دیا ہے کہ اس پیش گوئی کے دو حصوں میں دو لڑکوں کی خبر دی گئی ہے۔ پہلے حصہ میں جس میں الفاظ مہمان اور پاک وغیرہ ہیں، فوت ہونے والے لڑکے کی خبر ہے۔ دوسرے حصہ میں جو لفظ مبارک سے شروع ہوتا ہے دوسرے لڑکے کی بشارت ہے جو صفات مذکورہ سے موصوف ہوگا۔ اور کہا کہ یہ امر (تفصیل اور تقسیم مذکور) الہام کے ذریعہ سے کھل گیا ہے۔ ناظرین غور کرو اور انصاف کو کام میں لاؤ کہ الہام ۱۸۸۶ء کی تفصیل کی بابت الہام مرزا قادیانی کو تب ہوا جب ۱۸۸۸ء میں وہ لڑکا فوت ہو گیا، اور اس الہام کا کذب ظاہر ہو کر مرزا قادیانی کی ذلت و خواری اور رسوائی کا موجب ظاہر ہوا، جس سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ وہ الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اس کا ملہم شیطان ہے جو خبیث اور ناپاک فہم مرزا قادیانی کو ذلیل کر رہا ہے۔

۱۸۸۶ء میں ایک بات کہکر اور اسکے ظاہری مضمون کا یقین دلا کر اور مدعی بنا کر اسکو ذلیل کیا۔

پھر ۱۸۸۸ء میں اس کے دوسرے معنی بتا کر دوبارہ دشمنوں سے اس کو ذلیل کرایا۔

چونکہ مرزا قادیانی کی حس ماری گئی ہے، حیا اور شرم اس سے بالکل مسلوب ہو گئی ہے، لہذا وہ اس بات کو نہیں سمجھتا۔ جو کچھ شیطان اس کو سکھاتا ہے وہ فوراً اس کا اشتہار کر دیتا ہے۔ اس سبز رسالہ اور دیگر اشتہارات متعلقہ پیشگوئی مذکور میں اور بھی عجائبات ہیں مگر ان کے بیان و اظہار کے لئے نہ وقت ہے نہ یہاں اس کی گنجائش۔ محمد حسین) یا یہ کہدیگا کہ ان صفات میں سے بعض صفات، جیسے صاحب شوکت و دولت ہونا، کا ظہور قیامت کو ہوگا اور اسیروں کی رہائی پانے سے یہ مراد ہے کہ وہ مر گئے اور ان کی خادم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کی خدمت سے چھٹی ہوئی۔ اسی قسم کی وہ اور تاویلیں سنائے گا اور کبھی جھوٹا ہونے میں نہ آئے گا۔

اس الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی ایک اور تازہ نظیر اور آپ کی دھوکہ بازی اور افترا پردازی کی تیسری مثال مرزا قادیانی کا وہ الہام ہے جو اس عاجز (محمد حسین) کے عذاب میعادی چالیس روز کی نسبت قادیانی کو ۲۹ شعبان کو ہوا تھا جس کو وساوس کے صفحہ ۶۰۴ میں بالفاظ وعبارت ذیل قادیانی نے بیان کیا ہے:

چند ماہ کا عرصہ ہوا جس کی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون میں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جس میں میری نسبت لکھا ہوا تھا کہ یہ شخص کذاب اور دجال اور بے ایمان اور بایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علوم دینیہ سے بے خبر ہے۔ تب میں جناب الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر۔ تو اس دعا کے بعد الہام ہوا کہ ادعونی استجب لکم ۔ یعنی دعا کر میں قبول کروں گا۔ مگر میں بالطبع نافر تھا کہ کسی کے عذاب کیلئے دعا کروں۔ آج جو ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ ہے، اس مضمون لکھنے کے وقت خدا تعالیٰ نے دعا کے لئے دل کھول دیا سو میں نے اس وقت اسی طرح رقت دل سے اس مقابلہ میں فتح پانے کیلئے دعا کی اور میرا دل کھل گیا اور میں جانتا ہوں کہ قبول ہوگئی۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہوا تھا کہ انی مھین من اراد اھانتك وہ اسی موقع کیلئے ہوا تھا یعنی اس مقابلہ کیلئے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہوا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں: ناظرین آج ۱۳ شوال مطابق ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء ہے جس میں میعاد مقررہ قادیانی سے تین دن بڑھ گئے ہیں۔ مگر میں اس وقت تحریر تک خدا کے فضل وانعام کا مورد ہوں۔ میری صحت اچھی ہے، قوی سالم ہیں، اولاد میں مرزا قادیانی سے بڑھ کر ہوں، جائز آمدنی مرزا قادیانی کی نسبت زیادہ رکھتا ہوں، گو ناجائز آمدنی اس کی زیادہ ہے۔ مسلمانوں کی نظروں اور ان غیر اقوام کے اعیان کی نظروں میں، جن کو مرزا قادیانی سے تعلق نہیں میری خداداد عزت کو ترقی ہے۔ باقیات صالحات کے لئے توفیق رفیق ہے، اگر خدا ان کو قبول کرے تو میری نجات کے لئے کافی ہیں۔ آج کل میں اکثر چھ بجے صبح سے پانچ یا چھ بجے شام تک نصرت دین سید المرسلین اور رد کفریات کے لئے ایسی توفیق دیا جاتا ہوں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی توفیق عطا ہونی یاد نہیں۔ الغرض ان چالیس دنوں میں مجھے کسی قسم کی مصیبت نہیں پہنچی۔ ہر طرح کی فرحت، صحت، عافیت وتوفیق شامل رہی ہے۔ فالحمد لله علی ذالك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا وہ الہام سراسر کذب و بہتان وفریب ہے، مگر پھر بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ اس کو جھوٹ مانے اور اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کرے۔ وہ اپنے مریدوں کو یہ کہے گا اور غالباً کہتا ہوگا کہ اس عذاب واہانت سے یہ مراد ہے کہ محمد حسین نے اب تک میرے سوال کا جواب چھاپ کر نہیں بھیجا، یا یہ کہہ دے گا کہ اس عذاب سے روحانی عذاب مراد ہے جس کا ظہور قیامت کو ہوگا، یا کسی سے یہ سن کر کہ اس کی اولاد میں سے کسی کو بخار ہو گیا تھا، کسی کو زکام، یا یہ سن کر کہ ماہ رمضان میں اس کو بھوک اور پیاس بہت لگتی تھی، یہ کہدے گا کہ یہی عذاب ہے جس کا اس الہام میں وعدہ دیا گیا تھا۔ الغرض اس الہام میں مرزا قادیانی جھوٹا ہو چکا ہے۔ ایک گروہ دنیا کا جو خاکسار کے حالات سے واقف ہے، اس کو جھوٹا کہے گا۔ مگر وہ اپنا جھوٹا ہونا قبول نہ کرے گا۔ اور نہ اس کے حمقاء اتباع اس الہام میں اس کو جھوٹا سمجھیں گے۔

شیخ الاسلام محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس قسم کے جھوٹ اور فریب کے بھرے ہوئے اور معہذا اسے سچا بنانے والے الہامات قادیانی اور بہت ہیں جن سب کا بالاستیعاب ذکر کرنے کیلئے ایک دفتر چاہیے، اور بہت سا وقت۔ انہیں الہامات کو دیکھ کر اے حضرات ناظرین اور حق کے طالبین، خاکسار نے اشاعت الہام منذر مذکور کو اشاعۃ السنہ میں محدود کیا اور قبل از اشاعت اس کے الفاظ و قیود کو دیکھ لینا اور اس کے معنے کی شرح اسی سے کرالینا ضروری سمجھا ہے۔ اور اگر قبل از ملاحظہ و تحقیق الفاظ و تعین مراد اس کو اس الہام کے چھاپنے کی غیر محدود اجازت دی جائے تو اس سے عام مسلمانوں میں وہی فتنہ پھیلے گا جو پہلے الہامات سے پھیل رہا ہے ۔انہی عوام اہل اسلام کے بہک جانے کا مجھے اس الہام کی عام اجازت اشاعت دینے سے خوف واندیشہ ہے ۔اپنی ذات کیلئے تو مجھے اس کا اتنا بھی خوف واندیشہ نہیں ہے جتنا شیر کو مچھر کے کاٹنے کا خوف ہو سکتا ہو۔ مرزا غلام احمد قادیانی جو عدم اجازت عام سے میرا اپنی ذات کیلئے خوف نکالتا اور اپنے دام افتادہ حمقاء کو اس کا یقین دلاتا ہے تو اسکی وقاحت اور اس کے اتباع کی حماقت ہے۔ میں اپنی ذات کیلئے اس سے کچھ خوف رکھتا تو پھر اس کا پیرو کیوں نہ ہو جاتا؟ اور اسکو کافر و زندیق سمجھ کر رات دن اس کے تعاقب میں کیوں مصروف رہتا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی تفسیر نویسی کا قادیانی چیلنج

اور اس کا جواب

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ صفحات ۱۸۹ تا ۱۹۲ میں) بتاتے ہیں کہ بالمقابل تفسیر لکھنے کی درخواست دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۲ میں مرزا قادیانی نے کی ہے۔ اس کو ہم اسی کے الفاظ وعبارت سے نقل کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے صرف اس کی شروط وقیود پر نمبر لگاتے ہیں۔ قادیانی صاحب کہتے ہیں اس فیصلہ کے لئے احسن انتظام یوں ہوسکتا ہے کہ ایک مختصر جلسہ ہوکر:

۱۔ منصفان تجویز کردہ اس جلسہ کے لئے چند سورتیں قرآن کریم کی

۲۔ جن کی عبات ۸۰ آیت سے کم نہ ہو، تفسیر کے لئے منتخب کر کے پیش کریں۔ اور

۳۔ پھر بذریعہ قرعہ اندازی ایک سورت ان میں سے نکال کر اسی کی تفسیر معیار امتحان ٹھہرائی جاوے۔ اور

۴۔ اس تفسیر کے لئے یہ امر لازمی ٹھہرایا جائے کہ بلیغ فصیح زبان عربی اور مقفی عبارت میں قلم بند ہو۔ اور

۵۔ وہ دس جزء سے کم نہ ہو۔ اور

۶۔ جس قدر اس میں حقائق ومعارف لکھے جائیں وہ نقل عبارت کی طرح نہ ہوں بلکہ معارف جدیدہ اور لطائف غریبہ ہوں جو کسی دوسری کتاب میں پائے نہ جائیں۔ اور

۷۔ وہ بایں ہمہ اصل تعلیم قرآنی سے مخالف نہ ہوں۔ بلکہ ان کی قوت اور شوکت ظاہر کرنے والے ہوں۔ اور

۸۔ کتاب کے اخیر میں سو شعر لطیف بلیغ اور فصیح عربی میں نعت اور مدح آنحضرت ﷺ میں بطور قصیدہ درج ہوں۔ اور

۹۔ جس بحر میں وہ شعر ہوں وہ بحر بھی بطور قرعہ اندازی کے اسی جلسہ میں تجویز کیا جائے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔فریقین کو اس کام کے لئے چالیس دن کی مہلت دی جائے۔

اور اس مقابلے کا طریق مرزا صاحب نے بایں الفاظ بیان کیا:

اور چالیس دن کے بعد جلسہ عام میں فریقین اپنی اپنی تفسیر اور اپنے اپنے اشعار جو عربی میں ہوں گے، سناویں۔پھر اگر یہ عاجز شیخ محمد حسین بٹالوی سے حقائق اور معارف کے بیان کرنے اور عبارت عربی فصیح و بلیغ اور اشعار آبدار مدحیہ کے لکھنے میں قاصر اور کم درجہ پر رہا تو اسی وقت یہ عاجز اپنی خطا کا اقرار کرے گا اور اپنی کتابیں جلا دے گا۔اور شیخ محمد حسین کا حق ہوگا کہ اس وقت اس عاجز کے گلے میں رسہ ڈال کر یہ کہے کہ اے کذاب، اے دجال، اے مفتری آج تیری رسوائی ظاہر ہوئی۔اب کہاں ہے جس کو تو کہتا تھا کہ میرا مددگار ہے۔اب تیرا الہام کہاں ہے اور تیرے خوارق کہاں چھپ گئے۔لیکن اگر یہ عاجز غالب ہوا تو پھر چاہیے کہ میاں محمد حسین اسی مجلس میں کھڑے ہو کر ان الفاظ سے توبہ کرے کہ اے حاضرین آج میری روسیاہی ایسی کھل گئی کہ جیسا آفتاب کے نکلنے سے دن کھل جاتا ہے اور اب ثابت ہوا کہ یہ شخص حق پر ہے اور میں ہی دجال تھا، اور میں ہی کذاب تھا، اور میں ہی کافر تھا، اور میں ہی بے دین تھا اور اب میں توبہ کرتا ہوں سب گواہ رہیں۔بعد اس کے اسی مجلس میں اپنی کتابیں جلا دے اور ادنی خادموں کی طرح پیچھے ہو لے۔شیخ بٹالوی کو اختیار ہوگا کہ میاں شیخ الکل اور دوسرے تمام متکبر ملاؤں کو ساتھ ملا لے۔ المشتہر۔مرزا غلام احمد قادیانی ۳۰ مارچ ۱۸۹۳ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج ا۔ص ۳۸۱۔۳۸۲)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہ درخواست کوئی نئی بات نہیں ہے۔مرزا صاحب پہلے بھی اپنے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۲ میں یہ درخواست کر چکے ہیں اور اس کا دندان شکن جواب ہم نے فیصلہ آسمانی میں بصفحہ ۲۷ وغیرہ نمبر ا جلد ۱۴، اشاعۃ السنۃ میں دے دیا تھا۔اور چونکہ مرزا قادیانی کو ایسے معتقد اور اس کی تصانیف کے ایسے ناظر مل گئے ہیں جو علم وفہم سے محض کورے ہیں، وہ اس کے نئے رنگوں (جو گرگٹ کی طرح وہ بدلتا ہے) کو پہچان نہیں سکتے اور یہ نہیں جانتے کہ یہ تو وہی پرانا ڈھکوسلہ ہے جو وہ آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۲ میں دکھا چکا ہے اور اس کا جواب بھی اس کو کافی وشافی مل چکا ہے، لہذا اس نئے پیرایہ اور نئے رنگ کا جواب اسی کے رنگ اور پیرایہ میں دیا جاتا ہے۔اور وہ یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی صاحب میں آپ کے مقابلہ میں عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کو حاضر ہوں، حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ جب چاہیں اور جس مقام میں (بجز قادیان جس کی وجہ بیان ہوچکی ہے) لاہور میں خواہ بٹالہ میں چاہیں مجھے بلا لیں۔ میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا اور چونکہ آپ ہی اس مقابلہ کے مدعی بنے ہیں، لہذا آپ ہی پر اس مجلس کا اہتمام وانتظام واجب ہے، آپ شوق سے انعقاد مجلس کا اہتمام کریں اور مجھے جلد بلاویں اور اگر آپ نے پسند کیا، یا اکثر ارکان مجلس نے پسند کرلیا تو اسی مجلس میں پہلے آپ کی سابق تحریرات عربی خصوصاً خطبہ دافع الوساوس کو جس پر آپ کو اور آپ کے تمام احباب کو بڑا ناز ہے، پیش کیا جائے گا۔ اور ایسا ہی آپ کے سابق بیان کردہ اسرار ومعارف وحقائق قرآن کو جو آپ نے رسالہ فتح اسلام، توضیح مرام اور دافع الوساوس میں بیان کئے ہیں، اسی مجلس علماء میں پیش کیا جاوے گا۔ ان عبارات کی کریہہ عربی کو سن کر اگر حاضرین با مذاق کو متلی شروع ہوگئی اور میرے بیان سے اور بھی ان عبارات میں آپ کی غلطیاں صرفی ونحوی وادبی ثابت ہوگئیں اور آپ کے سابق اسرار وحقائق کا کفر والحاد ہونا ثابت ہو گیا، تو پھر آپ کو دوبارہ امتحان دینے کے لئے عبارت آرائی اور حقائق فرمائی کی تکلیف اٹھانے اور چالیس روز تک اس تکلیف کے لئے کسی جگہ مقید رہنے کی حاجت نہ رہے گی، اور آپ کی حقیقت کس وناکس کو معلوم ہوجاوے گی۔ اور اگر اس مجلس میں آپ کی سابق عربی واقعی اور صحیح بن گئی اور آپ کے اسرار وحقائق کی حقانیت ثابت ہوگئی تو پھر میں آپ کے مقابلہ میں عربی تفسیر لکھونگا یا (اگر آپ کی سابق عربی دانی اور اسرار بیانی کی ہیبت دل پر پڑ گئی تو) میں آپ کے مقابلہ سے عاجز ہو کر آپ کو اسی مجلس میں بڑا عالم عربیت، ادیب اور نکتہ رس، حقیقت شناس مان لوں گا اور آپ کو جاہل سمجھنے میں غلطی کا اقرار کرونگا۔

اب آپ اس مجلس کے انتظام واہتمام میں توقف نہ کریں اور نہ اب کوئی عذر وچوں چرا انعقاد مجلس میں عمل میں لاویں۔ اور اگر میری گذارش مذکور میں آپ کو کچھ عذر ہو تو اس عذر کو اسی مجلس میں پیش کریں، اور اسی مجلس کے تصفیہ پر راضی ہو جائیں۔ جیسا کہ خاکسار اس گذارش کی منظوری وعدم منظوری کی بابت اسی مجلس کے غلبہ رائے پر راضی ہوگیا ہے۔ مجلس سے پہلے اس عذر کو بذریعہ تحریر پیش کر کے ایک اور نئی تحریری بحث شروع نہ کردیں۔ جس سے مطلب اور مقصود دور پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کی کسی شرط میں بالفعل گفتگو نہیں کی، حالانکہ بہت سی شروط ان میں محل کلام ہیں۔ اس کلام نہ کرنے سے مجھے یہی خوف مانع ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مبادا شروط میں بحث شروع ہوکر دور جا پڑے اور اصل مطلب ہاتھ سے جاتا رہے۔ اسی مجلس میں جو شرط محل کلام ہوگی اس کو پیش کر کے اس کا حاضرین سے فیصلہ کرایا جاوے گا۔

ایک یہ گذارش بھی نا مناسب نہیں ہے اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب انصاف وبصیرت اس کو پسند کرے گا کہ اس مجلس کے ارکان خصوصاً حضرات منصفین عربی علوم سے ماہر ہوں اور دین کے پابند اور علوم دین سے باخبر۔ صرف نیچری یا صرف مغربی علوم انگریزی وغیرہ کے مولوی ارکان مجلس اور منصف نہ ہوں۔ ایسے لوگ ارکان ومنصف ہوں گے تو وہ انصاف وموازنہ کیا کریں گے۔ ایسے لوگ تو حق کو ناحق کریں گے اور راست رو کو جھوٹا کریں گے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

اذا کا ن الغرا ب دلیل قو م سیھد یھم طر یق الھا لکینا

اس کے بعد مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے خطاب میں اس درخواست کے متعلق صرف اسی قدر گذارش کرنا تھا۔ ذیل میں اپنے ناظرین اور مرزا صاحب کے اتباع میں بعض حق کے طالبین کی خدمت میں کچھ گذارش کیا جاتا ہے۔

حضرات! آپ جانتے ہیں یہ درخواست مرزا قادیانی کی کیسی ہے؟ اور کیوں مجھ سے یہ درخواست کی گئی ہے؟ آپ پر روشن ہے کہ یہ درخواست ہمارے ان سوالات کے جواب میں پیش ہوئی ہے جو ہم نے پیش گوئی متعلق موت خسر فرضی (مرزا احمد بیگ) کے متعلق اپنی مراسلت مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء میں مرزا قادیانی پر کئے تھے۔ ان سوالات کا جواب بن نہ پڑا تو ان کے مقابلہ میں یہ دعوی کیا کہ آ ؤ ہم سے عربی میں اور شاعری میں مقابلہ کرلو۔

اس کے جواب میں ادب سے عرض ہے کہ اس مقابلہ کے لئے بھی حاضر ہیں۔ مگر آپ پہلے میرے ان سوالات کا جواب تو دیں۔ مثلاً

اگر آپ نجوم رمل جفر مسمریزم نہیں جانتے اور ان لوگوں سے جن کا ان سوالات میں ذکر ہوا ہے آپ کچھ نہیں سیکھے تو صاف انکار کریں۔ اور پھر ان اعتراضات کا جواب دیں جو اس انکار پر وارد ہوتے ہیں اور ہوں گے۔ اور اگر جانتے ہیں تو صاف اقبال کر کے یہ مان لیں کہ اس حالت میں آپ کی اس پیش گوئی کا الہامی ہونا متعین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومتیقن نہیں رہتا۔

اسی طرح جملہ سوالات کے جواب دے کر ان نتائج واعتراضات کو جو ان جوابات سے پیدا ہوتے ہیں، قبول کریں، یا ان کا جواب دیں۔ اور اگر آپ ان سوالات کے جواب سے عاجز ہیں اور اس پیش گوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا ثابت نہیں کر سکتے تو اس امر کا صاف اقرار کریں اور اس پیش گوئی کو واپس لیں۔ اس کے بعد بالمقابلہ عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم ومؤید ہونے کی دلیل بناویں۔ یا کوئی اور دلیل اپنے الہامی اور مؤید من اللہ ہونے کی پیش کریں۔

اس کے کیا معنی اور کیا وجہ کہ جس پیشگوئی کے الہامی ہونے میں پہلے بحث درپیش ہے اور اس پر ہم نے جو سوالات کئے ہیں، ان کو بلا جواب چھوڑ کر آپ بحث کو دوسری طرف لے جاتے ہیں؟

اس درخواست کی وجہ اور حقیقت ناظرین کو معلوم ہوئی تو اب ان کو معلوم ہو کہ منجملہ ہمارے ۸۵ سوالات جرح دربارہ پیش گوئی محمدی بیگم وموت مرزا احمد بیگ، صرف ایک سوال کا قطعی جواب مرزا صاحب نے دیا ہے اور چار سوالات کے جواب میں صرف روباہ بازی سے کام لیا ہے۔ مرزا صاحب کے جوابات مع ہمارے تبصرہ کے مضمون ذیل میں نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔ (جو قبل ازیں نقل ہو چکے ہیں۔ بہاء)

پیش گوئی بابت ڈپٹی آتھم کا تجزیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ خدا تعالی پر مرزا قادیانی کا دوسرا افتراء اسکی وہ لاف زنی یا بزعم اس کے پیشگوئی ہے جو مباحثہ عیسائیوں کے آخری پرچہ مورخہ ۵ جون ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۷ میں اس نے کی اور وہ بحق اسلام ومسلمانان سخت مضرت رساں ہے۔ وہ یہ ہے:

آج رات جو مجھ پر کھلا ہے، وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع وابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں، تیرے فیصلے کے سوا ہم کچھ نہیں کر سکتے، تو اس نے مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے ،اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ ان دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ہوگی۔ اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے ہوجاویں گے، اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے، اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

شیخ الاسلام بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہ قادیانی کی اصلی پیشگوئی ہے۔ اس میں جو فریق مخالف کا ہاویہ میں گرایا جانا بیان کیا ہے اس کی تفسیر اس نے اسی پرچہ میں بایں الفاظ کی ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے، یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہوگیا، تو کیا یہ سب آپ کی منشاء کے موافق کامل پیش گوئی ٹھہرے گی یا نہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں محکم دلیل ہو جائے گی یا نہیں؟

اس پیشگوئی کے بحق اسلام مضرت رساں
اور اس کے کذب وافترا ہونے کا ثبوت
اور اسلام سے اس کی مضرت کی مدافعت

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اسلام کے مخالفین اور اس دین کے طاغین اور پیشوایان اسلام کی اہانت کرنے والے اور مسلمانوں کو ایذا پہچانے والے اگر سب کے سب صفحہ دنیا سے اٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور ایک آن میں ہلاکت کو پہنچ جائیں تو خس کم جہاں پاک کی مثل صادق آوے اور ہر ایک مسلمان کی آنکھ میں نور اور سینہ میں سرور ہو۔ مگر مسلمان کا خواہ وہ کیسا ہی ولی وملہم ومبشر ہو (بجز حضرات انبیاء کے جو تبلیغ میں معصوم اور خدا کی طرف سے مخبر ومبشر ہوتے ہیں اور اپنی الہامی بشارتوں خبروں اور پیش گوئیوں میں دائماً وابداً صادق ومصدوق ہوتے اور کسی خبر متعلق موت یا حیات وغیرہ میں، جو الہام کی مدد سے وہ دیتے ہیں، کبھی جھوٹے نہیں نکلتے، اور وہ اپنے الہام اور الہامی خبروں پر بغیر کسی آزمائش کے یقین کرنے کے مامور ہوتے ہیں) یہ حق اور منصب نہیں کہ وہ اپنے الہام بشارت کے وقوع وظہور کو اسلام کی سچائی کا معیار قرار دے، اور اپنے الہام وبشارت پر اعتماد کر کے کسی خاص شخص یا فرقہ کی موت کو اسلام کی سچائی کا مدار ونشان ٹھہراوے، اور مخالفین اسلام کے مقابلہ میں یہ کہے کہ اسلام سچا ہے تو ضرور وہ شخص یا فرقہ فوت ہو جاوے گا، اور اگر وہ فوت نہ ہوا تو میں اسلام کو چھوڑ کر مخالف مقابل کا مذہب اختیار کر لونگا، یا اس کے بدلے اپنی جائیداد کا نصف حصہ اپنے مقابل کو اس کے مذہب کی اشاعت وترویج کے لئے دیدونگا، جیسا کہ مرزا قادیانی کیا اور کہا ہے۔ اس نے اس نشان موت کو آنحضرت ﷺ کی صداقت کا نشان ٹھہرایا۔ اور رسالہ حجت الاسلام کے صفحہ ۷ میں نشان دکھانے کی شرط یہ تجویز کی ہے کہ اگر میرا نشان سچا نہ نکلا، تو میں مذہب اسلام چھوڑ دونگا، یا تائید مذہب عیسائی کے لئے اپنی جائیداد کا نصف حصہ دیدونگا۔ چنانچہ قادیانی نے حجت الاسلام کے صفحہ ۳، ۵، ۶ میں یہ بیان کیا ہے کہ مباحثہ سے کوئی بین فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ فریقین اپنی اپنی تحریروں پر حاشیہ چڑھا کر اپنی فتح ظاہر کریں گے۔ پھر صفحہ ۷ میں کہا ہے:

ان وجوہات کے خیال سے ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ خط رجسٹرڈ یہ صلاح دی گئی تھی کہ مناسب ہے کہ چھ دن کے بعد، یعنی جب فریقین اپنے اپنے چھ دن پورے کر لیں، تو ان میں مباہلہ بھی ہو۔ اور وہ صرف اس قدر کافی ہے کہ فریقین اپنے اپنے مذہب کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ سے آسمانی نشان چاہیں۔ اور ان نشانوں کے ظہور کے لئے ایک سال کی معیاد قائم ہو۔ پھر جس فریق کی تائید میں کوئی آسمانی نشان ظاہر ہو، جو انسانی طاقتوں سے بڑھ کر ہو، جس کا مقابلہ فریق مقابل سے نہ ہو سکے، تو لازم ہوگا کہ فریق مغلوب اس فریق کا مذہب اختیار کرلے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے آسمانی نشان کے ساتھ غالب کیا ہے، اور مذہب اختیار کرنے سے اگر انکار کرے تو واجب ہوگا کہ اپنی نصف جائیداد اس سچے مذہب کی امداد کی غرض سے فریق غالب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ کردے۔

پھر حجت الاسلام کے صفحہ ۸ میں کہا ہے کہ: اگر یہ سوال ہو کہ اگر ایک سال کے عرصہ میں دونوں طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہو، یا دونوں طرف سے ظاہر ہو، تو پھر کیونکر تصفیہ ہوگا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ راقم اس صورت میں بھی اپنے تئیں مغلوب سمجھے گا اور ایسی سزا کے لائق ٹھہرے گا جو بیان ہوئی ہے۔

اس دعوی و درخواست قادیانی کے جواب میں آپ کے مقابل نے مباہلہ کرنے (جس میں لعنت کرنا لازمی امر ہے) سے تو انکار کیا، مگر یہ وعدہ دیا کہ اگر آپ کوئی نشان یا معجزہ دکھائیں گے تو ہم دین اسلام قبول کرلیں گے۔ چنانچہ رسالہ حجت الاسلام کے صفحہ ۱۳ میں آپ نے قول مخالف ومقابل نقل کیا ہے:

قولہ: بہرکیف اگر جناب کسی معجزہ کے دکھانے پر آمادہ ہیں، تو ہم اس کے دیکھنے سے آنکھ بند نہ کریں گے اور جس قدر اصلاح اپنی غلطی کی آپ کے معجزہ سے کرسکتے ہیں، اس کو اپنا فرضِ عین سمجھیں گے۔

اور سچائی کا اظہار کے صفحہ ۱۵ میں اس کا خط نقل کیا ہے جو ذیل میں منقول ہے:

۹ مئی ۱۸۹۳ء منمقام امرتسر۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

بجواب جناب کے حجۃ الاسلام متعلق بندہ کے عرض ہے کہ اگر جناب یا کوئی اور صاحب کسی صورت سے بھی یعنی بہ تحدی معجزہ یا دلیل قاطع عقلی تعلیمات قرآنی کو ممکن اور موافق صفات اقدس ربانی کے ثابت کرسکیں تو میں اقرار کرتا ہوں کہ مسلمان ہوجاؤں گا۔ جناب یہ سند میری اپنے ہاتھ میں رکھیں، باقی منظوری سے مجھے معاف رکھیئے کہ اخباروں میں اشتہار دوں۔ دستخط۔ مسٹر عبداللہ آتھم۔

اسی دعوی و درخواست وتجویز وشرط کی بناپر اور اسی سلسلہ میں قادیانی کے مقابل نے اس سے نشان طلب کیا تھا، چنانچہ قادیانی نے اپنے آخری پرچہ کے صفحہ ۶ میں کہا ہے:

ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب قرآن شریف کے معجزات سے منکر ہیں اور اس کی پیش گوئیوں سے بھی انکاری ہیں، اور مجھ سے ابھی اس مجلس میں تین بار ٹھٹھا کیا گیا ہے کہ اگر دین اسلام سچا ہے، اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کرکے دکھاؤ۔

پھر صفحہ ۷ میں اس کے جواب میں کہا: مگر تاہم میں دعا کرتا ہوں اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ الخ۔

پھراس کے صفحہ ۸ میں اس کی تفسیر کر کے ڈپٹی آتھم سے سوال کیا ہے کہ: اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو آپ کے منشاء کے موافق یہ کامل پیش گوئی ٹھہرے گی یا نہیں، اور اس سے رسول ﷺ کے سچے نبی ہونے پر محکم دلیل قائم ہو گی یا نہیں؟

اس تمام سیاق وسباق سے ناظرین پر واضح ہو گا کہ یہ نشان قادیانی نے اپنی اسی تجویز کے سلسلہ میں پیش کیا ہے اور اس نشان کو دین اسلام اور آنحضرت ﷺ کے صدق وثبوت کا نشان ٹھہرایا ہے۔ لہذا اس میں اس کی وہ شرط کہ اگر یہ نشان ظاہر نہ ہوا تو وہ دین اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو جاوے گا، اور اگر عیسائی نہ ہوا، تو دین عیسائی کی امداد وترویج کے لئے اپنی جائیداد کا نصف حصہ عیسائیوں کو دے دیگا، اس کی طرف سے ملحوظ وبرقرار ہے کیونکہ اس شرط سے اس نے انکار نہیں کیا۔ گو فریق ثانی نے نشان دیکھنے پر صرف اس بات کو مانا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیگا مگر اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ بصورت عدم قبول اسلام وہ نصف جائداد فریق مقابل کو دیگا۔

جو شخص مدعی اسلام کہلا کر مخالفین اسلام کے مقابلہ میں ایسا کرے اور کسی پیش گوئی یا کسی اور نشان کو مدار ونشان وشرط حقیت اسلام قرار دے، وہ درحقیقت مسلمان نہیں بلکہ دشمن اسلام ہے، اور مخالفین اسلام کا چھپا دوست اور ان کا وکیل ہے جو بظاہر مقابلہ کیلئے کھڑا ہو گیا ہے مگر در پردہ اس مقابلہ میں زرگری کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس نشان ودلیل وشرط کے عدم ظہور سے اسلام کا عجز ومغلوب ہونا ظاہر ہو، اور مخالفین اسلام کو غلبہ وفتح حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ابتداء زمانہ نبوت سے اس وقت تک کبھی کسی مسلمان ولی، ملہم، مبشر وپیشین گو نے کبھی مخالفین اسلام کے مقابلہ میں پیشگوئی کرنے یا کوئی اور نشان دکھانے کے وقت یہ دعوی نہیں کیا (جو قادیانی نے کیا ہے) کہ اگر میں یہ نشان نہ دکھا سکا تو میں دین اسلام کو چھوڑ دونگا۔ بلکہ اسلام میں اور پہلے دینوں میں جب مخالفوں کی طرف سے نشان نمائی کا سوال ومطالبہ ہوا، تو بسا اوقات نشان نمائی سے صاف انکار ہوا اور یہ ارشاد ہوا: قل انّما الآیات عند اللّٰہ و انّما انا نذیر مّبین جس میں یہ ہدایت وتعلیم ہے کہ دین کی سچائی نشان نمائی پر موقوف نہیں۔ نشان ظاہر نہ ہو تب بھی دین سچا ہے اور اس کی ذات اپنی صداقت پر دلیل ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ اور جب کسی مسلمان نے کوئی نشان ظاہر کیا تو اس میں اس شرط کو کہ اگر یہ نشان ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوا تو میں دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جاؤنگا، تسلیم نہیں کیا۔ اور اگر کسی شرط مخالفین کو مانا تو اسی حد تک مانا کہ اس کا اثر مذہب پر کچھ نہ پڑے۔

اس کا اصل اصول اور اس پر دلیل معقول جس سے کسی باخبر مسلمان کو انکار کی گنجائش نہ ہو، یہ ہے کہ کسی مسلمان ولی، ملہم، مبشر پیش گو کو یہ جائز و حلال نہیں ہے کہ اپنے الہام و بشارت و پیش گوئی کے مضمون کے صدق و تحقق کا ایسا یقین اور اس پر ایسا وثوق و اعتماد کرے کہ درصورت عدم تحقق مضمون پیش گوئی، یا تحقق اس کے خلاف کے، وہ اسلام کو سلام کرے اور دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائے (اس کی نظیر حضرت صدیق اکبرؓ کا پیش گوئی فتح روم کے متعلق مشرکین مکہ کی اس شرط کو قبول کرنا ہے کہ اگر ۹ سال کے عرصہ میں روم کو فتح نہ ہوئی تو اس کے بدلے میں سو اونٹ بطور تاوان بھر دونگا۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ نہ کہا کہ اگر پیش گوئی قرآن پوری نہ ہوئی تو میں دین اسلام چھوڑ دونگا۔ ملاحظہ ہو تفاسیر معالم، فتح البیان وغیرہ)۔ بلکہ واجب اور لازم ہے کہ درصورت عدم تحقق پیش گوئی یا بشارت یا تحقق خلاف وہ یہ سمجھے کہ میری وہ پیش گوئی خدا کی طرف سے نہ تھی۔ اگر تھی، تو اسکے معنی وہ ظاہری مراد نہ تھے، جو میں نے سمجھے تھے۔ اس پیش گوئی کا وقوع نہیں ہوا، تو اس سے معلوم ہوا کہ میرا وہ الہام جھوٹا اور شیطانی تھا، یا اس کے معنی میں نے غلط سمجھے تھے۔ اس سے اسلام جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ ایسا ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ اسلام اس کے الہام کے تابع ہے، وہ تابع اسلام نہیں، جس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے۔ ہم نے تو اس اصول کو غیر نبی کی ان پیش گوئیوں اور الہامات و بشارات کی نسبت جو بالآخر دین اسلام کی صداقت سے معارض و مزاحم ہوں، بیان کیا ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی عام پیش گوئیوں اور بشارات کی نسبت یہی جنرل رول قرار دیا اور کہا ہے کہ عموماً آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کے ظاہری معنی مراد نہیں ہوا کرتے، اور اگر ان کے ظاہری معنی پر زور ڈالا جائے گا تو درصورت عدم ظہور معانی ظاہری ایمان ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ چنانچہ آپ نے اپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ میں کہا ہے:

اور پیش گوئیوں کے بارے میں یہ ضروری نہیں کہ وہ ضرور اپنی ظاہری صورت میں پوری ہوں بلکہ اکثر پیشگوئیوں میں ایسے ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں کہ قبل از ظہور پیشگوئی خود انبیاء کو بھی، جن پر وہ وحی نازل ہو، سمجھ میں نہیں آسکتے۔ چہ جائیکہ دوسرے لوگ انکو یقینی طور پر سمجھ لیویں۔ دیکھو جس حالت میں ہمارے سید و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولا آپ اس بات کا اقرار کرتے ہوں کہ بعض پیشگوئیوں کو میں نے کسی اور صورت میں سمجھا اور ظہور ان کا کسی اور صورت میں ہوا، تو پھر دوسرے لوگ، گو فرض کے طور پر ساری امت ہی کیوں نہ ہو، کب ایسا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ سلف صالح ہمیشہ اسی طریق کو پسند کرتے رہے ہیں کہ بطور اجمالی پیش گوئی پر ایمان لے آویں اور اس کی تفصیل یا اسباب کو کہ وہ کس طور سے ظہور پذیر ہوگی حوالہ بخدا کریں۔ اور میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ اقرب بامن، جس سے ایمان سلامت رہ سکتا ہے، یہی مذہب ہے کہ محض الفاظ پیشگوئی پر زور نہ ڈالا جائے، اور تحکم کی راہ سے یہی دعویٰ نہ کیا جائے کہ ضرور اس کا ظہور ظاہری صورت پر ہی ہوگا کیونکہ اگر خدانخواستہ انجام کار ایسا نہ ہوا تو پھر پیش گوئی کی صداقت میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہو کر ایمان ہاتھ سے گیا۔ ایسی کوئی وصیت پیغمبر خدا ﷺ کی طرف سے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتی کہ تم پیشگوئیوں کو ظاہر پر حمل کرتے رہنا کسی استعارہ یا تاویل وغیرہ کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ اب سمجھنا چاہیے کہ جبکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے، تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔

ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۲ میں کہا ہے: میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ اس بارہ میں عام خیال مسلمانوں نے، گو ان میں اولیاء بھی داخل ہوں، اجماع کے نام سے معصوم نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں نے صورت پیش گوئیوں کو مان لیا ہے، ان کی طرف سے ہرگز یہ دعویٰ نہیں، اور نہ ہونا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں کہ شاید اس پیش گوئی کے ایسے تفاصیل مخفی ہوں جو اب تک کھلے نہیں۔ درحقیقت تمام انبیاء کا یہی مذہب رہا ہے کہ وہ پیش گوئی کی اصل حقیقت کو خدا تعالیٰ کے وسیع علم پر چھوڑتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ مقدس لوگ باوجود بشارتوں کے پانے کے پھر بھی دعا سے دست بردار نہیں ہوتے تھے۔ جیسا کہ بدر کی لڑائی میں فتح کا وعدہ دیا گیا تھا مگر ہمارے سید و مولا رو رو کر دعائیں کرتے رہے۔ اس خیال سے کہ شائد پیش گوئی میں ایسے امور مخفی ہوں یا وہ کچھ ایسے شروط کے ساتھ وابستہ ہوں جن کا علم ہم کو نہیں دیا گیا۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ میں کہا ہے: سو ان وقتوں میں نبی کریم ﷺ کو بطور تسلی دہی فرمایا گیا کہ اگرچہ حالت نازک ہے مگر تو بباعث ضعف بشریت شک مت کر۔ یعنی یہ خیال مت کر کہ شائد اس پیش گوئی کے معنی اور ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کلام میں قادیانی کے بہت سے اکاذیب وملحدانہ مغالطات پائے جاتے ہیں۔ جیسے اس کا یہ کہنا کہ انبیاء اپنی پیش گوئیوں کے معنی نہ سمجھتے تھے، اوران میں غلطی کرتے؛ اور یہ کہنا کہ امت محمدیہ کا اتفاق کورانہ اجماع ہے؛ اور یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں اس خیال سے دعاوتضرع کرتے تھے کہ شاید پیش گوئی فتح بدر سے کچھ اور مراد ہو۔

اس مقام میں اس کلام کو اس امر کے اظہار کی غرض سے نقل کیا گیا ہے کہ اس میں قادیانی نے بڑے زور سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کے ظاہری معنی کا مراد ہونا یقینی اور ضروری نہیں۔ بعض پیش گوئیوں کے ظاہری معنی کا مراد ہونا یقینی اور ضروری نہیں۔ بعض پیشگوئیوں کے آنحضرت ﷺ نے ظاہری معنی سمجھے تو وہ خطا نکلے۔ لہذا ہر ایک پیشگوئی نبوی کے ظاہری مراد لینے سے زوال ایمان کا اندیشہ ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ان ظاہری معنی کا ظہور نہ ہو، اور پھر آنحضرت ﷺ کی نسبت شک پیدا ہو اور اس سے ایمان جاتا رہے۔

قادیانی کے اس بیان پر اس پر یہ الزام قائم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ صادق ومصدوق کی پیش گوئیوں کی نسبت اس کا یہ اعتقاد ہے، تو پھر وہ اپنی پیش گوئیوں کے (جو بطور نشان صداقت اسلام وہ مخالفین کے مقابلہ میں پیش کرتا ہے) ظاہری معنی کا کیونکر یقین ہوسکتا ہے، اور کس طرح ان معنی کے ظہور کو اسلام کی صداقت کی شرط ٹھہراسکتا ہے؟ کیوں جائز نہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہ ہوں؟ کیا اس کا الہام آنحضرت ﷺ کے الہام کی نسبت زیادہ یقینی ہے۔ اور کیا وہ اپنے الہام وپیش گوئی کے معنی سمجھنے میں خطا سے معصوم ہے؟

اس کا اگر یہ دعوی ہے تو پھر اس کے کفر میں کیا شک ہے۔ اور اگر وہ یہ دعوی نہ کرے اور اپنے اس اصول اور جنرل رول کو اپنی پیش گوئیوں کی نسبت بھی مان لے، اور یہ اقرار کرے کہ اس کی پیش گوئیاں بھی ظاہری معنے کے یقین کے موجب ومثبت نہیں ہوتیں اور وہ احتمال رکھتی ہیں کہ ان کے ظاہر معانی مراد نہ ہوں، تو پھر اس کا مخالفین اسلام کے مقابلہ یہ کہنا کہ اگر میری پیش گوئی کا وقوع نہ ہوا اور میں نے آسمانی نشان نہ دکھایا تو میں مذہب عیسائی قبول کرلونگا اور دین اسلام چھوڑ دونگا، دیدہ دانستہ التزام وتسلیم کفر نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ اور اس صورت میں بھی بحکم اس مسئلہ فقہیہ وعلم عقاید کے کہ جو شخص زمانہ آئندہ میں کفر کا ارادہ کرے وہ دم نقد اور سردست کافر ہوجاتا ہے (دیکھو شرح فقہ اکبر۔ مطبوعہ دہلی۔ ص ۱۴۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس نشان قادیانی کا ظہور نہ ہوا، اور ۱۵ مہینے میں اس کا مقابل فوت نہ ہوا، تو اس سے بجز اس کے اور کیا سمجھا جاوے گا کہ اس نے اس مقابلہ اور دعوی نشان نمائی میں دیدہ دانستہ مخالفین اسلام کو موقع دیا ہے کہ وہ اس نشان کے عدم ظہور سے اسلام کو جھوٹا (عیاذاً باللہ) کہیں اور اہل اسلام کے مقابلہ میں اپنی فتح ظاہر کریں۔

یہ اس پیش گوئی کے بحق اسلام مضر ہونے کا بیان ہے۔ اب اس کا کذب وافتراء ہونا ثابت کر کے اسلام سے اس کی مضرت کی مدافعت عمل میں آتی ہے۔

اس پیش گوئی کے الہامی نہ ہونے پر اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کی شہادت پائی جاتی ہے۔ اندرونی شہادت یہ ہے:

ا۔ اس کا مضمون (طالب نشان کیلئے موت کی خبر) ہی ایسا ہے کہ وہ ہرگز الہامی رحمانی نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ نشان ایک ایسے شخص (ڈپٹی عبداللہ آتھم) کے لئے ہے جو کسی نشان کے دیکھنے پر دین اسلام قبول کرنے اور مسلمان ہوجانے کا اقراری تھا (چنانچہ اس کا اقرار قادیانی نے اپنی تحریرات میں نقل کیا ہے)۔ پھر یہ نشان اسی کی موت ہوا، اور اس کا ظہور اس کے مرجانے کے بعد ہوا، تو وہ اس کے لئے کیونکر نشان ہوگا؟ وہ اس کو کیونکر دیکھے گا؟ اور اس کو دیکھ کر اسلام پر ایمان کیونکر لائے گا؟ کیا وہ مرنے کے بعد ایمان لائیگا؟ اور اس کا یہ ایمان شرعاً معتبر ہوگا؟ اور وہ اسی وقت (بعد الموت) قادیانی کے سوال کا جواب دے گا کہ ہاں یہ پیش گوئی میری منشاء کے موافق پوری ہوگئی اور یہ آنحضرت ﷺ کی رسالت پر محکم دلیل قائم ہوگئی۔

نہیں ہرگز نہیں۔ ایسے شخص، بظاہر طالب حق و مدعی قبول اسلام، کو ایسا نشان جو اس کے مرنے کے بعد ظہور پذیر ہو، دکھانا، اور اس سے اس کے وقوع پر اسلام اور نبوت پیغمبر ﷺ کی تصدیق چاہنا، ادنی عقل مند انسان کا کام نہیں ہے۔ پھر یہ کام خدا تعالی حکیم و علیم و رحیم کا کیونکر ہوسکتا ہے؟ یہ تو محض تلاعب اور حماقت اور سفاہت ہے جس سے خدا کی شان اجل وارفع ہے۔ اور یہ شیطان ہی کا کام ہے، اور وہی قادیانی کو ایسی باتوں کا القاء والہام کرتا ہے اور لوگوں سے اس کی ہنسی و تذلیل کراتا ہے۔ اور اگر یہ صرف گیدڑ بھبکی ہے اور اس سے قادیانی کا مقصود یہ ہے کہ وہ شخص موت سے ڈر کر ایمان لے آوے اور اس سے قادیانی کی ولایت اور الہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو، تو بھی خدا کی شان سے بعید ہے۔ اور ایسے ایمان کا شرعاً کچھ اعتبار نہیں ہے جو مارے جانے کے ڈر سے اور مجبور ہو کر بغیر یقین اور انشراح صدر کے قبول کیا جائے۔ اللہ نے فرمایا ہے لا اکراہ فی الدّین اور قادیانی نے خود بھی اس مسئلہ کو عیسائیوں کے مباحثہ میں بڑے زور سے بیان کیا ہے۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ یہ نشان مار ڈالنے کی دھمکی کا ایک بظاہر طالب نشان و مدعی قبول اسلام و ایمان کے مقابلہ میں آسمانی نشان ہرگز نہیں ہوسکتا۔ خود اس کا مضمون اس کے نشان نہ ہونے پر قوی دلیل ہے۔

۲۔ اس پیش گوئی میں مقابل مخالف حق ہلاک ہونے والے کی کوئی تعیین و تشخیص نہیں ہوئی۔ صرف فریق مخالفِ حق کا ہلاک ہونا بتایا گیا ہے جس سے نہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے فریق عیسائی کے تمام ممبر یا حاضرین جلسہ یا متصدیان و معاونین مباحثہ جن میں ڈپٹی عبداللہ آتھم کے علاوہ کئی اور اشخاص (پادری جی ایل ٹھاکر داس، پادری عبداللہ، پادری ٹامس ہاول، ڈاکٹر ایچ کلارک وغیرہ) بھی مراد ہیں یا ان میں سے کوئی خاص شخص۔ اس ابہام و عدم تعیین سے یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ اگر بحسب اتفاق و انقضاء مدت عمر ڈپٹی عبداللہ آتھم (جن کے پاؤں گور میں لٹک رہے ہیں اور وہ اپنی پیرانہ سالی اور کمال درجہ کی کمزوری کی وجہ سے گویا: اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند، کا مصداق ہو رہے ہیں) اس دنیا سے سدھارے تو ان کو اسکا مصداق بنایا جائے گا، ورنہ یہ کہہ دیا جائے گا کہ گروہ عیسائی سے اور شخص مراد ہے جس کا تمام عیسایان پنجاب و ہندوستان سے یا خاص کر عیسائیان جنڈیالہ و امرتسر سے (جو مباحثہ میں شریک تھے) پندرہ ماہ میں فوت ہونا ممکن ہے۔

اس پیش گوئی کا یہ ابہام اور اس سے یہ مقصود بھی قطعی دلیل ہے کہ یہ الہام خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ شیطان کی طرف سے ہے جو ہمیشہ اپنے دوستوں کو دھوکہ میں ڈالتا ہے۔

۳۔ اس پیشگوئی میں فریق مخالف حق کے فوت ہو جانے کی صریح لفظ موت سے خبر نہیں دی، صرف یہ کہا ہے کہ وہ ہاویہ میں ڈالا جائے گا۔ پھر اس کی تشریح قادیانی نے اپنی تفسیر میں کی ہے جس سے اس کا مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ڈپٹی عبداللہ آتھم یا کوئی اور عیسائی ہندوستان یا پنجاب میں مر گیا تو اس کو اس پیش گوئی کا مصداق ٹھہرا لیا جائے گا۔ اور اگر اس عرصہ میں کوئی بھی نہ مرا تو یہ کہا جائے گا کہ ہاویہ میں گرائے جانے سے مر جانا مراد ہونا ہماری طرف سے بطور تفسیر بالرائے بیان ہوا ہے، اصل الہام و پیش گوئی میں صرف ہاویہ میں گرایا جانا بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے، جو ضرور وقوع میں آئے گا، جب کوئی ان میں سے مرے گا، اور پھر اٹھایا جائے گا اور آخر جہنم میں جائے گا۔اس پیش گوئی کا یہ ابہام اور پھر اس کی تفسیر مذکور بھی اس بات پر دلیل ہے کہ یہ پیش گوئی خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ دھوکہ بازی ہے جو شیطان ہی کا کام ہے، نہ خدائے رحمان کا

۴۔اس میں جو لفظ عمداً کہا گیا ہے یہ بھی اس دھوکہ کی غرض سے کہا گیا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی نہ مرا، تو یہ کہا جائے گا کہ یہ لوگ جو خدا پر افتراء کرتے ہیں، عمداً نہیں کرتے، ان کی سمجھ میں غلطی ہے اس لئے وہ ہلاک نہیں ہوئے۔اور اگر اس لفظ سے اس دھوکہ دہی کی غرض نہیں تو پھر اس کا ذکر و اظہار لغو ہے۔ چونکہ اس شرط کی تحقق وعدم تحقق کا علم خدا تعالی کو ہی ہوسکتا ہے، نہ کسی بشر کو۔اور عذاب موت بھیجنا بھی اسی کا فعل ہے۔ پس اگر الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو اپنے فعل کی شرط کی تحقق یا عدم تحقق کو وہ خود ہی دیکھ لیتا۔ بندوں کے سامنے اس شرط کے اظہار کا کیا فائدہ ہوا؟ وہ تو اس شرط کا امتحان بلا اعلام خداوندی کسی صورت سے نہیں کر سکتے۔لہذا یہ لفظ بھی اس بات پر دلیل ہے کہ یہ الہام رحمانی نہیں، افتراء شیطانی ہے۔

۵۔اس پیشگوئی کے ظہور کی میعاد جو بلحاظ ۱۵ یوم مباحثہ کے ۱۵ دن تک مقرر کی گئی ہے، یہ بھی مشعر ہے کہ یہ الہام رحمانی نہیں بلکہ افتراء شیطانی ہے۔اولاً اس لئے کہ یہ مباحثہ ۱۵ دن نہیں ہوا، ۱۳ دن ہوا ہے۔ اثناء مباحثہ میں دو دن اتوار کے سبب ناغہ اور ترک مباحثہ ہوا، نہ فعل مباحثہ۔ پس اگر یہ سزائے موت بلحاظ ایام مباحثہ تجویز ہوئی تھی تو مناسب تھا کہ تیرہ ہی دن میں یہ سزا ملتی۔

ثانیاً۔اس لئے کہ اگر یہ سزا ان دنوں کے (۱۳ ہوں یا ۱۵) لحاظ سے تجویز ہوئی ہے تو اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر مباحثہ میں زیادہ دن لگ جاتے، پندرہ کے بیس یا تیس دن ہو جاتے، تو یہ سزا بھی بیس یا تیس دن تک ٹل جاتی اور اس میں تاخیر واقع ہوتی۔اور یہ تاخیر سزا ابتدائی وقت گناہ مضمون سزا کے مخالف ہے اور ایک قسم کا رحم و حلم و انعام الہی ہے۔اور یہ خدا تعالی کی شان نہیں کہ جتنے دن بندہ گناہ میں زیادہ صرف کرے، اتنے دن خدا تعالی اسکی سزا میں دیر کرے، اور پھر سزا دے تو وہی جو بصورت جلدی دینا چاہتا تھا، اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے۔ وہ سزا میں دیر کرتا ہے تو پھر سخت سزا دیتا ہے۔

یہودیوں نے یہ احمقانہ بات بنا رکھی تھی کہ جتنے دن (۴۰ روز) ہم نے بچھڑے کی عبادت کی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے ہی دن ہم کو عذاب ہوگا، اس سے کم یا زیادہ نہ ہوگا۔ مگر یہ حماقت کسی یہودی کو بھی نہ سوجھی جو قادیانی یا اس ملہم بے عقل (معلم الملکوت) کو سوجھی ہے کہ جتنے دن گناہ میں دیر کی ہوگی اتنے ہی دن نزول عذاب میں دیر ہوتی رہے گی۔ اور اگر اس مہلت و بیان مدت سے قادیانی کی یہ مراد ہے کہ ۱۵ ماہ اخیری حدّ وانتہاء مدت سزا ہے اور وقوع سزا اس سے پہلے ہی ہو جائے گا، تو اس پر یہ دوسخت اور مشکل اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس صورت میں ۱۵ دن کا لحاظ لغو اور بے اثر ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ قریب الوقوع سزا یا نشان کو بعید الوقوع بتانا خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان سے بعید ہے۔ گو اس کا عکس سراسر حکمت ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ صفحہ ۳۱ نمبر ۱ جلد ۱۵ میں بیان ہو چکا ہے۔

یہ پانچ وجوہات ودلائل اندرونی شہادت کی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی الہام رحمانی نہیں، افتراء شیطانی ہے۔ اب بیرونی شہادت سنو۔

قرآن کریم اور حدیث کی قطعی شہادت سے ثابت ہے کہ الہام رحمانی اور شرف خطاب وہم کلامی خداوندی کا محل وہی لوگ ہوتے ہیں، جو اہل کمال ایمان ہوتے ہیں، اور صاحب اخلاق حمیدہ واوصاف جمیلہ۔ نہ کافر، کذاب، بدخلق، خودغرض اور ایسے آفات کے محل۔ اور یہ بات ظاہر اور تصانیف قادیانی سے بخوبی ثابت ہے کہ قادیانی ادنیٰ درجہ کا مسلمان نہیں ہے۔

وہ خدا کو اس کی صفت قدرت کاملہ کے ساتھ نہیں مانتا اور خدا کو اس امر سے عاجز جانتا ہے کہ: وہ کسی زندہ انسان کو ایک مدت مثلاً ہزار سال تک غذا اور ہوا وغیرہ ضروریات دنیاوی کے بغیر زندہ رکھے۔ اور بناء علیہ وہ حضرت مسیح کے زندہ آسمان پر موجود ہونے پر یہ سوالات کرتا ہے کہ وہ کرہ زمہریر سے کیوں کر گزر گئے۔ اور آسمانوں پر ان کے سانس لینے کے لئے ہوا کہاں ہے، اور وہ آسمان پر کھانا کہاں سے کھاتے ہوں گے، پائخانہ کہاں پھرتے ہوں، وغیرہ۔

اور آنحضرت ﷺ کو ان کی صفت وشان ختم نبوت کے ساتھ نہیں مانتا اور اس ختم نبوت کو توڑ کر وہ خود مدعی نبوت و رسالت بن بیٹھا ہے۔

اسی طرح وہ اور اصول واعتقادات اسلامیہ کو نہیں مانتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اخلاق کا یہ حال ہے کہ اگر کسی پر اس کو بد گوئی کا وہم بھی ہو، تو اس کی وہمی بد گوئی کے مقابلہ میں اس کو دس گنا برا کہتا ہے بلکہ عام مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے۔

اور اس کی خود غرضی تو اس کی ہر ایک کاروائی سے عیاں ہے جہاں کوئی بات کہتا یا کوئی تجویز نکالتا ہے وہاں فلوس کا سوال موجود ہے۔ اور ہزار ہا روپیہ مسلمانوں کا خورد برد کر چکا ہے۔ اور ہنوز هل من مزید کی صدا جاری ہے۔

ان باتوں کا ثبوت اس کی تصانیف و اشتہارات موجود ہے۔ پھر ایسا بد اعتقاد و بد خلق خود غرض صاحب الہام و شرف خطاب الٰہی سے مشرف کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ بیرونی شہادت تفصیل طلب ہے اور یہ پیش گوئی مذکور کی افتراء و کذب ہونے پر ان ہی لوگوں کے نزدیک شہادت بن سکتی ہے جن کو قادیانی کے حالات و اعتقادات مذکورہ بالا کا تفصیلی علم ہو۔ ناظریں تصانیف قادیانی، فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام، دافع الوساوس کو دیکھیں۔ اور ساتھ ہی اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ وجلد ۱۳ وجلد ۱۴ وغیرہ کو بھی ملاحظہ کریں۔ اس سے وہ یقین کر لیں گے کہ یہ شہادت اندرونی شہادت سے بڑھ کر اس پیش گوئی کے کذب و افتراء ہونے پر دلیل ہے۔

اس پیشگوئی کے عدم وقوع کی صورت میں اسکی مضرت کی مدافعت

ناظرین! پیش گوئی مذکور کا وقوع نہ ہوا تو اس عدم وقوع سے کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس سے عدم صداقت اسلام نکال لے اور اسلام کو سلام کر کے عیسائی یا مرتد ہو جائے کیونکہ خدا اور اس کے رسول نے قادیانی کو پیش گوئی کرنے اور اپنی نیابت کا منصب عطا نہیں کیا۔ اور کسی آیت یا حدیث میں نہیں فرمایا کہ ما ینطق القا دیا نی عن الھوی ان ھو الّا و حی یّوحی (یعنی قادیانی اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں کہتا، وہ جو کچھ کہتا ہے، خدا کی وحی ہوتی ہے) اور بناء علیہ یہ نہیں فرمایا کہ اگر اس کی کوئی بات جھوٹی نکلے تو ہم جھوٹے ہوں گے۔ اور نہ کسی عیسائی یا اور مخالف اسلام کا یہ حق ہے کہ وہ اس پیش گوئی کے جھوٹے ہونے پر اسلام پر الزام قائم کرے۔ وہ لوگ انصاف سے کام لے کر سوچیں، اور بتاویں کہ اسلام نے اس قادیانی کو ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے کب منتخب کیا اور اپنا وکیل بنایا۔ اور اس کی شکست و الزام کو کب اپنی شکست و الزام تسلیم کیا ہے؟ پادری لوگ تو خود جانتے ہیں اور ایک اشتہار مطبوعہ اختر پریس وضمیمہ نور افشان ۲ مئی ۱۸۹۳ء میں اس امر کو تسلیم کر چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ یہ شخص باتفاق میجارٹی اہل اسلام، اسلام سے باضابطہ خارج کیا گیا ہے۔ پھر وہ اس کے الزام کو اسلام کا الزام کیونکر بنا سکتے ہیں۔

یہ اس پیشگوئی کے عدم وقوع پر اس کی مضرت کی مدافعت ہے، اب اس کی اس مضرت کی مدافعت کی جاتی ہے جو بصورت اس کے وقوع کے اسلام کے حق میں متصور ہے۔

☆ اگر اس پیش گوئی کا وقوع ہوا، یعنی ۱۵ مہینے کے عرصہ میں ڈپٹی عبداللہ آتھم یا پادری ڈاکٹر کلارک یا کسی اور عیسائی مباحث یا معاون کا انتقال ہو گیا، تو اس سے باقی ماندہ عیسائیوں کا مسلمان ہو جانا تو متوقع ہی نہیں، کیونکہ اگر یہ پیش گوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت سے پوری ہو گئی تو ان کا ایمان بعد الموت متصور ہی نہیں۔ رہے باقی عیسائی سو، ان میں سے کسی نے یہ نشان یا کوئی اور نشان دیکھ کر اسلام لانے کی شرط تسلیم نہیں کی۔ اور اگر ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے سوا کوئی اور صاحب فوت ہوئے تو ڈپٹی عبداللہ آتھم یہ عذر کریں گے کہ تم نے اس پیش گوئی میں کسی فوت ہونے والے کی تعیین نہیں کی تھی، اور خارجاً میرے فوت ہونے کی خبر مشہور کی تھی۔ اب میں تو زندہ ہوں اور اس فوت ہونے والے کو اس پیش گوئی کا اثر کس دلیل سے مان لوں۔ کیوں جائز نہیں کہ وہ شخص حسب اتفاق اور عام دستور زمانہ کے موافق فوت ہوا ہے۔

ہاں اس کے وقوع سے بہت سے مسلمانوں کے مرتد اور عیسائی (یعنی مرزائی) ہو جانے کا اندیشہ ہے وہ اس سے قادیانی کا ولی و ملہم و خطاب الٰہی سے مشرف ہونا سمجھ لیں گے۔

اور اس اعتقاد سے وہ قادیانی کی پیروی اختیار کر کے اس کے عقائد کفریہ کو مان کر مرتد ہو جائیں گے۔ لہٰذا اس مضرت کی مدافعت زیادہ ضروری ہے اور ان نادان مسلمانوں کے اس ارتداد کی محافظت میں کوشش کرنا ہمارا اسلامی فرض ہے، جو ادا کیا جاتا ہے۔

ناظرین! یہ پیش گوئی اگر وقوع میں آ گئی تو اس کو آپ الہامی اور قادیانی کے ملہم ولی ہونے کی نشانی نہ سمجھیں بلکہ وجوہات شہادت اندرونی و بیرونی کو توجہ سے ملاحظہ فرما کر یقین کریں کہ یہ پیش گوئی الہام رحمانی نہ تھی، بلکہ ایک دروغ گوئی ولاف زنی تھی جو اتفاقاً مطابق واقع نکلی۔ اور یہ شخص اس لائق نہیں ہے کہ وہ خدا کے کلام و خطاب سے مشرف ہو سکے۔ اتفاقاً اس کے وقوع پر اگر آپ صاحبوں کو یہ شبہ و سوال پیدا ہو کہ پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی طرف سے اور الہامی نہ تھی، تو یہ واقع کے مطابق کیوں نکلی، تو اس کا حل اور جواب آپ ہمارے ان سوالات سے حاصل کریں جو قادیانی کی پیش گوئی متعلق موت خسر فرضی پر ہم نے کئے ہیں۔ان سوالات کو پڑھ کر آپ لوگ جان جائیں گے کہ ایسی پیشگوئیاں، کاہن، نجومی، رملی، جفری، جوتشی، پنڈت، سائنٹفک فلاسفر ،مسمریزسٹ، قیافہ شناس اور روحانیات تسخیر کے عالم، اٹکل باز، بھی کرتے ہیں جو بعض اوقات صحیح سچی نکلتی ہیں۔جیسا ان دنوں دہلی میں ایک جوتشی پنڈت اس قسم کی پیشگوئیاں علم جوتش کی مدد سے کرتا ہے جو حسب اتفاق سچی نکلتی ہیں چنانچہ اخبار عام لاہور یکم ستمبر ۱۸۹۳ء میں مرقوم ہے:

پنڈت کانشی ناتھ صاحب جوتشی

دہلی کا اخبار لٹن گزٹ لکھتا ہے کہ ناظرین اخبار کے سامنے ہم اس وقت پنڈت صاحب کی غیب دانی کی ایک اور کیفیت جو ۲۰۔اگست کو گذری ہے بیان کرتے ہیں جو خالی از دلچسپی نہیں لالہ جگن ناتھ صاحب ساہو دہلی نہروالا کے مکان پر جہاں بہت سے رؤسا ہنود اور مسلمان موجود تھے، پانچ بجے ایک کھتری صاحب انگریزی خوان سیاہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے آئے اور پنڈت کانشی ناتھ صاحب سے کہا کہ میں آریہ سماج ہوں۔ اگر آپ میرے سوال کا جواب دے دیں تو میں اس علم کو سچا سمجھوں اور اس سماج کو چھوڑ دوں۔ پنڈت صاحب نے کہا ہماری طرف سے کوئی چاہے آریہ مت میں رہے چاہے کسی مت میں رہے، اس بات سے ہم کو کچھ بحث نہیں، ہاں جو سوال تم اپنے دل میں رکھتے ہو اور اس سوال کا جواب ہم نے ٹھیک دیا تو پھر تم کسی محفل یا سبھا یا کمیٹی میں جا کر کسی کا امتحان مت لینا۔تمہارا سوال یہ ہے کہ کل میرے پاس جو سرکار سے پرچہ آیا ہے بابت امتحان اس میں میں نے کتنے نمبر دیئے ہیں۔آپ بتلائیے۔اس لڑکے نے اقرار کیا کہ ہاں میرا سوال یہی تھا اور جو آدمی میرے ساتھ ہیں میں نے ان سے یہی کہہ دیا تھا کہ میں یہ سوال پنڈت صاحب سے کرونگا۔مگر یہ بتلائیے کہ میں نے نمبروں میں کون سا ہندسہ دیا ہے۔پنڈت صاحب نے ہندسہ کا بچار کر کے اسی وقت یہ کہا کہ تم نے آٹھ کا ہندسہ دیا ہے۔اس نے اسی وقت منظور کیا اور کہا کہ بہت درست ہے آٹھ ہی کا ہندسہ میں نے دیا ہے۔اس نے کہا کہ آپ مہربانی کر کے میری خطا کو معاف فرماویں کہ میں نے صدہا آدمیوں میں آ کر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایسا پرشن کیا، تو پنڈت نے کہا ہمارے ہاں تو سینکڑوں سوال ہر روز ایسے ہوتے رہتے ہیں چنانچہ ابھی ریلوے میں ایک برہمن نوکر ہے پنڈت جی نے کہا کہ تمہارے گھر اسی مہینے کی ۷ تاریخ کولڑکا پیدا ہوگا۔ سو اسی تاریخ کولڑکا پیدا ہوا۔ املی کے محلّہ میں ایک پنڈت بنارسی دان کے دولڑکے چلے گئے تھے پنڈت مذکور نے جوتشی جی مہاراج سے عرض حال کیا چنانچہ آپ نے دو جنتر دیئے جن کی برکت سے دو تین روز کے بعد وہ لڑکے اپنے گھر آ گئے۔ علی ہذا۔ ایک اور مارواڑی کا لڑکا چلا گیا تھا پنڈت جی نے جنتر دیا اور کہا کہ وہ لڑکا جوگمایا کی طرف چلا گیا ہے بعد تین روز کے گھر آ جاوے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ ایک اور لڑکا رام دھن داس کا چلا گیا تھا۔ سو پنڈت صاحب نے کہا وہ بعد ۵ روز کے آ جاوے گا۔ ایک اور زمین دار کا لڑکا چلا گیا تھا پنڈت جی نے فرمایا کہ ۱۵ روز کے بعد خبر آوے گی۔ چنانچہ خبر آ گئی۔ ایک کھتری صاحب کی گھڑی لے کر ایک کہار کا لڑکا بھاگ گیا تھا۔ اس نے آ کر پوچھا۔ پنڈت جی نے کہا کہ اس کا پتہ لگ جائے گا، سو پتہ لگ گیا۔ ایک مارواڑی کا مقدمہ تھا اس نے فیصلہ باہمی کی نسبت سوال کیا پنڈت جی نے کہا، ہو جائے گا۔ چنانچہ آپس میں فیصلہ ہو گیا۔ ایک شخص نے پوچھا کہ میرا چچا بمبئی گیا ہوا ہے اس کی کوئی خبر نہیں آئی۔ وہ راضی خوشی تو ہے؟ پنڈت صاحب نے کہا کہ اس کی راضی خوشی کی کل خبر آ جاوے گی۔ دوسرے دن اس کی خبر آ گئی کہ وہ راضی خوشی ہے۔ ایک صاحب بلند شہر سے آئے اور پنڈت جی سے مقدمہ کے بارے میں پوچھا۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ آج یہ مقدمہ ملتوی رہ جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض کہ ایسی صدہا باتیں ہر روز پنڈت صاحب کی خدمت میں پیش ہوتی رہتی ہیں۔ اس وقت جتنے لوگ اس سبھا میں موجود تھے سب نے پنڈت جی مہاراج کو دھنے باد دیا اور یہ کہا کہ ہم نے ایسے مہاتما کا درشن نہیں کیا تھا، آج کیا۔ خداوندا ایسے سجن کو مدت تک سلامت رکھے۔

پنڈت صاحب کو جو کمال حاصل ہے وہ جوتش اور عمل پر مبنی ہے اور وہ یہ دعوی نہیں کرتے کہ ان کو الہام ہوتا ہے اور وہ حضرت فلاں ہے (شائد یہ قادیانی کی طرف اشارہ ہے) یہ پیشگوئیاں جو پنڈت کی ہیں اگر واقعی سچی نکلتی ہیں تو اس کی وجہ ایک پنڈت اڈیٹر اخبار عام نے خود بیان کر دی ہے کہ یہ علم و عمل جوتش پر مبنی ہے، الہام نہیں ہیں۔ دجال قادیانی کی یہ پیشگوئی پوری ہوگئی تو اس پنڈت کی پیش گوئی سے بڑھ نہ جائے گی۔ ایسا ہی ایک اور جوتشی ملک دکن کی پیشگوئیاں آج کل سچی نکلتی ہیں چنانچہ اخبار عام ۱۵ نومبر ۱۸۹۳ء میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم جوتش کے محققوں کیلئے یہ خبر خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے جنرل پریسیڈنٹ اور بانی کرنل آلکاٹ نے اپنا زائچہ شائع کیا اور دکن کے ایک مشہور جوتشی نے ازروئے علم کے اسکی نسبت جو کچھ تعبیر لکھی ہے اس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کرنل آلکاٹ ۲۳ اکتوبر سے ۵ نومبر ۱۹۱۵ء کے درمیان فوت ہوں گے۔ کرنل کی تاریخ ولادت ۲۔ اگست ۱۸۳۲ء ہے پس اس وقت ان کی عمر ۶۱ برس کی ہے اور ابھی بائیس برس تک کرنل کو زندہ رہنا باقی ہے۔ یہ بھی بتلایا ہے کہ کرنل کی زندگی میں کیا پیش آیا۔ کب والدہ مریں، کب والد فوت ہوئے، کب شادی ہوئی، کیا اولاد ہوئی، کس قسم کا مزاج ہے، کیا کچھ پیش آیا۔ اور کرنل اس پر یہ رائے دیتے ہیں کہ بالعموم اکثر باتیں ایسی صحیح ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔...اس سے پہلے اور دو جوتشیوں نے ان کا زائچہ دیکھا تھا انہوں نے بھی وہی تاریخ اور سنہ بتلایا تھا۔

مرزا قادیانی کی تو آج تک ایک بھی پیش گوئی ایسی نہیں نکلی جو پنڈت کانشی ناتھ یا جوتشی دکن کا مقابلہ کرسکیں اور جب کسی صاحب عقل وفہم کے نزدیک جوتشی ان پیشگوئیوں کے ساتھ الہامی نہیں مانے گئے تو قادیانی کو اس پیش گوئی کے سبب، اگر وہ واقع نکلی، کیوں کر ملہم کہا جاوے گا۔

جائز ہے کہ قادیانی بھی ان ہی لوگوں میں سے ہو اور رمل ونجوم ومسمریزم وغیرہ علوم میں دخل رکھتا ہے۔ اس امکان کا مؤید یہ امر ہے کہ اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۱۵ میں ہم نے قادیانی سے سوال کیا کہ تم علم رمل وجفر ومسمریزم وغیرہ میں دخل رکھتے ہو یا نہیں؟ تو اس کے جواب میں اس نے اس علم ودخل سے انکار نہیں (جیسا کہ اور دوتین باتوں سے جن میں گنجائش انکار پائی صاف انکار کیا) جس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ علوم میں ضرور اس کو دخل ہے اور مسمریزم میں تو اس کا دخل اس کے صریح کلام سے ثابت ہے جو ازالہ قادیانی کے صفحہ ۳۰۹ میں موجود ہے کہ اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

پھر اس کا اس قسم کی پیش گوئیاں علم رمل یا جفر یا مسمریزم کے ذریعہ سے کرنا، اور ان کا صادق نکلنا کون سے تعجب کا محل ہے۔ قوی الایمان مسلمانوں سے کامل امید ہے کہ اگر پیش گوئی کا پورا پورا بحسب معنی مشہور ظہور ہوا، یعنی ڈپٹی آتھم پندرہویں مہینے کے ٹھیک آخری دن فوت ہوجائے، تو بھی وہ اس پیش گوئی کو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز قابل وقعت نہ سمجھیں گے۔ اور قادیانی کے اعتقاد وعمل وطریق کی نظر سے اس کو ایک دجال وکذاب خیال کر کے بحکم شہادت اندرونی بیرونی اس پیش گوئی کو ایک رملی یا نجومی یا مسمریزسٹ وغیرہ کی پیش گوئی سمجھ کر اس کی مضرت سے بچ جائیں گے اور اپنے آپ کو ان مسلمانوں کی نظیر بن کر دکھائیں گے جو دجال موعود سے اس قسم کے خوارق اور نشان دیکھ کر بھی اسکو کافر کہیں گے اور اس کے ظاہری بہشت کو چھوڑ کر اس کی آگ میں جانا منظور کریں گے پر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔

حدیث شریف میں آیا ہے: عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج الدّجّال فیوجه قبله رجل من المؤمنین فیلقاه المسالح مسالح الدجال فیقولون له این تعمد فیقول اعمد الی هذا الّذی خرج قال فیقولون له او ما تؤمن بربّنا فیقول ما بربّنا خفاء فیقولون اقتلوه فیقول بعضهم لبعض الیس قد نهاکم ربّکم ان تقتلوا احداً دونه فینطلقون به الی الدجال فاذا رأه المومن قال یا ایّها النّاس هذا الدجال الّذی ذکر الرسول اللّه ﷺ قال فیامر الدّجال به فیشیح فیقول خذوه و شجوه فیوسع ظهره و بطنه ضرباً فیقول انت المسیح الکذاب قال فیومر به فیوشر بالمنشار من مفرقه حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له قم فیستوی قائماً ثمّ یقول له اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیك الّا بصیرة قال ثمّ یقول یا ایّها النّاس انّه لا یفعل بعدی باحد من النّاس قال فیاخذه الدجال لیذبحه فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاساً فلا یستطیع الیه سبیلاً قال فیاخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسب النّاس انما قذفه الی النّار و انّما القی فی الجنة فقال رسول الله ﷺ هذا اعظم النّاس شهادة عند ربّ العالمین۔ (صحیح مسلم۔ ج ۲ ص ۴۰۲)

کہ دجال نکلے گا تو اس کی طرف مومنوں سے ایک آدمی متوجہ ہوگا۔ اس کو دجال کے مسلح لوگ ملیں گے اور پوچھیں گے تو کہاں کا قصد رکھتا ہے؟ وہ بولے گا اس آدمی کی طرف قصد رکھتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گے تو ہمارے رب کو نہیں مانتا؟ وہ کہے گا ہمارا رب چھپا نہیں رہتا۔ وہ بولیں گے اس کو قتل کر ڈالو۔ ان میں بعض کہیں گے کہ کیا تم کو تمہارے رب (دجال) نے اس سے منع نہیں کیا کہ اس کی غیر حاضری میں کسی کو قتل کرو۔ تو وہ اس کو دجال کے پاس لے چلیں گے۔ جب مومن دجال کو دیکھے گا، یہ کہے گا۔ لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر دجال حکم دے گا کہ اس کا سر زخمی کرو۔ پھر وہ اس کو خوب زخمی کریں گے اور اس کی پشت اور پیٹ کو مار مار کر لمبا اور وسیع کر دیں گے۔ پھر دجال اس کو کہے گا (اب بھی) تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ بولے گا تو مسیح کذاب ہے۔ تو دجال اس کی چوٹی پر آرہ رکھ کر اس کو دو ٹکڑے کرا دے گا۔ پھر ان دو ٹکڑوں کے مابین چلے گا۔ پھر اس کو کہے گا تو کھڑا ہو جا تو برابر ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر دجال کہے گا کہ (اب تو) تو مجھ پر ایمان لائے گا؟ وہ کہے گا اب میرا یقین تیرے دجال ہونے کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر مومن لوگوں سے کہے گا اب اس کو کسی پر اس فعل (قتل) کی قدرت نہ ہوگی۔ پھر اس کو دجال ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا تو خدا تعالی اس کی گردن پر تانبہ رکھ دے گا، تو دجال کو اس کے ذبح کرنے کی قدرت نہ ہوگی پھر وہ اس کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر لوگوں کے خیال میں آگ میں ڈال دے گا اور در حقیقت وہ بہشت میں ڈالا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ شخص اللہ کے نزدیک شہادت میں سب لوگوں سے بڑا ہوگا۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے: یاتی علی القوم فیدعوھم فیؤمنون به و یستجیبو ن له فیامر السّماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیھم سارحتھم اطول ما کانت ذری واسبغه ضروعاً وامّده خواصر۔ ثمّ یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیه قوله فینصرف عنھم فیصبِحون ممحِلین لیس بایدیھم شیء من اموالھم و یمرّ بالخزنة فیقول لھا اخرجی کنوزك فتبعه کنوزھا کیعاسیب النحل ثمّ یدعوا رجلاً ممتلیاً شاباً فیضربه بالسّیف فیقطعه جزِلتین رمیته الغرض ثم یدعوه فیقبل و یتھلل وجهه بضحك۔ (صحیح مسلم۔ ص ۴۰۱) کہ دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے پھر وہ آسمان کو مینہ برسانے کا اور زمین کو درخت اور کھیتی جمانے کا حکم دے گا تو وہ ویسے ہی ہو جائیں گے اور ان کے جانور بڑے بڑے موٹے تازے، پیٹ بھرے دودھ والے ہو کر آئیں گے۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایک اور قوم کے پاس آئیگا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا۔ تو وہ اس بات کو رد کریں گے۔ پھر وہ تہی دست ہو جائیں گے۔ ان کے مال ان کے ہاتھ میں نہ رہیں گے۔ پھر وہ کھنڈروں کی طرف گذرے گا اور ان کو حکم دیگا کہ وہ اپنے خزانے نکال دیں تو ان کے خزانے ایسے اس کے پیچھے ہو چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں۔ پھر وہ ایک جوان آدمی کو بلائیگا، اور اس کو تلوار سے دو ٹکڑے کر دیگا۔ پھر اس کو بلائیگا تو وہ ہنستا ہوا اور اسکا چہرہ چمکتا ہوا، آئیگا۔

اس قسم کے خوارق دجال موعود کے اور بھی احادیث میں مذکور اور کتب صحاح میں موجود ہیں جن کی نقل سے تطویل متصور ہے۔ اور جب ایسے خوارق دجال موعود دیکھ کر آخری زمانہ کے مسلمان اپنے ایمان کو نہ چھوڑیں گے تو اس زمانہ کے سچے اور باخبر مسلمان اس زمانہ کے ایک دجال کی ایسی خبر کو (جو علم نجوم، جفر، مسمریزم سے بلکہ صرف اٹکل وقیاس ومشاہدہ حالات عمر سے ہوسکتی ہے) سچی اور مطابق واقع کے دیکھ کر اس پر کیونکر ایمان لائیں گے۔ اور اس کے عقاید کفریہ اور اخلاق وعادات شنیعہ کی نظر سے اس کی اس خبر کو (اگر بالفرض صادق ہو گئے) کیوں نجوم مسمریزم وغیرہ کا نتیجہ قرار نہ دیں گے، جو قادیانی کے مناسب حال ہے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد۱۵)

عرب علماء کی تصدیق کی حقیقت

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کتابچے، سچائی کا اظہار، کے سرورق پر لکھا ہے کہ اس رسالہ میں بعض فاضل اور مستند علماء عرب اور شام نے اس عاجز (قادیانی) کی نسبت تصدیق ہے۔ پھر اس کے صفحہ ۶ میں لکھا ہے:

ڈاکٹر مارٹن کلارک کے ایک وہم کا ازالہ

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نے اپنے اشتہار ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء میں جو بطور ضمیمہ نور افشاں لودیانہ کے شائع ہوا ہے شیخ بٹالوی کی کتاب اشاعۃ السنہ سے یہ دھوکہ کھایا ہے، یا لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے کہ گویا مستند علماء اس عاجز کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اسلئے عام وخاص کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ تمام مستند علماء اسلام جن کو خداتعالی نے علم وعمل بخشا ہے اور نور فراست ایمانیہ عطا کیا ہے وہ میرے ساتھ ہیں۔ اور اس وقت چالیس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہیں۔اور فریق ثانی کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں جو صرف نام کے مولوی اور علمی اور عملی کمالات سے تہی دست ہیں۔اگر اس عاجز کا یہ بیان ڈاکٹر صاحب کی نظر میں محمول بر مبالغہ ہو، تو ڈاکٹر صاحب کسی ایسے جلسہ مباحثہ میں جو علماء مخالفین اور اس عاجز کے گروہ کے فاضل علماء میں واقعہ ہو، خود شامل ہو کر دیکھ لیں ۔ بلکہ عنقریب ایک ایسا جلسہ مباحثہ ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہونے والا ہے۔اس میں فریق مخالف مولوی غلام دستگیر اور ان کے ہم مشرب تمام علماء لاہور ہوں گے اور اس طرف سے کوئی ایک یا دو فاضل مقابلہ کے لئے تجویز کئے جائیں گے۔ پھر پادری صاحب چشم خود دیکھ سکتے ہیں کہ علماء ربانی اور مستند فاضل کس طرف ہیں اور نام کے مولوی اور ژولیدہ زبان کس طرف۔نقل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔(یادرہے کہ مرزا صاحب نہ اس مباحثہ کیلئے خود لاہور گئے تھے، اور نہ ہی اپنے کسی مرید کو بھیجا تھا۔ بہاء) ایک دشمن بخیل کی قلم سے جو نکلے وہ یک طرفہ بیان عقل مند کی نظر میں ہرگز وقعت اور عزت نہیں رکھتا۔ بلکہ ہر ایک حقیقت عند الامتحان کھلتی ہے ماسوائے اسکے ڈاکٹر صاحب یہ بھی جانتے ہیں کہ اسلام کے مستند علماء کا تخت گاہ حرمین شریفین ہے زادھما اللّٰہ مجداً و شرفاً و برکتاً اور اسلام میں بلاد عرب بخاص کر کے مکہ و مدینہ دین کا گھر سمجھے جاتے ہیں سو ان متبرک مقامات کے جگر گوشہ اور فاضل مستند بھی اس عاجز کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ تین بزرگوں کی تحریرات ذیل میں لکھتا ہوں۔

اخی مکرمی مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب دیرہ دون سے لکھتے ہیں:

(میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ آپ امام زمانہ ہیں۔ مؤیّد من اللّٰہ ہیں۔علماء کو اللہ تعالیٰ نے ضرور آپ کا شکار بنایا ہے۔.آپ کا مخالف کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خادموں میں زندہ رکھے اور اسی میں مارے۔اے خدا تو ایسا ہی کر)۔ایک عالم عرب اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں۔شامی ہیں،سید ہیں، بڑے ادیب ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں۔ان سے آپ کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ وہ متبحر عالم، میں عامی۔مگر توفّی کے معنی میں کچھ بن نہ پڑا۔آپ کی عبارت آئینہ کمالات جو عربی ہے ان کو دکھائی گئی۔کہا:

واللہ ایسی عبارت عرب نہیں لکھ سکتا، ہندوستانی کو تو کیا طاقت ہے۔قصیدہ نعتیہ دکھایا۔ پڑھ کر رو دیا اور کہا خدا کی قسم میں نے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا اور ہندیوں کا تو کیا ذکر۔مگر ان اشعار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حفظ کروں گا اور کہا واللہ جو شخص اس سے بہتر عبارت کا دعوی کرے، چاہے عرب ہی کیوں نہ ہو وہ ملعون مسیلمہ کذاب ہے۔تم کلامہ

حضرت! میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کلام ربانی اور تائید مسیحائی کا اعجاز ہے آدمی کا کام نہیں۔ میں نے حضرت کو اپنی جان اور مال اور اپنی اہل اور اولاد میں مالک کر دیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مرزا قادیانی نے اس کتابچے کے صفحہ ۸ میں اس عرب کا خط نقل کر کے اپنا جواب نقل کیا ہے۔ پھر صفحہ ۱۲ میں دوسرے عرب کا خط نقل کیا ہے۔ پھر صفحہ ۱۳ میں تیسرے عرب کے خط سے کچھ عبارت نقل کی ہے۔

اس دعوی اور اس کے ثبوت وشواہد میں قادیانی نے جو کچھ کہا ہے وہ اکاذیب ومغالطات کا مجموعہ ہے ،ازاں جملہ تین کذبوں کی تفصیل کی جاتی ہے:

پہلا کذب اس کا یہ دعوی ہے کہ تمام مستند علماء میرے ساتھ ہیں اور وہ اس وقت چالیس کے قریب ہیں اور فریق ثانی کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں جو صرف نام کے مولوی ہیں۔

اس دعوی کے دوسرے حصہ حصے کا کذب ہونا تو اظہر من الشّمس ہے۔ مرزا قادیانی کی تکفیر پر پشاور سے کلکتہ تک کے جن مشاہیر علماء وفضلاء کا اتفاق ہوا ہے، ان کی علمیت وفضیلت عوام وخواص میں مسلّم ہے۔ مرزا قادیانی پر وہ مخفی ہے تو یہ اسکی آنکھ کا قصور ہے، نہ کہ علماء کا قصور ہے۔

اور اس دعوی کے پہلے حصہ کا کذب عوام پر (جو قادیانی کے مریدوں کو مولوی سمجھتے ہیں) مخفی ہو تو ہو، خواص تو اس کو کذاب جانتے ہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ قادیانی کے ساتھ ایک بھی ایسا عالم وفاضل نہیں ہے جسکو علماء کی اصطلاح میں مولوی یا عالم کہا جا سکے۔ مرزا قادیانی نے اس رسالہ میں تین اشخاص کو عالم قرار دے کر ان کی عبارتوں اور خطوں کو ان کے علم وفضیلت کی دلیل بنا کر پیش کیا ہے لہذا ان ہی تین عربی مولویوں کے عالم نہ ہونے سے تعرض کرنا کافی ہے جس کو قادیانی نے اپنے دعوی کا شاہد ٹھہرایا ہے جو کذب دوم مرزا قادیانی کے ردّ وجواب میں عمل میں آتا ہے۔

قادیانی کا دوسرا کذب اس کا یہ دعوی ہے کہ: تخت گاہ حرمین شریفین کے جگر گوشہ اور مستند علماء اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں۔ان میں سے بطور نمونہ تین بزرگوں کی تحریرات بطور نمونہ نقل کی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں: یہ دلیل نہیں، بلکہ عین دعوی ہے۔قادیانی کا دعوی یہ تھا کہ مستند علماء وفضلاء حرمین میرے ساتھ ہیں اور اس کا ثبوت اس نے یہ دیا کہ تین علماء وفضلاء عرب وشام نے اپنے خطوں میں میری تصدیق کی ہے۔اور یہ نہ سوچا کہ ان تینوں کا عالم فاضل ہونا ہمارے مخالفوں کے نزدیک کب مسلّم ہے کہ ان تینوں کی تصدیق میرے دعوی کی دلیل بن سکے۔یہ تو وہی دعوی ہے جو میں نے کیا ہے کہ عرب کے مستند علماء وفضلاء میرے ساتھ ہیں۔ان تینوں کا میری تصدیق میں خطوط لکھنا تب دلیل ہوتا جب کہ ان تینوں کا عالم وفاضل ہونا مخاطبوں میں مسلّم ہوتا، یا میں پہلے اس کو بدلائل ثابت کرلیتا۔اور اگر قادیانی نے اس خیال سے ان تینوں کی تحریر ومقال کو اس دعوی کی دلیل قرار دیا ہے کہ ان تینوں نے عربی میں خطوط لکھے ہیں جو ان کے عالم وفاضل ہونے پر دلیل ہیں۔اور شامی کو تو ایک مولوی ڈیرہ دون (محمد یعقوب) نے بھی عالم فاضل کہہ دیا ہے، اور اس سے ایسی باتیں نقل کی ہیں جو اس کے فاضل ہونے پر دلیل ہیں، تو یہ قادیانی کی سفاہت وبے علمی پر دلیل ہے۔ان تینوں خطوں سے ان تینوں کا عالم وفاضل ہونا ثابت نہیں ہوتا اور نہ قادیانی کے فرضی مولوی دیرہ دونی کے شامی کو عالم وفاضل کہنے سے یا ان باتوں سے جو اس نے شامی سے نقل کی ہیں، شامی کا عالم وفاضل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ان خطوط سے انکی فضیلت تین وجہ سے ثابت نہیں ہوسکتی:

وجہ اول: اس پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ خط انہوں نے اپنی قلم اور علم سے لکھے ہوں، کیوں جائز نہیں کہ کسی اور سے لکھوائے ہوں۔

وجہ دوم: عربی ان لوگوں کی مادری زبان ہے اور مادری زبان میں کچھ لکھنا یا لکھانا عالم ہونے کی دلیل نہیں۔علوم سے جاہل بھی اپنی مادری زبان میں نظم ونثر میں اچھی طرح لکھتے ہیں، پھر وہ عالم وفاضل نہیں کہلاتے۔

وجہ سوم: ان خطوں کی عربی عبارت بتارہی ہے کہ ان کے راقم علوم صرف ونحو ادب وغیرہ سے محض جاہل ہیں اور ان خطوں میں انہوں نے ایسی غلط تک بندی کی ہے جیسے جاہل اہل لسان کیا کرتے ہیں۔ان تینوں خطوں کی عبارت اول سے آخر تک غلط ہے۔ہم بطور مثال ان تینوں کی چند غلطیاں، جو ان کی بے علمی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ہیں، اہل علم کے سامنے پیش کرتے ہیں (اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۵۴ سے ۲۶۱ تک ان عربوں کی غلطیاں بیان کی ہیں)۔ پھر حضرت بٹالوی نے صفحہ ۲۶۲ پر لکھا ہے کہ قادیانی اپنے رسالہ، سچائی کا اظہار میں:

فاضل عربی کے محبت نامہ کا جواب اس عاجز کی طرف سے،

کے عنوان سے اپنا عربی خط نقل کرتا ہے جو درج ذیل ہے:

بسم اللّٰہ الرّ حمن الرّ حیم ۔ نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکر یم

السّلا م علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ ۔ امّا بعد فاعلم یامحبّی و مخلصی قد وصلنی کتابکم العزیز و اذا فتحتہ و نظرت الیہ و قرأتہ و فھمت ما فیہ فاذا ھو من حب حفیی و تقیی و فھیم و ذکیی نا قد بصیر ذی رأی صائب و عقل عزیز الی فقیر۔ عرضۃ تکفیرٍ مھجور صغیرٍ و کبیرٍ۔ فحمدت اللّٰہ علی انّہ وھب لیی کمثلك محباً مسلیاً من العرب العرباء و بشّرنی بہ نسیم محبۃ تلك الشرفاء وکنت قد نمقت کتاباً لا رسلہ الی دیار العرب والشا م لعلی انصرمن تلك الکرا م فوجد ت مکتوبك فی اسعد الایام و حسبتہ باکورۃ جنی العر ب و تفألت بہ لاصلاح الشرق و الغرب ۔ و تاقت نفسی ان اوطنی اللہ ترا ك لا فوز بمرا ك (او طئنی ۔ شمس) ۔

یا ا خی ان علماء ھذہ الدیار قد اکفرونی و کذ بونی و رمونی بالبھتانات ۔ و تمائلوا علیّ با للعن و الطّعن و الھذیانات۔ فبئرتمن تلك العلماء وعلمھم ۔ و لحقت بمن یشك فی سلمھم و انّی اری خوا طرھم تشابہ خوا طر الیھود، فی ظنّ السّوء و التّجاسر امام الرب المعبود ۔ ا صروا علی اکفاری و جاھدوا لاضراری ۔ و کفروا مؤمناً موحداً فی التحریر والتقریر ۔ و ما ندموا علی بادرۃ التکفیر و ظنوا انّ الوقت لیس وقت ظھور مجدد یجدّد الدّین و یرجم الشیاطین اما رؤا ان الفاسق قد وقب ۔ و مھجۃ الخیر قد اتنقب ۔ و العدو صال علی حصن ا لاسلا م و نقب ۔ و ا خذ الظلا م موضع النور و عقب ۔ و ظھر قوم علی الارض یعبد الصلیب ۔ و یتخذالھاً العبد الضعیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغریب و یضل البعید و القریب ما فی ید یھم الّا المکر وا الزّور ۔او المال الموفور ۔ فتھوی الیھم العمی والعور۔ و د خل فی شرکھم الزمر و الجمھور۔ وعسی ان یدرک ھذا العطب اکثر المسلمین۔ ویفنون من ایدی المغتالین۔ فنظر اللّٰہ الی الامۃ المرحومۃ و وجدھم المستضعفین۔ فارسل عبداً من عبادہ لیجدّد الدّین و یقیم البرا ھین۔ یا ا خی انّ ھذہ الایام لیل دامس۔ و طریق طامس ۔فریء اللہ تعالی مفاسد ھذا الزمان و تطایئر فتن الدوران۔ وظلام الکفر والطغیان وقیام الخلق علی شفاء النیران (شمس قادیانی نے حاشئے میں تصحیح کر کے شفا لکھ دیا ہے۔بہاء)۔ فاعطی بفضلہ مصبا حاً یومنھم العثار ..و ینیر السّنن والآ ثار و انّی قصّصت علیکم بعض ھذہ ا لآلا م لتد رککم رقۃ علی غر بۃ الاسلام ۔ فانّی ارا ک فتی صالحاً و من المخلصین المحبین و قد اسررتنی بکلمات محبتک و سلّیت باقوال مود تک غریباً مھجور القوم و مورد الطعن و اللوم ۔ فجزا ک اللہ و ر حمک و ھو ار حم الرا حمین ؛ آ مین ۔ الراقم العبد الضعیف مھجور القوم غلا م احمد عفی عنہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ لکھتے ہیں کہ اس خط کی چند غلطیاں بطور تمثیل بیان کی جاتی ہیں:

۱۔اس میں پہلی غلطی لفظ عزیز کو عقل کی صفت میں لا نا ہے۔

۲۔تما یلوا علیّ تما یل کے معنی باہم دگر ایک کا دوسرے پر جھکنا ہے، نہ کہ سب کا کسی اور پر جھکنا جو قادیانی کا مقصود ہے۔اس مقصود کے لئے لفظ ما لوا علیّ چاہیے تھا۔

۳۔ مھجہ الخیر بفتح اول۔حائے حطی سے چاہیے، نہ کہ ہوّ زسے۔اور اگر اس لفظ سے مھجۃ بضم اول و سکون ثانی مراد ہے جس کے معنی خون یا خون دل یا روح کے ہیں تو وہ یہاں بن نہیں سکتے۔اور اس کے نقب کے کچھ معنی نہیں۔

۴۔۵۔۶۔قوم کی صفات یعبد و یتّخذ و یضل ّ بصیغہ مفرد لانا غلط ہے۔تمام قرآن میں قوم کی صفات جمع آئی ہیں۔ قو م لا یفقھون؛ قو م یعکفو ن وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ شفاء النیران شفا بمعنی کنارہ بلا ہمزہ آنا چاہیے۔ و کنتم علی شفا حفرۃٍ مّن النّار

۸۔ اسرر تنی۔ سرّ مجرد خوش کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ نہ اسرّ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۵)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تک دیرہ دونی کے خط سے شامی صاحب کی فضیلت ثابت کرنے کوشش کی گئی ہے تو عرض ہے کہ دیرہ دونی کا نہ اپنا قول شامی کی فضیلت کا مثبت ہوسکتا ہے نہ اس کی نقل جس میں اقوال شامی منقول ہیں۔ اس کا اپنا قول اس وجہ سے مثبت نہیں ہوسکتا کہ وہ خود عالم نہیں۔ اپنے امی و عامی ہونے کا خود اقراری ہے چنانچہ اس کے خط میں جو قادیانی نے نقل کیا ہے یہ اقرار موجود ہے اور یہ قاعدہ مسلمہ کل ہے کہ کسی کے عالم ہونے کی شہادت اسی شخص کی معتبر ہے جو خود بھی علم رکھتا ہو۔ ایک دانا کا قول ہے:

قدر زر زرگر بداند　　قدر جوہر جوہری

ایک اور دانا کہتا ہے:

صائب دو چیز می سکند قدر شعر را　تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس

ان دونوں مسلّمات سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ دیرہ دونی کی تعریف شامی کی فضیلت کو توڑتی ہے، نہ کہ جوڑتی۔ اس کی نقل جس میں شامی کے اقوال منقول ہیں، اس لئے مثبت فضیلت نہیں ہوسکتی کہ وہ اقوال علم و علماء کی شان سے بہت بعید ہیں۔ وہ اقوال واقعی شامی صاحب نے کہے ہیں تو ان سے ثابت ہے کہ شامی صاحب عالم نہیں ہیں۔

ازانجملہ ایک قول یہ ہے جو دیرہ دونی نے شامی سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا:

میں نے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا، اور ہندیوں کا تو کیا ذکر ہے۔

یہ قول اگر واقعی شامی کا قول ہے تو یہ یقین دلاتا ہے کہ شامی صاحب کا جوف علم سے خالی ہے اور بجائے علم اس میں نادانی کی ہوا بھری ہوئی ہے کیونکہ خالی برتن ہی زیادہ بولتا ہے اور وہی برتن اچھلتا ہے جو بھرا ہوا نہ ہو۔

آپ اس زمانہ کے تمام عربوں کے اشعار کو پسند نہیں کرتے، سب ہندیوں کو ہیچ سمجھتے ہیں، اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال نہیں فرماتے کہ آپ شعر گوئی اور ادب کہاں سے سیکھے ہیں؟ اور آپ ہیں کس زمانہ کے؟ کوئی پرانا خرانٹ عرب شاعر وخطیب یہ دعوی کرے، تو زیب بھی دے آپ تو ہنوز بچے ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت بائیس برس کی ہے، چنانچہ آپ نے عندالملاقات بیان کیا۔ اور آپ کا چہرہ دیکھ کر بھی ہر کوئی آپ کی یہی عمر بتائے گا۔ اور جو کچھ آپ نے عربیت اور ادب سے سیکھا ہے اگر وہ عرب میں سیکھا ہے (چنانچہ آپ کا دعوی ہے) تو ضرور ہے کہ آپ کے عربی استاد پرانے شاعر آپ سے فائق ہوں۔ اور اگر مدرسہ عربی سہارن پور وغیرہ میں سیکھا ہے (چنانچہ آپ کے بعض ہم مکتبوں کا بیان ہے۔ وہ میرے ایک عزیز دوست مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیں جنہوں نے بذریعہ خط مجھے انہی دنوں اطلاع دی تھی کہ یہ شخص سہارن پور میں میرے ساتھ پڑھتا تھا، میں اس کو خوب جانتا ہوں۔ اسکے بعد شامی صاحب نے بھی عندالملاقات بیان کیا کہ میں سہارنپور پڑھتا رہا ہوں) تو ضرور ہے کہ آپ کے ہندی استاد ادب میں آپ سے برتر ہوں۔ آپ اپنی عمر کے چار پانچ سالوں میں جو بعد بلوغت آپ کو نصیب ہوئے ہیں، ایسے شاعر و ادیب کیونکر بن گئے کہ تمام عرب اور ہندیوں کو ہیچ سمجھنے لگے: کے آمدی و کے پیر شدی۔ اے حضرت! بسیار عمر باید تا پختہ شود خامی۔ آپ کی یہ لاف زنی یہ یقین دلاتی ہے کہ آپ عالم نہیں ہیں۔

از انجملہ شامی صاحب کا یہ قول ہے جو ڈیرہ دونی نے ان سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اس سے (یعنی قادیانی کی عربی کتاب وساوس سے) بہتر لکھنے کا دعوی کرے چاہے، عرب ہی کیوں نہ ہو، وہ ملعون مسیلمہ کذاب ہے۔

یہ قول بھی اگر ان کا ہے تو اور بھی یقین دلاتا ہے کہ شامی صاحب عربیت اور علوم سے محض ناواقف اور اجنبی ہیں۔ کتاب وساوس کی عربی ایسی غلط و کریہہ ہے کہ ادنی طالب العلم، علم نحو کو جاننے والا، اس کی غلطی پر شہادت دے سکتا ہے۔ چنانچہ بعض اغلاط عبارت عربی قادیانی کی فہرست سے سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ پھر جو شخص اس عبارت کو بے نظیر کہے وہ ناواقف نہیں تو اور کون ہے۔ اور اس کتاب کی عبارت عربی سے بہتر عبارت لکھنے والے کو ملعون و مسیلمہ کذاب کہنا بھی اسی کا کام ہے جو علوم و مسائل دین سے محض ناواقف اور جاہل ہو۔ مسلمان اہل علم کو اس بات کا کامل یقین ہے کہ یہ رتبہ کہ اس سے بڑھ کر یا اسکے برابر کسی سے بن نہ پڑے، صرف قرآن مجید ہی کو حاصل ہے جس نے فأتوا بسورةٍ مّن مّثله کا اشتہار دیا ہوا ہے۔ اور اس کا مقابلہ و معارضہ بھی بجز مسیلمہ کذاب و دیگر کذابین کسی نے نہیں کیا (جس میں وہ ناکامیاب ہی رہے)۔ پس اگر شامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کی عبارت عربی کو قرآن کی ہم پلہ سمجھتے ہیں تو پھر وہ کون ہوئے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے، ناظرین آپ ہی فتوی لگادیں گے۔

(شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ شامی صاحب سے ایک دفعہ میری ملاقات ہوئی تو میں ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ کلمہ کہا ہے؟ توانہوں نے کہا کہ میں نے ہرگز نہیں کہا، یہ مجھ پر افتراء اور کذب ہے۔ اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ اسکی نقل وبیان میں کاذب ومفتری کون ہے؟ قادیانی یا دیرہ دونی، یا شامی، بہر حال ہمارا جھوٹا کہیں نہیں گیا۔ قادیانی ہو یا دیرہ دونی یا شامی۔ اور یہ کلام پایہ اعتبار سے ساقط ہے اگر شامی صاحب جھوٹ بولتے ہیں تو ان کی تعریف وتائید قادیانی لائق اعتبار نہیں اور اگر دیرہ دونی نے یہ افتراء کیا ہے تو اس کی نقل پایہ اعتبار سے ساقط ہے، اور اگر یہ قادیانی کی من گھڑت ہے تو ان کے دعاوی حقانیت ومسیحائیت وولایت ونبوت سب غلط ہوتے ہیں۔ ایسے مفتری کذاب سچے مسیح وولی نہیں ہوسکتے)

یہ ان تینوں صاحبوں کے عالم ہونے کے دعوی قادیانی اور اس کے شواہد میں کلام ہے۔ اب ان تینوں کے مستند اور جگر گوشہ حرمین شریفین ہونے میں، جسکا مرزا قادیانی نے دعوی کیا ہے، گفتگو ہوتی ہے۔ پس واضح ہو کہ حرمین کے مستند ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حرمین اور ان کے ماتحت بلاد کے لوگ ان کے فتوی سے استناد اور اعتماد کریں، اور دین میں ان کی سند لیں۔ اور جگر گوشہ ہونے کے معنی تو ظاہری ہیں کہ وہ جگر کے ٹکڑے ہیں اور حرمین میں ایسے عزیز الوجود یا رکن رکین ہیں جیسے بدن انسان میں جگر ہوتا ہے کہ وہ نہ ہو تو انسان زندہ ہی نہیں رہتا۔

اور ان صفات کا ان تینوں صاحبوں میں پایا جانا کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں ہے۔ ہزاروں اہل اسلام عرب اور حرمین میں گئے ہیں۔ یہ خاکسار راقم خاص مکہ معظّمہ میں چھ مہینے کے قریب رہ کر آیا ہے۔ کسی گلی کوچہ، مدرسہ، مکتب، دار القضاء، دار الافتاء، بیت الشرفاء میں ان کا نام تک نہیں سنا۔ اور بہت سے فتوے عرب سے ہندوستان میں آئے اور موجود ہیں، کسی فتوی پر ان تینوں کا دستخط یا مہر نہیں ہے۔

دوسرے اور تیسرے صاحب کو تو میں نے نہیں دیکھا مگر پہلے شامی صاحب کو تو ہندوستان وپنجاب کے بہت لوگوں نے دیکھا اور ان کے حالات کو سنا ہے۔ اور وہ اب تک (یعنی ۱۸۹۳ء تک) پنجاب میں موجود ہیں۔ ان کی صورت اور عمر دیکھ کر کس وناکس کہہ سکتا ہے کہ وہ ہنوز بچے ہیں اور لائق نہیں کہ عرب کے مستند علماء و فضلاء میں شمار ہوں۔ یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے (اگر چہ خاص کر ان تینوں صاحبوں کی نسبت کچھ نہیں کہا جاسکتا) کہ عرب چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر جو لوگ ہندوستان میں آتے ہیں وہ اکثر عامی ہوتے ہیں، جو صرف گداگری کیلئے شہر بشہر پھرتے ہیں۔ وہاں کے نامی علماء اور خاندانی مشائخ و شرفاء اپنے مقدس ملک کو کب چھوڑتے ہیں۔ جن کو ہمارے اس بیان میں نزاع ہو وہ ہم کو بتا دیں کہ کون سا عالم مفتی یا شیخ یا شریف ہندوستان آیا اور وہ در بدر اور شہر بشہر پھرا ہے۔ ایسا کوئی عالم شریف نہ بتا سکیں تو سمجھ جائیں کہ صدہا آوارہ گرد بادیہ نورد عرب سے ہندوستان میں روٹی کمانے آتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے چند فلوس دیکر جو کچھ کوئی چاہے لکھوا سکتا ہے اور اہل دانش و بینش ایسے بے پتہ اشخاص کے قول و فعل کا ہرگز اعتبار نہیں کیا کرتے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۵)

بٹالوی پیشگوئی کہ قادیانی حج نہیں کریگا

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ قادیانی نے جو یہ کہا ہے کہ:

اسلام کے مستند علماء کا تخت گاہ حرمین شریفین ہے زا ھما اللّٰہ مجداً و شرفاً و برکتاً اور اسلام میں بھی بلاد عرب خاص کر کے مکہ و مدینہ دین کا گھر سمجھے جاتے ہیں۔

اس سے جو اس کا مقصود تھا (کہ علماء حرمین اس کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں) وہ تو جیسا باطل ہوا ہے ناظرین پر مخفی نہ ہوگا، مگر یہ قول آپ کا اگر دل سے ہے، تو اس پر آپ کا دہن مبارک قند و شکر سے بھر کر دینے کا مستحق ہو گیا ہے اور آپکا یہ قول آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔

ہم اس قول کی دست آویز سے مرزا قادیانی کو ایسی تدبیر و تجویز بتاتے ہیں جو روز کے جھگڑوں کی جڑ کاٹ دے اور قادیانی کو (اگر وہ اپنے دعووں میں اور نیز اس قول میں سچا ہے) تمام جہان کا عزیز و مخدوم و مقبول بنا وے۔ وہ تدبیر یا توقیر و تجویز ہر دل عزیز یہ ہے:

قادیانی صاحب ان تینوں فرضی علماء حرمین کی شہادت کو تو واپس لیں اور اسکے بجائے خود بنفس نفیس حرمین شریفین میں تشریف لے چلیں۔ ان کا زاد راہ خاکسار کے ذمہ ہے، جب قصد کریں فوراً نقد وصول کرلیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اور وہاں چل کر پہلے کعبہ کا حج کریں اور اس فریضہ اسلام کے ادا کرنے سے جو غالباً دس ہزار روپیہ کی ذاتی جائداد کے مالک ہونے سے اور دس ہزار سے زائد فتوحات کا روپیہ آنے سے ان پر فرض ہو چکا ہوگا، فارغ ہو کر پورے مسلمان بنیں۔اس کے بعد اپنے عقاید و مقالات کو علماء حرمین شریفین کے حضور پیش کریں۔

ان علماء نے ان عقاید کو اسلامی عقاید قرار دیا اور آپ کو مجدد وامام وقت و مسیح موعود سمجھ کر اپنا مقتداء بنا لیا تو پھر ہندوستان کیا تمام روئے زمین کے مسلمانوں میں آپ مخدوم وامام مانے جائیں گے۔اور آپ کے مخالفین و معارضین، خصوصاً یہ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنہ، جو اس سفر میں آپ کا ہم رکاب ہوگا، بھی آپ کا لوہا مان لے گا۔پس اب چلنے کی ہی ٹھہراویں۔اب تو آپ پر حج بھی فرض ہو گیا، اور عدم استطاعت کا عذر اگر تھا، جاتا رہا۔ایک شخص آپ کے زادراہ کا ذمہ دار ہو گیا ہے اور آپ کی سچائی کا وہ معیار و قانون جس کو آپ نے بڑے فخر و ناز کے ساتھ بیان کیا تھا آپ کے خصم نے مان لیا ہے، اب کیا رہا؟

آپ نے اس تدبیر و تجویز کے تسلیم سے انکار کیا، تو کس ناکس کو یقین ہوگا کہ حرمین اور وہاں کے علماء کی تعریف میں آپ کا وہ بات کہنا محض کذب ہے اور چھپے نفاق پر مبنی ہے۔اور آپ کا یہ دعوی کہ مستند علماء حرمین آپ کے ساتھ ہو جاتے ہیں نیز محض کذب ہے جس سے جہلا عوام کی تسخیر آپ کو مدنظر ہے۔اور آپ کو کامل یقین ہے کہ حرمین شریفین کے علماء آپ کو کافر بلکہ اکفر جانتے ہیں اور اس وجہ سے آپ حرمین کے فتوی و فیصلہ پر ہرگز راضی نہ ہوں گے بلکہ کبھی حرمین جانے کا قصد نہ کریں گے۔اور یہ جانتے ہوں گے کہ آپ حرمین جا کر اور وہاں پر اپنے عقاید جدیدہ ظاہر کر کے وہاں سے زندہ سلامت واپس نہیں آسکتے اور اس خوف و عذر سے آپ حج خانہ کعبہ بھی اپنے ذمہ سے ساقط کر بیٹھے ہوں گے۔ہمارا خیال غلط ہے تو بسم اللہ کیجئے اور حرمین چلنے کی تیاری کر کے جب چاہیے، زادراہ لیجئے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔جلد ۱۵)

(لیکن مرزا نے حج نہیں کیا جیسا کہ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد کہتے ہیں کہ (میرے ماموں) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی ۔۔صدقہ نہیں کھایا، زکوۃ نہیں کھائی، صرف نذرانہ اور ہدیہ قبول فرماتے تھے۔سیرۃ المہدی، جلد۲، ص ۵۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام الناس کو علماء قرار دینا

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا اکاذیب میں سے تیسرا کذب قادیانی کا حافظ محمد یعقوب خان مقیم دیرہ دون کو مولوی کہنا اور ان کو اپنا ایسا حواری قرار دینا کہ وہ آپ کو امام وقت مان گئے ہیں، اور اپنی جان اور اہل (یعنی زوجہ اور اولاد) کا مالک بنا چکے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کہتے ہیں کہ ہم نے قادیانی کے رسالہ سچائی کا اظہار میں حافظ محمد یعقوب خان صاحب کا وہ خط جو قادیانی نے ان سے نقل کیا ہے، پڑھا تو اس پر ہم کو تعجب ہوا کہ ایک شخص مولوی عالم ہو کر قادیانی جیسے بداعتقاد وزندیق کو اپنا امام اور اپنے بیوی بچوں کا مالک بنا رہا ہے۔ اس سے پہلے حکیم نورالدین نے قادیانی کے حق میں ایسے کلمات کہے تھے مگر ان کا ایسا کہنا محل تعجب نہ تھا کیونکہ وہ صاحب غرض ہیں اور مرزا قادیانی کے ذریعہ اپنا نیچری مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔ لہذا وہ اس غرض کیلئے جس قدر جھوٹ بولیں اور اس ذریعہ سے لوگوں کو دام میں لاویں، وہ تھوڑا ہے۔ اور نیچریوں کے نزدیک فرقہ خطابیہ کے مانند نصرت مذہب کیلئے جھوٹ بولنا گناہ نہیں۔ اس قسم کا جھوٹ کیا، کوئی گناہ بھی انکے نزدیک گناہ نہیں۔ اور نجات کیلئے ان کے نزدیک صرف خدا کو دل سے خدا مان لینا کافی ہے اور صرف اسی اعتقاد کا نام مذہب اور اسلام ہے دیگر ہیچ۔ مگر کسی صحیح الاعتقاد مسلمان عالم کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ قادیانی کے حق میں ایسے کلمات کہے۔ اس وجہ سے میں نے دیرہ دون کے خریداران اشاعۃ السنہ پیر جی خدا بخش اور ان کے خلف الرشید محمد حنیف سوداگر سے حافظ صاحب کا حال دریافت کیا۔ اس دریافت کرنے پر حافظ محمد یعقوب خاں نے خود ہی اپنا حال اپنے خط میں لکھا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط سے جیسا کہ حافظ محمد یعقوب خان کا مولوی وعالم نہ ہونا ثابت ہوتا ہے، ویسا ہی یہ ثابت ہے کہ وہ ہنوز پورے عیسائی مرزائی نہیں ہوئے کیونکہ وہ اپنے آپ کو اس وقت تک حنفی المذہب مقلد لکھتے ہیں.... قادیانی کا حافظ محمد یعقوب خان کو اولاً مولوی کہنا، پھر ان کو اپنا فدائی مملوک قرار دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اس دعوی کی تصدیق کیلئے کہ، مولوی عالم اسکے ساتھ ہیں جن کی تعداد چالیس کے قریب ہے اور وہ اس کے پیرو ہوتے جاتے ہیں، کذب ہیں اور اس کذب سے اس کی غرض یہ ہے کہ جاہل لوگ خصوصاً اسکے دام میں آجائیں۔ قادیانی کے ایسے شخصوں کو (جو مولوی ہونے سے خود انکار کریں) مولوی کہنے سے ناظرین بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اسکے باقی پیرو (جن کی تعداد وہ چالیس کے قریب بتاتا ہے) بھی اسی قسم کے ہوں گے۔ یہ کذب قادیانی کچھ نیا نہیں ہے بلکہ یہ اسکی قدیم سنت ہے۔ اس نے اپنے ازالہ اور فیصلہ آسمانی میں منشی غلام قادر اڈیٹر پنجاب گزٹ سیالکوٹ کو، اور فیصلہ آسمانی منشی میں محکم الدین مختار امرتسر کو (جنہوں نے آج تک خود مولوی نہیں کہلایا، نہ کسی اور اہل علم نے ان کو مولوی کہا ہے) مولوی لکھ دیا تھا۔

" (منشی غلام قادر بعدازاں مرزا صاحب سے الگ ہو گئے تھے جیسا کہ مرزا بشیر احمد بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ منشی غلام قادر فصیح سیالکوٹی، مرزا کے دعوی مسیح موعود کے بعد جلد بیعت میں داخل ہوئے تھے اور ابتداء میں ہر طرح کا جوش اور اخلاص دکھاتے تھے چنانچہ ازالہ اوہام میں مرزا صاحب نے ان کا بھی ذکر کیا ہے.. ان کو نہ آتھم کے زلزلہ کے وقت ابتلاء آیا اور نہ محمدی بیگم کے نکاح کے فسخ کے وقت ابتلاء آیا۔ بلکہ ابتلاء آیا تو عجیب طرح آیا۔ یعنی مرزا صاحب جب چولہ صاحب دیکھنے کیلئے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور پھر ست بچن لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو ان صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا کہ واہ یہ خوب مسیح اور مہدی ہیں جو ایسی فضول باتوں کیلئے دوڑے پھرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ بابا نانک مسلمان تھے۔.. غرض کہ وہ پھر ایسے الگ ہوئے کہ مرتے دم تک ادھر رخ نہ کیا۔ خاکسار (بشیر احمد) عرض کرتا ہے کہ فصیح صاحب آتھم والے مناظرہ میں ہماری طرف سے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے تھے۔ اچھے انگریزی خوان تھے مگر افسوس ہے کہ بعد میں ٹھوکر کھا گئے۔ سیرۃ المہدی ص ۲۷۱ جلد سوم۔ بہاء)

(شیخ الاسلام مولانا بٹالوی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے) فہرست مریدان اور حاضرین جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء، ۱۸۹۲ء کی فہرستوں میں کس وناکس کو مولوی لکھ دیا جس سے اس کا مقصود وہی دھوکہ دہی ہے کہ جاہل لوگ مولویوں کا نام سن کر اس کے دام میں پھنسیں۔ اسی غرض سے اس رسالہ میں اس نے مولویوں کی تعداد چالیس کے قریب بتائی ہے۔ ہم نے اس کی جملہ فہرستوں کے مولویوں کو شمار کیا، تو ان میں سکولوں کے ٹیچر (معلم) اور نام کے مولوی (جن کو بجز قادیانی کسی اہل علم نے مولوی نہیں کہا) ملا کر انکی کل تعداد ۲۶ سے زیادہ نہ پائی۔ اس ۲۶ میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو اسکے سالانہ جلسوں میں محض وزیٹروں (تماشائیوں) میں آئے تھے اور وہ اسے گمراہ جانتے ہیں۔ اور خاص کر مریدوں کی فہرست میں یہ تعداد قادیانی کے نامزد مولوی اور سکولوں کے ٹیچر ملا کر ۲۲ تک پہنچتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اب ہم وہ خط نقل کرتے ہیں جو حافظ محمد یعقوب نے خاکسار کے نام تحریر کر کے ارسال کیا ہے۔

۲۳ مئی ۱۸۹۳ء سہ شنبہ ۶ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ دیرہ دون محلّہ دہامانوالہ

حضرت مخدوم العلماء مولانا صاحب عم فیضکم ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار محمد یعقوب سلام مسنون کے بعد آداب مخلصانہ عرض کرتا ہے۔خاکسار کو اس سے پہلے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا اتفاق نہیں ہوا لیکن تقریباً پندرہ برس سے یعنی جب سے یہاں دیرہ دون میں مقیم ہوں آپ کے کمالات فضل وعلم کی شہرت سنتا آیا ہوں اور اس عرصہ میں ہمیشہ تو نہیں مگر اکثر آپ کے رسالہ اشاعۃ السنہ کو دیکھتا رہا ہوں ۔کل ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کو آپ کا ایک خط پیر جی خدا بخش ومحمد حنیف کے نام معہ رسالہ اشاعۃ السنہ کے آیا،اس میں خاکسار کے حالات دریافت فرمائے گئے ہیں اسلیئے جی میں یہ خیال آیا کہ میں خود ہی اپنے حالات خدمت مبارک میں عرض کروں ،اور میرے خیال میں مجھ سے بہتر طور سے شاید میرے حالات کوئی دوسرا بیان نہ کر سکے گا۔اسلیئے اوقات مبارک کا حرج کر کے سامعہ خراشی کرتا ہوں ۔

میں سہارنپور کے نواح کا رہنے والا ہوں ۔آب ودانہ کی کشش نے تلاش معاش کے طور پر یہاں لا ڈالا ہے،اور اتفاقات تقدیر سے یہیں رہ پڑا ہوں ۔میں پڑھے لکھے ہوؤں میں شمار نہیں ہوں کہ یہ بتاؤں کہ کیا کیا پڑھا ہے اور کس کا شاگرد ہوں ۔اردو وغیرہ کی معمولی نوشت وخواند سے کسی قدر واقف ہوں جس سے ایک ادنیٰ حیثیت کی گذران کر سکتا ہوں (سنا ہے آپ انگریزوں کو اردو پڑھاتے ہیں ۔محمد حسین) نہ علماء کے زمرہ میں ہوں نہ طلباء کا نام لیوا،حتیٰ کہ مولوی وغیرہ کے فرضی لقب سے بھی مشہور نہیں ہوں ۔اور نہ صرف مولوی بلکہ منشی وغیرہ الفاظ بھی جو کسی درجہ کے پڑھے لکھے ہونے کا پتہ دیا کرتے ہیں،میرے نام کے ساتھ مشہور نہیں ۔کتابیں دیکھنے کا شوق ہے اردو وغیرہ کے رسائل دیکھ سکتا ہوں ان میں سے جو سمجھ میں آ گیا،آ گیا،جو مضمون بے علمی کے سبب رہ گیا،رہ گیا۔قدیم سے حنفی ہوں ۔آپ کی تصنیفات اور اہل حدیث کے ملنے کا اتنا اثر ہے کہ اہلحدیث اور عمل بالحدیث کو برا نہیں سمجھا کرتا ہوں ۔اور جو جھگڑے اہلحدیث کے ساتھ یہاں ہوئے جن میں بعض عدالتوں اور لڑائیوں تک پہنچے،ان سب میں میں حنفیوں سے الگ رہا ہوں ۔اور یہ بھی ہے کہ لڑائی جھگڑوں اور مزاحمتوں میں عمائد ومعتبر لوگ شریک ہوا کرتے ہیں،میں چونکہ احاد الناس سے ہوں،تو بے کسی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریبی ترا کہ می پرسد، کا مصداق بنا رہا ہوں۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑا کہ آپ نے مجھے مرزا غلام احمد صاحب کا حواری اور اپنے یاروں کا بہکا نے والا کیونکر قرار دے لیا، حالانکہ آپ کو اسی تحریر کے موافق میرا مفصل حال بھی معلوم نہیں۔ ایسے مجہول الحال کی طرف تو آپ ایسے سر آمد فضلاء کا اعتناء بھی نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مرزا صاحب سب کچھ بنے مگر بقول آپ کے آپ کے سامنے مولوی نہیں بن سکے۔ مولوی محمد احسن اور حکیم نورالدین کی حالت ان سے بھی زیادہ خراب ثابت کی گئی۔ بہکنے بہکانے کی کیفیت تو یہ ہے کہ پیر جی خدا بخش صاحب میرے والد کے ملنے والوں میں سے ہیں۔ اور میرے والد سے عمر میں شاید بڑے بھی ہیں۔ میں محمد حنیف کا ہم عمر ہوں۔ اور چونکہ میں غریب آدمی ہوں، پیر جی میرے محسن بھی ہیں۔ لیکن ان سب باتوں سمیت مجھے وہ تارک تقلید نہیں بنا سکے، اور نہ میں ان کو حنفی بنا سکا۔ مرزا غلام احمد کا اشتہار براہین احمدیہ شاید اول اول اشاعۃ السنہ میں دیکھا تھا۔ اس سے کتاب دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اہل مقدرت دوستوں نے کتاب منگوائی۔ دیکھنے میں میں بھی شریک ہو گیا، مگر وہی کچی پکی سمجھ سے جو سمجھ میں آیا سمجھ لیا۔ اور وہ اس طرح کہ جب کوئی حصہ آیا، اس کو انہیں دنوں دیکھ بھال لیا۔ اپنے مِلک کی کتاب ہو، تو آدمی دوبارہ سہ بارہ میں کچھ زیادہ کام نکال لے۔ میں اس سے بھی محروم۔ رفتہ رفتہ مرزا صاحب کے حالات زیادہ معلوم ہونے لگے۔ بعض اور تحریریں اور اشتہارات آنے کا سلسلہ بندھ گیا، اور یہ سلسلہ باعث ہو گیا حسن ظنی پیدا ہونے کا۔ اس پر مولوی محمد احسن تو خاص طور پر اور آپ بھی عموماً مرزا صاحب کی تعریف کیا کرتے تھے۔ یوں ہی آہستہ آہستہ خط و کتابت سے تعلق پیدا ہو گیا۔ اب مرزا صاحب کے دعاوی جدیدہ کے زمانہ میں ہر چند طبیعت اوکھڑی، چنانچہ اس باب میں مرزا صاحب نے مختصر اور مولوی محمد احسن سے کسی قدر بسط کے ساتھ خط و کتابت میں گفتگو بھی ہوئی۔ پارسال رمضان میں مولوی صاحب سابق الذکر یہاں تشریف لائے تھے تو زبانی بھی کہنے سننے کا اتفاق ہوا۔ سو بھی ایک آدھ بات میں۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ دن کو مجھے اپنی نوکری اور گھر کے کاروبار سے فرصت نہ ہوتی تھی۔ رات کو روزہ کی تکان کے علاوہ قرآن شریف سنایا کرتا تھا، یہاں پارسال ہیضہ کی کثرت تھی۔ ملنے ملانے والوں کی عیادت و تعزیت بھی کرنی پڑتی تھی۔ غرض کہ جمعیت واطمینان سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ جس طرح ایک بے علم اپنے من سمجھوتہ کر لیتا ہے اسی طرح اگر کچھ سمجھ بھی لیا ہے تو اس کو دوسروں کے حالات سے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقہ۔اس کے سوا میں اوپر عرض کر آیا ہوں کہ میں اپنی بے مائیگی علم کے سبب اپنی دانست میں بھی مقتدا بننے کے لائق نہیں ہوں۔جیسے ہر شخص ایک رائے رکھتا ہے،میری بھی اس معاملہ میں ایک رائے ہے جو شخصی رائے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔مرزا صاحب کے مثالب کی تحقیق جیسی چاہیے ہو نہیں سکی۔اور چاہے بے توفیقی سمجھئے خواہ تعصب،پوری کوشش کی بھی نہیں گئی۔مرزا صاحب کے خلاف میں نے کئی رسالہ دیکھے ہیں۔شفاء للناس،بیان للناس۔مناظرہ حضرت مولوی محمد بشیر وغیرہ۔آپکا رسالہ پارسال جو آیا تھا اس کو بھی میں نے پڑھا ہے،جو کل آیا ہے اس کو بھی دیکھ رہا ہوں۔میرا یہ خیال ہرگز نہیں کہ آپ جیسے علماء کو ہم بے علموں کی نصیحت کرنے کا استحقاق نہیں۔ماننا نہ ماننا توفیق خداوندی سے تعلق رکھتا ہے۔مرزا صاحب نے مقتداء بننے کا دعوی کیا ہے،ان سے آپ خفا ہوں،تو ایک بات بھی ہے۔ہم جیسے عامیوں کی شخصی رائے سے آپ کیوں خفا ہوتے ہیں۔شخصی خیالات والوں کے بھکنے سے اتمام حجت کے بعد شائد آپ سے باز پرس بھی نہ ہو۔میں نے ایسا سمجھا کہ شائد کسی نے میری نسبت آپ سے یہ کہد یا ہے کہ محمد یعقوب کوئی مولوی یا مرزا صاحب کا کوئی حواری ہے،جس کے معنی میں نائب یا اس کے قریب سمجھتا ہوں۔آپ تو الاقرب فالاقرب فرماتے ہیں۔اور اس گروہ کے نام نمود والے آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکے۔من کہ باشم کہ در آئم بہ شمارے بارے۔میں نے آپ کی کلام سے اکثر دینی نفع اٹھایا ہے اس میں میں آپ کا شکر گزار ہوں اور دعا گو بھی۔آپ کا حرج نہ ہوا کرے تو گاہے گاہے عزت نامہ سے معزز فرما دیا کیجئے۔اور اقلاً اسی عریضہ کا جواب مرحمت ہو،زیادہ حد ادب۔اگر اس عریضہ میں کوئی لفظ خلاف ادب میری قلم سے نکلا ہو تو میں نہایت ادب سے اسکی معافی چاہتا ہوں۔

عریضہ نگار محمد یعقوب خان مدہوش۔تاریخ اوپر لکھ آیا ہوں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہ خط بتاتا ہے کہ حافظ یعقوب نہ تو مولوی ہیں اور نہ قادیانی کے حواری وفدائی۔قادیانی نے ان دونوں دعاوی میں کذب سے کام لیا اور حافظ یعقوب پر افتراء کیا ہے۔رہی اس خط کے اور مضامین سے بحث سو اس مقام میں اجنبی ہے وہ قادیانی کی دروغگوئی آئندہ کے ذیل میں ہوگی انشاء اللہ اور اسی کے ضمن میں حافظ صاحب کی اس درخواست کا کہ اس خط کا جواب دو،جواب دیا جائے گا۔انشاء اللہ تعالی۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۵۔ص ۲۷۶ وغیرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا مباہلہ سے گریز

قادیانیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں جب مولانا عبدالحق غزنوی اور مرزا غلام احمد کا مباہلہ ہوا تو اس وقت مرزا نے مولانا بٹالوی (جو موقع پر موجود تھے) سے بھی کہا تھا کہ آؤ تم بھی میرے ساتھ مباہلہ کرلو، لیکن مولانا بٹالوی نے اعراض کیا۔ اور اس اعراض کی وجہ سے مرزا کی وہ پیش گوئی پوری ہوگئی کہ بٹالوی صاحب مجھے کافر کہنے سے باز آجائیں گے۔ وغیرہ تاہم اشاعۃ السنہ میں اس موقع کی جو روئداد نقل ہوئی ہے اس سے معاملہ اس کے الٹ نظر آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی لکھتے ہیں:

قادیانی صاحب نے اپنے خلیفہ حامد سیالکوٹی سے رسالہ، جنگ مقدس کا فوٹو لکھوایا تو اس میں مباہلہ کا قصہ بھی درج کرادیا اور اس میں بہت سے جھوٹوں کے ساتھ ایک یہ جھوٹ صفحہ ۳۱ میں درج کرایا کہ مولوی محمد حسین کے اس مطالبے پر کہ: آپ (یعنی مرزا) اس طرح دعا کریں کہ الٰہی میں نے جو اپنی کتابوں میں نبوت کا دعوی کیا ہے، ملائکہ سے انکار کیا ہے، بہشت و دوزخ سے انکار کیا ہے، اگر ان مفتریات میں جھوٹا ہوں، تو مجھ پر لعنت بھیج۔

مرزا صاحب نے فرمایا کہ میں تو مسلمان ہوں اور ایسی باتوں کو منہ پر لانا کفر سمجھتا ہوں، پھر یہ کیسے کہوں؟ پھر آپ نے صاف کہدیا کہ ہم یوں کہدیں گے کہ اے اللہ تعالی جو کچھ میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اگر اس سے میرا نبوت کا دعوی ہے یا ملائکہ سے انکار یا معراج سے انکار، تو مجھ پر لعنت بھیج۔ اس پر بھی شیخ جی مباہلہ سے منکر ہوگئے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی بتاتے ہیں کہ: یہ بیان سراسر کذب و بہتان ہے۔ نہ میں نے اس عنوان سے دعا کا سوال کیا، نہ قادیانی نے اس عنوان سے دعا سے پہلے انکار اور پیچھے اقرار کیا۔ میرا سوال یہ تھا کہ اگر آپ واقعی حضرت مسیح کو فوت شدہ سمجھتے ہیں، اور خود کو مسیح موعود، اور مدعی نبوت ہیں اور نفی نزول ملائکۃ اور معراج جسمانی آنحضرت ﷺ کو حق سمجھتے ہیں، تو یوں دعا کریں کہ: الٰہی اگر میں ان اعتقادوں میں جھوٹا ہوں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر لعنت بھیج۔ اور اگر ان باتوں کے آپ مدعی وقائل نہیں تو یوں دعا کریں کہ: الٰہی ان باتوں کا میں قائل ہوں تو مجھ پر لعنت بھیج۔

مرزا قادیانی نے دونوں صورتِ سوال سے دعا کرنا منظور نہ کیا۔ صرف مجملاً یہ کہنا چاہا کہ جو کچھ میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے وہ سب خدا اور رسول کے فرمودہ مطابق ہے۔ اور مباہلہ سے گریز وفرار اختیار کیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ اس مقام میں ہم اہل اسلام حاضرین جلسہ کی شہادت پیش کرتے ہیں جو انہی دنوں میں ہم نے بذریعہ استشہاد حاصل کی تھی۔

مولوی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں:

بے شک مولوی محمد حسین نے مرزا قادیانی سے بطریق تفصیل مباہلہ کی خواستگاری کی۔ اور فرمایا کہ اگر تفصیل سے اس کو انکار ہو تو حاضرین مجلس اس انکار کو گریز تسلیم کریں۔ پھر میں اسی اجمال پر ان سے مباہلہ کروں گا۔ مگر قادیانی نے اس امر کو منظور نہ کیا۔ آخر الامر انسپکٹر نے بعد نکال دینے مرزا قادیانی کے عیدگاہ سے مولوی محمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کر کے کہا کہ مرزا چلا گیا ہے آپ بھی تشریف لے جاویں۔ عبداللہ عفی عنہ ساکن امرتسر

شیخ عبدالعزیز سکرٹری انجمن حمایت اسلام امرتسر لکھتے ہیں:

میں عیدگاہ میں موجود تھا۔ مولوی ابوسعید صاحب کا میں پیغام لے کر گیا تھا لیکن افسوس کہ مرزا صاحب نے مولوی ابوسعید کی کچھ نہ سنی۔ محمد عبدالعزیز۔

انہی صاحبوں کی تائید وتصدیق بیان میں بہت سے حاضرین وشاہدین جلسہ حسب تفصیل ذیل اپنے دستخط اور العبد کرتے ہیں:

احمد علی بن عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی۔ حافظ عمر الدین الگجراتی الڈنگوی حال وارد امرتسر۔ عبیدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن عمرپوری۔ عبدالملک بن سید احمد غزنوی۔ عبدالاعلی بن عبدالغفور غزنوی۔ خاکسار محمد اسماعیل ساکن موضع بنبانوالہ۔ ابوالمبارک عبدالرحمٰن بریلوی حال وارد امرتسر۔ فضل حق حسین پوری۔ مجید حسن حسین پوری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجزہم درمیدان مباہلہ حاضر بود کلام خصمین از باعث کثرت اژدہام بسمعم نہ رسید مگر ازاں اشخاص کہ حاضرین آن مجلس بودند ثقات اند ہمیں شنیدم کہ قادیانی از مباہلہ بالتفصیل انکار کردوفرار نمود۔ احمد بن عبداللہ غزموی۔ ابوادریس عبدلغفور بن محمد بن عبداللہ غزنوی۔ و بھذا استشھد عبدالاول بن محمد بن عبداللہ غزنوی پیر جمال الدین امام مسجد تیلیاں والی۔ امیر بخش خیاط۔ اللہ بخش عرف خدا بخش۔ اللہ بخش۔ قادر بخش۔ غلام قادر۔ عبداللہ۔ اسداللہ۔ محمد سلطان۔ اللہ بخش۔ محمد رمضان خیاط۔ عبدالرحیم۔ حافظ نور احمد۔ شیر محمد صوفی۔ محمد یونس حسین پوری۔ نورالدین حاضر مجلس۔ غلام مصطفیٰ خان سابق صدر منصرم امرتسر کٹرہ مہاں سنگھ۔ غلام محمد رنگریز ساکن امرتسر کٹرہ آہلو والیاں۔ الٰہی بخش ساکن کٹرہ لوہگڑھ ذات افغان۔

یہ واقعہ میں نے بھی اس مجلس میں سنا:

عبدالواحد المعروف نظام الدین خان محافظ دفتر ضلع امرتسر۔ محمد یامین ٹھیکہ دار حسین پوری، شیخ احمد چپراسی تحصیل امرتسر۔ امانت اللہ بن رحیم بخش۔ اللہ بخش۔ تاج الدین۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۵۔ ص ۳۱۲ تا ۳۱۵)

ڈپٹی آتھم اور مرزا قادیانی کا مباحثہ اور شیخ الاسلام بٹالویؒ کا ریویو

۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کا امرتسر میں مباحثہ ہوا۔ اس مباحثے کے بعد قادیانی حضرات نے اپنے پیرومرشد کی مناظرانہ صلاحیتوں کے ترانے گائے اور مباحثے میں فریقین کے پرچوں کو شائع کر کے فخر و تعلّی کا اظہار کیا۔ قادیانیوں نے ظاہر کیا کہ یہ مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے مابین تھا حالانکہ اس وقت کے علماء اسلام اسے نئے اور پرانے عیسائیوں کا باہمی مباحثہ قرار دیتے تھے اور خود عیسائیوں نے بھی مباحثے سے قبل کہہ دیا تھا کہ چونکہ مرزا صاحب کو علماء اسلام دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس لئے مرزا قادیانی کی فتح وشکست، اسلام کی فتح وشکست قرار نہیں دی جاسکتی۔ مباحثے کے بعد جب قادیانیوں نے فریقین کے پرچے شائع کیے تو شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۶ میں اس پر ایک بسیط اور منصفانہ ریویو کرتے ہوئے بتایا کہ کس موقع پر کس فریق کے دلائل مضبوط تھے اور کس کے کمزور۔ اور جہاں مرزا صاحب نے (مسلمانوں کی طرف سے) کوئی کمزور دلیل پیش کی تھی وہاں مناسب دلیل کون سی ہونا چاہیے تھی، اور مرزا صاحب کو یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کی طرف سے مباحثہ کا صحیح طریق کیا ہونا چاہیے تھا؟ ذیل میں اس مباحثے پر شیخ الاسلام بٹالویؒ کا ریویو نقل کیا جاتا ہے۔ کہیں کہیں انگریزی عبارات بائبل کا اضافہ میں نے خود نے کیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں:

(قادیانیوں اور عیسائیوں کی) اس جنگ کے متعلق ایک مختصر رائے ہم اس جنگ کے واقع ہونے سے پہلے ظاہر کر چکے ہیں اور ایک مفصل اب ظاہر کرتے ہیں۔ ہر چند وہ مختصر رائے وقوع جنگ سے پہلے چھپ چکی تھی مگر اہل اسلام امرتسر (جن کے اہتمام میں وہ رائے چھپی تھی) کی غفلت سے وہ عام طور پر پبلک میں شائع نہیں ہوسکی، صرف خاص خاص لوگوں میں اس کی اشاعت ہوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس بھی اس کی ایک کاپی اس کے ایک حواری کے ہاتھ بھیجی گئی۔ اور چونکہ وہ رائے باوجود وقت اشاعت گذر جانے کے اب بھی کئی فوائد پہنچاتی ہے۔ مثلاً

۱۔ اس سے مرزا قادیانی کی غرض مباحثہ مسلمانوں کو معلوم ہوگی۔

۲۔ اس مباحثہ کے نتیجہ سے اس میں پیش گوئی کی گئی تھی، اس کی مسلمانوں کو اب تصدیق ہوگی تو وہ رائے اور اس کی پیشگوئی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

۳۔ اس سے کئی دام افتادگان قادیانی کو اس کے دام سے مخلصی ہوگی۔

۴۔ قادیانی کے اشتہار مبلغ پانچ ہزار روپیہ مندرجہ صفحہ ۱۱۶ رسالہ الحق نمبر ے جلد ۳ کی یہ دروغ گوئی کہ وہ مختصر رائے مسلمانوں کی لعنت ملامت کے باعث شائع ہونے سے روکی گئی تھی، اور اس کے خلیفہ حامد سیالکوٹی کی صفحہ ۴ فوٹو جنگ مقدس کی یہ دروغ گوئی کہ اس مختصر رائے کی اشاعت مولوی صاحب کو اس لئے ملتوی کرنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی تھی کہ بحث زورشور سے ہو پڑی تھی، مسلمانوں پر ظاہر ہوگی۔اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچے گی کہ وہ اشاعت کارکنوں کی غفلت سے ملتوی ہوئی تھی، راقم کو اس کا التواء پسند ہوتا اور اس التواء میں وہ فائدہ دیکھتا تو اب اس کی اشاعت رسالہ (یعنی اشاعۃ السنہ جلد ۱۶) میں کیوں کرتا۔

۵۔مرزا قادیانی کے اشتہار پانچ ہزار روپیہ مطبوعہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۴ء کی یہ دروغ گوئی کہ وہ اشتہار (یہ مختصر رائے) مسلمانوں کی لعن طعن کے باعث شائع ہونے سے رگ گیا، مسلمانوں پر ظاہر ہوگی اور یہ بات ثابت ہوگی کہ اس التواء کا باعث لعن طعن ہوتا تو اب اس رائے کو کیوں شائع کیا جاتا؟

(مرزا قادیانی لکھتے ہیں: بعض دوست یہ اندیشہ نہ کریں کہ ممکن ہے کہ شیخ محمد حسین بٹالوی جو عوام میں مولوی کر کے مشہور ہے، اس وقت بھی ہمارے اس رسالہ کے شائع ہونے پر بالمقابل عربی رسالہ بنانے میں عیسائیوں کی ایسی ہی مدد کرے گا جیسا کہ اس نے جون ۱۸۹۳ء میں ہمارے مباحثہ کے وقت پوشیدہ طور پر ان کی مدد کی تھی اور اپنے اشاعۃ السنہ کا فتوی بھیج دیا تھا اور ان کی تائید میں ایک اشتہار بھی چھپوایا تھا جو بعض مسلمانوں کے لعن طعن کے باعث شائع ہونے سے رک گیا جس کی ایک کاپی ایک خاص ذریعہ سے ہم کو مل گئی، جواب تک موجود ہے۔مجموعہ اشتہارات جلد ۲۔اشتہار معیار الاخیار والاشرار۔۱۷ مارچ ۱۸۹۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

وعلی ہذا القیاس اور فوائد ہیں، لہذا اس مختصر رائے کا اس مقام میں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات کے پاس اصل سابق مطبوعہ پرچہ بھی ارسال کیا جائے گی تا کہ ان کو معلوم ہو کہ جو اس میں پیش گوئی کی گئی ہے وہ مرزا قادیانی کی طرح بعد الوقوع نہیں کی گئی۔

وہ مختصر رائے یہ ہے:

پرانے عیسائیوں (حضرت مسیح صادق علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پیروان) اور نئے عیسائیوں (مسیح کاذب دجال قادیانی علیہ مایستحقہ کے متبعان) (مرزائیوں کو عیسائی کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ غلام احمد قادیانی کو ابن اللہ کہتے ہیں جیسے قدیم عیسائی حضرت مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں۔اور یہ عیسائیوں کی طرح ایک قسم کی تثلیث اور فدیہ کے بھی قائل ہیں مگر دونوں کی تثلیث اور کفارہ میں کسی قدر فرق ہے۔محمد حسین) میں ایک جنگ مقدس (مذہبی مباحثہ) قرار پائی ہے (جس کا ذکر قدیم عیسائیوں کے اخبار نور افشاں اور جدید عیسائیوں کے رسالہ حجت میں چھپ کر مشتہر ہوا ہے) مگر مسیح کاذب اپنی عادت قدیم دروغ گوئی وحیلہ جوئی سے جو گریز کیلئے اس کے استاد ملہم (معلم الملکوت) نے اس کو سکھا رکھی ہے جنگ کیلئے ایسی مشکل شرط مباہلے کی پخ لگا دی ہے جس سے وہ جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جس عذر سے پرانے عیسائیوں نے اس جنگ کو موقوف کرنا چاہا تھا اس کا بیان اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ نمبر ۱ میں ہے۔ جو اس عذر کا جواب قادیانی نے پرانے عیسائیوں کو دیا تھا وہ اشاعۃ السنہ صفحہ ۲۷ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ میں منقول ہے۔ اس پر پرانے عیسائیوں نے چشم پوشی کی اور قادیانی کو ایک فرضی طور پر مسلمان قرار دے کر اس سے جنگ منظور کر لی۔ اس باب میں ڈاکٹر کلارک کا ایک خط جو اخبار نور افشاں کے جون ۱۸۹۳ء کے ایک شمارے میں شائع ہوا ہے، اس کی نقل یہ ہے:

مشفق مہربان مرزا صاحب! بعد ما وجب واضح ہو کہ آپ کا خط پہنچا۔ چونکہ اس امر کی ہمیں کچھ پرواہ نہیں کہ آیا آپ کافر ہیں، یا جنہوں نے آپ کو دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرایا وہ کافر ہیں۔ یہ آپ کے گھر کی باتیں ہیں۔ آپ جانیں اور وہ جانیں۔ فریقین میں سے کون غلطی پر ہے اس کا فیصلہ ہمارے ذمہ نہیں۔ لیکن چونکہ اسلام کے بڑے مستند علماء وارکین دین آپ کو نہ کسی فرقہ محمدی سے، پر دائرہ اسلام سے ہی جس میں کل فرقے ہیں، خارج کرتے ہیں۔ آپ پر خوب روشن ہوگا کہ اس حالت میں آپ اسلام کی طرف سے پیشوا ہو کر اس مباحثہ میں نہیں آسکتے، جنڈیالہ کے محمدیوں نے آپ کو پیش کیا۔ جیسی ان کی عقل ہے، آپ خوب جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ خود بھی لکھ چکے ہیں۔ خلاصہ ان ساری باتوں کا یہ ہے کہ اگرچہ شرط آپ سے پوری نہیں ہوسکتی، اور الہام تو درکنار، اتنے ہی میں بموجب شرط ان شرائط کے ہم آپ کو شکست یافتہ تصور کر سکتے ہیں۔ اور اہل اسلام کی طرف سے میں آپ کو قبول بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم جس حال میں آپ اپنے آپ کو محمدی قرار دے کر مباحثہ پر آمادہ ہیں، اور قرآن کی رو سے کلام کریں گے تو خاطر خواہ آویں اور مباحثہ ضرور ہووے۔ راقم ڈاکٹر ایچ ایم کلارک میڈیکل مشنری امرتسر۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں: اور عبداللہ آتھم کا قادیانی کو فرضی مسلمان سمجھنا اثناء تقریرات مباحثہ میں ہوا ہے۔ لہذا اب ہم کو حاجت نہیں رہی کہ اس جنگ کے متعلق زیادہ خامہ فرسائی کریں)

ہاں آئندہ اس جنگ کے وقوع کے احتمال وخیال سے دو باتیں، ایک تو مسلمانوں کو اور دوسری عیسائیوں کو، کہہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں کو یہ بات کہ اس جنگ میں (اگر آئندہ بہ تسلیم شرط مباہلہ یہ وقوع میں آوے) مسلمان شریک نہ ہوں۔ جو مسلمان اس میں قادیانی کا طرف دار ہو کر شریک ہوگا اس کو عیسائیوں سے ضرور شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر صرف مسائل اختلافیہ مابین اہل اسلام وفرقہ نصرانیہ میں گفتگو ہوتی تو اس وجہ سے کہ اسلام کے اصول ومسائل غالب اور حق ہیں اور الاسلام یعلو و لا یعلی بچا ہوا کلیہ ہے، نہ اس وجہ سے کہ قادیانی کی تقریر یا تحریر میں برکت ولیاقت سے ممکن ومتوقع تھا کہ نئے عیسائیوں کو پرانے عیسائیوں پر فتح ہو گی اور اس کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کو بحکم حدیث انّ اللّٰہ یؤیّد الدّین با لرّجل الفا جر مدد پہنچتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مشکل یہ ہے کہ مسیح کاذب نے اس گفتگو کے ساتھ مباہلہ کی پخ لگادی ہے اور یہ امر کہ قادیانی کے ہاتھ سے نشان آسمانی ظاہر ہو، ایسا ناممکن ہے جیسا سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا نکل جانا عادۃً ناممکن ہے۔ لہذا وہ فتح بھی ناممکن ہے اور اس لئے مسلمانوں کو جو قادیانی کے طرف دار ہو کر شامل مباہلہ ہونگے ندامت اٹھانا ایک لازمی ولابدی امر ہے۔

اس امر کی دلیل کہ قادیانی کا نشان آسمانی دکھانا ناممکن ہے محتاج بیان نہیں ہے، کیونکہ مسلمان یقین رکھتے ہیں اور مرزا قادیانی نے بھی اس یقین کو ظاہر کیا اور مان لیا ہے کہ اس وقت آسمانی نشان بجز اہل اسلام کوئی دکھا نہیں سکتا۔ اور یہ بات باتفاق جمہور علماء پنجاب و ہندوستان مسلّم ہو چکی ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں ہے بلکہ وہ ملحد و مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، تو پھر مسلمانوں کے اعتقاد میں اس کا نشان آسمانی دکھانا کیونکر ممکن ہے؟

جو مسلمان قادیانی کے عقاید سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس کو مسلمان جانتے ہیں وہ اس اتفاقی دلیل کو نہ مانیں تو ان کیلئے یہ دلیل تسلی بخش ہے کہ اگر قادیانی کے پاس آسمانی نشان دکھانے کی طاقت ہوتی تو اس وقت تک وہ آسمانی نشان دکھا کر ہزاروں بلکہ لاکھوں ہندوؤں، عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان کر لیتا۔ اور نہیں تو ڈاکٹر جگن ناتھ ملازم ریاست جموں جیسے مدعیان تسلیم و تصدیق کو ہی نشان دکھا کر اسلام میں لاتا۔ اس سے یہ امر آج تک نہیں ہوا، تو اس سے صاف ثابت ہے کہ اس کے پاس نشان آسمانی کی طاقت نہیں، جو جو ہر ہے وہ صرف لفاظی، حیلہ سازی، دھوکہ بازی، افترا پردازی ہے دگر ہیچ۔

اس دلیل میں بھی ان مسلمانوں کو شک ہے تو وہ پہلے قادیانی کا کوئی نشان آسمانی جو اس سے پہلے وہ دکھا چکا ہو ہم مسلمانوں پر ظاہر کریں، اس کے بعد وہ قادیانی کے طرف دار ہو کر عیسائیوں سے مباہلہ و مقابلہ کے مدعی بنیں۔ مسلمان اس کے سابق نشانوں کو نہ مانیں گے تو آئندہ وہ عیسائیوں کو کیوں کر نشان دکھا سکے گا۔ وہ مسلمان ہماری اس دلیل و سوال پر غور کرتے وقت اشاعۃ السنہ نمبر الغایت ۸ جلد ۱۵ کو (جس میں اس کے سابق نشانات پر بحث کی گئی ہے) ملاحظہ کریں گے تو امید ہے کہ اس دلیل کو حق جان کر ہمارے سوال کے جواب میں یہی کہیں گے کہ قادیانی نے آج تک کوئی نشان نہیں دکھایا اور نہ آئندہ وہ دکھا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کو جو بات ہم نے کہنی تھی وہ بات بغیر ہماری ہدایت یا اشارہ کے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میڈیکل مشنری امرتسر نے اپنے ایک مطبوعہ خط اسمی مرزا قادیانی میں کہہ دی ہے کہ قادیانی صاحب آپ باتفاق میجارٹی اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج کئے گئے ہیں لہذا آپ سے مباحثہ کرنا محمدیوں سے مباحثہ متصور نہ ہو گا۔اور نہ آپ پر الزام مسلمانوں پر الزام سمجھا جاوے گا۔کوئی محمدی (مسلمان) مباحثہ کرے تو ہم اس سے مباحثہ کریں گے،اور یہ بات بھی اس مباحثہ کی موقوفی کا ایک سبب بن گئی۔(اس میں مرزا قادیانی اوراس کے حواریوں کی اس تہمت کے ردّو جواب کی طرف اشارہ ہے جو وہ کہہ رہے ہیں کہ پادریوں کو ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے کہہ کر یہ مباحثہ موقوف کرایا ہے۔جیسا کہ مرزا قادیانی کے خلیفہ حامد سیالکوٹی،فوٹو جنگ مقدس میں لکھتے ہیں:

افسوس سے اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے کہ اس بحث کے ملتوی ہوجانے اور بے اثر ثابت ہونے میں بہت سا حصہ شیخ بٹالوی نے بھی لیا اور جہاں تک ہوسکا عیسائیوں کے ساتھ اس بحث کے ہونے اور اسلام کی حقانیت ظہور پانے میں انہوں نے روک تھام کی۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ہم یہ کہنا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔قادیانی اوراس کے حواری اپنے خیال ومقال میں سچے ہیں تو اس پر بیش باد کہیں اور نعرہ آمین پکاریں اور اگر خلیفہ حامد کہیں کہ اگر تم نے اس بحث کے ملتوی ہو جانے میں حصہ نہیں لیا تو پھر اس بحث کے ملتوی ہوجانے کی خوشی میں وہ دوورقہ،یعنی یہ مختصر رائے،کیوں چھپوایا؟اس کے جواب میں ہم پھر وہی کہتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین۔اس دو ورقہ میں نہ موقوفی بحث کی صلاح دی گئی ہے اور نہ موقوفی پر مسرت ظاہر کی گئی ہے۔اس میں تو صرف دو باتیں،ایک مسلمانوں کو اور ایک پادریوں کو،کہی گئی ہیں جو متن میں مشرح ہیں۔پادریوں کو یہ بات کہی ہے کہ قادیانی مسلمان اور مسلمانوں کا وکیل نہیں ہے۔لہذا اس بحث میں جو الزام اس پر قائم ہوگا وہ مسلمانوں پر الزام نہ سمجھا جائے گا۔خلاصہ ومقصود صرف اتنا ہے کہ قادیانی سے بحث شوق وذوق سے کرو،مگر اس کو مسلمان سمجھ کر اس کے الزام کو مسلمانوں کا الزام قرار نہ دو۔سو اس مقصود کو ڈاکٹر کلارک نے اپنے اس خط میں جو منقول بالا ہے،بخوبی سمجھ اور مان لیا اور اس کو خارج از اہل اسلام تسلیم کر کے اور صرف فرضی طور پر مسلمان قرار دے کر اس سے مباحثہ منظور کیا جس کا نتیجہ مفید بحق اہل اسلام یہ نکل رہا ہے کہ اب جو پادری۔مرزا قادیانی پر فتح کا فخر کر رہے ہیں یہ فخر بمقابلہ اہل اسلام متصور نہیں ہوسکتا) پادری صاحب کے اس بات کے کہنے پر بعض اسلام کے نادان دوست اور قادیانی کی حقیقت سے ناواقف ہم پر یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ اشاعۃ السنہ کی سعی وکوشش سے قادیانی اسلام سے خارج تصور کیا گیا تو پادریوں کو یہ بات کہنے کا موقع ملا۔اور یہ کہہ کر انہوں نے قادیانی سے اپنا پیچھا چھڑایا۔یہ امر اشاعۃ السنہ سے وقوع میں نہ آتا تو قادیانی جیسا کیسا تھا،آج مسلمانوں کے کام آتا،پادریوں سے ان کو بچاتا،اسلام کی لاج رکھ لیتا جیسا کہ پہلے سال ہا سال سے مخالفین اسلام سے وہ مقابلہ کر رہا ہے خواہ اپنی ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وہ کافر وملحد ہی کیوں نہ ہو۔ اب اس کے سوا اور کون ہے جو اس وقت پادریوں سے مقابلہ کرے اور مسلمانوں کی عزت رکھ لے۔

اسکا جواب یہ ہے کہ قادیانی نے ابتداء سے آج تک اسلام اور مسلمانوں کی کیا مدد کی ہے کہ آئندہ اس سے امید ہو سکے۔ کس مخالف اسلام سے اس نے مباحثہ کر کے اس پر فتح نمایاں پائی؟ کس اصول مخالفین اسلام پر اس نے پوری بحث کر کے اس کی بیخ کنی کی ہے؟ کون سی کتاب میں اس نے اسلام کی پوری تائید کی ہے؟ براہین احمدیہ میں اس نے بیان تین سو دلائل حقیت اسلام کا جھوٹا وعدہ دے کر اور خلاف واقع طمع دلا کر دس ہزار سے زائد روپیہ مسلمانوں کا کھینچا اور خورد برد کیا اور اس کتاب میں ایک دلیل بھی پوری بیان نہ کی، اور نہ دس برس کے عرصے میں کتاب چھپوائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اور اس کے دلائل ہنوز در بطن شاعر کا مصداق ہیں۔

سرمہ چشم آریہ میں ایک آریہ سے مباحثہ کر کے دو پرچوں میں اس کو محدود کر دیا اور اس کو اور بخارات نکالنے کا موقع دے کر ان کو دفع نہ کیا، اور نہ خود جملہ اعتراضات عقلیہ کو بیان کر کے ان کا جواب دیا۔ اس نے رسالے میں تناسخ کی بحث کو چھیڑا تو اس کو بھی ادھورا چھوڑا۔ تحقیقی دلائل عقلیہ سے اس کا کلی استیصال نہ کیا۔

اشتہارات اور متفرق تحریرات میں ہمیشہ آسمانی نشان نمائی کا دعوی کیا مگر شرمناک شروط وقیود پر کیود اور لمبی میعادیں لگا کر آج تک کوئی نشان نہ دکھلایا اور مخالفین اسلام کو اسلام پر ہنسایا۔ اس کی ان کاروائیوں کو اے میرے بھائیو! غور سے دیکھ کر بتاؤ کہ وہ اسلام و مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے یا سراسر نقصان پہنچا رہا ہے اور ان کی ہتک کر رہا ہے۔

ہاں ان کاروائیوں سے فائدہ تو اس کی ذات خاص کو ہے کہ وہ دس ہزار روپیہ سے زائد لوگوں کا مال کھا کر اس بڑھاپے میں خوب موٹا تازہ بن گیا ہے اور جہلاء عوام اور بعض ناواقف خواص وعوام میں وہ مسیح موعود و مہدی و ولی و پیغمبر تسلیم کیا گیا ہے اور اس وجہ سے اب اس کے کفر کو اسلام اور حقائق سمجھا جاتا ہے۔ اس میں ان بے چارے مسلمانوں کے دین اور دنیا دونوں کا نقصان ہوا ہے۔ دنیا کا نقصان یہ کہ ہزارہا روپیہ برباد ہوا۔ دین کا نقصان یہ کہ اسلام چھوٹا، کفر ہاتھ آیا۔ ایسے اشخاص سے آئندہ بھی مباحثہ مخالفین اسلام سے اسلام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو یہی فائدہ پہنچے گا جو ابھی بیان ہوا ہے۔ جہلاء میں وہ حامی اسلام متصور ہو کر اور بھی لوگوں کو دام تزویر میں لائے گا اور سیدھی جہنم کی راہ دکھائے گا اور ان کا صد ہا روپیہ اس مباحثے کے بہانہ سے برباد کردے گا ۔اور آخر آسمانی نشان دکھانے سے عاجز ہو کر خود تو وہ شرمندہ نہ ہوگا، کیونکہ بڑا حوصلہ والا ہے، مگر ان مسلمانوں کو جو اس کے طرف دار ہوں گے ضرور شرمندہ کرائے گا۔

اس اعتراض کے اخیر میں جو ان بھولے بھالے مسلمانوں نے یہ سوال کیا ہے کہ قادیانی اس مباحثے کے لائق نہیں تو پھر اور کون بحث کرے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک نہیں بہت سے علماء اسلام اس وقت لاہور وامرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں موجود ہیں اور پہلے ہی سے تحریراً وتقریراً پادریوں سے مباحثے کر رہے ہیں ۔پادری صاحبان کو مباحثہ منظور ہے تو ان میں سے جس سے چاہیں خط و کتابت کریں جیسے کہ وہ اپنی ناواقفی سے یا کسی کی دھوکہ دہی سے قادیانی سے خط و کتابت کر چکے ہیں۔ پھر ہمارے وہ بھولے بھالے مسلمان اور پادری صاحبان دیکھ لیں گے کہ کس قدر علماء اس مباحثہ کیلئے مستعد ہیں۔ان کو اختیار ہے کہ سب سے پہلے خادم دین سیدالمرسلین ﷺ اڈیٹر اشاعة السنه النبویه علی صاحبها الصّلوة و التّحیّة ہی کو اپنا مخاطب بناویں اور اس باب میں اس سے خط و کتابت کر کے امور لائق بحث و شروط مباحثہ کا تصفیہ کریں۔

(شیخ الاسلام مولانا بٹالوی لکھتے ہیں) یہ مختصر رائے کی نقل ہے (جو قبل از مباحثہ لکھی گئی تھی) اس میں جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ مرزا قادیانی کا نشان آسمانی دکھانا ناممکن امر ہے لہذا جو مسلمان اس نشان کی امید پر اس کے ساتھ شامل ہونگے ان کو ضرور ندامت اٹھانی پڑے گی، پوری ہوگئی۔ مرزا قادیانی نے باوجود دعوی نشان نمائی، کوئی نشان نہیں دکھایا اور ان مسلمانوں کو شرمندہ کیا اور جو مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کو نشان قرار دیا ہے یہ نشان آسمانی نہیں ہے بلکہ لاف زنی اور مکر شیطانی ہے اس کی نسبت اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ میں بخوبی ثابت کیا گیا ہے کہ اگر ڈپٹی عبداللہ آتھم اپنی اجل سے فوت ہوگیا تو اس کو کوئی مسلمان باخبر و صاحب عقل آسمانی نشان نہ سمجھے گا، بلکہ ایک رملی یا جوتشی کی پیشینگوئی سے بڑھ کر نہ سمجھے گا۔ چہ جائے کہ مخالفین اسلام اس کو آسمانی نشان سمجھ لیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اب اس جنگ کی نسبت اسلامی مطول رائے بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہے:

اس جنگ میں دونوں فریق کا اپنی اپنی فتح ظاہر کرنا اور فریق مقابل کو شکست دینے کا دعوی زبان پر لانا ایک شرمناک جھوٹ ہے۔ نہ مرزا قادیانی نے اپنے بھائیوں (پرانے عیسائیوں) کے ٹوٹے پھوٹے دلائل کا دندان شکن اور بادلیل جواب دے کران کو شکست دی اور نہ پرانے عیسائیوں نے مرزا قادیانی کے ملحدانہ دلائل اور لچر پوچ جواب کو اٹھا کراس کولا جواب کیا۔

اسلام کا یہ دعوی کہ مسیح ابن مریم صرف رسول ہیں، نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے، ایک ایسا اجلی دعوی ہے کہ اگر کوئی عقلمند اور باخبر بچہ بھی یہ دعوی کرے اور اس کے دلائل عقلیہ اور نقلیہ بڑے بڑے بوڑھے اور پرانے مدعیان علم وفضل عیسائیوں کے سامنے پیش کرے، تو ایک لمحہ میں ان کو لا جواب و عاجز کر دے، مگر نادان (اور بحسب دعوی ہمہ دان) قادیانی نے اس دعوی کا ثبوت پیش کرنے کے وقت صرف ادلہ نقلیہ قرآنیہ اور عقلیہ برہانیہ سے کام نہ لیا بلکہ اس کے ساتھ اپنے ملحدانہ دلائل کا الجھاؤ ڈال دیا اور اس کے جواب ومقابلہ کیلئے اپنے خصوم کو یہ موقع دے دیا کہ وہ اپنی محرف اور کایا پلٹ کتابوں سے جو چاہیں پیش کرتے چلے جائیں اور اسکے ملحدانہ دلائل پر جب تک چاہیں عقلی اعتراضات کرتے رہیں اور بحث کو ختم نہ ہونے دیں اور اپنے عجز کے معترف نہ ہوں۔

پرانے عیسائیوں کی طرف سے جو مسئلہ رحم بلا مبادلہ یعنی کفارہ اور مسئلہ جہاد و جبر واختیار کی بابت سوالات پیش ہوئے ہیں وہ ایسے کمزور دلائل اور بے ہودہ پیرایہ میں ہوئے ہیں کہ ادنی طالب العلم اسلامی کتابوں میں نظر رکھنے والا تھوڑی دیر میں ان کا جواب دے کرانہیں لا جواب کرسکتا ہے۔ مگر نادان قادیانی نے ان سوالات کے جواب میں بھی اپنی عقل خام اور بے ہودہ اور طولانی تقریروں سے کام لیا اور اسلامی کتابوں کی طرف رجوع کر کے ان کو مسکت جواب نہ دیا اگر وہ اشاعۃ السنہ ہی کی طرف (جو ہمیشہ سے اسکے پاس جاتا تھا اور وہ اس سے ہمیشہ نفع اٹھاتا رہا ہے) مراجعت کرتا تو اس کے نمبرا جلد ۹ میں کفارہ مجوزہ نصاری کا جواب اور نمبرا وغیرہ جلد ۱۲، اشاعۃ السنہ میں اعتراض جبر کا جواب اور نمبر ۹ جلد ۹، اشاعۃ السنہ میں اعتراض جہاد کا جواب ایسا پاتا جس سے وہ عیسائیوں کو لا جواب کر دیتا۔

مرزا قادیانی کی بے خردی، بے ضبطی، ملحدانہ دلائل کی طرف رجوع کرنے اور خصوم کو محرفات معنوی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظی بائیبل کے پیش کرنے کا موقع دینے کی نظر سے عموماً اہل اسلام کی (جو اہل علم ہیں اور قادیانی کے دام تزویر میں مبتلا نہیں ہیں) اس مباحثہ کی نسبت یہی رائے ہے کہ قادیانی نے اس مباحثہ سے اسلام کو ضرر پہنچایا ہے اس سے کوئی نفع اس کو نہیں پہنچا۔ مولوی تاج الدین احمد لاہوری نے، جو مشہور اہل علم خاندان سے ہیں اور لاہور میں وکالت کرتے ہیں، میرے سامنے فرمایا کہ:

مرزا غلام احمد نے اس مباحثہ سے مسلمانوں کی اس عزت کو کھو دیا ہے جو حافظ ولی اللہ مرحوم کے وقت سے پادریوں کے مقابلہ میں ان کو حاصل تھی۔ یعنی اس رعب داب کو اٹھا دیا جو حافظ ولی اللہ نے عیسائیوں سے مباحثہ کر کے اور ان کو عاجز ولاجواب کر کے ان پر جما رکھا تھا۔

مولوی سید احمد علی مشہور واعظ دہلوی نے (جو مدت سے لاہور میں رہتے ہیں) قادیانی پر بہت ناراضی ظاہر کی اور یہ بات فرمائی کہ اس سے ان آیات بائیبل کے جواب میں جو عیسائیوں نے مسیح کی الوہیت کے باب میں پیش کی ہیں کچھ بن نہ آئی اور ان آیات کی جو عیسائی معنوی تحریف کر کے ان کو مسیح پر جماتے ہیں، صحیح تاویل نہ بتائی گئی۔ بلکہ سید احمد علی صاحب نے اس باب میں ایک تحریر خاکسار کے پاس بھیج دی جس کی اصل عبارت یہ ہے:

اس مباحثہ کو ہم نے خوب دیکھا اور غور کیا۔ نہ معترض کا اعتراض درست ہے اور نہ مجیب کا جواب۔ یہ مباحثہ محض بے فائدہ ہوا، اسی باعث کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ ہر دو فریق نے اپنی اپنی فتحیابی کا ڈنکا بجا دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مباحثہ کا ڈھنگ یاد نہیں بلکہ مباحثہ بائیبل کے کلام الٰہی ہونے پر کرنا لازم تھا تاکہ عبداللہ آتھم عیسائی کتب بائیبل کا رطب ویابس پیش نہ کر سکتا اور اگر یہی طرز مرزا کو پسند تھی تو مرزا قادیانی کو عبداللہ آتھم کی پیش کردہ رطب ویابس پر گرفت اور مواخذہ کر کر اس کی غلطی ظاہر کرنا لازم تھا۔ مرزا قادیانی نے کچھ گرفت نہ کی صرف اپنی طول طویل تقریر کا بار بار بیان کیا کہ بارہ تیرہ روز میں ایک مسئلہ بھی حل نہ ہوا۔ مرزا قادیانی نے جیسے دعوی الہام کا سہل اور آسان سمجھ لیا ہے، ویسے ہی وہ اہل کتاب سے مباحثہ کرنا سہل و آسان سمجھے تھے۔ ان کو سمجھنا چاہیے کہ وہ اپنی قوم کے کسی مناظر ومباحث سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تو غیر قوم پر کیسے غالب آتے۔ یہ حصہ سلطان المناظرین وواعظین ردّ نصاریٰ مولوی رحمت اللہ مرحوم اور ان کے شاگردوں کا ہے۔ یہ ہر ایک کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام نہیں۔

مولوی غلام نبی امرتسری نے جو پنجاب کے مناظرین اہل کتاب میں مولوی رحمت اللہ صاحب کے قائم مقام ہیں اور مولوی ابوالمنصور دہلوی کی مانند امام فن مناظرہ اہل کتاب کا خطاب پانے کا استحقاق رکھتے ہیں، خاکسار کے اس سوال جواب میں کہ: آپ کی رائے اس مباحثہ کی نسبت کیسی ہے؟ فرمایا ہے کہ:

میں پہلے جلسہ مباحثہ میں شریک ہوا تھا، مجھے مرزا غلام احمد کے مباحثہ کا ڈھنگ پسند نہ آیا۔ لہذا میں پھر شریک جلسہ نہ ہوا۔

اور قادیانی کی اس بے عقلی پر بھی افسوس اور خلاف رائے ظاہر کیا کہ:

اس نے عیسائیوں کو بائیبل سے آیات الوہیت مسیح پیش کرنے کا موقع دیا اور پھر ان آیات کے مقابلہ میں یہ ثابت نہ کیا کہ یہ آیات مسیح کے حق میں نہیں اور ان سے ان کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔

ان سب شہادات سے بڑھ کر شہادت سنو! حکیم نورالدین جمونی بھیروی نے، اس مباحثہ کو پسند نہیں کیا۔ ہمارے ایک معزز دوست نے (جو ان کا بھی دوست ہے) ہمارے پاس بیان کیا کہ حکیم صاحب نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کو ان کی (یعنی عیسائیوں کی) کتابوں کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ بجائے مرزا صاحب، میں ہوتا، تو ایک دم میں عیسائیوں کا منہ بند کر دیتا (انکے الفاظ پورے یاد نہیں مفہوم وہی ہے جو یہاں لکھا گیا ہے)۔

حکیم صاحب اب اس رائے کے ظاہر کرنے سے انکار کریں گے تو ہم ایک مجلس عام اہل اسلام میں اپنے اس دوست کو پیش کریں گے اور جو کچھ ان سے نقل کیا ہے ان سے کہلا دیں گے۔ پھر وہ جانیں اور وہ۔

یہ ہم نے متعدد اشخاص کی رائے پیش کی ہے ناظرین اور جس اہل علم سے (جو مرزائی نہ ہو) اس مباحثہ کی نسبت رائے پوچھیں گے اس سے یہی رائے پائیں گے۔ ہم ان شہادتوں کی زیادہ تفصیل کرتے ہیں تو بہت تطویل ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذیل میں پہلے قادیانی کی تقریر سوال کو نقل کیا جائے گا پھر اس کے خصم مقابل کے جواب کو۔ اس کے بعد مطول اسلامی رائے بیان ہوگی۔ انشاء اللہ تعالی۔

مرزا قادیانی کے پہلے سوال ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کا خلاصہ یہ ہے: قرآن کی تعلیم جامع اور مکمل ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ثبوت قرآن نے خود دیدیا ہے۔ اور اگر تعلیم انجیل کی نسبت عیسائیوں کا یہی دعوی ہے، تو وہ پہلے یہ دعوی انجیل سے نقل کریں پھر اسی انجیل سے اس کا ثبوت پیش کریں۔

اس سوال کی تقریر میں قادیانی نے ایک یہ اصول مقرر کیا جس کو اس نے سوال مذکور کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ الہامی کتاب کی نسبت جو دعوی کیا جائے، اس دعوی کا اس کتاب میں موجود ہونا ضروری ہے۔ اور اس کی عقلی یا تاریخی دلیل بھی اسی کتاب سے پیش کرنا ایک لازمی امر ہے۔ اور جس کتاب کے کسی دعوی کی دلیل عقلی یا تاریخی کتاب میں مذکور نہ ہو وہ کتاب الہامی نہیں ہوسکتی۔

چنانچہ اس پرچہ کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے: میں مناسب سمجھتا ہوں کہ پہلے بطور کلام کلی کے اس امر میں جو مناظرہ کی علت غائی ہے انجیل شریف اور قرآن کریم کا موازنہ کیا جائے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ اس مقابلہ و موازنہ میں کسی فریق کو اختیار نہیں ہوگا کہ اپنی کتاب سے باہر جائے یا اپنی طرف سے کوئی بات منہ پر لاوے بلکہ لازم اور ضروری ہوگا کہ جو دعوی کریں وہ دعوی اس کتاب الہامی کے حوالہ سے کیا جائے جو الہامی قرار دی گئی ہے۔ اور جو دلیل پیش کریں وہ بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو، کیونکہ یہ بات بالکل سچی ہے اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بکلی خاموش ہو۔

اور اس کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے: اللہ جل شانہ جو قوی اور قادر نہایت درجہ کے علوم وسیع رکھتا ہے جس کتاب کو ہم اس کی طرف منسوب کریں وہ کتاب اپنی ذات کی آپ قیوم چاہیے۔ انسانی کمزوریوں سے بالکل مبرا اور منزہ چاہیے کیونکہ اگر وہ کسی دوسرے کے سہارے سے اپنے دعوی اور اثبات دعوی میں محتاج ہے، تو وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہوسکتا۔

اس عبارت سے وہ اصول جو ہم نے قادیانی سے نقل کیا ہے بجز اس تفصیل کے کہ وہ: دلیل عقلی ہو یا تاریخی، صاف ثابت ہے۔ اب رہی وہ تفصیل سو اس کے پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء صفحہ ۲ و ۳ اور پرچہ ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۷، اور پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۸، ۹، ۱۰ میں موجود ہے۔ پرچہ ۲۳ مئی کے صفحہ ۲ و ۳ میں لکھا ہے:

میرا مطلب یہ تھا کہ جس کتاب کی نسبت یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ فی حد ذاتہ کامل ہے اور تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراتب ثبوت کے وہ آپ پیش کرتی ہے، تو پھر اسی کتاب کا یہ فرض ہوگا کہ اپنے دعاوی کیلئے دلائل معقول بھی آپ پیش کرے۔ جس کتاب نے اپنے کامل ہونے کا دعوی کیا ہے وہ دعوی بھی بتصریح ثابت کیا جائے اور پھر وہی کتاب اس دعوی کے ثابت کرنے کیلئے معقول دلیل پیش کرے۔

اور پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے: اگر دلائل معقولی سے یا تاریخی سے سلسلہ استقراء کے مخالف کوئی امر خاص پیش کیا جائے اور اس کو ادلہ عقلیہ یا ادلہ تاریخیہ سے ثابت کر کے دکھلایا جائے تو ہم اس کو مان لیں گے۔

اور اس کی شرح قادیانی نے پرچہ ۲۲ مئی ۱۹۲۳ء کے دوسرے سوال میں بصفحہ ۸، ۹، ۱۰ کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

اگر کوئی شخص مقدس کتاب پیش کرے اور اس میں یہ امر لکھا ہو کہ پہلے زمانہ میں انسان آنکھوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا، کانوں کے ذریعہ بولتا تھا، گو ہم فرض کے طور پر یہ تسلیم کر لیں کہ عجیب تحریروں کے لکھنے والا کوئی مقدس اور راست باز آدمی تھا مگر ہم اس یقینی نتیجہ سے کہاں اور کدھر گریز کر سکتے ہیں جو قیاس استقرائی سے پیدا ہوا ہے۔ میری رائے میں ایسا بزرگ نہ صرف ایک بلکہ کروڑ سے بھی زیادہ ہوں اور قیاس استقرائی سے نتائج یقینیہ کو توڑنا چاہے تو ہرگز ٹوٹ نہ سکیں گے بلکہ اس بزرگ کو ہم درحقیقت ایک بزرگ سمجھتے ہیں اور اس کے ایسے الفاظ میں ایسے ایسے کلمات خلاف حقیقت مشہودہ محسوسہ کے پاتے ہیں تو ہم اس بزرگ کی خاطر سے صرف عن الظاھر کریں گے اور ایسی تاویل کریں گے جس سے اس بزرگ کی عزت قائم رہ جائے۔ ورنہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ جو حقائق استقراء کے یقینی اور قطعی ذریعہ سے ثابت ہو چکے ہیں وہ ایک روایت سے ٹال دیئے جائیں۔ اگر ایسا کسی کا خیال ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے ...مثلاً اگر ایک ڈاکٹر سے اس بات کا تذکرہ ہو کہ سم الفار اور بیش زہر نہیں ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیوے کہ ایک مقدس کتاب میں ایسا لکھا ہے اور راوی معتبر ہے، تو کیا وہ ڈاکٹر صاحب اس مقدس کتاب کا لحاظ کر کے ایک ایسے امر کو چھوڑ دیں گے جو قیاس استقرائی سے ثابت ہو چکا ہے۔،

یہ عبارات صاف ناطق ہیں کہ دلیل سے (جو دعاوی کتاب اللہ کی مثبت ہوسکتی ہے اور اس کے سوائے کوئی دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ کا قادیانی کے نزدیک قابل سماعت نہیں) عقلی یا تاریخی دلیل مراد ہے اور جو کتاب الہامی آسمانی اپنے کسی دعوی کی کوئی دلیل عقلی یا تاریخی، جس کو عقلاء اور تاریخ دان تسلیم کر لیں، پیش نہ کرے وہ کتاب مرزا قادیانی کے نزدیک الہامی نہیں ہو سکتی۔ اسی دلیل اور اصول کی دستاویز سے قادیانی نے فریق ثانی کے دعوی الوہیت مسیح پر پہلا سوال وارد کیا ہے چنانچہ پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۸ میں آیت قرآن مجید کی مالمسیح ابن مریم الّارسول قد خلت من قبله الرّسل و امّه صدّیقه کانا یا کلان الطّعام انظر کیف نبیین لهم الآیات ثمّ انظر انّی یؤفکو ن (یعنی مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی رسول آتے رہے ہیں) نقل کر کے اس کی ملحدانہ تفسیر و تقریر استدلال میں یہ کہا ہے:

یہ کلمہ کہ اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں، یہ قیاس استقرائی کے طور پر ایک استدلال لطیف ہے کیونکہ قیاسات کی جمیع اقسام میں سے استقراء کا مرتبہ وہ اعلی شان کا مرتبہ ہے کہ اگر یقینی اور قطعی مرتبے سے اس کو نظرانداز کر دیا جائے تو دین اور دنیا کا تمام سلسلہ بگڑ جاتا ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ حصہ کثیرہ دنیا کا اور ازمنہ گذشتہ کے واقعات کا ثبوت اسی استقراء کے ذریعہ سے ہوا ہے۔

اس کے بعد استقراء کے قطعی ہونے کی تفصیل و تمثیل میں آنکھ سے کھانے اور کان سے بولنے کی مثالیں ذکر ہیں۔ پھر صفحہ ۱۰ میں کہا ہے:

غرض جب کہ قیاس استقرائی دنیا کے حقائق ثابت کرنے کیلئے اول درجہ کا مرتبہ رکھتا ہے تو اسی جہت سے اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے قیاس استقرائی کو ہی پیش کیا اور فرمایا قد خلت من قبله الرّ سل۔ یعنی حضرت مسیح بے شک نبی تھے اور اللہ جل شانہ کے پیارے رسول تھے مگر وہ انسان تھے۔ تم نظر اٹھا کر دیکھو کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ اور کلام الہی کے نازل کرنے کا شروع ہوا ہے ہمیشہ اور قدیم سے انسان ہی رسالت کا مرتبہ پا کر دنیا میں آتے رہے ہیں یا کبھی اللہ تعالی کا بیٹا بھی آیا ہے۔

پھر عیسائیوں کے اس سوال مقدر کا کہ بائبل میں نبیوں کو بیٹا کہا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیٹے بھی رسول ہو کر آتے ہیں، یہ جواب دیا ہے: ہاں اگر بائبل کے وہ تمام انبیاء اور صلحاء جن کی نسبت بائبل میں یہی الفاظ موجود ہیں کہ وہ خدا تعالی کے بیٹے تھے یا خدا تھے، حقیقی معنوں پر حمل کر لئے جائیں، تو بے شک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالی کی عادت ہے کہ وہ بیٹے بھی بھیجا کرتا ہے، بلکہ بیٹے کیا کبھی کبھی بیٹیاں بھی۔اور بظاہر یہ دلیل تو عمدہ معلوم ہوتی ہے اگر عیسائی صاحبان اس کو پسند فرماویں۔اور کوئی اس کو توڑ بھی نہیں سکتا، کیونکہ حقیقی غیر حقیقی کا تو وہاں کوئی بھی ذکر نہیں، بلکہ بعض کو تو پہلوٹا بھی لکھ دیا۔ہاں اس صورت میں بیٹوں کی میزان بہت بڑھ جائے گی۔،

اس کے بعد اسی پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۱۱ میں قادیانی نے اور دلائل کو جو اس آیت سے اس نے نکالے ہیں ذکر کیا اور کہا ہے:

غرض اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے ابطال الوہیت کے لئے یہی دلیل استقرائی پیش کی ہے۔ پھر اس کے بعد ایک اور دلیل پیش کرتا ہے و امّہ صدّیقہ ۔یعنی والدہ حضرت مسیح کی راست باز تھی۔یہ تو ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح کو اللہ کا حقیقی بیٹا فرض کر لیا جاوے تو پھر ضروری امر ہے کہ وہ دوسروں کی طرح ایسی والدہ کے اپنے تولّد میں محتاج نہ ہو، جو باتفاق فریقین انسان تھی۔کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر اور کھلی ہے کہ قانون قدرت اللہ جل شانہ اسی طرح واقع ہے کہ ہر ایک جاندار کی اولاد اس کی نوع کے موافق ہوا کرتی ہے۔ مثلاً دیکھو کہ جس قدر جانور ہیں مثلاً انسان اور گھوڑا اور گدھا اور ایک پرندہ اپنے نوع کے لحاظ سے وجود پذیر ہوتے ہیں۔یہ تو نہیں ہوتا کہ انسان سے پرند پیدا ہو جائے۔یا پرند انسان کے پیٹ سے نکلے۔

پھر ایک تیسری دلیل یہ پیش کی ہے:

کانا یاکلان الطعام ۔یعنی وہ دونوں حضرت مسیح اور آپ کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ انسان کھانا کیوں کھاتا ہے اور کیوں کھانے کا محتاج ہوتا ہے۔اس میں اصل بھید یہ ہے کہ ہمیشہ انسان کے بدن میں سلسلہ تحلیل کا جاری ہے یہاں تک کہ تحقیقات قدیمہ اور جدیدہ سے ثابت ہے کہ چند سال پہلا جسم تحلیل پاکر معدوم ہو جاتا ہے۔اور دوسرا بدن بدل ما یتحلل ہو جاتا ہے۔اور ہر ایک قسم کی جو غذا کھائی جاتی ہے اس کا بھی روح پر اثر ہوتا ہے کیونکہ یہ امر بھی ثابت شدہ ہے کہ کبھی روح جسم پر اپنا اثر ڈالتا ہے اور کبھی جسم روح پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔جیسے اگر روح کو یک دفعہ کوئی خوشی پہنچتی ہے تو اس خوشی کے آثار یعنی بشاشت اور چمک چہرہ پر بھی نمودار ہوتی ہے۔اور کبھی جسم کے آثار ہنسنے رونے کے روح پر پڑتے ہیں۔اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ یہ حال ہے تو کس قدر مرتبہ خدا سے یہ بعید ہوگا کہ اپنے اللہ کا جسم بھی ہمیشہ اڑتا رہے اور تین چار برس کے بعد اور جسم آوے۔ ماسوائے اس کے کھانے کا محتاج ہونا بالکل اس مفہوم کے مخالف ہے جو خدا تعالی کی ذات میں مسلّم ہے۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ان حاجتمندیوں سے بری نہیں تھے جو تمام انسانوں کو لگی ہوئی ہیں۔ پھر یہ ایک عمدہ دلیل اس بات کی ہے کہ وہ باوجود ان دردوں اور دکھوں کے خدا بھی تھے یا ابن اللہ تھے۔ اور درد ہم نے اسلئے کہا کہ بھوک بھی ایک قسم کی درد ہے اور اگر زیادہ ہو جائے تو موت تک نوبت پہنچاتی ہے۔

یہ سوال اول الوہیت مسیح کے متعلق قادیانی کے پہلے پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کی بلفظہ نقل لے۔ اب اس کے مقابلہ میں اس کے پہلے خصم (اس مباحثہ میں قادیانی کے دو خصم تھے۔ اول ڈپٹی آتھم، دوم ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک) ڈپٹی عبداللہ آتھم کے پہلے پرچہ کی نقل کی جاتی ہے:

قادیانی کے پہلے خصم اپنے پہلے پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں:

اگر یہ جناب کا قول صحیح ہے کہ ہر امر کی حقیقت تجربہ ہی پر مدار رکھتی ہے۔ یعنی جو تجربہ کے برخلاف ہے وہ باطل ہے، تب تو ہم کو صفت خالقیت کا بھی انکار کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارے تجربہ میں کوئی چیز خلق نہیں ہوتی۔ اور آدم کا بغیر والدین کے پیدا ہونے کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ اور ہم یہ نہیں جانتے کہ ایسا ہم کیوں کریں، کیونکہ ناممکن مطلق ہم اس کو کہتے ہیں جو کوئی امر کسی صفت ربانی کے مخالف ہو۔ اور یہ چیزیں جو ہمارے تجربہ کے باہر ہیں مثلاً خلقت کا ہونا، یعنی بلا سامان کے عدم سے وجود میں آنا، اور آدم کا بخلاف سلسلہ موجودہ کے پیدا ہونا، ہم کسی صفت مقدسہ خدا تعالی کے مخالف نہیں دیکھتے

دوم بجواب آپکے دوسرے مقدمہ کے آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ ہم اس شئے مرئی کو جو کھانے پینے وغیرہ حاجتوں کے ساتھ ہے، اللہ نہیں مانتے، بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں اور یہ ایک ایسا مقدمہ ہے کہ: جیسا قرآن میں بابت اس آگ کے جو جھاڑی میں نظر آئی تھی، لکھا ہے کہ اے موسی اپنی نعلین دور کر کیونکہ یہ وادی طوی ہے۔ اور کہ میں تیرے باپ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا خدا ہوں۔

موسی نے ان کو تسلیم کیا۔ اب فرمایئے! شئے مرئی تو خدا نہیں ہو سکتی۔ اور رؤیت مرئی تھی پس ہم اس کو مظہر اللہ کہتے ہیں، اللہ نہیں کہتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں۔ کیا یہ ستون جو خشت وخاک کا سامنے نظر کے ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے اگر خدا آواز دے کر کہنا چاہے کہ میں تمہارا خدا ہوں اور میری فلانی بات سنو۔ تو گو تجربہ کے برخلاف یہ امر ہے تو کیا امکان کے بھی برخلاف ہے کہ خدا ایسا نہیں کر سکتا (ہمارے نزدیک تو امکان کے برخلاف نہیں)۔

سوم: ہم نے ابن اللہ کو جسم نہیں مانا ہم تو اللہ کو روح جانتے ہیں جسم نہیں۔

چہارم: امر کے بارہ میں ہماری التماس یہ ہے کہ بے شک تاویل طلب امر کو تاویل کرنا چاہیے لیکن حقیقت کو چاہیے کہ تاویل نہ بگاڑے، اگر کوئی حقیقت برخلاف امر واقعی کے ہے تو بالمرہ حکم بطلان کا اس پر دینا چاہیے۔ نہ کہ بطلان کو مروڑ کے حق بنانا۔

پنجم: امر کے بارے میں جناب کی خدمت میں واضح ہو کہ لفظ بیٹے اور پہلوٹھی کا بائیبل میں دو طرح پر بیان ہوا ہے۔ یعنی ایک تو یہ کہ وہ یک تن ساتھ خدا کے ہو، دوم یہ کہ یک من ساتھ رضائے الٰہی کے ہو (ایک تن وہ ہے جو ماہیت میں واحد ہو، اور ایک من وہ ہے جو ماہیت کا شریک نہیں بلکہ رضا کا شریک ہو)۔ کس نبی یا بزرگ کے بارے میں بائیبل میں لکھا ہے کہ اے تلوار میرے چرواہے، اور ہمتا پر اٹھ۔ (زکریا۔۱۳۔۷)

اور پھر کس کے بارہ میں ایسا لکھا ہے کہ تخت داؤدی پر یہود صدقنو آوے گا۔ (یرمیاہ۔۲۳)،

اور کس نے یہ کہا کہ میں الفاء اومیگا قادر مطلق ہوں۔ اور کس کے بارہ میں یہ لکھا گیا کہ میں جو حکمت ہوں قدیم سے خدا کے ساتھ رہتے تھے۔ اور میرے وسیلہ سے یہ ساری خلقت ہوئی۔ اور یہ کہ جو کچھ خلقت کا ظہور ہے اسی کے وسیلہ سے ہے۔ خدا باپ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن اکلوتے (خدا) نے اسے ظاہر کر دیا۔ (یوحنا۱۔۱۸)۔

اب اس پر انصاف کیجئے کہ یہ الفاظ متعلق یک تن ہیں یا یک من کے۔ نیز یہ بھی ایک بات یاد رکھنے کے لائق ہے یسیعاہ ۹۔۱۔ میں کہ وہ جو بیٹا ہم کو بخشا جاتا ہے، اور فرزند تولد ہوتا ہے، وہ ان خطابوں سے مزین ہے۔ یعنی خدا قادر۔ اب۔ ابدیت شاہ سلامت مشیر عجوبہ تخت داؤدی پر آنے والا جس کی سلطنت کا زوال کبھی نہ ہوگا۔

ششم: جو آپ نے قرآن سے استدلال کیا ہے مجھے افسوس ہے کہ میں اب تک اس کے الہامی ہونے کا قائل نہیں، جب آپ اس کو الہامی ثابت کر کے قائل کر دیں گے تو اس کی سندات آپ کی مانی جائیں گی۔

ہفتم۔ جناب من! فطرت یا خلقت فعل الٰہی ہے۔ اور الہام قول الٰہی۔ فعل اور قول میں تناقض نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کوئی کلام مبہم معلوم ہووے یا بادی النظر میں مشکل معلوم ہو تو اس کی تاویل ہم معقولات ہی سے کریں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ورنہ کہاں جائیں گے۔ چنانچہ جناب نے خود ہی فرمایا ہے کہ امور تاویل طلب کی تاویل واجب ہے اور جناب اس سے بھی بڑھ کر فرماتے ہیں کہ تجربہ کے برخلاف ہم کچھ نہ لیویں گے۔تو گویا یہ بھی رجوع کرنا طرف فطرت کے ہے جس کے ساتھ ہم کلیۃً متفق نہیں ہیں۔

ہشتم: بجواب آٹھویں کے اتنی ہی عرض ہے کہ جہاں بیٹے حقیقی اور غیر حقیقی کی امتیاز بائبل میں نہ ہو تو ہماری عقل کو روک نہیں کہ ہم اس میں امتیاز نہ کریں اور دوسروں کے ساتھ بھی اگر یہی صفات ملحقہ ہوں جیسے مسیح کے ساتھ ہیں تو ہم ان کو بھی مسیح جیسا مان لیں گے۔۔

Awake, O sword, against my shepherd, and against the man that is my fellow, saith the Lord of the hosts; smite the shepherd, and the sheep will be scattered.(Zech 13:7 KJV)

Behold, the days come, saith the Lord, that I will raise unto David a righteous branch, and a king shall reign and prosper, and shall execute judgement and justice in the earth. In his day Judah shall be saved, and Israel shall dwell safely; and this is his name whereby he shall be called, the Lord Our Righteousness. (Jeremiah 23:5-6. KJV)

No man hath seen God at any time; the 'only begotton Son, which is in the bosom of the father, he hath declared him. (John:1: 18 KJV)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ فریق ثانی کے پہلے پرچہ کی بعینہٖ نقل ہے۔اب فریقین کے باقی پرچوں کا خلاصہ باختصار نقل کیا جاتا ہے۔اس اختصار کی وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے پرچہ اول کے بعد اس کا جو پرچہ نکلا ہے اس میں پرچہ اول کے سوال واصول ودلائل کا بار بار تکرار واعادہ ہوا ہے۔اور جہاں کوئی نئی بات کہی ہے وہ اصول سوال الوہیت مسیح سے اجنبی ہے۔ایسا ہی فریق ثانی کی طرف سے جو پرچہ اول کے بعد نکلا ہے وہ تکرار مطالب اور اجنبی باتوں کے بیان پر مشتمل ہے۔لہذا فریقین کی اصل کلام کو پورا پورا نقل کرنا عبث اور فضول اور بلا ضرورت اپنی اوقات کا خون کرنا ہے اور ان کے نقل میں خلاصہ واختصار واجب ہے۔اس خلاصہ سے ناظرین اس رائے کی تصدیق کریں گے اور خود بخود جان لیں گے کہ اس بحث کو فریقین نے بلا فائدہ طول دیا۔اور اصل بحث سے خروج کیا۔اور وہ اس خلاصہ کو پڑھ کر اس کے متعلق اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریویو کے منتظر نہ رہیں گے۔ ومعہذا ہم اس خلاصہ پر بھی ریویو کریں۔

خلاصہ پرچہ ۲۳ مئی۔ قادیانی: مرزا قادیانی نے پرچہ اول ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء میں صفحہ ۲ سے ۵ تک اصول دلائل پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء کا بہت تطویل کے ساتھ اعادہ کیا۔ پھر صفحہ ۵ میں کہا ہے کہ آدم کا بغیر باپ پیدا ہونا فریقین کے نزدیک مسلّم ہے۔ پھر صفحہ ۶ میں کہا کہ استقراء تام کی تسلیم سے خدا کی خالقیت کا انکار لازم نہیں آتا کیونکہ فریقین کی کتاب سے ثابت ہے کہ خدا تعالی نے جیسا زمین آسمان کو پیدا کیا ہے ویسا ہی اس کی مثل پیدا کرسکتا ہے۔ اور اس کی قدرت اور قوت جو استقراء سے ثابت ہے اس حد تک ختم نہیں ہوئی۔ پھر صفحہ ۷ میں کہا ہے کہ جو پیش گوئیاں ڈپٹی آتھم نے الوہیت مسیح کے متعلق پیش کی ہیں وہ زبردستی ان پر لگائی جاتی ہیں۔ ان پیش گوئیوں کو نہ مسیح نے اپنے اوپر لگایا نہ یہودیوں نے ان کو مسیح کے حق میں سمجھا اور نہ ان کے وہ معنی کئے جو عیسائی کرتے ہیں۔ آپ پہلے اصل عبرانی زبان میں ان پیش گوئیوں کو نقل کریں پھر ثابت کریں کہ مسیح نے ان کو اپنے اوپر لگایا ہے۔ پھر یہ بھی ثابت کریں کہ کل مفسرین اور یہودی ان کے یہی معنی کرتے ہیں، تو ہم اس کو قبول کریں گے۔

خلاصہ پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء فریق ثانی:

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲۳ مئی میں اول استقراء کی شرح کا سوال کیا ہے۔ پھر مرزا قادیانی کے اس اصول کو کہ الہام اپنی شرح آپ کرے، تسلیم کیا۔ مگر اس کے ساتھ یہ ضمیمہ لگایا ہے کہ الہام کو سمجھنے کے لئے عقل ایسی ہے جیسے آنکھ کیلئے خارجی روشنی۔ پھر کہا ہے ان پیش وئیوں کے معنی سمجھنے کیلئے یہودیوں کا اتفاق کیوں مانگا جاتا ہے؟ عبرانی لغت اور قواعد موجود ہیں جس لفظ پر آپ گرفت کریں گے، پیش کیا جائے گا۔ پھر کہا ہے پہلے نوشتوں میں یہ پیش گوئیاں مسیح پر لگائی گئی ہیں اور اس پر متی ۲۶ باب ۱۳، یسیعاہ ۶ باب ا تا ۱۲۔ بمقابلہ یوحنا ۱۲ باب ۴۰۔ ۴۱ وغیرہ کا حوالہ دیا ہے اور ۸ سطروں کو ناحق سیاہ کیا کیونکہ ان حوالہ جات میں سے عہد عتیق سے ایک بھی ایسا نہیں جس میں الوہیت کا ذکر یا اشارہ ہو۔ اور جدید سے جو اس الوہیت کا متضمن ہے اس کا ذکر پہلے پرچہ میں ہو چکا ہے۔ اور پھر پرچہ ۲۵ مئی میں مفصل ہوگا، یہاں اس کا مجمل ذکر فضول ہے۔ اخیر میں کتاب اللہ کے کمال اور نجات کی بابت سوال کیا ہے اور ایک اجنبی بحث کو چھیڑ دیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کو اس میں تطویل کرنے اور اصل بحث سے نکل جانے کا خوب موقع دے دیا۔

اس کے جواب میں قادیانی پرچہ دوم ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء میں خوب کھل کھیلا ہے اور کہیں کا کہیں نکل گیا۔

اس جواب میں قادیانی نے دس باتیں کہی ہیں۔

۱۔ڈپٹی آتھم جسم کو صرف مظہر اللہ جانتے ہیں اور اللہ روح کو جانتے ہیں تو کیوں صاف نہیں کہتے کہ ہم مسیح کو خدا جانتے ہیں۔

۲۔جسم کسی شخص کا اسکا جزء نہیں ہوتا کیونکہ وہ چند برس کے بعد بدل جاتا ہے اور ایک نیا جسم آجاتا ہے۔تو مسیح کا پہلا جسم جس کے ساتھ انہوں نے تولد پایا تھا کفارہ نہ ہوا اور کسی کام نہ آیا۔

۳۔اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح درحقیقت خدا تعالی ہے تو مظہر کہنے کی کیا ضرورت ہے۔کیا ہم انسان کو مظہر انسان کہہ سکتے ہیں۔

۴۔اگر حضرت مسیح کی روح انسانی روح نہ تھی تو اس کا ثبوت دیں کہ انہوں نے مریم کے رحم میں اس طریق اور قانون قدرت سے روح حاصل نہیں کی، جس طرح انسان حاصل کرتے ہیں۔

۵۔خدا اپنے صفات کاملہ میں تقسیم نہیں ہوسکتا۔ایک صفت بھی باقی رہ جائے تو اس پر خدا کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ پھر خدا تین کیونکر ہوگئے۔تفریق ناموں کی چاہتی ہے کہ کسی صفت میں کمی بیشی ہو۔مگر جب عیسائی مان چکے ہیں کہ کسی صفت میں کمی بیشی نہیں تو پھر تینوں اقنوم میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔

۶،جھاڑی کی جو تمثیل پیش کی گئی ہے اس کی نسبت سوال ہے کہ قرآن میں کہاں آیا ہے کہ یہ آواز کہ: میں تیرا رب ہوں، آگ سے آئی تھی۔

۷۔قرآن میں اس موقع پر کہاں کہا ہے کہ میں اسحاق، ابراہیم کا باپ ہوں۔

۸۔تورات میں یک تن، یک من کی تشریح کہاں ہے۔

۹۔اگر مسیح کو ابن اللہ کہنے سے یک تن ہونا نکالا ہے، تو اور انبیاء اس لقب کے زیادہ مستحق ہیں جن کو خدا کہا گیا ہے دیکھو یوحنا ۱۰۔باب ۳۵، ۔

۱۰۔ابن اللہ سے بڑھ کر تعریفوں کے متضمن جو مسیح کے حق میں پیش گوئیاں پیش کی گئی ہیں وہ ہماری شرط کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق نہیں۔ نہ یہودیوں نے ان کے وہ معنی کئے جو عیسائی کرتے ہیں۔ نہ حضرت مسیح نے۔ بلکہ حضرت مسیح نے ان کو صاف رد کر دیا ہے چنانچہ یوحنا ۱۰۔ میں ہے۔

My father which gave them to me, is greater than all, and no man is able to pluck them out of my Father's hand.

I and my father are one.

Then the Jews took up stones again to stone him.

Jesus answered them many good works have I shewed you from my Father, for which of those works do you stone me?

The Jews answered him, saying, for a good work we stone thee not; but for blasphemy; and because that thou, being a man, makest thyself God.

Jesus answered them, 'Is it not written in your law, I said, Ye are gods?

If he called them gods, unto whom the word of God came, and the scripture cannot be broken .

Say ye of him, whom the father hath sanctified, and sent into thw world, Thou blasphemest; because I said, I am the Son of God? (John 10: 29-36 KJV)

اس کے جواب میں ڈپٹی عبداللہ آتھم نے پرچہ اول ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء میں اول قادیانی کے اس امر کو تسلیم کر لینے پر کہ آدم کی پیدائش استقراء سے مستثنیٰ ہے، خوشی ظاہر کی ہے۔ پھر قادیانی کے سوال اول کے جواب سے سکوت اختیار کر کے اس کے دوسرے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ ہم انسانی جسم کو مسیح نہیں کہتے، اس کو مظہر اللہ کہتے ہیں، یعنی جائے ظہور اللہ۔ لہذا اس کا قائم و دائم رہنا کفارہ ہونے کیلئے ضروری نہ تھا۔

پھر اسکے تیسرے سوال کے جواب میں کہا کہ انسان میں تین چیزیں (جسم، جان، روح) علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مسیح کا خدایا مظہر اللہ ہونا ان ساری چیزوں سے علیحدہ ہے اور وہ قائم فی نفسہ ہے۔

پھر اس کی چوتھی بات کے جواب میں کہا ہے کہ مسیح کی انسانی روح قانون قدرت کے موافق پیدا نہیں ہوئی تاہم وہ خلقت میں مساوی ہے۔ اور ایک روح دوسری روح سے حاصل نہیں ہوتی۔ پھر کیوں کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسیح کی روح مریم کی روح سے حاصل ہوئی۔ کیوں نہ کہیں کہ وہ نئی مخلوق ہوئی۔ ماسوا اس کے الوہیت سے اس کو علاقہ نہیں۔ ہم بار ہا کہہ چکے ہیں کہ مظہر اللہ ماسوا انسانیت ہے۔

پھر بجواب سوال پنجم کہا ہے: تثلیث ایک صورت میں ایک ہے دوسری صورت میں تین جیسے بیچدی اور بے نظری ہے کہ ان میں ایک مثل بیچدی قائم فی نفسہ ہے دوسری مثل بے نظیری لازم وملزوم۔

پھر جواب سوال ششم قادیانی کے سورہ قصص، سورہ ق، سورۃ طٰہ سے جھاڑی سے یہ آواز آنا کہ: میں تیرا رب ہوں، نقل کر کے قادیانی کو شرمندہ کیا۔

پھر بجواب سوال ہفتم قادیانی اپنی غلطی کو مان کر یہ کہا ہے کہ یہ ذکر توریت میں ہے، نہ قرآن میں۔

پھر بجواب سوال ہشتم قادیانی یہ اعتراف کیا کہ یہ ہمارا استنباط واجتہاد ہے، توریت میں یہ صریح الفاظ نہیں ہیں۔

پھر بجواب سوال نہم ودہم قادیانی کہا ہے کہ کسی نبی کے حق میں وہ الفاظ نہیں کہے گئے جو مسیح کے حق میں کہے گئے ہیں۔ اور ذکریا ویسیعاہ یرمیاہ کے مذکورہ بالا کا اعادہ کیا ہے، اور کہا یوحنا ۱۰ باب ۲۵ میں مسیح نے تو ان پیشگوئیوں سے انکار کیا نہ اثبات بلکہ صرف یہودیوں کی دہان بندی کی۔

اس کے جواب میں قادیانی نے پرچہ ۲۴ مئی میں پہلے استقراء کی وہ شرح کی جو اس کے پرچہ اول سے منقول ہو چکی ہے۔ پھر ڈپٹی آتھم سے اس قاعدہ کو تسلیم کرنے کو نقل کیا ہے کہ الہام اپنی شرح آپ کرے مگر اس ضمن میں ایک ایسی بات ان کے ذمہ لگا دی ہے جو ان کے کلام سابق میں پائی نہیں جاتی (گو اس پر ڈپٹی آتھم کا سکوت کرنا اس کا اس کو قائل بناتا ہے) وہ یہ کہ آپ کے نزدیک الہام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے دعاوی کو آپ دلائل عقلیہ سے ثابت کرے۔ پھر اس بات پر ان کو وہ الزام دیا ہے جو قبل ازیں قادیانی کلام سے نقل ہوا۔ پھر انجیل یوحنا باب ۱۰ کی یہ اصل عبارت نقل کی ہے:

میرا باپ جس نے انہی مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے۔ اور کوئی انہیں میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں لے سکتا۔ میں اور باپ ایک ہیں۔ تب یہودیوں نے پھر پتھر اٹھائے کہ اس پر پتھراؤ کریں۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیوں نے اسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے۔اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ جب کہ اس نے انہیں، جن کے پاس خدا کا کلام آیا، خدا کہا۔اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو۔تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا، اور جہاں میں بھیجا ہے، کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا، میں خدا کا بیٹا ہوں۔،

پھر کہا، اب ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہودیوں کا یہ اعتراض اور خیال تھا کہ مسیح اپنے تئیں خدا کا حقیقی بیٹا قرار دیتا ہے۔اس کے جواب میں حضرت مسیح نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ مجھ میں کوئی بات زیادہ نہیں۔ دیکھو تمہارے حق میں تو خدا کا اطلاق بھی ہوا ہے۔اب ظاہر ہے کہ اگر مسیح درحقیقت اپنے تئیں ابن اللہ جانتے تو اس بحث اور پرخاش کے وقت مرد میدان ہو کر صاف کہتے کہ میں درحقیقت ابن اللہ ہوں اور وہ تمام پیش گوئیاں پیش کر دیتے جو ڈپٹی صاحب نے پیش کی ہیں۔اور یہ کہتے کہ تم تو صرف خدا کا بیٹا کہنے پر ناراض ہو گئے ہو میں تو بموجب فلاں وفلاں پیشگوئی قادر مطلق بھی ہوں۔ خدا کا ہمتا بھی ہوں۔کون سا مرتبہ خدائی ہے جو مجھ میں نہیں ہے۔

آخر میں مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ یہودیوں کا اتفاق اس لئے طلب کیا گیا ہے کہ مسیح نے خود کہا ہے کہ فقیہہ وفریسی موسیٰ کی گدی پر ہیں، وہ جو کچھ تمہیں ماننے کو کہیں وہ عمل میں لاؤ، ولیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں پر کرتے نہیں۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ دوم ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء میں انجیل کی فضیلت وکمال اسی انجیل کے حوالوں سے بیان کی جس کو اصل مدعا سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر مرزا قادیانی کے معنی استقراء کو تسلیم کر کے کہا ہے کہ مسیح کا مقدمہ اس سے مستثنیٰ ہے جس پر پیش گوئیاں سابق الذکر دلیل ہیں۔مزید براں مسئلہ کثرت فی الوحدت عہد عتیق میں موجود ہے۔

اول پیدائش باب ۱ آیت ۲۶ میں کہ خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورتوں اور اپنی شکلوں پر بنا دیں۔ اور پیدائش ۳ باب۔ آیت ۲۲ میں کہ انسان نیک وبد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا ہے۔ پھر یہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوں سے اور سرسید احمد خان سے جا لپٹے ہیں اور ان کی تاویل کی عدم صحت کے مظہر ہوئے۔ پھر کہا، الوہیت مسیح ادراک سے باہر ہے اور ہم نے اس کا امکان عقل سے ثابت کر دیا ۔

آخر میں یوحنا باب ۱۰ کا وہی جواب دیا جو پہلے پرچہ ۲۳ مئی میں دے چکے ہیں۔

And God said, 'Let us make man in our image. (Genesis 1:26)

So God created man in his own image, in the image of God created he him; male and female created he them. (Genesis 1:27)

And the Lord God said, behold, the man is become as one of us, to know good and evil. (Genesis3:22)

اس کے جواب میں قادیانی نے پرچہ اول ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں قرآن کے کمال کی بحث کی ہے جس کو اصل سوال الوہیت سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲۵ مئی میں ایک فہرست پیش کی ہے جس میں پہلے الوہیت مسیح کے ثبوت میں یرمیاہ باب ۲۳ آیت ۶ سے نقل کیا ہے:۔

اس کے دنوں جوڈا نجات پاوے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اس کا یہ نام رکھا جاوے گا، خداوند ہماری صداقت اصل میں ہے۔ یهودا صد قنیو ۔

پھر یسعیاہ ۷ باب ۱۴ سے نقل کیا ہے:

دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام ایمانوایل رکھیں گے۔ تم منصوبہ باندھو پھر وہ باطل ہوگا۔ حکم سناؤ پر وہ نہ ٹھہرے گا کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

Behold, the days come, saith the Lord, that I will raise unto David a righteous branch, and a king shall reign and prosper, and shall execute judgement and justice in the earth. In his day Judah shall be saved, and Israel shall dwell safely; and this is his name whereby he shall be called, the Lord Our Righteousness. (Jeremiah 23:5-6. KJV)

Therefore the Lord himself shall give you a sign: behold, a virgin shall conceive, and bear a son and shall call his name Im-man-u-el.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Butter and Honey shall he eat, that he may know to refuse the evil and choose the good

(Isaiah:14-15)

اوراس کی تائید میں چند حوالے اور دیئے ہیں۔ پھر مسیح کے چند لازمی صفات سے اس کی الوہیت ثابت کی ہے اوراس پر عہد جدید کا حسب تفصیل ذیل حوالہ دیا ہے:

اول ازلیت۔ اس کے ثبوت میں یوحنا اباب سے یہ عبارت نقل کی ہے:

ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس سے موجود ہوئی ہیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اس کے ہوئی ہو۔

In the beginning was the word, and the word was with God, and the word was God.

The same was in the beginning with God.

All things were made by him; and without him was not any thing made that was made.

(John1:1-3)

اور یوحنا ۸ باب ۵۸ سے نقل کیا ہے۔:

یسوع نے کہا: میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام ہو، میں ہوں۔

اور مکاشفات اباب ۸ سے نقل کیا ہے کہ:

میں الفا اور اومیگا، اول آخر، جو ہے اور تھا، اور آنے والا قادر مطلق ہوں۔

I am Alpha and Omega, the beginning and the ending, saith the Lord, which is, and which was, and which is to come, the Almighty (Revelation 1:8)

دوم خالقیت: اس کے ثبوت میں یوحنا اباب ۳۔۴ سے نقل کیا ہے:۔

سب چیزیں اسی سے موجود ہوئیں۔ کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اس کے ہوئی ہو۔

سوم: محافظ کل ہستی۔ اس کے ثبوت میں فلسی اباب ۱۷ سے نقل کیا ہے:

وہ سب سے آگے ہے اور اس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔

چہارم: لاتبدیل۔ اس کے ثبوت میں عبرانی ۱۳۔۸ سے نقل کیا ہے:

www.KitaboSunnat.com

یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک ایکسان ہے۔

پنجم: ہمہ دانی۔اس کے ثبوت میں مکاشفات ۲۔۲۳ سے نقل کیا ہے:

میں وہی ہوں یعنی مسیح جو دلوں اور گردوں کا جانچنے والا ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کا بدلہ دونگا۔

ششم: حاضر وناظر۔(مکانی)۔اس کے ثبوت میں متی ۱۸۔۲۰ سے نقل کیا ہے:۔

جہاں دو یا تین میرے نام پر اکھٹے ہوں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔(زمانی) اس کے ثبوت میں متی ۲۸۔۲۰۔یوحنا ۱۱۔۲۵ کا صرف حوالہ دیا ہے۔

ہفتم: قادر مطلق۔اس کے ثبوت میں یوحنا ۵۔۲۱ سے نقل کیا ہے:

جس طرح باپ مردہ اٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے جلاتا ہے۔

اور مکاشفات ۱۔۸ سے قول سابق الذکر نقل کیا ہے۔

ہشتم: جس کو خوش بیانی سے سوم قرار دیا ہے۔المسیح مالک کل ہے:

اس کے ثبوت میں رومی ۱۴ باب ۹ سے نقل کیا ہے کہ:

مسیح اس لئے ہوا، اور اٹھا اور جیا کہ مردوں اور زندوں کا بھی خداوند ہوا۔تمطاؤس ۶۔۱۵، اعمال ۱۰۔۲۶ وغیرہ۔

نہم (یابقول آتھم چہارم): مسیح کل عالم کا اختیار رکھتا ہے: اس کے ثبوت میں متی ۲۸، ۱۸ سے نقل کیا ہے کہ:

یسوع نے پاس آکر اسے کہا کہ آسمان وزمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے۔

دہم (یابقول آتھم پنجم) المسیح کی پرستش: اس کے ثبوت میں متی ۲۔۱۱ وغیرہ کو پیش کیا ہے

یازدہم (یابقول آتھم ششم): المسیح سے دعا مانگی جاتی ہے: اس کے ثبوت میں اعمال ۷۔۵۹ وغیرہ کو پیش کیا ہے۔

دوازدہم (یابقول آتھم ہفتم): المسیح دنیا کی عدالت کرے گا: اس کے ثبوت میں متی ۱۶۔۲۷ سے نقل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے:

مسیح ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق بدلہ دے گا۔

سیز دہم (یا بقول آتھم ششم): المسیح گناہ بخشتا ہے اس کے ثبوت میں متی ۹۔۶ سے نقل کیا: ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔

چہار دہم (یا بقول آتھم نہم): مسیح اپنے فرشتوں کو بھیجتا ہے۔اس کے ثبوت میں مکاشفات ا۔اور متی ۱۳ ۔۴۱ پیش کیا ہے۔

ان حوالہ جات وعبارات کو نقل کرنے کے بعد ڈپٹی آتھم نے ایک نوٹ کے ضمن میں کہا ہے کہ اگر مسیح محض انسان ہوتا تو صفات مذکورہ بالا جو فقط ذات باری پر عائد ہو سکتی ہیں اس پر کس طرح عائد ہو سکتیں۔

اس کے جواب میں مرزا قادیانی پرچہ دوم ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں وہی پرانا رونا رویا ہے کہ یہ پیش گوئیاں میری شرط کے موافق نہیں۔میری شرط یہ تھی کہ پہلے الہامی کتاب سے دعوی الوہیت پیش کیا جاوے پھر عقلی دلائل سے ان کا ثبوت دیا جاوے اور پیش گوئیاں عقلی دلائل نہیں، بلکہ خود دعاوی ہیں جو محتاج ثبوت ہیں ۔اسکے بعد وہی پرانا قول مسیح کا یوحنا باب ۱۰ سے نقل کیا اور کہا کہ اس قول میں مسیح نے اپنی الوہیت سے صاف انکار کیا ہے۔اس کے بعد کہا کہ مسیح خدا یا خدا کا بیٹا ہوتا تو یہودیوں کے جواب میں بقول ڈپٹی آتھم ڈر نہ جاتا اور تقیہ نہ کرتا بلکہ صاف الوہیت کا مدعی ہوتا اور اسکے ثبوت میں پیش گوئیاں پیش کرتا۔اور دوسرا ثبوت اپنی الوہیت کا یہ پیش کرتا کہ میں نے فلاں چیز پیدا کی ہے۔اسکے بعد ان پیش گوئیوں کے مقابلہ ومعارضہ میں چار مقام انجیل کے پیش کیے ہیں

اول وہ مقام جس میں مسیح نے قیامت کے علم سے لاعلمی ظاہر کی تھی۔

دوم وہ مقام متی ۱۹۔۱۶ جس میں آپ نے اس شخص کو جس نے آپ کو نیک فرمایا تھا، فرمایا ہے کہ کوئی نیک نہیں مگر ایک خدا۔

سوم وہ مقام متی ۲۰۔۲۰ جس میں آپ نے بہشت کے دائیں بائیں بیٹھانے کی درخواست کے جواب میں فرمایا کہ اس میں میرا اختیار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم وہ مقام متی ۴۶۔۳۸ جس میں آپ کا صلیب سے بچنے کیلئے رو رو کر دعا کرنا پایا جاتا ہے۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ آپ نے حواریوں سے بھی دعا کرائی تھی جیسے عام انسان مصیبتوں کے وقت مسجدوں میں جا کر دعائیں کراتے ہیں، مگر وہ دعا قبول نہ ہوئی۔ پھر کہا اس سے وہ تمام پیش گوئیاں ردّ ہو گئیں۔

آخر میں قادیانی نے یہ کہا کہ اگر آپ مسیح کو قادر مطلق کہتے ہیں تو اس سے نشان طلب کریں۔ اور میں خدا تعالی سے (جو درحقیقت قادر مطلق ہے نہ بگفتن اور وہ مجھ سے بالمقابلہ نشان دکھانے کا وعدہ کر چکا ہے) طلب کرتا ہوں ۔اگر بالمقابلہ میں نشان دکھانے سے قاصر رہا، یا آپنے بھی میرے مقابلہ میں کوئی نشان دکھا دیا تو میں ہر ایک سزا اپنے اوپر اٹھا لوں گا۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ اول ۲۶ مئی میں اکثر پرانی باتوں کا اعادہ کیا اور بعض جو نئی لکھیں وہ اصل مدعا سے اجنبی لکھیں۔

اول یوحنا باب ۱۰ کا وہی پرانا جواب دیا۔ اس میں اس قدر بڑھا دیا کہ یہ جواب اپنی انسانیت کی نظر سے دیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی انسانیت سے بھی اپنے آپ کو ابن اللہ کہوں تو اس سے کچھ زیادہ نہیں کہ تمہارے نبی خدا کہلائے۔

پھر کہا کہ وہ اپنی انسانیت میں بھی مخصوص اور مرسلہ شخص تھا جس کے معنی الوہیت کے کئے گئے ہیں۔

پھر کہا کہ اس نے جو قیامت اور بہشت کے دائیں بائیں بٹھانے کے اختیار کی نفی کی ہے اس کے انسان ہونے کی نظر سے ہے۔ اور ایسے ہی نیک ہونے کی اور اکیلے خدا کے نیک ہونے کا اثبات اس شخص کے خطاب میں دیا جو اس کو نیک نہ سمجھتا تھا۔

پھر کہا کہ قرآن کا راہ نجات میں کمال کیونکر ہے۔

کہا کلمہ توحید سے حصول نجات ناممکن ہے، شیطان بھی خدا کو ایک جانتا اور ایک کہتا تھا

اور کہا کہ صداقت محتاج دلیل نہیں ہوتی لہذا وہ پیش گوئیاں جو خود صداقت ودلائل ہیں، محتاج ثبوت ودلائل نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کہا کہ مسیح نے بحیثیت انسانی کچھ نہیں بنایا مگر بحیثیت الوہیت سب کچھ اس نے بنایا۔

مسیح یہودیوں سے ڈر نہیں گیا بلکہ ان کے غصہ کو فرو کیا۔

پھر کہا کہ مسیح نے مظہر اللہ ہو کر وہ صفات ظاہر کئے ہیں جو اور طرح پر نہ ہو سکتے تھے۔

اور کہا کہ خدا کا باپ ہونا متی سے ثابت ہے:

خدا محبت ہے۔ یوحنا ۳۔ ۱۶۔ خدا روح ہے۔ یوحنا ۴۔ ۲۴۔

اور کہا کہ کثرت فی الوحدت توریت میں صاف لکھی تھی اور اس پر آیات منقولہ سابق کا حوالہ دیا۔

اور کہا فریسی اور فقیہوں کے حق میں مسیح کے قول کے (جو قادیانی نے پرچہ ۲۴ مئی میں دیا ہے) یہ معنی ہیں کہ وہ لوگ مخالف توریت ہیں۔

اور کہا کہ بدن مسیح کے زوال کو کفارہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس کے جواب میں قادیانی نے پرچہ اول ۲۶ مئی میں کمال ونجات کی طولانی اور اجنبی بحث کی ہے اور اس کا ثمرہ نجات یافتہ سے نشان نمائی وصدور کرامات قرار دیا ہے۔ اور اس میں اپنے مخاطب سے چیلنج (طلب موازنہ ومقابلہ) کیا اور کہا کہ اگر آپ نجات پر ہیں تو نشان دکھاویں یا اپنے عجز کا اقرار کر کے مجھ سے نشان طلب کریں۔ مجھے خدا تعالی نے فتح اور نشان نمائی کا وعدہ دیا ہے میں ضرور نشان دکھاؤں گا اور آپ پر فتح پاؤں گا۔

عبداللہ آتھم نے اس کے جواب میں پرچہ ۲۶ مئی یوحنا باب ۱۰ کا وہی پرانا جواب دیا ہے کہ مسیح نے یہودیوں کو یہ کہا تھا کہ میں انسان ہو کر بھی اپنے آپ کو ابن اللہ کہہ سکتا ہوں۔ اور کہا ہے کہ اس جواب کی نسبت یہ کہنا کہ مسیح نے یہ کیوں نہ کہا کہ میری الوہیت کی تصدیق فلاں فلاں پیش گوئی میں ہے،۔ خدا کی کلام میں چون وچرا کرنا ہے۔ اور یہ کہنا ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ خدا نے دو آنکھیں پیشانی کے پیچھے کیوں نہ لگا دیں۔

پھر کہا کہ قادیانی نے یہ سچ نہیں کہا کہ مسیح نے حواریوں سے دعا چاہی۔

پھر کہا کہ نشان دکھانے سے ہم عاجز ہیں۔ اپنے اندر اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ لیکن جناب کو اس پر ناز ہے تو آپ نشان دکھاویں۔ یہ تین شخص پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک اندھا، ایک لنگڑا، ایک گونگا۔ آپ ان کو اچھا کر دکھائیں۔ اور خلق خدا پر رحم کریں اور اپنا چیلنج پورا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کہا کہ نجات کے بارہ میں جو آپ نے کہا ہے اس کی پڑتال ہم آئندہ کریں گے کیونکہ اس کا موقعہ وہی ہے، جب ہمارے حملے شروع ہوں گے (اس قول میں ڈپٹی آتھم نے صاف اقرار کیا کہ اس موقعہ پر نجات کی بحث اجنبی ہے اور یہ نہ سوچا کہ پھر ہم نے اس بحث کو کیوں چھیڑا۔ اور پرچہ ۲۳، و۲۶ مئی میں کیوں اس کی بابت سوال کیا اور قادیانی کو خروج از بحث کا کیوں موقعہ دیا)۔

اس کے جواب میں قادیانی نے پرچہ دوم ۲۶ مئی میں پھر مسیح کا قول یوحنا باب ۱۰ سے پیش کیا۔ اور لفظ مخصوص اور مرسل کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ الفاظ موسیٰ اور ہارون کے حق میں کہے گئے ہیں اور اس پر چند حوالے دیئے۔

پھر نشان نمائی کی درخواست کا جواب یہ دیا ہے کہ ایسے خاص نشان دکھانا مسیحیوں کے لئے حضرت عیسیٰؑ نشان قرار دے گئے ہیں اور فرما گئے ہیں کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہاری یہ علامت ہے کہ بیمار پر ہاتھ رکھو گے وہ چنگا ہو جائے گا۔ اور حضرت مسیح یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے چلا جا تو وہ چلا جاتا۔ بناء علیہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہی ان بیماروں پر ہاتھ رکھ کر انکو چنگا کر دیں۔ ورنہ رائی برابر بھی ایمان ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

پھر کہا کہ یہ الزام ہم پر عائد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہماری یہ نشانی مقرر نہیں کی۔ اور یہ کہیں نہیں فرمایا کہ تم کو یہ اقتدار دیا جائے گا کہ تم اقتداری طور پر جو نشان چاہو گے دکھاؤ گے بلکہ صاف فرمادیا ہے قل انما الآیات عند اللہ (یعنی ان کو کہدے کہ نشان اللہ کے پاس ہیں)۔ جس نشان کو خدا چاہتا ہے اس کو ظاہر کرتا ہے۔

(یہاں تو یہ تصریح ہے اور کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۵۔ ۶۷ وغیرہ میں اہل کمال کیلئے اقتداری خوارق حاصل ہونے کا دعویٰ کیا۔ صفحہ ۶۷ میں کہا ہے اور ہمارے ہادی و مقتدی نبی ﷺ نے یہ اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکھلائے بلکہ ان خوارق کا ایک لمبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی امت میں چھوڑ دیا۔ محمد حسین)

اور کہا حضرت مسیح بھی اقتداری نشان دکھانے سے عاجز رہے،

مرقس ۱۸۔ میں ہے کہ اس نے فریسیوں سے آہ کھینچ کر نشان دکھانے سے صاف انکار کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں نے کہا تھا کہ مسیح اسرائیل کا بادشاہ ہے تو صلیب سے اتر آوے، مسیح نہ اتر سکے۔

متی ۱۲۔ ۳۸ میں ہے کہ اس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان نہ دکھلایا جاوے گا۔

اور کہا کہ خدا تعالی نے مجھے جو نشان دکھانے کا وعدہ دیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا نشان ہوگا جو انسانی طاقتوں سے باہر ہوگا۔ معلوم نہیں کہ کس طور کا ہوگا۔ اگر میں اس میں جھوٹا نکلوں تو جو سزا آپ چاہیں مجھے منظور ہے۔ اور اگر مجھ سے ایسے خاص نشان چاہیں گے جیسے حضرت مسیح بھی نہیں دکھا سکے، بلکہ سوال کرنے والوں کو گالیاں سنا دیں تو میرے نزدیک ایسے نشان دکھانے کا دم مارنا کفر ہے (کتاب دافع الوساوس میں اس کفر کا آپ دم مار چکے ہیں۔ محمد حسین)

اس کے جواب میں آتھم نے پرچہ ۲۷ مئی میں پہلے راہ نجات و نشانی نجات کی بحث کو آئندہ ہفتہ پر ملتوی کیا (اب آپ کو سوجھا کہ اس اجنبی بحث کو ہم نے بے وقت چھیڑا تھا۔ محمد حسین)۔

پھر قول یوحنا باب ۱۰ کی نسبت کہا کہ ہم اس کا جواب بارہا دے چکے ہیں۔ اس کا اعادہ و تکرار کیوں چلا جاتا ہے۔

پھر لفظ مخصوص و مرسل کے بحق غیر مسیح مانے جانے سے انکار ظاہر کیا۔

پھر کہا کہ عیسائی مذہب میں نشان نمائی کی علامت ہمیشہ کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی علامت محبت ہے اور اس پر اعمال ۸۔ ۱۴؛ اول قرنطی ۱۳ کا حوالہ دیا۔

پھر کہا کہ مسیح نے مطلق نشان دکھانے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ خاص کر بد اور حرامکار لوگوں کو جو نشان دیکھ کر ٹھٹھا کرنے کو مزید نشان مانگتے تھے، نشان دکھانے سے انکار کیا۔

پھر کہا کہ حرام کار کو بد اور حرام کار کہنا گالی نہیں۔ آپ ایک معصوم نبی کی طرف گالی دینے کو منسوب کرتے ہیں اور آپ اسلام کی موافقت نہیں کرتے۔

اس کے جواب میں قادیانی پرچہ ۲۷ مئی میں وہی پرانا رونا رویا ہے کہ میرے سوال کا جواب میری شرط کے موافق نہیں دیا۔ شرط یہ تھی کہ پہلے انجیل سے دعوی الوہیت مسیح پیش کیا جاوے، پھر اسی انجیل سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عقلی دلائل نکالے جائیں۔ مگر ڈپٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ بجائے دلائل عقلیہ، انجیل ہی کی چند پیشگوئیوں کو، جو خود دعاوی ہیں، نہ دلائل، پیش کر دیا ہے ۔ ایسے دعاوی تو ہندو بھی اپنے پرانوں اور شاستروں سے پیش کرتے ہیں اور ان سے برہما، بشن، مہادیو، کی الوہیت ثابت کرتے ہیں۔ پھر جب ان کے نقلی دلائل سے برہما، بشن، مہادیو کی الوہیت ثابت نہ ہوئی تو ان پیش گوئیوں سے مسیح کی الوہیت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔

پھر انجیل یوحنا باب ۱۰ سے قول پیش کیا۔ اور اس سے مسیح کا انکار الوہیت نکالا جو قادیانی کی کلام سابق میں نقل ہو چکا ہے۔

پھر ان پیش گوئیوں کے مقابلہ میں چند آیات قرآن کو پیش کیا جن میں یہ بیان ہے کہ یہود و نصاری کے معبود عزیر و مسیح و احبار و رہبان لائق عبادت نہیں ہیں، یہ لوگ کسی چیز کے خالق نہیں

پھر اس کے بیچ میں محض اجنبی بات یہ بھی کہدی کہ مسیح نے کہا ہے کہ روح حق آوے تو تمہیں سچائی کی راہ بتاوے اور اس سے آنخضرت ﷺ مراد ہیں نہ روح القدس۔

پھر ڈپٹی آتھم کے اس بات کا کہ، چاند سورج وغیرہ حضرت مسیح نے پیدا کئے، یہ جواب دیا ہے کہ یہ دعوی ہے نہ کہ دلیل۔

پھر عیسائیت میں نشان نمائی کے عام ہونے پر یوحنا ۱۴۔۱۲ سے نقل کیا کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، جو میں کام کرتا ہوں وہی کام کریگا۔ پھر اس کی دستاویز سے عیسائیوں سے نشان طلب کیا۔

پھر کہا کہ مسیح نے اگر خاص لوگوں کو نشان دکھانے سے انکار کیا تھا جو دیکھ چکے ہیں تو میں بھی تم کو ایک نشان دکھا چکا ہوں جس کا نور افشاں ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء میں ذکر ہے (یعنی پھر مجھ سے دوبارہ نشان مانگتے ہو تو میں بھی انکار کر سکتا ہوں جیسا کہ مسیح نے کیا تھا)۔

پھر اخیر میں کہا کہ میں آئندہ بھی نشان دکھانے کو تیار ہوں صرف درخواست اور تحریر شرائط کی دیر ہے

پھر گالی دینے کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ الزامی جواب ہے۔ آپ ہی کے مذہب کے موافق کہا گیا ہے ۔ میں حضرت مسیح کو سچا نبی مانتا ہوں۔

اس کے جواب میں قادیانی کے دوسرے خصم ڈاکٹر ایچ ایم کلارک، ڈپٹی آتھم کی بیماری کی علت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے میدان میں آئے اور انہوں نے بھی اپنے پرچہ اول ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء میں کئی پرانی باتیں آتھم کی کہی ہوئی کہیں۔ اور کچھ نئی کہیں جن میں بعض اصل مقصود سے اجنبی ہیں۔

اول آپ لکھتے ہیں۔ المسیح اور رام چندر، اور جلالی انجیل اور ہندوؤں کی کتابیں یکساں نہیں۔ ایسی تشبیہ گناہ ہے۔

۲۔ مدعیان الوہیت اگر جھوٹے ہوئے ہیں تو ان میں کوئی سچا بھی ضرور ہوگا، جیسے کھوٹے روپئوں میں کھرا بھی ہوتا ہے۔

۳۔ پیش گوئیاں جو پیش کی گئی ہیں خود صداقتیں ہیں نہ دعاوی۔ ان کو عقل سے پرکھنا ہمارا حق نہیں۔ خدا کی شہادت سب سے بڑھ کر ہے۔

۴۔ ان سب پیش گوئیوں کو مسیح نے اپنے اوپر کئی دفعہ لگایا ہے۔ دیکھو متی باب ۲۳۔ ۴۱۔ یوحنا ۵۔ ۲۹۔ متی ۱۱۔ ۱۰ وغیرہ۔

۵۔ یوحنا باب ۱۰ کا جواب کئی بار دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں کیوں خیال میں نہیں آتا۔ مسیح نے الوہیت کا دعوائے پختہ کیا آپ نے فرمایا ہے:

ابتدا میں کلام تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ کلام خدا تھا۔ کلام مجسم ہوا۔ جس کے پاس کلام پہنچا اس کا اتنا درجہ ہوگیا تو تم کلام مجسم کو کہتے ہو، کہ کفر بکتا ہے۔

۶۔ لفظ مخصوص کا غیر مسیح کے حق میں استعمال ہونا جن حوالوں سے آپ نے بتایا ہے ان کا پتہ ندارد ہے۔ لفظ مرسل یا بھیجا گیا مسیح کے حق میں اور ہی طرح تھا۔

یوحنا ۱۶۔ ۱۸ میں ہے: میں باپ سے نکلا ہوں اور پھر باپ کے پاس جاتا ہوں۔

۷۔ مسیح نے جو یوحنا ۱۰ میں کہا ہے اس کی نسبت آپ کا یہ کہنا کہ مسیح نے یوں کیوں کہا، یوں کیوں نہ کہا ، اس بزرگ نبی سے اپنے آپ کو دانا کہنا ہے۔

۸۔ بموجب یوحنا باب اول مسیح نے سب کچھ بنایا، آپ نہیں مانتے تو انجیل کو جھوٹی کہیں

۹۔ مسیح نے انکار علم قیامت وغیرہ صفات بشری میں اپنے آپ کو فرو کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔رائی کے دانہ برابر ایمان ہم لوگوں میں نہ ہونیکے دعوی میں آپ نے ہمارے سر پر پشمینہ میں لپیٹ کر جوتی چلائی ہے۔اس باب میں جو آپ نے مرقس باب ۱۶ پر بنیاد قائم کی وہ خام ہے۔اس میں حال کے لوگوں کے لئے نشانی کا بیان ہے نہ آئندہ کے لوگوں کے لئے۔مسیح نے صاف کہہ دیا ہے کہ دائمی نشان جس سے دنیا جانے گی کہ تم میرے ہو، نہ کرامات ومعجزہ پر، محبت ہے۔دیکھو یوحنا ۱۳: ۳۴۔۳۵۔یوحنا ۱۲۔۱۴ میں مسیح حواریوں سے مخاطب تھے نہ آپ سے اور نہ مجھ سے۔

۱۱۔معجزہ ونشان ابتدا میں تھے تا کہ دینی تعلیم کو کامل کریں نہ ہمیشہ کے لئے کیونکہ جو شئے ایک دفعہ کامل کی گئی اس کو دوبارہ کامل کرنے کی ضرورت نہیں۔

۱۲۔مسیح معجزہ دکھانے سے انکاری نہیں ہوئے۔اس وقت بھی انہوں نے یونس نبی کا معجزہ دکھانے کا وعدہ کیا تھا۔

۱۳۔مسیح کے صلیب سے اتر نہ آنیکی وجہ یہ تھی کہ یہودی سنگدل تھے، وہ ایمان نہ لاتے۔

۱۴۔انسان کا بدن چار سال بعد تبدیل نہیں ہوتا بلکہ سات سال کے بعد ہوتا ہے۔آپ کے نزدیک ایسی تبدیلی کے باعث کفارہ محال ہے تو چاہیے کہ سات برس کے بعد شوہر اپنی بیوی کا خاوند نہ ٹھہرے، نہ باپ بچوں کا والد۔جب سات برس گذر جائیں دوبارہ نکاح رجسٹریاں کرائیں

مرزا قادیانی نے پرچہ ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء میں اکثر پرانی باتوں کا اعادہ کیا ہے اور جونئی کہیں وہ اجنبی اور فضول کہیں۔اولاً آپ کہتے ہیں کہ الوہیت مسیح کی قرآن نفی کرتا ہے۔پھر اس مضمون کی چند آیتیں اور نقل کیں۔

۲۔یہودی کسی ایسے مسیح کے منتظر نہ تھے جو دنیا میں خدا بن کر آنیوالا ہے باوجود یکہ وہ ان پیش گوئیوں کو دن رات پڑھتے تھے جن سے مسیح کی الوہیت نکالی جاتی ہے کسی نے ان کے وہ معنی نہ سمجھے جو عیسائی کہتے ہیں۔وہ سب کے سب متعصب نہ تھے۔

۳۔توریت خروج ۲۹ باب ۳ میں صاف لکھا ہے کہ تم زمین کی کسی چیز کو خدا نہ بناؤ۔اور لکھا ہے کہ اگر کوئی نبی معجزہ دکھا کر غیر معبودوں کی پیروی کو کہے تو تم اس کی بات نہ سنو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔مسیح نے خود فرمایا ہے کہ حیات ابدی یہ ہے کہ وہ تجھے اکیلا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تم نے بھیجا ہے جانیں۔یوحنا ۱۷۔۳۔

۵۔بھیجا کا لفظ توریت کے کئی مقام میں ان ہی معنوں سے ہے کہ خدا تعالیٰ کسی بندہ کو نبی بنا کر بھیجے۔عیسائی اس لفظ کے اور معنی ثابت کریں تو بطور شرط جو چاہیں وصول کریں۔

۶۔عیسائیوں میں سے فرقہ یونی ٹیرین (unitarian) مسیح کو خدا نہیں مانتے۔کیا وہ انجیل کو نہیں مانتے، یا ان پیش گوئیوں سے واقف نہیں۔

۷۔خود مسیح نے یوحنا باب ۱۰ میں اپنے تئیں خدا کہنے میں دوسروں کا ہم رنگ قرار دیا ہے اور قیامت کے علم سے لاعلمی ظاہر کی ہے اور اپنے آپ کو نیک کہنے کی اجازت نہیں دی۔

۸۔مسیح نے کہا ہے کہ پیش گوئیوں کے معنی وہ کرو جو یہودی کرتے ہیں۔

۹۔آپ کے معجزات دوسرے نبیوں سے کم ہوئے ہیں بوجہ اس تالاب کے جس کی مٹی میں صحت امراض کی تاثیر تھی۔

۱۰۔عقل بھی ان نامعقول خیالات کے مخالف ہے۔پھر اسقدر حملے اس عقیدہ الوہیت پر ہو رہے ہیں تو آپ کو الوہیت مسیح کیلئے ایسا ثبوت دینا چاہیے جس میں کوئی اختلاف نہ کر سکتا۔

۱۱۔یہ پیشگوئیاں ایسی نہیں، ان کی بابت اول یہودیوں سے فیصلہ کیجئے۔پھر یونی ٹیرین سے، پھر مسلمانوں کے سامنے ان کو پیش کیجئے۔

۱۲۔نشان دکھانا مسیح کے مخاطبوں حواریوں سے مخصوص ہے تو چاہیے کہ تمام انجیل ان ہی سے مخصوص ہو جس کی اخلاقی تعلیم میں حواری ہی مخاطب تھے۔

۱۳۔اخیر میں نشان دیکھنے یا دکھانے کا بڑی تطویل کے ساتھ سوال کیا اور اسی کو پورا فیصلہ ٹھہرایا اور کہا عیسائی مذہب کیوں بے پھل ہے کہ آپ نشان نہیں دکھا سکتے۔

اس کے جواب میں ڈاکٹر کلارک نے پرچہ دوم ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء میں بہت سی پچھلی باتوں کا اعادہ کیا اور کچھ نئی باتیں کہیں جن میں بعض اصل مقصود سے اجنبی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول آپ کہتے ہیں کہ یہودی گمراہ اور سنگ دل تاریکی کے بیٹے پیش گوئیوں کا فیصلہ ان کے سپرد کیوں ہوتا ہے۔

۲۔ یونی ٹیرین کوئی عیسائی فرقہ نہیں۔ (عیسائیو! کیا ڈاکٹر کلارک کا یہ قول حق ہے؟ محمد حسین)۔

۳۔ ایسی دلیل پیش کرنے سے جس میں کسی کا شک واختلاف نہ ہو خدا بھی عاجز ہے۔ خدا کے وجود سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز روشن نہیں، ہزاروں احمق اس میں بھی اختلاف کرتے ہیں

۴۔ عیسائی مذہب کو بے پھل کہا ہے۔ اس میں ہم کو منافق اور ریا کار قرار دیا ہے۔ پہلے تو آپ کا دعوی پیغمبری سنا جاتا تھا، اب آپ دعوی الوہیت کرنے لگے۔ دلوں کی باتیں بتانے لگے

۵۔ اگر خدا کی ذات کو ہم سمجھ لیں تو پھر ہم اس کے مساوی ہو گئے۔ اس لئے میں محمدی توحید کا قائل نہیں۔ اس کو تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ اس وحدانیت کا کونسا امر سمجھ سے باہر ہے ولیکن کثرت فی الوحدت ایک مسئلہ ہے۔ تو نہ اس کا سمجھنے والا پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ ذات الٰہی ایک ایسی چیز ہے کہ نہ عقل سے ثابت کی جاتی ہے نہ عقل سے اس کی تردید کی جاسکتی ہے۔

۶۔ صحیح تعلیم اللہ کی کتابوں کی یہی ہے کہ تین اقنوم اور ایک خدا تعالیٰ ظاہر کرتا رہا ہے کہ میں تمہارا نجات دہندہ ہوں۔ وقت پر کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور تم نے اس کا نام عمانوایل رکھنا۔ فرشتوں کی گواہی، حواریوں کی گواہی، روح القدس کبوتر کی شکل میں اتر آئے۔ دشمنوں نے بھی گواہی دی۔ انجیل میں سب گواہیاں موجود ہیں۔

۷۔ نشان جھوٹے نبیوں سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ استثنا ۱۳۔ او۲۔ نیز مرقس ۱۳۔۲۲ بایں ہمہ آپ نے دعوے کر کے کچھ نہ دکھایا اور تاویل کر کے ٹال گئے۔

۸۔ ہم نے امور ذیل کا اثبات کیا اور آپ کے سوالات کا بخوبی جواب دیا۔ ا۔ آپ کے استقراء کا یہ جواب کہ مسیح کا رسالت لے کر دنیا میں آنا مستثنیٰ ہے۔ ۲۔ الوہیت مسیح کا عقل سے امکان اور آیات بائیبل سے وقوع ثابت کیا۔ ۳۔ یوحنا باب ۱۰ کا جواب دیا گیا۔ ۴۔ توریت وانجیل سے پیش گوئیاں پیش کی گئیں ہیں، یہوداصدقنو وغیرہ۔ ۵۔ مسیح کا انسان کامل وخدائے کامل ہونا ثابت کیا۔ ۶۔ علم قیامت وغیرہ سے مسیح کے انکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جوب دیا گیا۔ ۷۔قرآن کی آیات کا جواب کہ ہم اس کو مستند نہیں جانتے۔ ۸۔مرقس ۱۶ باب کا جواب دیا گیا ۔۹۔آپ کے دعوی کرامات ونشان نمائی کا جواب دیا گیا۔ مگر آپ نے ہمارے کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ جو کہا ہیچ۔ ۹۔مباہلہ اورنشان نمائی کا جواب یہ ہے کہ لعنت کہنا تو ہمارا مذہب نہیں۔نشان آپ نے خوب دکھایا۔۱۰۔ آپ کو فتح کا وعدہ دیا گیا تھا مگر آپ سے نہ عقلی دلیل کا مقابلہ ہوسکا نہ نقل کا، نہ الہام وکرامت آپ کے کام آئی ۔مگر فتح کسی اور پر شگفتہ ہوئی۔ یہ فتح اور ہر ایک جنگ میں فتح عیسائیوں کی ہے۔

یہ حصہ اول مباحثہ اورسوال الوہیت مسیح سے متعلق فریقین کی گفتگو کا خلاصہ مطالب ہے۔

حصہ دوم مباحثہ میں اورسوال متعلق کفارہ و جبر واختیار میں جو گفتگو ہوئی ہے اس میں بھی شیر بہادر قادیانی الوہیت مسیح کی بحث کو کھینچ کر لے گیا اور آخر فریق ثانی کو بھی ناچار ہوکر اس میں کچھ کہنا پڑا۔اس حصہ میں سے بھی ہم اس گفتگو کا جو الوہیت مسیح کے متعلق ہوئی ہے یہاں خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے پرچہ ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ ڈپٹی آتھم کے نزدیک حضرت مسیح میں دوروحیں تھیں۔ایک انسانی دوسری خدائی۔اس پر ایک یہ سوال ہے کہ مدبر بدن دوروحیں تو ہونہیں سکتیں۔پس اگر ایک ہی خدائی روح مدبر ہے،تو پھر مسیح انسان کامل کیونکر ہوئے۔جسم کے لحاظ سے تو کوئی انسان انسان نہیں کہلاسکتا کیونکہ جسم معرض تحلل میں پڑا ہوا ہے۔اوراگر انسانی روح مدبر بدن تھی تو پھر خدائی روح کس کام آئی۔ دوسرا سوال یہ کہ اگر مسیح روح کے لحاظ سے انسان تھے تو پھر خدا نہ ہوئے۔اوراگر روح کے لحاظ سے خدا تھے تو پھر انسان نہ ہوئے۔

۲۔عیسائیوں کے نزدیک باپ، بیٹا، روح القدس تینوں کامل تھے تو تینوں کے ملنے سے خدا کا زیادہ کمال ہونا چاہیے۔جیسے تین تین سیروں کے جمع ہونے سے ۹ سیر ہوجاتے ہیں۔

۳۔حضرت مسیح کی الوہیت پر عقلی دلائل بیان نہیں ہوئے،صرف پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں جو دعاوی ہیں نہ کہ دلائل۔اور یہودی ان کے وہ معنی نہیں کرتے جو عیسائی کرتے ہیں۔

ڈپٹی آتھم نے اس کے جواب میں پرچہ دوم ۳۰ مئی میں کہا ہے کہ ہم اس مسیح کو جو مرئی ومخلوق ہے، اللہ نہیں کہتے ہیں، بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں اوراس باب میں ہم امکان عقل سے اوروقوع نقل سے ثابت کرچکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔امکان ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ خدا قادر ہے کہ ستون میں سے، جو مٹی اور اینٹوں کا بنا ہوا ہے، جواب دے۔اس سے کون چیز مانع ہے۔اور اس سے کون سی صفت الٰہی گھٹتی ہے؟ ایسا ہی اس کا مخلوق میں ظہور ممکن ہے۔وقوع کلام الٰہی سے بیان کیا ہے۔آپ اس کو کلام الٰہی نہیں جانتے تو یہ دیگر بات ہے۔

۲۔مسیح میں دو روحیں نہیں بلکہ مخلوق کامل مسیح میں ایک روح کامل تھی لیکن خدا تعالیٰ اپنی ہستی سے، بجہت اس کے کہ بے حد ہے، ہر جگہ اندر و باہر موجود ہے (یعنی وہ روح مظہر اللہ تھی)۔

۳۔وزنوں کے بیان میں آپ نے لطیف خدا کو کثیف بنایا۔ہم خدا کی ذات کو کثیف نہیں جانتے۔وحدت فی الکثرت کی مثال بے حدی و بے نظیری ہے کہ ایک صورت میں ایک ہے، ایک صورت میں تین۔ایسے ہی اقانیم ثلاثہ، اقنوم اول قائم فی نفسہ ہے باقی دو اقنوم لازم وملزوم۔

۴۔کلام الٰہی (یعنی پیش گوئیوں) کو آپ دعاوی کہتے ہیں اور ان کے ثبوت کے لئے اور دلیل طلب کرتے ہیں۔کیا آپ اس کے کلام الٰہی ہونے میں متردد ہیں، یقین نہیں رکھتے۔

مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں پرچہ ۳۱ مئی میں کہا ہے:

۱۔ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کے نزدیک مسیح کی روح مخلوق تھی اور جسم بھی مخلوق تھا اور خدا سے ان کا تعلق ایسا تھا جیسا کہ ہر چیز سے اور ہر جگہ سے ہے تو پھر خاص کر وہ مظہر اللہ کیسے ہوئے؟ ایسی مظہر تو ہر چیز ہے

۲۔روح القدس کے نزول سے وہ مظہر اللہ ہو گئے، تو اس سے بھی آپ کی کچھ خصوصیت نہیں۔یہ روح القدس اوروں پر بھی نازل ہوئی ہے۔

۳۔آپ کے نزدیک اقنوم دوم حضرت (عیسی) مجسم خدا تھے۔اقنوم سوم روح القدس بھی کبوتر مجسم کی شکل میں اترا۔اقنوم اول خدا تعالیٰ بھی مجسم ہے کیونکہ یعقوب سے کشتی کی۔یعنی پھر آپ کا خدا کو کثیف نہ ماننا کیا معنی رکھتا ہے۔

۴۔وحدت حقیقی وکثرت حقیقی ایک جگہ جمع کیونکر ہو سکتے ہیں ایک کو اعتباری کہنا تو آپکا مذہب نہیں

۵۔مسیح دائمی طور پر مظہر اللہ تھے یا اتفاقی اور کبھی کبھی ہوتے تھے۔دائمی تھے تو ان میں دائمی طور پر عالم الغیب وقادر مطلق ہونا پایا جانا ضروری تھا۔حالانکہ انجیل اس کی تکذیب کرتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔مسیح کی روح ایک ہی انسانی تھی جس میں الوہیت کی آمیزش نہ تھی اور خدا کی روح اس کے ساتھ ایسی رہتی تھی جیسی ہر چیز کے ساتھ اور ہر جگہ ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ یوسف ؑ میں بھی اس کی روح تھی۔تو پھر حضرت مسیح اپنی ماہیت کے لحاظ سے کیونکر اقنوم دوم اور خدا ٹھہرے۔

۷۔تینوں اقنوم برابر کامل ہیں تو تینوں کے ملنے سے خدا کی طاقت کیوں زیادہ نہ ہوگئی۔

۸۔وزنوں کی ہم نے ایک مثال دی ہے، سو بھی آپ کی کتابوں سے ثابت کر دکھائی۔آپ کثیف جسموں کی طرف ناحق کھینچ کر لے گئے۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم پرچہ ۳۱ مئی میں لکھتے ہیں:

۱۔مسیح نزول روح القدس کے وقت مظہر اللہ ہوئے۔

۲۔ہر سہ اقانیم کا مجسم ہونا آپ نے بہت صحیح نہیں فرمایا تا، ہم مجلس ہونے سے وہ وزنی ہو جاتے (اصل میں ایسا ہی ہے مگر شائد لفظ نہیں، کاتب سے چھوٹ گیا) جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔

۳۔ہمارا تثلیث کو ماننا یوں ہے کہ ایک صورت میں ایک، دوسری صورت میں تین۔اور ان تین میں اس قسم کا علاقہ ہے جیسے بے نظیری بے حدی سے نکل کر زمان و مکان دوسرا نہیں چاہتے تاہم دو صفات کی تعریف علیحدہ علیحدہ ہے اور یہ دونوں صفات ایک جیسے ہیں۔ایسے ہی اقانیم کی صورت ہے کہ ایک قائم فی نفسہ ہے، دو لازم ملزوم ساتھ اس کے۔

قادیانی نے اپنے پرچہ دوم ۳۱ مئی میں وہی بات کی ہے کہ آتھم نے سوالات و جواب میری شرط کے موافق پیش نہیں کئے۔میری شرط یہ تھی کہ ہر یک دعوی انجیل سے پیش کیا جائے اور دلائل معقول بھی اسی انجیل سے نکالے جائیں، آپ اس شرط کو چھوڑ کر گویا ایک نئی انجیل بنا رہے ہیں

۲۔پھر کہا کہ آپ کا یہ کہنا کہ روح القدس کے نزول کے وقت سے مسیح مظہر اللہ ہوئے، پہلے مظہر اللہ نہ تھے، اس بات کو تسلیم کرنا ہے کہ تیس برس کی عمر تک مسیح محض اور خالص انسان تھے مظہر اللہ نہ تھے اور یہ آپ پر اقبالی ڈگری ہے۔اور ہمارے لئے فتح عظیم ہے۔

۳۔پھر اس روح القدس کے نزول سے مظہر اللہ ہو جانا بھی دعوی بلا دلیل ہے۔روح القدس تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یحیی وزکریا ویوسف ویوشع پر بھی اتری۔اور کل حواریوں پر اتری تھی۔ پھر چاہیے کہ وہ بھی سب کے سب خدا ہو جائیں۔

۴۔پھر کہا آپ کا ہر ایک خدا مجسم ہے تو پھر وزنی نہ ہونیکے کیا معنی۔کوئی ایسا جسم آپ پیش کر سکتے ہیں جو وزنی نہ ہو۔مگر شکر ہے آپ نے باپ بیٹے روح القدس تینوں کو مجسم تو مان لیا ہے

۵۔پھر کہا آپ نے کثرت فی الوحدت اور وحدت کے بلحاظ جہات مختلفہ ایک جگہ پائے جانے کا دعوی کیا۔مگر یہ نہ بتایا کہ آپ حقیقت کس کو جانتے ہیں،وحدت کو یا کثرت کو۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ یکم جون ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ مسیح تیس برس تک الوہیت سے خالی رہے۔بلکہ یہ کہا ہے کہ خصوصیت مظہریت تب نمودار ہوئی،جب مسیح ہوئے۔جب تیس برس کے ہوئے بپتسما پاکر یردن سے نکلے۔اور یہ آواز آئی کہ میرا پیارا بیٹا ہے میں اس سے راضی ہوں تم اس کی سنو۔اسی وقت سے وہ مسیح ہیں۔

قادیانی نے اس کے جواب میں پرچہ یکم جون ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی آتھم کے پرچہ ۳۱ مئی کی اصل عبارت نقل کر دی جس میں صاف تصریح ہے کہ مسیح،نزول روح القدس کے وقت مظہر اللہ ہوئے۔نہ یہ کہ مخفی طور پر وہ پہلے بھی مظہر اللہ تھے،علانیہ تب ہوئے جب روح القدس اترے۔یہ بات ان کی عبارت سے ہرگز نہیں نکلتی۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ دوم یکم جون میں لکھا ہے کہ میں نے تیس برس کے بعد مسیح کا مسیح ہونا بیان کیا ہے،نہ یہ کہ تیس برس تک وہ الوہیت سے خالی رہے۔بےحدی سے تو کوئی چیز خالی نہیں،چہ جائے مسیح۔

۲۔پھر کہا ہمارے نزدیک مظہر اللہ کے معنی جائے ظہور اللہ کے ہیں۔واسطے عہدہ مسیحیت کے روح القدس اس امر کی گواہی کیلئے آیا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے،نہ اسلئے کہ وہ اس وقت اس کے اندر آن کر گھس جائے۔

۳۔پھر کہا کہ آپ نے اس سوال کا جواب نہ دیا کہ جبریل،مریم کے پاس آئے تھے یا نہیں،اور مسیح کی پیدائش معجزہ ہے یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں قادیانی نے پرچہ دو جون میں لکھا ہے کہ ڈپٹی آتھم نے فرمایا ہے کہ بے حدی سے کوئی چیز خالی نہیں، چہ جائے کہ مسیح اس سے خالی رہے۔ یعنی نزول روح القدس سے پہلے بھی مظہر اللہ تھے کیونکہ عام معنوں میں تمام مخلوقات مظہر اللہ ہے اور یہ صاف اقرار ہے کہ مسیح خاص طور پر مظہر اللہ روح القدس کے بعد ہوئے۔ پہلے عام مخلوق کی طرح مظہر تھے

۲۔ پھر کہا کہ تین اقنوم کے ثبوت میں کوئی دلیل عقلی نہیں دی۔ یوں تو ہر ایک نبوت کے سلسلہ میں تین چیزوں (یعنی خدا، روح القدس یعنی فرشتہ ورسول) کا ہونا ضروری ہے۔ آپ صاحبوں نے خوش فہمی سے ان کا نام تین اقنوم رکھ لیا۔

۳۔ روح القدس جیسے مسیح پر آئی، ویسے اور نبیوں پر آئی، مسیح میں نئی بات کون سی تھی۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲ جون ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ پہلے سے بھی مظہر تھے، بلکہ یہ کہا ہے کہ اقنوم ثانی اور انسانیت کا باہم علاقہ رہا۔ مظہر تو وہ تب ہی ہوئے جب مسیح ہوئے۔ یعنی تیس برس کے بعد۔

۲۔ تثلیث کا کافی ثبوت دیا گیا ہے، عقل سے اس کا امکان بتایا گیا، کلام الٰہی سے وقوع

۳۔ بجز مسیح کس نبی پر روح القدس بشکل کبوتر اترے۔ کون سا نبی اس امر میں ان کا مساوی ہے۔

اس کے جواب میں قادیانی نے پرچہ دو جون ۱۸۹۳ء میں لکھا ہے کہ

۱۔ مظہریت سے پہلے اقنوم ثانی کا انسانیت سے علاقہ ہونا لائق تسلیم نہیں جب تک صریح نقل انجیل سے اس امر کو ثابت نہ کیا جائے ۔

۲۔ پھر کہا کہ عقل سے امکان تثلیث ثابت نہیں کیا گیا۔ عقل کا فیصلہ ہمیشہ کلی ہوتا ہے۔ اگر عقل مسیح کا داخل تثلیث ہونا روا رکھتی ہے تو اوروں کیلئے یہ بھی امکان واجب کرے گی۔

۳۔ پھر کہا کہ کبوتر چھوٹا سا جانور ہے۔ اگر قوی الجثہ ہاتھی یا اونٹ کی شکل پر روح القدس نزول کرتے تو اس پر ناز کی جگہ تھی۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۳ جون میں اولاً کہا ہے ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جناب نے کلام کے مجسم ہونے پر تکرار کیا ہے۔ کلام یعنی اقنوم ثانی انجیل یوحنا کے پہلے باب میں لکھا ہے کہ کلام مجسم ہوا مگر مظہریت اس کے واسطے تیس برس کی عمر میں ظاہر ہوئے۔

۲۔ پھر کہا کہ آپ تو تثلیث فی التوحید پر بار بار اعتراض کرتے ہیں آپ پہلے توحید مطلق کو تو بدون صفات متعددہ ثابت کریں۔

۳۔ پھر کہا کہ صفت کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایک قوت ہو جو خاص قسم واحد پر حاوی ہو۔ ذات وہ ہے جو جامع صفات ہو۔ ہم صفت کو اقنوم قرار نہیں دیتے۔ اقنوم شخص معین ہے جو مجموعہ صفات ہے۔ اقانیم ثلاثہ کی صورت یہ ہے کہ ایک شئے قائم فی نفسہ ہے اور دوسری مساوی اسکے لازم وملزوم۔ اقنوم اول باپ ہے اور وہ قائم فی نفسہ ہے۔ اور دوسرے اقانیم ابن وروح لازم وملزوم۔

۴۔ روح القدس کو قادیانی کے ہاتھی سے نسبت یا تشبیہ دینے پر آتھم نے آنحضرت ﷺ کو سیمرغ سے تشبیہ دی اور آنحضرت ﷺ کی سخت توہین کی جسکا مظلمہ قادیانی پر ہے۔ اس نے آیت لا تسبّوا الّذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبّوا اللّٰہ عدواً بغیر علم کو پس پشت ڈال کر عیسائیوں کے ایک معبود (روح القدس) کو ہاتھی بنایا تو انہوں نے اس کے مقابلے میں آنحضرت ﷺ کو..... بنایا۔ پھر کہا۔

۵۔ سوائے خدا کوئی شخص نیک نہیں، مسیح نے اس شخص کو کہا تھا جو مسیح کو خدا نہیں جانتا تھا۔

In the beginning was the word, and the word was with God, and the word was God.

The same was in the beginning with God.

All things were made by him; and without him was not any thing made that was made.

In him was life; and the Life was light of men.

And the light shineth in the darkness; and darkness comprehended it not (John 1: 1-5)

اس کے جواب میں قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کے پرچے میں کہا کہ

۱۔ آپ کے اس اعتقاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا جسم بھی خدا تھا۔ لیجئے حضرت یک نہ شد دو شد۔

۲۔ پھر کہا آپ کے اس قول پر کہ اقنوم کے معنی شخص معین کے ہیں اور یہ تین جدا جدا اشخاص ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ماہیت ایک ہے، یہ سوال ہے کہ یہ تینوں شخص اور تینوں کامل ہیں تو پھر باوجود اس حقیقی تفریق کے اتحاد ماہیت کیونکر ہے۔ نظیر بے حدی و بے نظیری کی اس مقام سے کچھ تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہاں حقیقی تفریق قرار نہیں دی گئی۔

۳۔ پھر کہا ستون میں خدا بولنے کا امکان ہے، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ستون خدا یا ابن اللہ کہلاوے۔ بلکہ جیسا پہلے تھا ویسا کہلاوے گا۔ نیز ایک ستون میں بولنا دوسرے ستون میں بولنے سے مانع نہیں۔ ایک ہی سیکنڈ میں ہزاروں ستون میں وہ بول سکتا ہے۔ مگر یہ آپ کے اصول کے برخلاف ہے۔

۴۔ مسیح کا بلا پدر پیدا ہونا میری نگاہ میں عجوبہ بات نہیں۔ حضرت آدمؑ کے ماں باپ دونوں نہ تھے۔ آپ برسات آتے ہی ضرور باہر جا کر دیکھیں کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے مسیح کی خدائی کا ثبوت نکالنا صرف غلطی ہے۔

اس کے جواب میں ڈپٹی آتھم پرچہ ۵ جون میں کہا ہے،

مجسم ہونے سے مظہریت پر ایماء ہے نہ یہ کہ جسم خدا ہے۔ ۲۔ بے نظیری بے حدی کی نظیر کیوں باطل ہے۔ کیا ان دونوں صفات کی ایک ماہیت نہیں۔

اس کے جواب میں قادیانی اپنے پرچہ اخیری ۵ جون ۱۸۹۳ء میں پہلے تو وہی پرانا رونا رویا ہے کہ جس شرط سے بحث شروع کی گئی تھی اس شرط کا ایفاء ڈپٹی آتھم نے نہیں کیا۔ پھر اس شرط اور اس کی خلاف ورزی کو بیان کیا جو بارہا ہو چکا ہے۔ اخیر میں پھر وہی سوال نشان نمائی ڈپٹی آتھم سے نقل کر کے اس کے جواب میں پیچیدہ الفاظ اور قیود پر کیود کے ساتھ اس پیش گوئی کو نشان بنایا اور کہا کہ ڈپٹی آتھم پندرہ ماہ کے عرصہ میں فوت ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کہا کہ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے، یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھے پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ آسمان زمین ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر مباحثہ کا خاتمہ کیا۔

یہ مسئلہ الوہیت مسیح کے متعلق فریقین کی اس گفتگو کا خلاصہ مطلب ہے جس کو انہوں نے ۱۲۶ صفحہ میں ادا کیا ہے۔ اس خلاصہ سے ناظرین کو تمام گفتگو کا مطلب ایسا عمدگی اور شائستگی سے سمجھ میں آئے گا کہ ویسا ان کی اصل تحریرات سے سمجھ میں نہ آئے گا۔

اس خلاصہ سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ فریقین نے اپنے اپنے دعاوی کے ثبوت اور فریق مخالف کے رد میں جو کچھ کہا ہے، اس میں غالباً علم وفہم وعقل وانصاف سے کام نہیں لیا۔ جو کچھ انہوں نے کہا اس میں اکثر حصہ لغو وفضول ہے اور کسی ایک فریق نے دوسرے فریق کی بات کا معقول جواب نہیں دیا۔ قادیانی نے اپنے بھائیوں، پرانے عیسائیوں، کے ٹوٹے پھوٹے دلائل کا کافی جواب نہیں دیا اور عیسائیوں نے اپنے دعوی کے موافق الوہیت مسیح کا ثبوت پیش نہیں کیا اور نہ مرزا کے ملحدانہ اصول کو رد کیا ہے۔ اس خلاصہ سے اس امر کا یقین حاصل ہونے سے ناظرین کو اس امر کی ضرورت نہ رہے گی کہ اس گفتگو پر مفصل ریویو کیا جائے اور اس گفتگو کی لغویت کو بدلائل ثابت کیا جائے، تاہم حسب وعدہ اس پر مفصل ریویو کرتے ہیں۔ وھو ہذا

تقریر پرچہ اول قادیانی کے متعلق اسلامی رائے:

سوال اول کی تمہید میں قادیانی نے جو اولاً اصول مقرر کیا ہے کہ: جو دعوی کتاب آسمانی کی نسبت کیا جائے اس کا ثبوت بھی دلیل عقلی یا تاریخی سے اسی کتاب سے پیش کیا جائے.. یعنی جس کتاب آسمانی کا ثبوت عقلی یا تاریخی اس کتاب میں نہ پایا جائے وہ کتاب الہامی نہیں ہوسکتی۔ یہ ایک ملحدانہ وزندیقانہ اصول ہے جس سے قادیانی کا مقصد اگر چہ بظاہر عیسائیوں کے دعوی ابنیت والوہیت مسیح کا ابطال ہے مگر در پردہ اور فی الحقیقت مطلق (دین؟) کی بنیاد اکھاڑنا اور جملہ مذاہب خصوصاً اسلام کی بیخ کنی کرنا (خاکش بدہن) اور لوگوں کو ... خصوصاً قرآن مجید کی پیروی سے آزاد کرنا اور ان میں لا مذہبی اور الحاد اور دہریہ پن پیدا کرنا ہے۔ کسی کتاب کو الہامی مان لینے کے بعد ماننے والے کو یہ نہیں پہنچتا کہ وہ اس کتاب کے جملہ دعاوی وبیانات واحکام وہدایات کا عقلی یا تاریخی ثبوت اس کتاب میں تلاش کرے۔ پھر اگر اس کتاب میں یا خارجاً ان کا ثبوت عقلی دلائل یا تاریخی شواہد سے نہ ملے تو اس کتاب کے الہامی ہونے سے منکر ہو جائے اور اس کتاب کی پیروی سے دست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداری اختیار کرے، بلکہ کسی کتاب کو الہامی ماننے کے بعد اس کے ماننے والے پر ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کے ہر ایک بیان و ہدایت کو بغیر کسی ایگزامینیشن (امتحان) کے اس کو سراسر حق و راست سمجھے اور اس پر آمنا وصدقنا کہے۔ گو اس کا کوئی بیان (اس کی سمجھ میں) نہ آوے یا کوئی تاریخ اس کی مصدق نہ ہو۔ اور وہ یقین کرے کہ صاحب الہام کا دعوی عقلاء تمام جہان سے بڑھ کر لائق وثوق ہے اور وہ ان کی تصدیق کا محتاج نہیں ہے۔ اور ایک ملہم کا بیان لاکھ مورخ کے بیان سے مقدم اور احق بالتصدیق ہے اور وہ ان کی شہادت کی ضرورت نہیں رکھتا۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ کسی مسلمان مرد یا عورت کو یہ نہیں پہنچتا کہ جب خدا اور اس کا رسول کسی امر میں فیصلہ فرماویں تو ان کو اس کے ماننے یا نہ ماننے کا اختیار باقی رہے۔ جو کوئی اللہ اور رسول کا نافرمان بردار ہو وہ، یعنی اس نے اپنا اختیار باقی سمجھا، وہ صاف بھول گیا۔

وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللّٰه و رسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یّعص اللّٰه و رسوله فقد ضلّ ضلا لًا مبیناً۔ احزا ب۔ ع ۵۔

ہر چند آسمانی کتابوں خصوصاً قرآن مجید فرقان حمید نے اپنے بہت سے دعاوی و بیانات واحکام و ہدایات کو خود دلائل عقلی سے ایسا مدلل کر دیا ہے کہ اس کو عام اہل عقل یا خواص دقائق شناش بخوبی سمجھ رہے ہیں (چنانچہ قرآن کریم میں حرمت خمر و قمار کو اس دلیل سے مدلل فرمایا ہے کہ ان سے آپس میں عداوت اور لڑائی اور خدا کی یاد سے غفلت اور روک پیدا ہوتے ہیں یا ایّها الّذین آمنوا انّما الخمر و المیسر و الانصاب والازلام رجس مّن عمل الشّیطان فاجتنبوه لعلّکم تفلحون۔ انّما یرید الشّیطان ان یوقع بینکم العداوة و البغضاء فی الخمر و المیسر و یصدکم عن ذکر اللّٰه وعن الصّلوة فهل انتم منتهون۔ ما ئده ع ۱۲۔ اور حکم افسری شوہر بہ نسبت زوجہ کو دو دلیلوں سے مدلل فرمایا کہ ایک تو ان کو قدرتی فضیلت ہے دوسری وہ مال خرچ کرتا ہے الرّجال قوّا مون علی النّساء بما فضل اللّٰه بعضهم علی بعض و بما انفقوا۔ (نساء ع ۵) فان لم یکونا رجلین فرجل وّامرأ تان ممّن ترضون من الشهداء ان تضل احدا هما فتذکر احد هماا لا خری۔ بقره ع ۳۹) ولیکن کلیت کے ساتھ ان کتابوں کے ہر ایک دعوی میں بیان عقلی دلائل کا التزام پایا نہیں جاتا۔ اور ان میں بہت سے ہدایات اور بیانات ایسے پائے جاتے ہیں جن کا عقلی یا تاریخی ثبوت نہ ان کتابوں میں پیش کیا گیا ہے اور نہ ان کتابوں کو الہامی ماننے والے اشخاص سے ہر شخص اپنی طرف سے اس کا عقلی یا تاریخی ثبوت پیش کر سکتا ہے۔ جیسے وجود و صفات ملائکہ ہیں جن پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانے کا حکم قرآن میں آچکا ہے۔ پھر اس کا ثبوت عقلی اس کتاب میں پیش نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہر مسلمان ان کے وجود وصفات پر عقلی دلائل بیان کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ یا حکم حرمت نکاح امہات واخوات وحلت نکاح اجانب ہے جو قرآن میں فرمایا گیا ہے مگر اس حکم کا عقلی ثبوت اس میں نہیں دیا گیا۔ اور نہ عام مسلمانوں سے وہ ثبوت بیان ہوسکتا ہے، گو خواص علماء اسلام نے اس کا کافی ثبوت دے دیا ہے۔ یا قصہ اصحاب کہف وقصہ ذو القرنین ہے، جن کے واقعہ ہونے کی نسبت قرآن نے صرف دعوی کیا ہے اور اس کا کوئی تاریخی ثبوت وحوالہ نہیں دیا جس کی وجہ سے قرآن کو (حقیقۃً یا ادعاء) ماننے والے اس کی مختلف تفسیریں کرر ہے ہیں (سرسید احمد خان ازالہ الغین میں اس کی تفسیر کچھ کررہے ہیں۔ حکیم نورالدین تصدیق براہین احمدیہ میں کچھ اور۔ اور مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب رسالہ ازالۃ الرین میں کچھ اور۔ اگر قرآن میں اس کا تاریخی ثبوت یا حوالہ ہوتا تو یہ اختلاف کیوں پڑتا؟) جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ وعلی ہذا القیاس۔ پھر کیا ان کتابوں کو ماننے والے کی یہ شان اور یہ مقتضائے ایمان ہے کہ ایسے دعاوی وبیانات کی صحت سے انکار کرے۔ اور ان دعاوی وبیانات کے قرآن میں غیر مدلل ہونے سے اس کے الہامی ہونے سے منکر ہو جائے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا التزام عام کہ ان کتابوں میں ہر ایک دعوی وبیان وہر حکم وہدایت پر عقلی دلائل وتاریخی شواہد کا ایراد ہو، ان کتابوں کے الہامی ہونے کو بٹہ لگاتا ہے۔ اور ان کتابوں کی ہدایات واحکام واخبار پر ایمان بالغیب کو مٹاتا ہے۔ اور ان کے تسلیم وایمان کو صرف عقلی وتواریخی دلائل سے مستفاد قرار دے کر شرعی ایمان کی حد سے خارج کرتا ہے۔

الہامی کتابوں کا ہر ایک دعوی وبیان ان ہی کتابوں میں عقلی دلائل وتواریخی شواہد سے مدلل کیا گیا ہوتا تو پھر ان کا الہام کس کام آتا اور اس کا اثر ونتیجہ کیا ہوتا؟ اور جب ان دعاوی وبیانات کو عقلی دلائل وتواریخی شواہد سے مدلل ومستند دیکھ لیتے تو پھر ان کتابوں پر ایمان بالغیب کہاں رہتا۔ اور ایسا ایمان محل تکلیف وموجب اجر وثواب کیونکر ہوسکتا ہے۔

کیا دو دو نے چار یا ایک کو دو کا نصف مان لینے یا آفتاب کو روشن وشعاع دار تسلیم کرنے کا حاتم طائی کو سخی اور سکندر، دارا بادشاہ کو تاریخی شہادت سے مان لینے کو شرعی ایمان کہا جاتا ہے؟ اور کوئی عاقل اس کو محل تکلیف موجب ثواب قرار دے سکتا ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے احکام وعقاید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدہا اسرار علماء اسلام نے ایسے بیان کئے ہیں جن کا بیان صریح قرآن میں نہیں پایا جاتا۔ اور اس امر کو قرآن مجید کے نقائص نہیں سمجھا گیا بلکہ اس کا کمال تسلیم کیا گیا ہے جس کی طرف نص لا تنقضی عجائبه مشعر ہے۔ علماء اسلام کا عجائبات و اسرار احکام قرآن کی نسبت یہ اعتقاد ہے کہ اگر روئے زمین کے علماء اور عقلاء مل کر اسرار قرآن بیان کریں تو وہ اس کو پورا بیان نہ کر سکیں گے۔ اس کے بعد ایسے علماء و عقلاء اور پیدا ہوں گے کہ وہ بر طبق ہر کہ آمد براں مزید نمود، اور ہی اسرار بیان کریں گے۔

اور اگر بقول قادیانی بیان اسرار دلائل کتاب الہامی کا اسی کتاب میں انحصار ہوتا اور اس کتاب کے پیروان اور حامیوں کا یہ حق نہ ہوتا کہ وہ ان احکام کے اسرار و دلائل اپنے خداداد فکرِ رسا سے بیان کریں تو علماء اسلام احکام قرآن کے دلائل و اسرار کے بیان سے تعرض نہ کرتے اور اپنے اس بیان کو قرآن کا فخر و کمال نہ سمجھتے۔ قرآن کے عدم التزام بیان اسرار دلائل جملہ احکام اور علماء کے تعرض بیان اسرار دلائل احکام قرآن سے صاف ثابت ہے کہ قادیانی نے جو اس کے برخلاف اصول مقرر کیا: کہ الہامی کتاب وہ ہے جو اپنے دعاوی کے دلائل خود بیان کرے۔ کوئی دوسرا اس کے دعاوی کے دلائل سے تعرض نہ کرے اور جس کتاب کے دعاوی کے دلائل کو کوئی دوسرا شخص بیان کرے گا اس کتاب کو الہامی تسلیم نہ کیا جائے گا۔ ملحدانہ اصول ہے جس سے قادیانی کا مقصود یہ ہے کہ اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام جب اپنی کتابوں کے دعاوی و احکام اپنی کتابوں میں موجود نہ پائینگے تو ان کتابوں کی پیروی سے دست بردار ہو جائیں گے اور اپنے مذہب خصوصاً اسلام کو سلام کر کے قادیانی کی طرح ملحد و دہریہ بن جائینگے۔

اس پردہ دری اور افشاء راز دلی پر اگر مرزا قادیانی یہ کہے کہ میرے نزدیک قرآن مجید کا ہر ایک دعوی یا حکم قرآن مجید ہی میں عقلی اور تواریخی دلائل سے مدلل ہے لہذا اس اصول کی تاثیر سے لوگوں کا قرآن اور اسلام سے دست بردار ہو جانا ناممکن ہے۔ تو اس کے جواب میں اس سے یہ سوال کیا جائے گا کہ اگر آپ کا دلی اعتقاد یہی ہے تو براہ مہربانی آپ یہ فرماویں کہ زمانہ قدیم سے اس وقت تک کتنے مسلمان ایسے چلے آئے ہیں، یا اب موجود ہیں، جو قرآن کے ہر ایک دعوی یا حکم کے دلائل عقلی یا تاریخی اس قرآن سے نکال سکتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں وہ ضرور یہی کہے گا کہ تھوڑے اور بہت تھوڑے جو ایک ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں اور اس زمانہ میں تو ہمارے (خود بدولت قادیانی کے) اور ہمارے مخلص احباب حکیم نوردین وغیرہ کے سوا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایسا نہیں ہے جو قرآن سے اس کے احکام اور دعاوی کے دلائل عقلی نکال کر بیان کر سکے۔ اس جواب سے صاف نتیجہ نکلے گا کہ اکثر مسلمان جو اس وقت قرآن کے منکر اور اس کے احکام و دلائل کا ثبوت عقلی یا تواریخی نہیں نکال سکتے، اس اصول کے ذریعہ سے قرآن کے منکر اور دین اسلام سے مرتد ہو جائیں گے جب وہ ان دلائل کو اپنے سمجھ و خیال میں قرآن میں نہ پاویں گے۔ اور یہ وہی نتیجہ ہے جو ہم نے آپ کے اس ملحدانہ اصول سے نکالا ہے۔

مرزا قادیانی اگر دل سے مسلمان ہوتا اور مذہب سے اس کو کچھ تعلق ہوتا تو بجائے اس ملحدانہ اصول کے کہ: کتاب الہامی کے دعوی کی عقل یا تاریخ مصدق ہو تو وہ الہامی کتاب ہو سکتی ہے۔ یہ اصول بیان کرتا کہ: الہامی کتاب وہ ہے جس کا کوئی دعوی محال و قرارداہ عقل انسانی کے مخالف نہ ہو، یا واقعات اتفاقیہ تاریخیہ اس کے مکذب نہ ہوں۔

اس اصول سے وہ ان کے عقیدہ الوہیت مسیح یا تثلیث کو آسانی سے باطل کر سکتا تھا۔ اور اسلام کے کسی اصول و مسئلہ پر حملہ آور بھی نہ سمجھا جاتا، اور ملحد و زندیق نہ کہلاتا۔ کیونکہ الوہیتِ مسیح محال اور فتوی عقلِ انسانی کے مخالف ہے۔ اس لئے اس اصول سے اسکا ابطال ہو سکتا ہے۔ اور اسلام کا کوئی اصول و مسئلہ عقلِ انسانی اور واقعات اتفاقیہ تاریخی کا مخالف نہیں ہے (گو اس کے بعض احکام و عقاید احاطہ ادراک عقل سے خارج ہیں۔ عقل ان کی کنہ اور حقیقت کو نہیں پہنچتی، اور اس وجہ سے ان کی تصدیق و تکذیب دونوں سے قاصر و عاجز ہے) ایسے ہی تاریخ ان کی تصدیق یا تکذیب سے ساکت ہے ولہذا اسلام پر اس اصول کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اور محال اور مجہول الکنہ میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ اول کو عقل جائز نہیں رکھتی بلکہ صاف رد کرتی ہے۔ اور ثانی کے ادراک سے عاجز ہونے کے سبب سے اس کی نہ تصدیق کرتی ہے اور نہ اس کو ردّ کرتی ہے۔ ایسا ہی تواریخ کی تصدیق یا موافقت اور عدم تکذیب یا عدم مخالفت میں فرق ہے۔ تاریخ کسی امر کی تصدیق یا موافقت اسی صورت میں کرتی ہے جب کہ وہ امر تاریخ میں مذکور ہو۔ اور عدم تکذیب یا عدم مخالفت سکوت محض سے بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی جس امر سے تاریخ ساکت ہو، اس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ اس کی مکذب یا مخالف نہیں ہے۔ مگر قادیانی چونکہ فلسفہ و منطق سے جاہل ہے وہ ان الفاظ اور ان کے مفاہیم میں فرق نہیں کرتا۔ اور ایک کی جگہ دوسرے کو استعمال میں لاتا ہے۔ اور اس سے اپنا جاہل اور زندیق ہونا ثابت کر رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اصول ملحدانہ کی تقریر میں قادیانی نے جو ثانیاً استقراء کو تاریخی سلسلہ کا ایک جزء ٹھہرایا ہے، اس میں اس نے اپنی جہالت کا اظہار کیا ہے اور اتنا نہیں سمجھا کہ استقراء عقلی دلیل ہے (چنانچہ خود قادیانی نے قول آئندہ میں اس کو قیاسات کا یقینی قسم ٹھہرایا ہے) اور تاریخ نقلی سلسلہ ہے۔ پھر امر عقلی، سلسلہ نقلی کا جزء کیونکر ہو سکتا ہے؟

سوال اول کی تقریر میں جو ثالثاً آیت قد خلت من قبله الرّسل سے قادیانی نے استدلال کر کے کہا ہے کہ

یہ (آیت) قیاس استقرائی کے طور پر ایک استدلال لطیف ہے کیونکہ قیاسات کی جمیع اقسام سے استقراء کا وہ اعلیٰ شان کا مرتبہ ہے کہ اگر اس کو یقینی اور قطعی مرتبہ سے نظر انداز کر دیا جائے تو دین و دنیا کا سلسلہ بگڑ جائے۔ اسی جہت سے اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے قیاس استقرائی کو پیش کیا ہے اور فرمایا کہ حضرت مسیح بے شک نبی تھے مگر وہ انسان تھے۔ تم نظر اٹھا کر دیکھو کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ احکام اور کلام الٰہی نازل ہونے کا شروع ہوا ہے، تب سے انسان ہی رسول ہو کر آئے ہیں، یا کبھی اللہ کا بیٹا بھی آیا ہے

اس میں مرزا قادیانی نے جہالت اور کفر کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ جہالت اس کا اس بات پر زور دینا ہے کہ قیاس استقرائی قطعی و یقینی دلیل ہے۔ قیاس استقرائی سے قادیانی کی جو مراد ہے اس کی تفصیل اس نے پرچہ ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء میں بایں الفاظ کی ہے:

آتھم مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ استقراء کیا چیز ہے اور استقراء کی کیا تعریف ہے۔ اسکے جواب میں واضح ہو کہ استقراء اس کو کہتے ہیں کہ جزئیات مشہودہ کا، جہاں تک ممکن ہو، تتبع کر کے باقی جزئیات کا ان ہی پر قیاس کر دیا جائے۔ یعنی جس قدر جزئیات ہماری نظر کے سامنے ہوں، تاریخی سلسلہ میں ان کا ثبوت مل سکتا ہو تو جو شان خاص اور ایک حالت قدرتی پر وہ رکھتے ہیں اس پر تمام جزئیات کا اس وقت قیاس کر لیں۔

اور پھر اسی مراد سے قیاس استقرائی کو قطعی و یقینی بھی کہہ دیا ہے۔ یہ ایسی جہالت ہے جس پر ادنی طالب علم، جس نے منطق کے کوچہ میں بھولے سے بھی گذر کیا ہو، اور اس کے ابتدائی رسائل ایساغوجی، تہذیب وغیرہ کو دور ہی سے دیکھا ہو، جرأت نہیں کر سکتا۔ ایسا استقراء جس کی مرزا قادیانی نے تفسیر کی ہے باتفاق عقلاء ظنی ہے اور چھوٹی بڑی کتابوں میں اس کے ظنی ہونے پر تصریح موجود ہے۔ ہم قادیانی اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اتباع کو جو کسی قدر عالم کہلاتے ہیں، اور پھر اس کی ایسی جاہلانہ باتوں پر اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں (جیسے حکیم نورالدین بھیروی، اور مولوی محمد احسن امروہی) کو نادم کرنے کیلئے منطق کی ایک چھوٹی سی کتاب تہذیب اور اس کی شرح کی عبارت مع ترجمہ وتشریح نقل کرتے ہیں جو اس استقراء کو ظنی قرار دیتے ہیں۔ تہذیب میں کہا ہے:

الاستقراء تصفح الجزئيات لاثبات حكم كلّي ۔ هو اما تا م يتصفح حال الجزئيات باسرهاوهو يرجع الى القياس المقسم كقولنا كل حيوان اما ناطق او غير ناطق و كل ناطق حساس و كل غير ناطق حساس ينتج كل حيوان حساس و هذا القسم يفيد اليقين و اما ناقص يكتفى فيه بتتبع اكثر الجزئيات كقولنا كل حيوان يحرك فكه الاسفل عند المضغ لانّ الانسان كذلك و الفرس و البقر كذلك الى غير ذلك مما صادفناه من افراد الحيوان و هذا القسم لا يفيد الّا اظن اذ من الجائز ان يكون من الحيوانا ت التى لم نصادفه ما يحر ك فكه الاعلى ، عند المضغ كما نسمعه فى التمساح (شرح تهذيب المنطق) کہ استقراء جزئیات کی تتبع وتلاش (جس سے حکم کلی ثابت کرنا مدنظر ہو) کا نام ہے۔ اسکی شرح میں کہا ہے کہ استقراء دو قسم ہے۔ ایک کامل دوسرا ناقص۔ کامل وہ ہے جس میں تمام جزئیات (یعنی نہ صرف اکثر) کا تتبع پایا جائے یہ استقراء قیاس مقسم کی طرف رجوع کرتا ہے (جو قضیہ منفصلہ اور حملیہ سے مرکب ہوتا ہے) جیسا ہمارا یہ کہنا کہ جو حیوان ہے وہ دو حال سے خالی نہیں۔ وہ ناطق ہوگا (جیسا انسان ہے) یا غیر ناطق (جیسے گھوڑا) اور جو ناطق ہے وہ دیکھنے والا چھونے سننے والا ہے۔ اور جو غیر ناطق ہے وہ بھی دیکھنے یا چھونے سننے والا۔ اس سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو حیوان ہے وہ دیکھنے، چھونے، سننے والا ہوتا ہے۔ یہ قسم استقراء (قیاس مقسم) یقین کا سبب ہوتا ہے۔ ناقص وہ ہے جس میں اکثر جزئیات کے حال کا تتبع کیا جاتا ہے اور اس سے تمام جزئیات کا حکم نکال کر اس حکم کو کلی بنایا جاتا ہے (اور اسی استقراء کی قطعیت کا قادیانی کو دعوی ہے) اور یہ قسم استقراء کا بجز ظن کسی امر کے مثبت نہیں ہوسکتا۔ اس کی مثال ہمارا یہ قول وقیاس ہے کہ جو حیوان ہے وہ کسی چیز کو کھانے اور چبانے کے وقت اپنے منہ کا نیچے کا جبڑا ہلایا کرتا ہے جو اس تتبع وتلاش بعض جزئیات سے پیدا ہوا ہے کہ انسان کو دیکھا جاتا ہے تو وہ نیچے کا جبڑا ہلاتا ہے، گھوڑے، گائے، بھینس کو دیکھا جاتا ہے تو وہ نیچے کا جبڑا ہلاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی جس حیوان کو ہم نے پایا اس کے نیچے کا ہی جبڑا ہلتا دیکھا ہے۔ اس سے ہم نے قیاس کیا اور حکم کلی لگا دیا کہ جو حیوان ہے وہ نیچے ہی کا جبڑا اہلاتا ہے مگر یہ قیاس بجز ظن کسی امر کا مثبت نہیں ہوتا کیونکہ اس امر کا جواز وامکان موجود ہے کہ جن حیوانات کو ہم نے نہیں دیکھا وہ نیچے کا نہیں بلکہ اوپر کا جبڑا اہلاتے ہوں جیسا کہ سنسار (جس کو عربی میں تمساح اور فارسی میں نہنگ کہتے ہیں) کا ایسا ہی حال سنا گیا ہے۔

قادیانی صاحب! اس عبارت کو پڑھ کر ڈوب مرو۔ حکیم نورالدین اور منشی محمد احسن! اگر قادیانی شرم نہ کرے تو آپ ہی کچھ شرم سے کام لیں اور کچھ کھا کر مر جائیں یا آئندہ ایسے جاہل کا (جو استقراء قیاس غیر مقسم کو قطعی کہتا ہے) ساتھ چھوڑ دیں یا ہم کو کسی چھوٹی بڑی کتاب منطق میں دکھلا دیں کہ ایسا قیاس جسکی قادیانی نے تفسیر کی ہے قطعی ویقینی ہوتا ہے اور اس پر جو چاہیں انعام لیں۔

اس قول میں جو کفر ہے وہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا ہے کہ خدا تعالی نے اس آیت میں قیاس استقرائی سے کام لیا ہے اور تتبع جزئیات کر کے اس پر قیاس کیا ہے، اور اس سے یہ عام اور کلی حکم نکال لیا ہے کہ جو نبی ہوا ہے وہ انسان ہوا ہے۔

اس میں مرزا قادیانی کئی کفر بکا ہے: ۱۔ خدا تعالی کے علم کو جزئیات سے مستفاد ٹھہرایا ہے۔ ۲۔ اور اس کے لئے استکمال بالغیر تجویز کیا ہے۔ ۳۔ اور اس کے علم کو تابع فروع وحوادث بنا کر حادث ٹھہرایا ہے۔

قرارداد اہل اسلام میں خدا تعالی کا علم ذاتی وازلی ہے۔ خدا تعالی حوادث جزئیہ کو ان کے موجود ہونے سے پہلے جانتا تھا، ان جزئیات سے اس نے علم حاصل نہیں کیا۔ اس آیت میں اس نے اپنے علم ذاتی اور قدیم کا اظہار کیا اور اپنے ذاتی علم سے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بھی ایسے ہی انسان تھے جیسے پہلے رسول انسان گزرے ہیں۔ یہ ہرگز نہیں ہوا کہ خدا تعالی نے حضرت آدمؑ وحضرت ابراہیمؑ وحضرت موسیٰؑ وغیرہ انبیاء کرام کو انسان دیکھ کر ان پر قیاس کیا ہو اور اس سے نکال لیا ہو کہ دیگر رسول بھی انسان ہی ہونگے۔ یہ قیاس تو انسان کا کام ہے جو جزئیات کی تتبع سے حاصل کرتا ہے نہ کہ خدا تعالی کا جس کی ذات اپنے غیر سے غنی، اس کا علم قدیم ساری صفات قدیم کہ: علمش قدیم ست وذاتش غنی

عیسائیوں کے اس سوال مقدر کے کہ بائیبل میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے، کے جواب میں جو قادیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نی نے رابعاً کہا ہے کہ اس صورت میں بیٹوں کی تعداد بڑھ جائے گی کیونکہ بائبل میں اوروں کو بھی بیٹا کہا گیا ہے، بلکہ بعض کو پہلوٹھا۔ یہ جواب درحقیقت لاجواب ہے۔ اس میں قادیانی مسلمانوں کے ساتھ رہا اور عیسائیوں سے اس کے جواب میں کچھ بھی بن نہیں پڑا۔

آیت قد خلت من قبله الرّسل سے جو قادیانی نے دوسری دلیل نکالی ہے اور خامساً یہ بات کہی ہے کہ امّه صدّیقه اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت مسیح اگر خدا کے حقیقی بیٹے ہوتے تو اوروں کی طرح اپنے تولد میں والدہ کے محتاج نہ ہوتے۔ یہاں تک تو مرزا قادیانی کا کہنا درست و بجا ہے۔ بے شک مطلق احتیاج وافتقار خواہ کسی چیز کی طرف ہو، الوہیت کے منافی ہے۔ خدا تعالیٰ صمد ہے وہ کسی امر میں کسی کا محتاج نہیں۔ اور ہر ایک کی حاجت وہ پوری کرتا ہے۔ اس کے بعد جو قادیانی نے سادساً کہا ہے کہ

مسیح کی والدہ انسان تھی تو ضرور ہے کہ حضرت مسیح بھی انسان ہوں، کیونکہ ہر جاندار کی اولاد اس کی نوع کے موافق ہوتی ہے۔ اور قانون قدرت خداوندی اسی طرح واقع ہے

اس پر آیت مذکورہ بالا یا تمام قرآن میں کوئی حرف شاہد نہیں اور نہ قرارداد اہل اسلام میں اس کی تائید وتصدیق پائی جاتی ہے۔ نہ قانون قدرت خداوندی اس کا مصدق ہے، نہ عقل اس پر شاہد ہے۔ بلکہ اس کا ماخذ قادیانی کا چھپا مذہب نیچری ہے اور اسی مذہب نیچری سے اس نے یہ بات نکالی ہے کہ ایک حیوان سے اس کی نوع سے مغائر پیدا ہونا قانون قدرت کے برخلاف ہے۔ قانون قدرت سے اسکی مراد یہی نیچر ہے جس کے نام لینے سے اس کو تقیہ مانع ہے۔

قرآن کا تو یہ حکم ہے انّ اللّه علی کلّ شیء قدیر یعنی خدا ہر شئے پر (جو صلاحیت وجود وامکان رکھتی ہے اور مشیت ایزدی اس کے متعلق ہو سکتی ہے) قادر ہے۔ وہ چاہے تو مٹی سے انسان پیدا کر دے جیسا کہ اس نے پہلے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور آخر حشر کے وقت یونہی زمین سے انسان کو کھڑا کر دے گا۔ قرارداد اہل اسلام یہ چلا آیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت صالح کی اونٹنی کو پہاڑ شق کر کے پیدا کیا، جس سے اس وقت تک کسی مسلمان نے انکار نہیں کیا۔ ہاں اس مسئلہ میں منکر ہیں تو آپ قادیانی صاحب ہیں یا آپ کے پیرو مرشد وہادی و رہبر سرسید احمد خان جنہوں نے اپنی تفسیر میں اس سے انکار کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون قدرت یا (قادیانی کے سمجھانے کو یوں کہو) نیچر محسوس و مشاہد میں بھی ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ بعض حیوان اپنی نوع کے مخالف مادہ سے جفت ہوتے ہیں تو ان سے ایسے مولود پیدا ہوتے ہیں جو نہ تو نر کی نوع سے ہوتے ہیں نہ مادہ کی۔ بلکہ اور ہی نوع کے ہوتے ہیں ازانجملہ ایک خچر ہے جو نہ گدھے کی نوع سے ہے نہ گھوڑے کی نوع سے۔ درختوں میں اس کی نظیر سنگترہ (یا رنگترہ) ہے جو دونوں جانب (نر، مادہ) کی نوع نہیں ہے بلکہ تیسرا انوع ہے۔ رنگترہ پر مٹھے کا پیوند کرنے سے پھر رنگترہ کی نوع کے مخالف مٹھے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

عقل کے فتوی سے یہ امر کہ ایک چیز سے اس کی نوع سے مغائر چیز پیدا ہو جائے، حدّ امکان میں داخل ہے اور کوئی عقلی دلیل اس امر کے محال ہونے پر قائم نہیں ہے اور نظائر مذکورہ بالا اس امکان کی فعلیت ظاہر کر رہی ہیں۔

اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ قادیانی کی وہ بات قرآن اور قرارداد اہل اسلام اور قانون قدرت اور عقل سب کے مخالف ہے و معہذا اس کو آیت مذکورہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ابطال الوہیت مسیح کے لئے اس بات کے کہنے کی کچھ ضرورت ہے۔ اس ابطال کیلئے یہی بات کافی ہے جو آیت مذکورہ سے سمجھی جاتی ہے (اور قادیانی نے بھی کہی ہے) کہ حضرت مسیح کی والدہ تھیں جس سے وہ پیدا ہوئے اور وہ اپنی پیدائش میں اسکے محتاج تھے و بس۔

آیت مذکورہ سے جو قادیانی نے تیسری دلیل نکالی، اور سابعاً یہ بات کہی ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی والدہ کھانا کھایا کرتے اور اس کے محتاج تھے۔ اور یہ احتیاج کھانے کی الوہیت کے منافی ہے، یہ بھی درست و بجا ہے۔ بے شک مطلق احتیاج کھانے کی طرف ہو یا کسی اور چیز کی طرف الوہیت کے مخالف ہے۔ مگر جو اس کے ساتھ قادیانی نے اپنے خانگی و خیالی فلسفے بگھارے، اور یہ بات کہی ہے کہ انسان کو کھانے کی احتیاج اس لئے ہوتی ہے کہ اس کا بدن تحلیل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ چند سال میں پہلا بدن معدوم ہو کر دوسرا بدن پیدا ہو جاتا ہے، اور کھانا تحلیل شدہ بدن کا بدل بنتا ہے، یہ محض لغو و بے ہودہ بات ہے۔ اس کو نہ آیت کے کسی لفظ یا اس کی تفسیر سے تعلق ہے، نہ ابطال الوہیت مسیح اس پر موقوف ہے۔ مرزا قادیانی نے یہ اجنبی بات کہہ کر خروج از بحث کیا اور اپنے خصوم کو اس کے متعلق فضول نکتہ چینی کا موقع دیا۔ چنانچہ ملاحظہ اقوال آئندہ فریقین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کو معلوم ہوگا انشاءاللہ۔

یہ قادیانی کی تقریر پرچہ اول کے مطابق اسلامی رائے ہے۔اب فریق ثانی کے پرچہ اول کے متعلق رائے ظاہر کی جاتی ہے۔اس مقام میں گو صرف مضامین پرچہ اول فریق ثانی کا ریویو مدنظر ہے مگر اس فریق کے جملہ متمسکات کا (جو الوہیت مسیح کے متعلق اس فریق نے پیش کئے ہیں اور وہ انکے دوسرے پرچوں میں مذکور ہیں) ریویو بھی اس مقام میں کیا جائے گا تا کہ بار بار اس کے ریویو کی نوبت نہ آوے اور ضرورت نہ رہے۔

تقریر اول فریق ثانی کے متعلق اسلامی رائے

آتھم نے جو قادیانی کی تیسری بات کے جواب میں اولاً کہا ہے اسکا مضمون اور مطلب درست ہے اور اس کا جواب قادیانی سے کچھ بن نہیں سکا۔مگر ڈپٹی آتھم کا طرز بیان عمدہ و مطلب خیز نہیں اور اس سے اس کا مطلب بخوبی ادا نہیں ہوا۔ڈپٹی آتھم کی جو تحریر و تقریر ہم نے دیکھی ہے وہ ایسی ہی پائی جس کا مطلب اس سے بخوبی سمجھ میں نہ آیا اور وہ **مطلبش دربطن شاعر** کا مصداق معلوم ہوا

ہم اس کا مطلب اپنی عبارت میں ادا کرتے ہیں تا کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ مطلب درست ہے،اور جو جواب اس کا مرزا قادیانی نے دیا ہے وہ درست اور مطابق سوال نہیں ہے۔

ڈپٹی آتھم کا یہ مطلب ہے کہ اگر خدا تعالی کی قدرت وافعال واقوال کا امتحان بھی انسانی استقراء سے ضروری ہے اور جو بات خدا کی انسانی استقراء کے موافق معلوم نہ ہو وہ لائق تسلیم نہیں ہے،تو چاہیے کہ خدا کی صفت خالقیت کو بھی نہ مانیں کیونکہ انسانی استقراء وتتبع سے عموماً خلق کی یہی صورت نظر آئی ہے کہ ایک مادہ (لکڑی یا مٹی یا لوہے وغیرہ) سے ایک چیز بنائی جاوے اور اس کے بنانے کے لئے آلات،اوزار،تیشہ،ہتھوڑا وغیرہ ہوں۔جو چیزیں انسان بناتا ہے اس میں کوئی چیز ایسی نہیں جو بغیر مادہ اور بغیر آلات کے بنائی گئی ہو۔اور خاص کر انسان کی خلق و پیدائش کی صورت انسانی استقراء وتتبع میں یہی نظر آتی ہے کہ مرد و عورت جفت ہوں اور ان دونوں سے بچہ تولد ہو۔مگر عام خلق خداوندی میں بقول اہل مذاہب سماوی یہ صورت خلق،جو استقراء میں آئی ہے،پائی نہیں جاتی اور نہ خاص خلق آدم و مسیح میں یہ صورت استقرائی خلق کی پائی گئی ہے۔بلکہ اہل اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً مسلمان عام صفت خلق کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں

ام خلِقوا من غیر شیء (یعنی بغیر مادہ وآلات) ام ھم الخا لقو ن (طور۔ ع ۲)، کہ خدا تعالیٰ نے عالم کو بغیر مادہ کے بنایا اور اس خلق میں آلات واوزار کا محتاج نہیں ہوا۔ اور خلق حضرت آدمؑ کی نسبت مسلمان واہل کتاب یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آدم کو خدا تعالیٰ نے بغیر کسی مرد وعورت کے صرف مٹی سے پیدا کیا۔ اور خلق حضرت مسیح کی نسبت مسلمان اور نصاریٰ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے صرف والدہ سے پیدا کیا۔ اور اگر خدا کی قدرت وافعال میں انسانی استقراء واجب اللحاظ ہے اور جو چیز اس کے موافق معلوم نہ ہو اس سے انکار لازم ہے، تو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی عام صفت خالقیت سے انکار کیا جائے اور حضرت آدم کا بلا مادر و پدر ہونا اور مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا تسلیم نہ کیا جائے۔ حالانکہ اس سے قادیانی کو بھی انکار نہیں ہے۔ وہ بھی مانتا ہے کہ خدا نے عالم کو بغیر مادہ وآلات پیدا کیا اور آدم کو بلا مادر و پدر اور مسیح کو بلا پدر پیدا کیا ہے۔ اور جب کہ خدا کی صفت کی خالقیت اور حضرت آدم وحضرت مسیح کی پیدائش برخلاف صورت استقراء انسانی تسلیم کی گئی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے افعال واقوال میں اس انسانی استقراء کا کچھ لحاظ نہیں ہے اور جس چیز کی نسبت خدا نے فرما دیا ہو کہ ہم نے اسکو ایسا کیا، یا وہ چیز باتفاق کل خدا کا فعل تسلیم کی جائے، اس میں انسانی استقراء کی موافقت کی شرط ایک ڈھکوسلہ ہے اور محض الحاد۔

مسٹر آتھم کا اس قول سے یہی مطلب ہے تو مسٹر آتھم پر واجب ہے کہ اپنے قصور بیانی کا معترف ہو کر آئندہ تقریر وتحریر کا کبھی نام نہ لیں، قلم توڑ دیں، اور کاغذ پھاڑ ڈالیں اور ہمارا شکریہ ادا کریں کہ ہم نے ان کی مردہ تقریر میں جان ڈال دی۔ اور اس کے جواب سے قادیانی کی عاجزی ظاہر کر دی۔ اور اس صورت میں جو کچھ قادیانی نے اس مطلب کے جواب میں کہا ہے وہ ہیچ و پوچ ہے۔ چنانچہ ناظرین کو اس کے جواب کے ملاحظہ سے یقین ہو گا۔ مگر اس سے وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ جس مدعا کے واسطے انہوں نے یہ تقریر کی تھی ہم نے وہ مدعا مان لیا۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کی تقریر کو شائستہ پیرایہ میں ادا کر کے صرف یہ ظاہر کر دیا ہے کہ خدا کی قدرت وافعال واقوال کے لئے انسانی استقراء معیار و پیمانہ صحت نہیں ہو سکتا اور قادیانی کا مجوزہ استقراء محض ایک ڈھکوسلہ ہے اس سے زیادہ یہ نہیں مانا (اور نہ ڈپٹی آتھم کی کلام میں اس کا ثبوت پایا جاتا ہے) کہ خدا نے بجز انسان کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کورسول بنا کر بھیجا ہے، یا اپنی پاک کلام میں اس کا اظہار فرمایا ہے کہ ہم نے اپنے حقیقی بیٹے یا اپنی جزءاور تیسرے حصہ (One of three equal Gods) کورسول بنایا ہے۔اس باب میں جو کچھ ڈپٹی آتھم یا اس کے ثانی اثنین ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک یا روئے زمین کے کسی عیسائی نے کہا ہے وہ صرف دعوی ہی ہے جس کا کوئی ثبوت انہوں نے نہیں دیا اور اس کا خلاف (حضرت مسیح کا خدا یا تیسرا حصہ خدا نہ ہونا) ہمارے اس پرچہ میں اور دیگر تصانیف اہل اسلام اور توحیدی عیسائیوں میں ایسا ثابت ہے کہ اس میں تثلیثی عیسائیوں کو دم مارنے کی جگہ نہیں ہے

ڈپٹی آتھم نے قادیانی کی ساتویں بات کے جواب میں جو ثانیاً و ثالثاً کہا ہے کہ ہم مسیح کے جسم کو (جو کھانے پینے کا محتاج ہے) اللہ نہیں جانتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں، جیسے وہ جھاڑی تھی جس سے انّی انا اللّٰہ کی آواز آئی تھی ، ،اور یہ امر کہ خدا ستون میں سے آواز دے کر کہے کہ میں تمہارا خدا ہوں، ممکن ہے گو تجربہ یعنی ہمارے مشاہدہ واستقراء کے مخالف ہے۔ہم نے ابن اللہ کو جسم نہیں مانا۔ہم تو اللہ تعالی کو روح جانتے ہیں جسم نہیں۔یہ ایسا قول ہے جس کے معنی اور تو کوئی کیا سمجھے گا، ڈپٹی آتھم خود ہی نہیں سمجھے۔اور طرفہ یہ کہ قادیانی بھی اس کا مطلب کچھ نہیں سمجھا اور اس کا جواب اس نے کئی دفعہ دیا ہے۔جیسے کسی عقل مند نے اپنے مخاطب سے کہا تھا کہ میں تیرا سوال تو سمجھا نہیں مگر جواب اس کے دو دیتا ہوں ، ۔ ہم اس قول کے قائل (آتھم) اور اس قول کے مجیب (قادیانی) سے چند سوال کرتے ہیں اور اس قول اور اسکے جواب کا مطلب ان سے پوچھتے ہیں۔

ڈپٹی صاحب کی مراد مظہر سے اگر مظہر ذات ہے اور جسم مسیح کے مظہر خدا ہونے سے یہ مقصود ہے کہ خدا کی ذات نے جسم مسیح میں ظہور کیا اور وہ بذات خود مجسم ہو کر اس جسم و شکل میں ظاہر ہوا جس کو مسیح کہا جاتا تھا (چنانچہ یوحنا باب اول بیان کہ کلام خدا تھا اور کلام مجسم ہوا، مشعر ہے۔اور ڈپٹی آتھم نے بھی اس کو پرچہ ۳ جون وغیرہ میں تسلیم کیا ہے) تو اس صورت میں آتھم سے یہ سوالات ہیں۔

۱۔اس حالت میں آتھم نے اس پرچہ میں اور پرچہ ۳۰ مئی میں جسم مسیح کو خدا ماننے سے کیوں انکار کیا۔

۲۔اگر اب اس جسم کو خدا مان لو، اور اس معنی کر اس کو مظہر اللہ جانتے ہو، تو جب سے وہ جسم پیدا ہوا ہو تب ہی سے کیوں اس کو مظہر اللہ نہیں مانتے۔اور پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء میں کیوں لکھا کہ مسیح روح القدس کے نازل ہونے کے وقت سے مظہر اللہ ہوئے۔اور پرچہ یکم جون میں کیوں کہا کہ جب تیس برس کے ہو کر وہ بپتسما پا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یردن سے نکلے تو مظہر اللہ اور مسیح ہوئے۔

۳۔اس صورت میں جھاڑی کی مثال کی تمثیل تمہارے لئے کب دستاویز ہوسکتی ہے۔جھاڑی کی نسبت قرآن یا تورات میں کہاں وارد ہے کہ وہ جھاڑی خدائے مجسم تھی۔

۴۔اس صورت میں آپکا ستون میں سے خدا کے آواز دینے کا امکان پیدا کرنا کیا فائدہ دیتا ہے۔کیا اس ستون کو بھی آپ خدائے مجسم مان لیں گے۔

۵۔اس صورت میں ان اعتراضوں کا کیا جواب ہے جو خدا کے جسم ہونے پر، اور جسم کے کھانے پینے کی طرف محتاج ہونے پر وارد ہوتے ہیں۔اوران کو آپ بھی اس پرچہ میں مان چکے ہیں۔

۶۔اس صورت میں ہندو جو اپنے اوتاروں کو مجسم خدا مانتے ہیں، آپکے نزدیک کیوں محل اعتراض ہیں۔آپکے مسیح کو مجسم خدا ماننے اور ہندوؤں کے رام چندر کو خدائے مجسم ماننے میں کیا فرق ہے۔

اوراس صورت میں قادیانی سے یہ سوال ہے کہ آپ نے ڈپٹی آتھم سے مظہریت کے یہ معنی تسلیم کرا کے اس کو انہی اعتراضات کا، جو خدا کے مجسم ہونے پر وارد ہوتے ہیں، کیوں مورد نہ بنایا اوراس سے اس کو کیوں لاجواب نہ کیا۔اور مظہریت کے دوسرے معنی تجویز کر کے بحث کو ناحق کیوں طول دیا؟

اوراگر مظہر سے مراد مظہر صفات خالق وقدرت خداوندی ہے اور جسم مسیح کے مظہر خدا ہونے سے یہ مقصود ہے کہ وہ پاک جسم خدا کی قدرت کا مظہر تھا، تو پھر اس صورت میں ڈپٹی آتھم سے یہ سوالات ہیں۔

ا۔اس مظہریت سے مسیح کا خدا یا ابن اللہ بمعنی سوم حصہ یا جزء خدا (ون آف تھری ایکیوئل گاڈز) ہونا کہاں ثابت ہوتا ہے۔یہ مظہریت تو باعتراف آپ کے پرچہ دوم ۳۰ مئی اور پرچہ دوم یکم جون کے ہر شئے میں پائی جاتی ہے۔اس سے تو کوئی چیز بھی خالی نہیں ہے۔پس چاہیے کہ ہر چیز زمین آسمان اور دیوار کو ابن اللہ یا خدا کہیں، حالانکہ آپ اس کے قائل نہیں بلکہ اس ابنیت یا الوہیت کو مسیح سے مخصوص کرتے ہیں۔

۲۔اس معنی کر مظہریت تو مسیح کے جسم اور روح دونوں کو ہر وقت اور ہر آن حاصل تھی چنانچہ آپ کا پرچہ دوم ۳۰ مئی مظہر ہے۔پھر آپ نے اس پرچہ ۲۳ مئی میں اس مظہریت سے جسم کو کیوں خاص کیا اور پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء اور یکم جون ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح کے تیس برس کی عمر تک پہنچنے اور مسیح ہو جانے کے وقت کو اس مظہریت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں مخصوص کیا۔

۲۔وہ جھاڑی جس سے انّی انا اللّٰہ کی آواز آئی تھی،اور ستون جس سے آپ کے نزدیک خدا آواز دے کر کہہ سکتا ہے کہ میں خدا ہوں،اسی معنے مظہریت سے انّی انا اللّٰہ کہتے تھے اور آواز دے سکتے ہیں۔اور اس قول و آواز سے اس جھاڑی اور ستون کا خدائے مجسم ہونا آپ کی مراد نہیں تو دو مثالوں کا ذکر کس غرض سے ہے ۔اس معنی کر تو ہر چیز اور ہر ذرہ مظہر خدا ہوسکتا ہے۔

اس صورت میں قادیانی سے یہ سوال ہے کہ اس مظہریت سے تو حضرت مسیح کے ابن اللہ یا خدا یا سوم حصہ خدا ہونے کی صاف نفی ثابت ہوتی ہے ۔پھر تم نے کیوں اس قسم کے الزامات سے ڈپٹی آتھم کا منہ بند نہ کیا اور ان فضول سوالات سے کہ کیا مسیح میں دو روحیں تھیں؟ اور کیا وہ تیس برس کی عمر تک مظہریت سے خالی رہے؟ اور کیا وہ خدا مجسم تھے؟ جو پرچہ ۳۰۔۳۱ مئی اور یکم و دوم جون ۱۸۹۳ء میں وارد کئے ہیں کیوں بحث کو طول دیا۔

ڈپٹی آتھم نے مرزا قادیانی کے ملحدانہ اصول کی تمثیل اور بپاس قیاس استقراء نصوص کتب الہامی میں تاویل کے جواب میں جو رابعاً کہا ہے کہ:

بے شک تاویل طلب امر کو تاویل کرنا چاہیے لیکن حقیقت کو چاہیے کہ تاویل نہ بگاڑے اور اگر کوئی حقیقت برخلاف امر واقعی کے ہو تو بالمرہ حکم بطلان اس پر دینا ہے، نہ بطلان کو مروڑ کر حق بنانا۔

یہ بھی ایسا قول ہے جس کا مطلب نہ قائل (آتھم) نے سمجھا نہ مجیب (قادیانی) نے۔اور اس کا پہلا حصہ اخیر حصہ کے مخالف ہے اور اس سے متناقض ہے۔اس کے پہلے حصہ میں تاویل کو جائز رکھا گیا ہے اور آخری حصہ میں کہا گیا ہے کہ تاویل ایسی ہو جو حقیقت کو نہ بگاڑے۔اور یہ غور نہیں کیا گیا کہ تاویل جو ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اس میں حقیقت کو چھوڑ کر مجاز کو مراد قرار دیا جاتا ہے۔اور ہر ایک تاویل میں حقیقت کو توڑ مروڑ کر غیر حقیقت یعنی مجاز کو اس کی جگہ ٹھہرایا جاتا ہے۔تاویل ہوئی تو پھر حقیقت کہاں رہی۔

ڈپٹی آتھم نے تو پیرانہ سالی کے سبب یا حقیقت و مجاز و تاویل کے معنی سے بے علمی و ناواقفی کے سبب اپنی کلام کو نہ سمجھا تھا اس لئے پہلے بحسب موقع تاویل کو جائز تسلیم کر کے آخر اسکو رد کر دیا۔مگر قادیانی کے سکوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اوراس کلام کے ردّ نہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اس کلام کو نہیں سمجھا۔ سمجھتا تو ضرور اس کا یہ نقص و تناقض جو ہم نے بیان کیا ہے، بیان کرتا۔

ڈپٹی آتھم نے جو خامساً کہا ہے اس کے متعلق ہم اس کے قول ششم ہفتم و ہشتم کے متعلق رائے ظاہر کرنے کے بعد اظہار رائے کریں گے کیونکہ وہ قول بہت بسیط اور طویل بحث کا خواہاں ہے لہذا اس کا علیحدہ بیان کرنا مناسب ہے۔

ڈپٹی آتھم نے قادیانی کے استدلال آیت قرآن کے جواب میں جو سادساً کہا ہے کہ میں قرآن کے الہامی ہونے کا قائل نہیں ہوں، یعنی پھر میرے سامنے قرآن کو کیوں پیش کیا گیا ہے اس سے ڈپٹی آتھم نے یہ جتایا ہے کہ ان کے فہم وشعور میں پیرانہ سالی کے سبب نقصان واقع ہو گیا ہے اور اس قول کے بعد قادیانی کو (اگر وہ کچھ فہم وشعور رکھتا) ہرگز مناسب نہ تھا کہ ان سے پھر وہ کلام بحث کرتا اور ان کو اپنا مخاطب بناتا۔ مگر قادیانی بھی ان ہی کی مانند بے شعور و نافہم ہے۔ وہ ایسی باتیں سن کر بھی ان کے بحث وخطاب سے دست بردار نہ ہوا۔

ڈپٹی آتھم اتنا نہ سمجھ سکے کہ قادیانی کا آیت قرآن سے استدلال اس کے اس ملحدانہ اصول کی بنا پر ہے کہ جو شخص اپنی الہامی کتاب کی نسبت کوئی دعوی کرے وہ پہلے اس دعوی کو اس کتاب سے نقل کرے، پھر اس کا عقلی یا تاریخی ثبوت اس کتاب سے نکال کر پیش کرے۔ نہ اس نظر سے کہ ڈپٹی آتھم قرآن کو الہامی مانتے ہیں ،ولہذا وہ اس آیت سے مورد الزام ہو سکتے ہیں۔

ڈپٹی آتھم نے جو سابعاً و ثامناً کہا ہے، اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ بائبل میں جہاں غیر مسیح کے حق میں بیٹا بیٹی کا لفظ آیا ہے وہاں تاویل واجب ہے۔ ان اقوال میں ڈپٹی آتھم نے مرزا قادیانی کے اس اصول تاویل کو تسلیم کرلیا ہے جس سے قول چہارم میں انکار کیا تھا اور اس سے یہ جتایا ہے کہ وہ اپنی کلام کا مطلب خود نہیں سمجھتے۔

پرچہ اول ڈپٹی آتھم کے جملہ مطالب پر ریویو ہو چکا ہے اب صرف قول خامس کا ریویو باقی ہے جو ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

ڈپٹی آتھم نے مرزا قادیانی کے جواب سوال مقدر کہ بائیل میں اور صالحین کو بیٹا کہا گیا ہے، کے جوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب میں جو خامساً کہا ہے کہ بیٹے کا لفظ بائیبل میں دو معنی میں مستعمل ہوا یعنی: ا۔ یک تن۔ ۲۔ یک من۔ اور مسیح کے حق میں اس کا استعمال بمعنی یک تن ہوا ہے چنانچہ بائیبل کے فلاں فلاں مقامات شاہد و مصدق ہیں، یہ محض دعوی ہی دعوی ہے اوران مقامات بائیبل میں ایک مقام بھی ایسا نہیں ہے جس سے مسیح کا خدا تعالی سے ہم تن ہونا ثابت ہو۔ اس تمام مباحثہ میں صرف یہی ایک مضمون اس لائق تھا کہ ڈپٹی آتھم اس کو مدلل کرتے اور مرزا قادیانی اس کا مفصل و مدلل جواب دیتا۔ مگر افسوس نہ آتھم نے اس کا کافی ثبوت بہم پہنچایا اور نہ قادیانی سے اس کا جواب مفصل و مدلل ہوسکا۔ ہم اس مقام میں اس مضمون پر ایسی تفصیلی بحث کرتے ہیں جس سے آتھم اور مرزا قادیانی دونوں قائل و منفعل ہوں۔ آتھم اسلئے کہ اس تفصیل سے ان کو معلوم ہوگا کہ ان کے پیش کردہ مقامات بائیبل سے مسیح کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔ قادیانی اسلئے کہ اس تفصیل کے ملاحظہ سے اس کو واضح ہوگا کہ ان مقامات بائیبل کا جواب مسکت یہ ہے جو یہاں دیا گیا ہے، نہ وہ جو قادیانی نے دیا ہے۔

اس قول (پنجم) میں جو مقامات عہد عتیق کے نقل کئے گئے ہیں ان کی نسبت ہم اجمالی رائے محقق عیسائیوں کی نقل کرتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ عہد عتیق میں حضرت مسیح کی الوہیت یا تثلیث پر کوئی تصریح نہیں ہے، جو ہیں بزعم عیسائیوں کے اشارات ہیں جن سے عیسائی لوگ عہد جدید کی مدد سے الوہیت مسیح یا تثلیث کا استنباط کرتے ہیں۔ پھر ہر ایک مقام پر تفصیلی بحث کرکے ثابت کریں گے کہ ان مقامات سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔

اجمالی رائے کی نقل: بشپ ہیوبرج کہتے ہیں:

اگرچہ پرانے عہد نامہ میں تثلیث کا اشارہ اکثر آیا ہو، تاہم بغیر نئے عہد نامہ کے اس کو درست طور پر سمجھنا ایک امر دشوار ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ یہودیوں کے درمیان توریت تین ہزار برس سے اور انبیاء دو ہزار برس سے ہیں، تو بھی آج کے دن تک وہ اس کو (یعنی تثلیث کو) اپنے ایمان کا رکن ہرگز نہ بنا سکے۔ بلکہ مثل محمدیوں کے اب تک مقر ہیں کہ خدا اقنوم میں اور ذات میں واحد مطلق ہے۔

پادری فنڈر صاحب مفتاح الاسرار میں لکھتے ہیں:

تثلیث کی تعلیم توریت میں صرف اشارہ کے طور پر ذکر ہوئی ہے، انجیل میں واضحۃً بیان ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سبب سے جب تک کوئی انجیل کو نہ سمجھا ہو تو توریت کے اکثر مطلبوں کو، جیسا کہ چاہیے، نہ سمجھے گا۔

بشپ برہٹ شرح عقائد دینی میں لکھتے ہیں: عہد عتیق کو بغیر عہد جدید لو، تو یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ مسئلہ تثلیث کو اس سے ثابت کرنا آسان کار نہیں ہے۔

ان اقوال ثلاثہ کو مسٹر اکبر مسیح توحیدی عیسائی نے رسالہ تنقیح الوہیت مسیح میں اپنے اس دعوی کی تائید میں نقل کیا ہے کہ:

پرانے عہد نامہ میں خالص وحدت کی تعلیم ہوئی ہے۔ احکام عشرہ کا پہلا حکم یہ ہے: میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہووے۔ سن اے اسرائیل خداوند تمہارا اکیلا خداوند ہے۔ (استثناء۔۵:۷، ۶:۴)۔ اس وحدت میں کثرت کی تعلیم مطلق نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کا عقیدہ بھی اس پر شاہد ہے۔ کسی یہودی نے کبھی خدا کی وحدت میں کثرت کا خیال نہیں کیا۔

Thou shall have none other gods before me (Deut: 5:7)

Hear, O Israel: 'The Lord our God is one Lord. (Deut :6:4)

اور بعد نقل اقوال ثلاثہ مذکورہ کہا ہے: پس جب کہ صرف انجیل ہی کی روشنی میں پرانے عہد نامہ سے کثرت فی الوحدت کی تعلیم اخذ ہوسکتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اگر انجیل میں کثرت فی الوحدت کی روشنی نہ مل سکے تو پرانا عہد نامہ کثرت کی تعلیم کی نسبت بالکل تاریک رہیگا۔ اس لئے ہم اس رسالہ (تنقیح الوہیت مسیح) میں (ابطال الوہیت مسیح کے لئے) پرانے عہد نامہ پر مطلق بحث نہ کریں گے۔ صرف انجیل پر غور کر کے دیکھیں گے کہ آیا یہ تعلیم اس میں ہے یا نہیں۔ اگر انجیل میں کثرت فی الوحدت کی تعلیم نہ ملی تو پھر اس کے ڈھونڈنے کیلئے پرانے عہد نامہ کی طرف رجوع کرنا بالکل عبث ہوگا۔

اس کے بعد مسٹر اکبر مسیح نے انجیل میں حضرت مسیح اور انکے رسولوں کی تعلیم سے خالص توحید بلا تثلیث کو ثابت کیا۔ پھر اسی انجیل سے حضرت مسیح کی الوہیت کا ابطال کیا ہے اور اس میں لیاقت و قابلیت و تحقیق و حق پسندی کا کافی ثبوت دے دیا ہے۔

تفصیلی بحث۔ منجملہ ان مقامات عہد عتیق کے جن کو آتھم نے قول پنجم میں پیش کیا ہے، ایک مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکریا ۱۳: ۷ ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اے تلوار تو میرے چرواہے پر، اس انسان پر، جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو۔ رب الافواج فرماتا ہے اس چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہوجائے۔

Awake, O sword, against my shepherd, and against the man that is my fellow, saith the Lord of the hosts; smite the shepherd, and the sheep will be scattered.(Zech 13:7 KJV)

ڈپٹی آتھم اور اس کے دوسرے بھائی غیر محقق و ناانصاف عیسائی خیال کرتے ہیں کہ اس مقام میں حضرت مسیح کے مارے جانے کی پیش گوئی کی گئی ہے جس میں اس کو خدا کا ہمتا کہا گیا ہے۔ مگر انصاف و تحقیق کی آنکھ سے اصل عبرانی کتاب ذکریا کو دیکھنے والے بخوبی جانتے اور یقین رکھتے ہیں کہ۔ ۱۔ اس میں نہ حضرت عیسیٰؑ یا کسی اور شخص کو خدا کا ہمتا کہا گیا ہے۔ ۲۔ نہ حضرت عیسیٰؑ کے قتل ہونے کی خبر ہے۔

امر اول کا ثبوت: اس پیش گوئی میں جس لفظ کے معنی ہمتا کئے گئے ہیں وہ عبرانی عمنی ثی ہے جس کے معنی ہم نشین یا ہم صحبت کے ہیں۔ (چنانچہ کتاب لغات عبرانی ولیم ہوپر کے صفحہ ۲۹۱ سے معلوم ہوتا ہے) اور وہ نبی میں پائے جاتے ہیں اور اس وجہ سے جس شخص کی اس مقام میں پیش گوئی ہے وہ صرف خدا کا نبی ہوسکتا ہے، نہ کہ خدا۔ اور اس سے اس کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے نہ کہ خدائی۔ اس لفظ عمنی ثی کے معنی ہمتا ئے خدا کے نہیں ہیں اور واقعہ میں بھی کوئی انسان یا کوئی اور مخلوق خدا کا ہمتا نہیں ہوسکتا۔ عہد عتیق و عہد جدید کے متعدد مقامات میں اس امر کی تصریح موجود ہے کہ خدا کا کوئی ہمتا نہیں اور اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

عہد عتیق کی شہادت۔ کتاب استثناء کے باب ۴ آیت ۳۵ میں ہے: یہ سب تجھے دکھایا گیا تاکہ تو جانے خداوند تو خدا ہے، اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

اور اس باب کی آیت ۳۹ میں ہے: پس آج کے دن جان اور اپنے دل میں غور کر کہ خداوند خدا وہی خدا ہے جو اوپر آسمان میں اور نیچے زمین میں ہے اور کہ اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

اور اس کتاب کے باب ٦ کی آیت ۴ میں ہے: سن لے اے اسرائیل! خداوند تمہارا خداوند اکیلا خدا ہے۔

اور اس کتاب کے باب ۳۲ آیت ۳۹ میں ہے: اب دیکھو کہ میں، ہاں میں ہی وہ ہوں۔ اور کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود میرے ساتھ نہیں۔ میں ہی مارتا ہوں اور میں ہی جلاتا ہوں۔ میں ہی زخمی کرتا ہوں اور میں ہی چنگا کرتا ہوں۔اور ایسا کوئی نہیں جو میرے ہاتھ سے چھوڑاوے۔

Unto thee it was shewed, that thou mightest know that the lord he is God; there is none else besides him. (Deut 4:35)

Know therefore this day, and consider it in thine heart, that the lord he is God in heaven above, and upon the earth beneath: there is none else. (Deut 4:39)

See now that I, even I, am he, and there is no god with me; I kill, and I make alive. I wound, and I heal: neither is there any that can deliver out of my hand . (Deut 32: 39)

اور کتاب دوم سموئیل کے باب ۷، آیت ۲۲ میں ہے: سوتو اے خداوند خدا بزرگ ہے۔اس لئے کہ کوئی تیری مانند نہیں ہے۔اور تیرے سوا جہاں تک کہ ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے کوئی خدا نہیں ہے۔

اور کتاب اول سلاطین باب ۸ آیت ۲۲ میں ہے: اور کہا اے خدا اسرائیل کے خدا تجھ سا کوئی خدا نہ اوپر آسمان میں ہے نہ نیچے زمین میں۔

اور زبور باب ۱۸ آیت ۳۱ میں ہے: خداوند کے سوا خدا کون ہے۔اور ہمارے خدا کو چھوڑ کر چٹان کون ہے۔

اور زبور باب ۷۷ آیت ۱۳ میں ہے: اے خدا تیری راہ مقدس ہے۔کون معبود خدا کی مانند بڑا ہے۔

اور کتاب یسعیاہ کے باب ۴۴ آیت ۶۔۷۔۸ میں ہے: ۶۔خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اس کا نجات دینے والا رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں اول ہوں اور آخر ہوں۔اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔۷۔... : ۸۔کیا میرے سوا کوئی خدا ہے؟

اور اس کتاب کے باب ۴۵ آیت ۵ تا ۷ میں ہے: ۵۔میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔میرے سوا کوئی خدا نہیں۔میں نے تیری کمر باندھی۔اگرچہ تو نے مجھے نہ پہچانا۔۶۔تاکہ لوگ سورج نکلنے کے اطراف سے غروب کے اطراف تک جانیں کہ میرے سوا کوئی نہیں۔۷۔ میں ہی روشنی بناتا ہوں اور تاریکی پیدا کرتا ہوں۔میں ہی سلامتی کو بناتا ہوں اور بلا کو پیدا کرتا ہوں۔میں ہی خداوند ان سبھوں کا بنانے والا ہوں۔

Thus saith the Lord the King of Israel, and his redeemer the Lord of hosts; I am the first,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

and I am the last, and beside me there is no God

And who as I shall call, and shall declare it, and set it in order for you, since I appointed the ancient people and the things that are coming, and shall come, let them shew unto them.

Fear ye not neither be afraid; have not I told thee from that time, and have declared it? ye are even my witnesses, is there a God beside me? yes there is no God; I know not any..(Isaiah 44: 6-8)

I girded thee, though I am the Lord and there is none else, there is no God beside me; thou hast not known me .

That they may know from the rising of the sun, and from the west, that there is none beside me. I am the lord, and there is none else.

I form the light, and create darkness; I make peace, and create evil; I the Lord do all these things. (Isaiah 45:5-7)

یہ دس مقام عہد عتیق کے ہیں جن میں خدا تعالی کے واحد، بے مثل و بے ہمتا ہونے پر تصریح ہے۔

اب عہد جدید کی شہادت سنو۔

انجیل متی کے باب ۱۹ آیت ۱۶۔۱۷ میں ہے: ۱۶۔اور دیکھو ایک نے آ کے اسے (مسیح کو) کہا۔اے نیک استاد میں کون نیک کام کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔۱۷۔اس نے اسے کہا تو مجھے نیک کہتا ہے، نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔پر اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہے، تو حکموں پر عمل کر۔

اور انجیل مرقس باب ۱۲ آیت ۲۹۔۳۰ میں ہے: یسوع نے اسے جواب میں کہا کہ سب حکموں سے اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند کو، جو تیرا خدا ہے، اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر، اول حکم یہی ہے۔

اور انجیل یوحنا کے باب ۱۷، آیت ۱ و ۳ میں حضرت مسیح سے نقل کیا ہے کہ: انہوں نے آسمان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اپنی نگاہیں اٹھا کر کہا اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ کو اکیلا سچا خدا، اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے، مانیں۔

اور پولوس کے پہلے خط بنام قورنتیان کے باب ۸ آیت ۵۔۶ میں ہے: ۵۔ کیونکہ ہر چند افلاک و زمین میں بہت ہیں جو خدا کہلاتے ہیں (چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں) ۶۔ لیکن ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے جس سے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اسی کے لئے ہیں۔ اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جس کے سبب سے ساری چیزیں ہوئیں۔ اور ہم اس کے وسیلہ سے ہیں۔

And behold, one came and said unto him, "Good Master, what good thing I shall do, that I may havee entenal life?

And he said unto him, Why callest thou me good? There is none good but one, that is God; but if thou wilt enter into life, keep the commandments. (Matthew 19:16-17)

And Jesus answered him, The First of all the commandments is, "Hear, O Israel: The Lord our God is one Lord.

And thou shalt love the Lord thy God with all thy heart, and with all thy soul, and with all thy mind, and with all thy strength; this is the first commandment. (Mark 12:29-30)

These words spake Jesus, and lifted up his eyes to heaven, and said; glorify thy Son, that thy son also may glorify thee.

As thou hast given him power over all flesh, that he should give eternal life to as many as thou hast given him.

And this is life eternal that they might know thee the only true God, and Jesus Christ, whom thou hast sent. (John 17:1-3)

For though there be that, are called gods, whether in heaven or in earth (as there be gods many, and lords many)

But to us there is but one God, the Father, of whom are all things, and we, in him; and one Lord Jesus Christ, by whom are all things, and we by him. (1 Corinthians 8:5-6)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان چار مقامات عہد جدید، اور دس مقامات مذکورہ بالا عہد عتیق کو چشم بینا سے دیکھنے والے یقین رکھتے ہیں کہ لفظ عمنی ثی کتاب زکریا کے معنی ہمتا کے نہیں ہیں۔ اور خدا کا ہمتا کوئی نہیں ہے۔ اس بات کو کوئی بے انصاف نہ مانے اور اس کے معنی ہمتا کرے، تو پھر اس آیت زکریا اور ان آیات توحید و بے ہمتائی خدا تعالی میں تعارض و تناقض واقع ہوگا۔ اور اس سے ایک جانب کا کذب یا غلط ہونا لازم آئے گا جس کو کوئی عیسائی بھی پسند نہ کرے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عمنی ثی کا ترجمہ غلطی سے کیا گیا ہے۔ اور درحقیقت میں اس کا ترجمہ ہم نشیں یا ہم صحبت ہے جس سے بجز نبوت اس شخص کے جسکے حق میں پیش گوئی کی گئی ہے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔

(بائیبل کی زیر بحث آیت کا ایک جدید ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے:

The Lord Almighty says, " Wake up, sword, and attack the shepherd, who works for me! kill him, and the sheep will be scattered (Zech 13: 7 GNB)

اس ترجے میں ہمتا ہونے کی طرف کسی بھی قسم کا اشارہ نہیں ملتا۔ بہاء)۔

امر دوم کا ثبوت: اس آیت کے جو معنی (صحیح یا غلط) کرو، ان کو حضرت مسیح سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ آیت آپ کے حق میں پیش گوئی نہیں کیونکہ اس میں ایسے شخص کی نسبت پیش گوئی کی گئی ہے جو تلوار سے مقتول ہوا ہے۔ یہ شخص یوحنا بپتسمہ دینے والا ہو جس کے سر کا ٹنے کی خبر انجیل متی کے باب ۱۴ میں ہے، یا کوئی اور نبی جو تلوار سے شہید ہوا ہو، حضرت مسیح تو باتفاق عیسائیوں کے تلوار سے مقتول نہیں ہوئے۔ لہذا وہ اس کے مصداق ہرگز نہیں ہو سکتے۔

اب مسٹر آتھم اور اس کے ہم خیال وحامیوں کو مناسب ہے کہ اس پیش گوئی کو انفعال وندامت کے ساتھ واپس لیں اور اس سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت ہونے کا خیال دل سے نکال دیں۔ یا ہمارے دلائل کا جواب دیں۔

ازانجملہ دوسرا مقام کتاب یرمیاہ کا باب ۲۳ آیت ۵۔۶ ہے جس میں یہ بیان ہے: دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالوں گا۔ اور ایک بادشاہ بادشاہی کرے گا اور اقبال مند ہوگا اور عدالت صداقت زمین پر کرے گا۔ اور اس کے دنوں میں جوڈا نجات پاویگا اور اسرائیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامتی سے سکونت کرے گا اور اسکا نام یہ رکھا جائے گا: خداوند خدا ہماری صداقت۔

عبداللہ آتھم اور اسکے دوسرے بے انصاف عیسائی خیال کرتے ہیں کہ یہ پیش گوئی بھی حضرت عیسیٰؑ کے حق میں ہے۔اور اس میں حضرت عیسیٰؑ کے حق میں کہا گیا ہے: خداوند ہماری صداقت،جس کا عبرانی لفظ یہوواہ صدیقنو ہے۔

مگر انصاف و تحقیق کی آنکھ رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو اس پیشگوئی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔اس میں ایک بادشاہ کی نسبت پیش گوئی ہے کہ وہ تخت داؤدی پر بیٹھ کر بادشاہی کرے گا اور اقبال مند ہوگا اور عدالت کرے گا۔اور حضرت مسیح کو دنیا میں بادشاہی نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی عمر فقیری اور بے نوائی میں گذری ہے چنانچہ وہ خود اپنے حق میں فرماتے ہیں

لوٹریوں کی بِلّیں اور ہوا کے پرندوں کے واسطے بسیرے ہیں، پر ابن آدم کو سر ٹکانے کو جگہ نہیں،(متی باب۸ آیت۲۰)

And Jesus saith unto him, The foxes have holes, and the birds of the air have nests, but the son of man hath not where to lay his head. (Matthew 8:20)

اور یہ بھی آپ نے فرمایا ہے کہ میری بادشاہی اس جہان کی اور دنیا کی بادشاہی نہیں ہے۔

لہذا وہ اس پیش گوئی کے مصداق ہرگز نہیں ہو سکتے۔ ...

اے حضرات پوادر! کتب تواریخ اور بائیبل میں نظر کرنے سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یرمیاہ باب ۲۳ میں تو لہراسپ شاہ ایران کی نسبت یا اس کے وائسرائے کورش داماد داریوش اول کی نسبت (جس کا نام بائیبل میں خورش بیان ہوا ہے) یا داریوش ثانی کی نسبت (جس کو بائیبل میں دارا بادشاہ لکھا گیا ہے اور وہ کورش اور اس کے جانشین احشوروش کے بعد لہراسپ شاہ ایران کی طرف سے بابل کا وائسرائے ہوا تھا) پیش گوئی ہوئی ہے۔جن کے عہد حکومت میں جوڈا اور اسرائیل بابل سے نکلے اور بخت نصر اور اس کے بیٹے کی قید سے رہائی پا کر یروشلم میں آباد ہوئے۔اور ان بادشاہوں کے حکم واجازت اور حکی نبی کی ترغیب سے زروبابل اور یشوع وغیرہ اعیان بنی اسرائیل نے ہیکل بیت المقدس کو، جو بخت نصر نے ڈھائی تھی، از سرنو بنایا۔اور جوڈا اور اسرائیل کو شاہان مذکور کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی ملنے کے سبب نجات وامن حاصل ہوا، اس وقت جوڈا اور اسرائیل کے ہر شخص کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا یھـوواہ صـد قـنیـو ۔یعنی خداوند ہمارا سچا ہے جس نے ہم کو ستر برس کی قید بخت نصر سے چھوڑا کر یروشلم میں آباد کیا ۔جس کلمہ کو اب عیسائی زبردستی حضرت مسیح پر لگاتے ہیں ۔اس مقام میں ہم بائبل سے ثابت کر تے ہیں کہ یہ پیشگوئی ان بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کی نسبت تھی اور وہ حضرت مسیح سے پانچ سو برس پہلے پو ری ہوچکی ہے ۔حضرت مسیح سے اس کا تعلق بشہادت بائبل حدامکان سے خارج ہے۔

پس اولاً ہم اس پیش گوئی کے معنی مذکورہ بالا اسی بائبل کی شہادت سے بیان کرتے ہیں پھر اسی بائبل کی شہادت سے یہ ثابت کردکھائیں گے کہ اس معنی کر یہ پیش گوئی حضرت مسیح سے پانچ سو برس پہلے پوری ہوچکی ہے۔

واضح ہو کہ کتاب یرمیاہ کے باب ۲۳ میں جو شاخ نکالنے اور عدالت وصداقت سے ایک بادشاہ کے بادشاہی کرنے اور جوڈا اور اسرائیل کی نجات وسلامتی پانے کا اجمالی ذکر ہوا ہے اس کی تفصیل میں کتاب یرمیاہ کے باب ۳۰ میں یوں فرمایا ہے:

۱۔وہ کلام جو خداوند کی طرف سے یرمیاہ کو پہنچا۔۲ اور اس نے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے، ساری باتیں جو میں تجھ سے کہوں، تو کتاب میں لکھ۔۳۔دیکھ کہ وہ دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں اپنی قوم اسرائیل اور جوڈا کی اسیری کو موقوف کرونگا اور میں ایسا کرونگا کہ وے اس زمین میں جسے میں نے ان کے باپ دادوں کو دیا تھا، پھر آویں اور مالک ہوویں۔

۱۰۔اسلیئے دیکھ میرے بندے یعقوب مت ڈر۔خداوند کہتا ہے اور اے اسرائیل مت گھبرا کہ دیکھ میں تجھے دور سے اور تیری اولاد کو اسیری کی سرزمین سے چھوڑاؤنگا اور یعقوب پھرے گا اور وہ چین کرے گا اور آسودہ ہوگا۔

۱۸۔خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں یعقوب کے خیموں کو جو اسیری میں ہیں پھیر لاؤنگا۔اور اس کے مسکنوں پر رحمت کرونگا۔اور شہر اپنے ٹیلے پر بنایا جائے گا۔اور قصر اپنے ہی مقام پر آباد ہو جائے گا۔

The word that came to Jeremiah from the Lord saying.

Thus speaketh the Lord God of Israel, saying, "Write thee all the words that I have

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

spoken unto thee in a book.

For, lo, the days come, saith the Lord, that I will bring again, the captivity of my people Israel and Judah, saith the Lord: and I will cause them to return to the land that I gave to their fathers, and they shall posses it .(Jeremaih 30: 1-3)

10. Therefore fear thou not, O my servant Jacob, saith the Lord; neither be dismayed, O Israel: for , lo, I will save thee from afar , and thy seed from the land of their captivity; and Jacob shall return, and shall be in rest, and be quiet, and none shall make him afraid.

18. Thus saith the Lord; Behold, I will bring again the captivity of Jacob's tents, and have mercy on his dwelling places; and the city shall be builded upon her own heap, and the palace shall remain after manner thereof. (Jeremiah 30: 10 and 18)

اور اسکے باب ۳۱ میں کہا ہے:

۳۔ سوخداوند قدیم سے مجھ پر ظاہر ہوا اور کہا کہ میں نے بڑے ابدی عشق سے تجھے پیار کیا اس واسطے میں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی ۔ ۴۔ میں تجھے پھر بنا کرونگا اور تو بنا کی جائے گی۔

And the Lord hath appeared of old unto me, saying, Yea, I have loved thee with an everlasting love; therefore with loving kindness have I drawn thee

Again I will build thee, and thou shall be built, O virgin of Israel: thou shalt again be adorned with thy tabrets, and shalt go forth in the dances of them that make merry. (Jeremiah 31: 3-4)

ان آیات میں اس اجمال یرمیاہ ۲۳ باب کے کہ جوڈا نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا، یہ تفصیل ہوئی ہے کہ جوڈا اور اسرائیل قید بخت نصر سے (جو ستر سال رہی) رہائی پائیں گے اور ہیکل بیت المقدس، جو بخت نصر نے ڈھائی تھی، ازسرنو بنائیں گے۔

ایسی ہی اس اجمال کی تفصیل کتاب زکریاہ میں ہوئی ہے جسکے باب اول میں ہے۔

دارا (داریوش) کے دوسرے برس کے آٹھویں مہینے خدا کا کلام زکریاہ بن برکیاہ کو پہنچا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اوراس نے کہا خداوند تمہارے باپ دادوں سے بے نہایت ناراض ہوا

اس لئے تو ان سے کہہ کہ رب الافواج فرماتا ہے کہ تم میری طرف پھرو۔ رب الافواج فرماتا ہے تو میں تمہاری طرف پھرونگا۔

۱۲۔ پھر خداوند کے فرشتے نے جواب دے کر فرمایا کہ اے رب الافواج تو یروشلم پر اور جوڈا کے شہروں پر، جن پر تو ستر برس سے غضب نازل کرتا ہے، کب تک رحم نہ کرے گا۔ ۱۳۔ اور خداوند نے اس فرشتے کے جواب میں جو مجھ سے گفتگو کرتا تھا ملائم اور دلپذیر باتیں کہیں۔ ۱۶۔ اس لئے خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں رحمت کر کے یروشلم میں پھر آیا ہوں۔ اس میں میرا گھر بنایا جائے گا۔ ۱۷۔ میرا شہر اقبال مندی سے لبریز ہوں گے۔

In the eighth month, in the second year of Darius, came the word of the Lord unto Zechariah, the son of Ber-e-chiah, the son of Id-do the prophet, saying,

The lord hath been sore displeased with your fathers.

Therefore say thou unto them, Thus saith the Lord of hosts; turn ye unto me, saith the Lord of hosts, and I will turn unto you, saith the Lord of Hosts. (Zechariah 1: 1-3)

12. Then the angel of the Lord appeared and said, "O Lord of hosts, how long wilt thou not have mercy on Jerusalem and on the cities of Judah, against which thou hast had indignation these three score and ten years.

13 And the Lord answered the angel that talked with me with good words and comfortable words.

16.Therefore thus saith the Lord; I am returned to Jerusalem with mercies: my house shall be built in it, saith the Lord of hosts, and a line shall be stretched forth upon Jerusalem.

17. Cry yet, saying, Thus saith the Lord of hosts: my cities through prosperity shall yet be spread abroad; and the Lord shall yet comfort Zion, and shall yet choose Jerusalem. (Zech 1:12,13,16,17)

اوراس کے باب ۳ کی آیت ۷۔ ۸ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ اگر تو میرے راہوں پر چلے گا اور میری شریعت کو حفظ کرے گا، تو تو میرے گھر پر حکومت کرے گا اور میرے صحنوں کی نگہبانی کرے گا اور میں تجھے ان میں سے جو یہاں پاس کھڑے ہیں ایسے لوگ ہیں جو کہ تیری رہنمائی کریں ۸۔ اب اے یشوع سردار کاہن سن تو اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹھتے ہیں کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہیں۔ دیکھ میں اپنے بندے شاخ نامی کو پیش لاؤنگا۔

7. Thus saith the Lord of hosts; if thou wilt walk in my ways, and if thou wilt keep my charge, then thou shalt also judge my house, and shalt also keep my courts, and I will give thee places to walk among these that stand by.

8. Hear now, O Jushua the high priest, thou and thy fellows that sit before thee, for they are men wondered at: for behold, I will bring forth my servant the BRANCH. (Zech 3:7-8)

(بائیبل کے ایک جدید ترجمہ میں ان آیات کا ترجمہ بایں الفاظ کیا گیا ہے۔ بہاء

Then the angel told Joshua that the Lord Almighty had said: "If you obey my laws and perform the duties I have assigned to you, then you will continue to be in charge of my Temple and its courts, and I will hear your prayers, Just as I hear the prayers of the angels who are in my presence. Listen then, Joshua, you who are the High Priest; and listen, you fellow priests of his, you are the sign of a good future: I will reveal my servant, who is called The Branch.(Zech 3:6-8)

اور اسکے باب ٦ کی آیت ۱۲ میں ہے :

دیکھ اور اس سے یوں کہہ کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ دیکھو وہ شخص جس کا نام شاخ ہے اور وہ اپنی جگہ سے اگے گا اور وہ خداوند کے ہیکل کو بناویگا

اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور وہ اپنے تخت پر بیٹھ کر حکومت کرے گا اور وہ اپنے تخت پر جلوس کر کے کاہن بھی ہوگا اور سلامتی کی مشورت دونوں کے درمیان ہوگی

اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ اور جیڈ ایاہ اور حین بن صفنیاہ کی طرف سے ہوں گے تا کہ وہ خداوند کی ہیکل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یادگار رہویں اور وے جو دور دور کے ہیں سو آویں گے اور خداوند کی ہیکل تعمیر کرینگے۔

12. And speak unto him, saying, Thus speaketh the Lord of hosts, saying, behold the man whose name is The BRANCH; and he shall grow up out of his place, and he shall build the temple of the Lord.

13. Even he shall build the temple of the Lord; and he shall bear the glory, and shall sit and rule upon his throne; and he shall be a priest upon his throne; and the counsel of peace shall be between them both

14. And the crowns shall be to He-lem. and to Tobiah, and to Jedai-ah, and to Hen son of Zeph-a-ni-ah for a memorial in the temple of the Lord.

15. And they that are far off shall come and build in the temple of the Lord, and ye shall know that the Lord of Hosts hath sent me unto you. And this shall come to pass, if ye will dilligently obey the voice of the Lord your God. (Zech 6 :12- 15) .

اور اس کے باب ۷، آیت ۴ میں کہا:

تب رب الافواج کا کلام مجھے پہنچا کہ مملکت کے سارے لوگ اور کاہنوں سے کہہ کہ جب تم لوگوں نے پانچویں اور ساتویں مہینے میں ان ستر برس تک روزہ رکھا اور ماتم کیا، تو کیا کبھی میرے لئے روزہ رکھا تھا۔

رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ تم سچی عدالت کرو۔ اور ہر کوئی اپنے بھائی پر کرم اور رحم کیا کرے۔

4.Then came the word of the Lord of Hosts unto me saynig.

5.Speak unto all the people of the land, and to the priests, saying, When ye fasted and mourned in the fifth and seventh month, even those seventy years, did ye at all fast unto me even to me .

9. Thus speaketh the Lord of the hosts, saying, Execute true judgment, and shew mercy and compassions every man to his brother. (Zech 7: 4 -5 & 9)

اور اس کے باب ۸ آیت ۳ میں کہا ہے:

۳۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں صیحوں میں پھر آیا اور یروشلم کے درمیان سکونت کرونگا۔ اور یروشلم کا کام سچائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بستی ہوگا۔اور رب الافواج کا پہاڑ مقدس کہلائے گا۔

۴۔رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ پھر بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں یروشلم کے کوچوں میں بیٹھی ہوئی ہونگی۔

۵۔اور شہر کے کوچے لڑکے لڑکیوں سے معمور ہوں گے جو کوچوں میں کھیلتے ہوں گے۔

۷۔رب الافواج فرماتا ہے دیکھ کہ میں اپنے لوگوں کو سورج کے نکلنے کے ملک اور اس کے غروب ہونے کے ملک سے چھوڑا لاؤنگا۔اور میں انہیں لاؤنگا اور وے یروشلم کے درمیان سکونت کریں گے۔اور وے میرے لوگ ہوں گے اور میں سچائی اور صداقت سے ان کا خدا ہونگا۔

3.Thus saith the Lord: I am returned unto Zion, and will dwell in the midst of Jerusalem; and Jerusalem shall be called a city of Truth; and the mountain of the Lord of Hosts, the holy mountain.

4. Thus saith the Lord of Hosts; There shall yet old men and old women dwell in the streets of Jerusalem, and every man with his staff in his hand for very age.

5. And the streets of the city shall be full of boys and girls playing in the streets thereof.

.7. Thus saith the Lord of hosts; Behold I will save my people from the east country and from the west country.

8. And I will bring them, and they shall dwell in the midst of Jerusalem, and they shall be my people, and I will be their God, in truth and in righteousness. (Zech 8 : 3-8)

ان آیات میں شاخ (Branch) کی یہ تفصیل ہوئی کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو ہیکل تعمیر کرے گا اور نجات وسلامتی وعدل کی یہ تفصیل ہوئی ہے کہ لوگ بے کھٹکہ و بے روک ٹوک یروشلم میں رہیں گے اور عدل و رحمت سے باہمی سلوک کریں گے۔اور کلمہ یہوواہ صدقنیوہ کی یہ تفصیل ہوئی کہ یہ کلمہ خدا تعالی کی نسبت کہا جائے گا اور خدا تعالی ہی خداوند صداقت کہلائے گا۔اور جب کہ اس پیش گوئی کے معنی بائیبل کی شہادت سے صاف طور پر وہ ثابت ہوئے جو ہم نے بیان کئے ہیں تو اب ہم بائیبل کی شہادت سے ثابت و بیان کرتے ہیں کہ اس معنی کر اس پیش گوئی کا وقوع حضرت مسیح سے پانچ سو برس پیشتر ہو چکا ہے۔

عذرا (حضرت عزیر) نبی کی کتاب کے پہلے باب میں لکھا ہے: (جس کا سنہ حاشیہ میں پانچ سو چھتیس برس مسیح سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشتر بیان کیا گیا ہے)

اور شاہ فارس خورس کی سلطنت کے پہلے برس میں اس خاطر کہ خداوند کا کلام جو یرمیاہ کے منہ سے نکلا تھا پورا ہووے (حضرات پادر! اپنی کتاب مقدس کے لفظ پورا ہووے، کو چشم انصاف سے دیکھو اور شرم کو کام میں لا کر کہو کہ یہ لفظ پیش گوئی یرمیاہ کا وقوع پانچ سو برس قبل از مسیح ظاہر کر رہا ہے یا اس پیش گوئی کو وقت ظہور مسیح تک معلق کرتا ہے) خداوند نے شاہ فارس خورس کے دل کو ابھارا کہ اس نے اپنی تمام مملکت میں منادی کروائی۔ اور اسے قلم بند بھی کر کے یوں فرمایا:

۲۔ شاہ فارس خورس یوں فرماتا ہے کہ خدا آسمان کے خدا نے زمین کی ساری مملکتیں مجھے بخشیں اور مجھے حکم کیا کہ یروشلم کے بیچ جو یہودا میں ہے اس کیلئے ایک مسکن بناؤں۔

۳۔ پس اس کی ساری قوم میں سے تمہارے درمیان کون کون ہے؟ اس کا خدا اس کے ساتھ ہووے اور وہ یروشلم کو جو شہر یہوواہ ہے جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گھر بناوے (کہ وہی خدا ہے) جو یروشلم میں ہے۔

۴۔ اور ہر ایک جو باقی رہا ہو ان مقاموں سے جہاں کہیں وہ پردیسی ہوا ہو، سو اسی مقام کے لوگ سونا چاندی سے اور مال مویشی سے اس کی مدد کریں اور اس کے سوا وہ خدا کے گھر کے لئے جو یروشلم میں ہے اپنے جی کی خواہش سے ہدیئے گذرانیں۔

۵۔ تب یہودا اور بنیامین،..اور کاہن اور لاوی ان سبھوں کے ساتھ جن کے دلوں کو خدا نے ابھارا اٹھے کہ جا کے یروشلم میں خدا کا گھر بنائیں۔

۶۔ اور ان سب نے جو انکے پڑوس میں تھے چاندی کے برتن اور سونے کے اسباب اور مویشی اور قیمتی چیزوں سے ان کی دستگیری کی۔ اس کے سوا اپنی خوشی سے ہدیئے دیئے۔

۷۔ اور خورس بادشاہ نے بھی خداوند کے گھر کے برتنوں کو جنہیں بنوکدنضر (بخت نصر) نے یروشلم میں سے لے لیا تھا اور اپنے دیوتاؤں کے گھر میں رکھا تھا، نکال لایا۔

۸۔ اور شاہ فارس خورس نے اپنے خزانچی متردات کے ہاتھ سے نکلوایا اور اس نے انہیں یہوداہ کے امیر شیشبضار کو گنوا دیا (پھر ان کی تعداد بیان کی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Now in the first year of Cyrus king of Persia, that the word of the Lord by the mouth of Jeremiah might be fulfilled, the lord stirred up the spirit of Cyrus king of Persia, that he made a proclamation throughout all his kingdom, and put it also on writing, saying,

2 . Thus saith Cyrus the king of Persia, The Lord God of heaven hath given me all the kingdoms of the earth; and he hath charged me to build him a house at Jerusalem, which is in Judah.

3.Who is there among you of all his people? his God be with him, and let him go up to Jerusalem, which is in Judah, and build the house of the Lord, God of Israel (he is the God) which is in Jerusalem.

4 . And whosoever remainneth in any place where he sojourneth, let the men of his place help him with silver, and with gold, and with goods, and with beasts, beside the freewill offering for the house of God that is in Jerusalem.

5. Then rose up the chief of the fathers of Judah and Benjamin, and the priests and Levites, with all them whose spirit God had raised to go up to build the house of the Lord which is in Jerusalem.

6. And all they that were about them strengthened their hands with vessels of silver, with gold, with goods and with beasts, and with precious things, beside all that was willingly offered.

7.Also Cyrus the king brought forth the vessels of the house of the Lord, which Nebuchadnezzar had brought forth out of Jerusalem, and had put them in the house of his gods;

8. Even those did Cyrus King of Persia bring forth by the hand of Mithredath the treasurer, and numbered them unto Shesh-baz-zar, the prince of Judah (Ezra 1:1-8)

اوراس کے باب ۲ میں ان لوگوں کی تفصیلی فہرست لکھی جس کو شاہ بابل بخت نصر قید کر کے لے گیا تھا اور وہ اس بادشاہ فارس کے وقت میں یروشلم کو واپس آئے۔ اور اخیر میں اس کی میزان بیالیس ہزار تین سو ساٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی۔

پھر باب ۳، آیت ۸ اور ۱۲ میں بیان کیا ہے کہ: پھر خدا کے گھر کو یروشلم میں آ پہنچنے کے بعد دوسرے مہینے میں زروبابل بن سیالتئیل اور یشوع بن یوصدق اور اس کے باقی بھائی کاہنوں اور لاویوں نے اور سب نے جو اسیری سے رہائی پا کے یروشلم کو آئے تھے، شروع کیا۔

۱۲۔ لیکن بہت لوگ ان کاہنوں اور لاویوں اور ... میں سے جو بوڑھے تھے جنہوں نے اس گھر کو دیکھا تھا جب اس گھر کی بنیاد ان کے دیکھنے میں ڈالی گئی تو وہ بڑی آواز سے چلا کر رونے لگے لیکن بہتیرے خوشی سے للکارے

8. Now in the second year of their coming unto the House of God at Jerusalem, in the second month, began Zerubbabel the son of She-al-ti-el , and Jesu-u-a the son of Jo-za-dak, and the remnant of their brethren the priests and the Levites, and all they that were come out of the captivity unto Jerusalem; and appointed the Levites, from twenty years old and upward, to set forward the work of the house of the Lord

12. But many of the priests and Levites and chief of the fathers, who were ancient men, that had seen the first house, when the foundation of this house was laid before their eys, wept with a loud voice, and many shouted aloud for joy .(Ezra 3: 8 & 12)

پھر باب ۴ میں بیان کیا ہے کہ: جب یہودا اور بنیامین کے دشمنوں نے سنا کہ وے جو اسیر ہوئے تھے خداوند اسرائیل کے خدا کی ہیکل کو بناتے ہیں، تو وے زروبابل اور (بڑوں) کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ تعمیر کرنے دو۔ انہوں نے انکار کیا۔ تو ان دشمنوں نے بادشاہ ارتخششتا کے پاس اس مضمون کی عرضی بھیجی کہ بنی یہودا اس شہر اور گھر کو بنائیں گے، تو یہ سرکار سے باغی ہو جائیں گے اور مال گزاری نہ دیں گے۔ تب بادشاہ ڈر گیا اور اس گھر کا کام دارا کی سلطنت کے دوسرے برس تک موقوف رہا۔

پھر باب ۵ میں کہا ہے کہ: حجی نبی اور زکریاہ بن عیدو کی نبوت (یعنی ہدایت) سے زروبابل اور یشوع اٹھے اور خدا کے گھر کو یروشلم میں بنانے لگے اور دارا بادشاہ کے سخت اور تاکیدی حکم سے وہ گھر بنا اور اس بادشاہ کی سلطنت کے چھٹویں سال تیار ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر باب ۷ میں بیان کیا: ۹۔ارتخششتا بادشاہ کی سلطنت کے ساتویں برس عزرا یروشلم میں آئے۔اور بادشاہ کا فرمان اس مضمون کا انکو عطا ہوا۔

۲۵۔اے عزرا کہ تو اپنے خدا کی اس دانش کے مطابق جو تجھے عنایت ہوئی ہے حاکموں اور قاضیوں کو مقرر کر کہ نہر کے پار سب لوگوں کا جو تیرے خدا کی شریعت کو جانتے ہیں انصاف کریں اور تم انکو جو نہ جانتے ہوں سکھلاؤ

۲۶۔اور جو کوئی تیرے خدا کی شریعت پر اور بادشاہ کے فرمان پر عمل نہ کرے گا اس پر فی الفور سزا کا حکم کیا جاوے گا۔خواہ وہ قتل کا یا دیس نکالنے کا یا مال کی ضبطی کا یا قید ہو۔

Now when the adversaries of Judah and Benjamin heard that the children of captivity builded the temple unto the Lord God of Israel.

Then they came to Zerubbabel, and to the chief of the fathers, and said unto them, Let us build with you; for we seek your God, as ye do; and we do sacrifice unto him since the days of E-sar- had-don, king of Assur, which brought us up hither.

But Zerubbabel and Jeshua, and the rest of chief of the fathers of Israel, said unto them, Ye have nothing to do with us to build an house unto our God, but we ourselves together will build unto the Lord God of Israel, as king Cyrus the king of Persia hath commanded us.

Then the people of the land weakened the hands of the people of Judah, and troubled them in building

And hired counsellers against them, to frustrate their purpose, all the days of Cyrus king of Persia, even until the reign of Darius king of Persia.

And in the reign of A-has-u-e-rus, in the beginning of his reign, wrote they unto him an accusation against the inhabitants of Judah and Jerusalem.

And in the days of Ar-ta-xerx-es wrote Bish-lam, Mithi-re-dath, Tab-ed, and the rest of their companions unto Ar-ta-xerx-es king of persia, and the writing of the letter was written in the Syrian tongue, and interpreted in the Syrian tongue.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11. This is the copy of the letter that they sent unto him, even unto Ar-ta-xerx-es the king; Thy sevants the men on this side of the river, and at such a time.

12 Be it known unto the king, that the Jews which came up from thee to us are come unto Jerusalem, building the rebellious and bad city, and have set up the walls thereof, and joined the foundations.

13. Be it known unto the king, that, if this city be builded, and the walls set up again, then will they not pay toll, tribute, and custom and so thou shalt endamage the revenues of the kings.

24.Then ceased the work of the house of God which is at Jerusalem. So it ceased unto the second year of the reign of Darius king of Persia. (Ezra 4:1.7 &11-13 &24)

7: 9. For upon the first day of the first month began he to go up from Babylon, and on the first day of the fifth month came up to jerusalem according to the good hand of his God upon him.

10. For Ezra had prepared his heart to seek the Law of the Lord, and to do if, and to teach in Israel statutes and judgments.

13. I (Ar-ta-xerx-ex king) make a decree that all they of the people of Israel, and of his priests and Levites, in my realm, which are minded of their own freewill to go up to Jerusalem, go with thee (Ezra).

25. And thou Ezra, after the wisedom of the God, that is in thine hand, set magistrates and judges, which may judge all the people that are beyond the river, all such as know the laws of thy God; and teach ye them that know them not.

26. And whosoever will not do the law of thy God, and the law of the king, let judgment be executed speedily upon him, whether it be upto death, or to banishment, or to consfiscation of goods, or to imprisonment .

ان آیات میں صاف وتصریح کے ساتھ بیان ہوا کہ پیش گوئی یرمیاہ کی حضرت مسیح سے پیشتر خورس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کے عہد میں پوری ہوگئی اور جوڈیا، کونجات اور اسرائیل کو سلامتی حاصل ہوئی۔ اور ان میں صداقت عدالت حضرت عزیرؑ کے یروشلم میں آنے کے بعد قائم ہوگئی اور اسی وقت میں یہوواہ صدقنیوا کا کلمہ کہا گیا تھا جو خدا تعالی عزوجل کی نسبت اور اس کے حق میں صادق آتا تھا۔ عیسائی بے انصافی کرتے ہیں کہ اس کلمہ کو حضرت مسیح کے حق میں قرار دیتے ہیں اور جو اس کلمے کے ساتھ حالات وقت بیان ہوئی ہے ان کا حضرت مسیح میں پایا نہ جانا اپنے خیال میں نہیں لاتے اور انصاف کا خون کر رہے ہیں۔

ازانجملہ تیسرا مقام کتاب یسیعاہ کا باب ۹ آیت ۶۔۷ ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ جو بیٹا ہم کو بخشا ہے اور فرزند تولد ہوتا ہے وہ ان خطابوں سے مزین ہے۔ خدائے قادر، اب، ابدیت، شاہ سلامت، مشیر، عجوبہ تخت داؤدی پر آنے والا جس کی سلطنت کا زوال کبھی نہ ہوگا۔

یہ پرچہ اول آتھم کے منقولہ الفاظ میں اصل کتاب اردو یسیعاہ میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔

6.For unto us a child is born, unto us a son is given; and the government shall be upon his shoulder; and his name shall be called Wonderful, Counseller, The mighty God, the everlasting father, the Prince of peace

7. Of the increase of his government and peace there shall be no end, upon the throne of David, and upon his kingdom, to order it, and to establish it with judgment and with justice from henceforth even for ever. The zeal of the Lord of hosts will perform this. (Isaiah 9 :6-7)

اس پیشگوئی کو بھی عیسائی زبردستی حضرت مسیح پر جماتے ہیں.. درحقیقت یہ پیشگوئی خرقیا بن آخز بادشاہ کے حق میں ہے جو حضرت یسیعاہ کے وقت میں پوری ہوچکی ہے۔ عیسائیوں نے اس پیش گوئی کے بیان میں تحریف سے کام لیا ہے اور اس پیش گوئی کے مصداق میں ایسی صفات والفاظ کو ازخود ملا دیا ہے کہ ایک انسان بادشاہ پر صادق نہ آسکیں وہ یہ چار الفاظ وصفات ہیں۔

اول، خدائے قادر۔ دوم، اب ابدیت۔ سوم، جس کی سلطنت کو کبھی زوال نہ ہوگا، تا ابد تک رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ چہارم، لاانتہا۔

مگر یہ الفاظ عیسائیوں کی تحریف کا نتیجہ ہے اور اصل پیشگوئی میں یہ الفاظ نہیں کہے گئے ہم اس مقام اصل عبارت عبرانی اس پیش گوئی کی نقل کرتے ہیں پھر ثابت کر دکھاتے ہیں کہ یہ الفاظ واوصاف تحریف سے ملائے گئے ہیں۔ اور جو الفاظ اصل پیش گوئی میں ہیں وہ خرقیاہ بادشاہ میں پائے جاتے ہیں اور اس نظر سے وہ پیش گوئی ان کے حق میں صادق ہو چکی ہے۔ اصل عبارت عبرانی بخط عبرانی یہ ہے.....(عبرانی الفاظ میں نے حذف کردیئے ہیں۔ بہاء)

عربی عبارت میں اس کے الفاظ........

کی یلد یلّد لا تو بین بیّن لا ئق و حی همّراه علی شکمو و تقروا شمو فل یو عیص ایل گبّور ، ابی عد، سر شالوم لسر بهه همسّراه و لشالوم این قیص علی کِتا داؤد و عل مملکتو لها کین اتاه و لسعا داه بمشبا ط و بصدا قاه معتاه و عد عولام قن ا ث۔۔

اس کا ترجمہ: ہمارے لئے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلائے گا۔ عجیب مشیر پہلوان یا زور آور اور اپنے وقت کے لوگوں کا مربی اور سلامتی کا شہزادہ اس کا اقبال حکومت اور سلامتی طاقتور با مقصد ہوگی داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر وہ درستی سے سنبھالے گا عدالت اور صداقت سے آج سے مدت دراز تک قابض رہے گا (معلوم نہیں عبرانی کی عربی نقل میں کس قدر غلطیاں ہیں۔ بہاء)

اس عبارت میں جو اس لڑکے کو عجیب اور سلامتی کا شہزادہ کہا گیا ہے یہ حضرت حزقیاہ پر اچھے طور پر صادق آچکا ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بیان سے جو آپ کے وقت میں وقوع میں آیا ہے وہ اسی کتاب یسیعاہ اور کتاب سلاطین وتواریخ سے نقل کیا جائے گا، یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ ایسا ہی پہلوان یا زور آور ہونا اور اپنی قوم کا مربی ہونا اور اس کی سلطنت کا ایک مدت طویل تک طاقتور یا با مقصد رہنا بھی اس پر صادق آچکا ہے۔ کتاب دوم تواریخ اور دوم سلاطین اس پر شاہد ہے۔ عیسائیوں نے جو بجائے ان الفاظ وصفات کے وہ چار لفظ اس پیش گوئی میں درج کیے ہیں اس میں انہوں نے تحریف سے کام لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا پہلا لفظ نتیجہ تحریف لفظ، خدائے قادر، ہے جس کو انہوں نے عبرانی لفظ ایل گبور کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اس میں تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ یہاں ایل گبور کا صحیح ترجمہ پہلوان یا زور آور یا سردار ہے۔ عبرانی میں لفظ ایل چار معنی میں استعمال ہوا ہے۔زور، زور آور، اله، اللہ۔ دیکھو لغات عبرانی پادری ولیم ہو پر پرنسپل ڈیونٹی کالج لاہور مطبوعہ الہ آباد مشن پریس صفحہ ۱۲۔ اور لفظ گبور تین معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ زور آور، پہلوان، سردار۔ (دیکھو لغات عبرانی مذکور۔ص ۵۹) اور چونکہ اس پیش گوئی میں یہ الفاظ ایک لڑکے کے حق میں، جو انسان سے تولد ہونیوالا تھا، استعمال کئے گئے ہیں لہذا ان الفاظ کے یہی معنی مناسب مقام و متعین ہیں جو انسان میں پائے جاتے ہیں یعنی پہلوان یا زور آور یا سردار، نہ وہ معنی جو خالق سے مخصوص ہیں یعنی اللہ یا اله یا خدا۔ ایسے معنی مخصوص بخدا تعالی کو اس مقام میں مراد قرار دینا محض غلطی اور تحریف معنی ہے۔

ان کا دوسرا تحریفی لفظ اب ابدیت ہے جس کو انہوں نے لفظ ابی عد کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اس میں تحریف معنوی سے کام لیا ہے اور درحقیقت ابی عد کا ترجمہ مناسبِ مقام، وقت کا باپ، ہے یعنی اپنے وقت کے لوگوں کا مربی۔

اب کے معنی عبرانی میں باپ کے ہیں جیسا کہ عربی میں اور بحالت اضافت یا سے بولا جاتا ہے اور عد تین معنوں میں مستعمل ہو چکا ہے۔ وقت، ابد، لوٹ۔ دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۲۷۸۔ وازانجا کہ یہ لفظ ایک انسان بادشاہ کے حق میں مستعمل ہوا ہے لہذا اس کے معنی وہی اول، مناسب مقام اور متعین ہیں۔ دوسرے معنی جو خدا سے مخصوص ہیں مراد ٹھہرانا تحریف معنوی ہے۔

ان کا تیسرا لفظ نتیجہ تحریف لفظ، انتہاء نہ ہونے، کا ہے جس کو انہوں نے این قیص کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اس میں تحریف سے کام لیا ہے اس مقام میں این کے معنی طاقت ور کے ہیں دیکھو صفحہ ۱۳ لغات عبرانی و لیم ہو پر۔ اور قیص کا ترجمہ بامقصد ہے دیکھو صفحہ ۳۵۷ لغات مذکور۔

ان کا چوتھا لفظ تحریف، سلطنت کے لازوال یا ابدی ہونے کا ہے جس کو انہوں نے عولام کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اس میں تحریف معنوی سے کام لیا۔ اور درحقیقت اسکا ترجمہ طویل مدت ہے۔ عد کے معنی ابھی بیان ہوئے ہیں اور عولام کے معنی، بڑی مدت، کے اس مقام کے مناسب ہیں دیکھو لغات مذکور صفحہ ۲۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس پیشگوئی کے الفاظ کی تحقیق ہے جس سے یہ پیشگوئی حزقیاہ کے حق میں صادق آسکتی ہے۔ اب یسیعاہ اور سلاطین اور تواریخ سے پیشگوئی کا حزقیاہ پر صادق ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

پس اولاً یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جس باب نہم کتاب یسیعاہ میں پیش گوئی کی گئی ہے اس سے پہلے آٹھویں باب آیت ۷ میں شاہ اسور کے چڑھائی کرنے اور لوگوں کے تنگی وتاریکی میں پڑ جانے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ پھر باب نہم میں اس تنگی وتاریکی کے دور ہو جانے کی بشارت کے ضمن میں اس لڑکے کی پیش گوئی کی گئی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ لڑکا وہی ہے جس کے وقت اور عہد حکومت وسلطنت میں وہ تاریکی دور ہو جائے جو شاہ اسور کی چڑھائی سے پیدا ہوگی۔

اب یہ دیکھنا چاہیے کہ بائبل کی شہادت سے وہ کون لڑکا ہے جس کے وقت اور عہد سلطنت میں وہ تنگی وتاریکی دور ہوئی ہے۔ سو شاہ حزقیاہ ہے، جو اس پیش گوئی کے بعد تخت داؤدی پر تخت نشین ہوا اور اس کی سلطنت کے چوھویں برس سنخریب نے جوڈا کے شہروں پر چڑھائی کی جس سے تمام جوڈا پر تنگی وتاریکی چھا گئی ۔تب حزقیاہ کی دعا سے لشکر سنخریب پر یہ آفت آئی کہ خدا کے فرشتے نے ان کے بڑے بڑے بہادروں اور سرداروں اور رئیسوں کو فنا کیا۔ ایک شب میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو واصل جہنم کیا۔ یہ عجیب وغریب فتح وسلامتی ہوئی جس کے سبب سے حزقیاہ سلامتی اور عجیب کہلایا ہے۔ اب ہم اپنے اس بیان کی تصدیق کے لئے بائبل کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ یسیعاہ باب ۸ آیت ۷ میں کہا ہے:

اب دیکھ خداوند دریا کے سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ اسور اور اس کی ساری شوکت کو ان پر چڑھا لائے گا۔ ۲۱۔ تب وے خراب حال بھوکے ہوکے سرزمین میں گزریں گے۔ اور ایسا ہوگا کہ جب وہ بھوکے ہوں تو وے اپنی جان سے بیزار ہونگے۔ اور اپنے بادشاہ اور خدا پر لعنت کریں گے اور وے اوپر تاکیں گے۔ ۲۲۔ پھر زمین کی طرف گھوریں گے۔ اور کیا دیکھتے ہیں۔ تنگی اور تاریکی کو کہ وہ سیاست ہی سے تاریک ہو جائے گی اور تیرگی میں کھدیڑی جائیں گی۔

7.Now therefore, behold, the Lord bringeth up upon them the waters of the river, strong and many, even the king of Assyria, and all his glory, and he shall come up over all the

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

channels, and go over all his banks.

21. And they shall pass through it, hardly bestead and hungry, and it shall come to pass, that when they shall be hungry, they shall fret themselves, and curse their king and their God, and look upward.

And they shall look unto the earth; and behold trouble and darkness, dimness of 22 anguish; and they shall be driven to darkness. (Isaiah 8: 7 & 21 & 22)

پھر اس کے باب ۹ میں کہا ہے: لیکن تیرگی وہاں نہ رہے گی۔ ۲۔ وے لوگ جو تاریکی میں چلتے تھے بڑی روشنی دیکھتے اور ان پر جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے نور چمکتا۔

1. Nevertheless the dimness shall not be such as was in her vexation, when at the first he lightly afflicted the hand of Ze-bu-lum and the hand of Naph-ta-li, and afterward did more grievously afflict her by the way of the sea, beyong Jordan, in the Galilee of the nations.

2. The people that walked in darkness have seen a great light: they that dwell in the land of the shadow of death, upon them hath the light shined. (Isaiah 9:1.2)

اس کے بعد آیت ۶ میں اس لڑکے کی وہ پیشگوئی ہے جس کو عیسائی مسیح کے حق میں لگاتے ہیں۔ پھر اس کے باب ۱۰، آیت ۱۲ میں شاہ اسور کی گستاخی پر سزایابی کی پیش گوئی ہے۔

Wherefore it shall come to pass, that when the Lord hath performed his whole work upon mount Zion and on Jerusalem, I will punish the fruit of the stout heart of the King of Assyria, and the glory of his high looks. (Isaiah 10:12).

So shall the king of Assyria lead away the Egyptians prisoners, and the E-thi-o-pi-ans captives, young and old, naked and barefoot, even with their buttocks uncovered, to the shame of Egypt. (Isaiah 20:4)

Then shall the Assyrian fall with the sword, not of the mighty man; and the sword, not of a mean man, shall devour him, but he shall flee from the sword, and his young men shall be discomfited. (Isaiah 31:8).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس کے باب ۲۰ آیت ۴ میں مصریوں کے شاہ اسور کے قید میں آ جانے کا ذکر ہے۔ پھر اس کے باب ۳۱ آیت ۸ میں اسوری کے گر جانے کی پیش گوئی ہے۔ پھر اس کے باب ۳۶ میں کہا ہے: اور حزقیاہ کی سلطنت کے چودھویں سال یوں ہوا کہ شاہ اسور سنخریب، یہوداہ کے سب حصین شہروں پر چڑھا اور انہیں لے لیا۔ ۲۔ اور شاہ اسور نے ربساقی کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ لکیس سے حزقیاہ کے پاس یروشلم بھیجا۔ ۳۔ تب الیاقیم بن خلقیاہ جو گھر کا مختار تھا، اور شہنہ متصدی اور محاسب یواخ بن آسف نکل کے اس پاس آئے۔ ۴۔ اور ربساقی نے انہیں کہا تم تو حزقیاہ سے یہ کہو بادشاہ عظیم اسور کا بادشاہ یوں فرماتا ہے۔ وہ کون سی امید ہے جسے تو ایسا کہہ کے رکھتا ہے۔ ۵۔ مجھ میں لیکن فقط منہ کی بات ہے۔ مصلحت اور جنگ کی قوت موجود ہے، سو اب تو کس پر اعتماد کرتا ہے، جو تو نے مجھ سے سرکشی کی۔ ۶۔ دیکھ تجھے اس ٹوٹی ہوئی چھڑی پر مصر کے نل پر بھروسہ ہے۔ ۱۸۔ حزقیاہ تمہیں فریب دینے نہ پاوے جو کہتا ہے کہ خدا ہم کو چھوڑا دے گا۔ بھلا کیا گروہوں کے معبودوں میں سے کسی نے بھی اپنی سرزمین کو اسور کے بادشاہ کے ہاتھ سے بچایا ہے۔ ۱۹۔ حمایت زور ارفاد کے معبود کہاں ہیں۔ سفر دائم کے معبود کہاں ہیں۔ کیا انہوں نے سمروں کا ملک میرے ہاتھ سے بچا لیا۔ ۲۰۔ ان سارے ملکوں کے معبودوں کے درمیان وہ کون ہے جس نے اپنا ملک میرے ہاتھ سے بچایا۔ جو خدا بھی یروشلم کو میرے ہاتھ سے بچاوے گا۔ ۲۲۔ الیاقم اور شبنہ اور یواخ حزقیاہ کے پاس آئے اور اپنے کپڑے چاک کئے ہوئے ربساقی کی باتیں اس سے بیان کیں۔

Now it came to pass in the fourteenth year of king Hez-e-ki-ah, that Sen-nach-er-ib king of Assyria came up against all the defenced cities of Judah, and took them.

And the king of Assyria sent Rab-sha-keh from La-chish to Jerusalem unto king Hez-e-ki-ah with a great army. and he stood by the conduit of the upper pool in the highway of the fuller field.

Then came forth unto him E-li-a-kim, hil-ki-ah's son, which was over the house, and Sheb-na the scribe, and Jo-ah, A-saph's son, the recorder.

And Rab-sha-keth said unto them, Say ye now to Hez-e-ki-ah.Thus saith the great king,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

the king of Assyria. What confidence is this wherein thou trustest?

I say, sayest thou, (but they are but vain words) I have counsel and strength for war: now on whom dost thou trust, that thou rebellest against me?

Lo, thou, trustest in the staff of this broken reed, on Egypt; wherein if a man lean, it will go into his hand, and pierce it, so is Pharaoh king of Egupt to all that trust in him .

18. Beware lest Hez-e-kiah persuade you, saying. The Lord will deliver us. Hath any of the gods of the nations delivered his land out of the hand of the king of Assyria?

19. Where are the gods of Ha-math and Ar-phad? where are the gods of Se-phar-va-im? and have they delivered Sa-mar-i-a out of my hand.

20. Who are among all the gods of these lands that have delivered their land out of may hand, that the Lord should deliver Jerusalem out of my hand?

12. But they held their peace, and answered him not a word; for the King's command was, saying, answer him not .

22. Then came E-li-a-kim, the son of Hil-ki-ah, that was over the household, and Sheb-na the scribe, and Jo-ah, the son of A-saph, the recorder, to Hez-e-ki-ah with their cloths rent, and told him the words of Rab-sha-keh. (Isaiah 36)

پھر باب ۳۷ میں کہا ہے: اور ایسا ہوا کہ حزقیاہ بادشاہ نے یہ سنکر اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اوڑھا اور خداوند کے گھر میں گھس گیا۔۲۔ اور اس نے الیاقم اور شبنہ اور کاہنوں کے بزرگوں کو ٹاٹ اوڑھا کے یسیعاہ بن اسوس کے پاس بھیجا۔۳۔ اور انہوں نے اس سے کہا کہ حزقیاہ یوں کہتا ہے کہ آج کا دن دکھ اور ملامت اور تہمت کا دن ہے۔۴۔ شائد کہ خداوند تیرا خدا رب ساقی کی سب باتیں سنے گا جسے اسکے صاحب شاہ اسور نے بھیجا ہے کہ خدائے حی کی تحقیر کریں۔ اور ان باتوں کے سبب جو خداوند میرے خدا نے سنی ہیں تنبیہہ دے گا۔ پس تو ان باقیوں کے واسطے خدا سے دعا مانگ۔۵۔ پس شاہ حزقیاہ کے ملازم یسیعاہ کے پاس آئے تب یسیعاہ نے انہیں فرمایا تم اپنے آقا سے کہو خداوند یوں فرماتا ہے کہ تو ان باتوں سے جنہیں شاہ اسور کے جوانوں نے کہہ کر میری تحقیر کی ہے ہراساں مت ہو۔ دیکھ میں اس میں روح ڈالونگا۔ اور وہ ایک افواہ سن کے اپنی مملکت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جائے گا۔اور میں اسے اس ہی کی زمین میں تلوار سے مروا ڈالوں گا۔

پھر اس باب ۳۷ کی آیت ۱۱وغیرہ میں بیان کیا ہے کہ

۱۱۔شاہ اسور نے پھر حزقیاہ کو دھمکایا اور ڈرایا۔

۱۴۔حزقیاہ نے خدا سے دعا مانگی کہ اے خدا تو ہم کو اسور کے ہاتھ سے بچالے۔

۲۱۔میں کہا ہے کہ حضرت یسیعاہ نے حزقیاہ کو کہلا بھیجا کہ خدا تعالیٰ نے تیری سن لی۔

۳۳۔سو خدا شاہ اسور کے حق میں فرماتا ہے کہ وہ اس شہر میں نہ آئیگا۔نہ اس کے اندر تیر چلاویگا۔

۳۴۔بلکہ جس راہ سے آیا ہے اسی راہ سے پھر جاوے گا۔

۳۶۔پس خداوند کے فرشتہ نے جا کے اسوریوں کے لشکرگاہ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے اور جب لوگ صبح سویرے اٹھے تو دیکھو کہ وہ سب مرے پڑے تھے۔

۳۷۔تب سنخریب شاہ اسور نے کوچ کیا اور چلا گیا۔اور پھر گیا اور نینواہ میں آ رہا۔

۳۸۔اور ایسا ہوا کہ جس وقت وہ اپنے معبود نسروک کے گھر میں پوجا کرتا تھا آدرم ملک اور شارا ضراس کے بیٹوں نے اسے تلوار سے قتل کیا۔اور وے بھاگ کر اراراط کی سرزمین کو گئے اور اس کا بیٹا اسرحدون اس کی جگہ بادشاہ ہوا۔

1.And it came to pass, when king Hez-e-ki-ah heard it, that he rent his cloths, and covered himself with sackcloth, and went into the house of the Lord.

2, And he sent E-li-a-kim, who was over the household, and Sheb-na the scribe, and the elders of the priests covered with sackcloths, unto Isaiah the prophet the son of Amoz.

3. And they said unto him, Thus saith Hez-e-ki-ah, This day is a day of trouble, and of rebuke , and of blasphemy; for the children are come to the birth, and there is not to bring forth. strength

4.It may be the Lord thy God will hear the words of Rab-sha-keh, whom the king of Assyria his master hath sent to reproach the living God, and will reprove the words which the Lord thy God hath heard; wherefore lift up thy prayer for the ramnant that is

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

left.

5 . So the servants of king Hez-e-ki-ah came to Isaiah.

6. And Isaiah said unto them, Thus shall ye say unto your master. Thus saith the Lord. Be not afraid of the words that thou hast heard, wherewith the servants of the king of Assyria have blasphemed me.

7. Behold I will send a blast upon him, and he shall hear a rumour, and return to his own land; and I will cause him to fall by the sword in his own land.

11. Behold, thou hast heard what the king of Assyria have done to all lands by destroying them utterly; and shalt thou be deliverd.

14. And Hez-e-ki-ah received the letter from the hand of the messengers, and read it; and Hez-e-ki-ah went up unto the house of the Lord, and spread it before the Lord.

15. And Hez-e-ki-ah prayed unto the Lord saying.

16. O Lord of Hosts, God of Israel, that dwellest between the cher-u-bims, thou art God, even thou alone, of all the kingdoms of the earth: thou hast made heaven and earth.

17. Incline thine ear O Lord, and hear; open thine eyes. O Lord and see, and hear all the words of Sen-nach-er-ib which hath sent to reproach the living God .

21.Then Isaiah the son of Amoz sent unto Hez-e-ki-ah, saying, Thus saith the Lord God of Israel, Whereas thou hast prayed to me against Sen-nach-er-ib king of Assyria;

33. Therefore thus saith the Lord concerning the king of Assyria. He shall not come into the city, nor shoot an arrow there, nor come before it with shields, nor cast a bank against it.

34. By the way that he came, by the same shall he return, and shall not come into the city, saith the Lord.

35 For I will defend this city to save it for mine own sake, and for my servant David's sake .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36. Then the angel of the Lord went forth, and smote in the camp of the Assyrians and hundred and fourscor and five thousand; and when they arose early in the morning, behold they were all dead corpses.

37. So Sen-nach-er-ib king of Assyria departed, and went and returned, and dwelt at Nin-e-veh.

38. And it came to pass, as he was worshipping in the house of Nis-roch his god, that A-dram-me-lech and Sha-re-zer his sons smote him with the sword; and they escaped into the land of Ar-me-ni-a; and E-sar-had-don his son reigned in his stead. (Isaiah)

ایسا ہی دوم تواریخ کے باب ۳۱ و ۳۳ میں اور دوم سلاطین کے باب ۱۸ و ۱۹ میں بیان ہوا ہے۔ ان کتابوں کے ان بیانات سے صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لڑکا جس کی پیش گوئی یسیعاہ باب ۹ میں ہوئی ہے وہی شاہ حزقیاہ ہے جس کی دعا سے خدا تعالیٰ نے شاہ اسور کے لشکر میں ایک لاکھ پچاسی ہزار کی جان ایک رات میں لے لی اور اس سے شاہ اسور کو ہزیمت اور شاہ حزقیاہ کو عجیب فتح نصیب ہوئی اور پیشگوئی اس وقت پوری ہوگئی۔ عیسیٰ کے متعلق یہ کسی طرح نہیں ہوسکتی۔ عیسائی ظلم و ناانصافی کرتے ہیں کہ اس پیش گوئی کو ناحق و بلاوجہ عیسیٰ پر جماتے ہیں۔

وازانجملہ چوتھا مقام یسیعاہ باب ۷ آیت ۱۴، اور باب ۸ آیت ۱۰ میں ہے جس کو آتھم نے پرچہ ۲۵ مئی میں ۱۸۹۳ء میں بضمن ایک فہرست کے پیش کیا ہے جسکا مضمون آتھم نے بیان کیا:

دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام ایمانوئیل رکھیں گے تم منصوبہ باندھو پر وہ باطل ہوگا۔ حکم سناؤ پر وہ ٹھہرے گا۔ کہ خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ اس جگہ لفظ ایمانوئیل ہے۔

اس پیش گوئی حضرت یسیعاہ کو بھی عیسائی زبردستی حضرت عیسیٰ پر لگاتے ہیں۔ اور اس پیش گوئی کے مضمون اور متعلقات سے آنکھ بند کرکے اپنے آپ کو بے انصاف بنا رہے ہیں۔ اور درحقیقت یہ پیش گوئی حضرت یسیعاہ کے خود اپنے وقت میں پوری ہوگئی۔ شاہ احاس بن یوتام (جس کو بائیبل میں اخذ بن یوتام کہا گیا ہے) کے دشمنوں شاہ ارام رضین وغیرہ نے اس پر چڑھائی کی تو اس سے احاس ڈر گیا۔ تب حضرت یسیعاہ نے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشارت دی۔اور یہ پیش گوئی کی کہ ایک جوان عورت لڑکا جنے گی جس کا نام وہ خود عمانوایل رکھے گی۔ وہ ہنوز سن تمیز کو نہ پہنچے گا کہ وہ زمین ان بادشاہوں سے جو اس پر چڑھائی کرتے ہیں چھوڑائی جائے گی اور ایسا ہی وقوع میں آ گیا۔ وہ لڑکا شاہ احاس کے وقت میں پیدا ہوا اور اسی وقت شاہ احاس کے مخالفوں کو پس پا کیا گیا۔ یہ بات اسی کتاب یسیعاہ کے باب ۷ وغیرہ اور کتاب سلاطین دوم کے باب ۱۶ وغیرہ میں بتفصیل مذکور ہے مگر حضرات عیسائی اس تفصیل سے آنکھ بند کر کے اس پیش گوئی کو حضرت عیسیٰؑ پر لگاتے ہیں۔ اور اس میں اپنی سنت قدیم تحریف سے بھی کام لے چکے ہیں کہ جوان عورت کی جگہ کنواری عورت بنا دیا۔ اور بجائے اس فقرہ کے اس لڑکے کی والدہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی، یہ فقرہ گھڑ لیا کہ لوگ اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔ ہم اس مقام میں پہلے یسعیاہ کی عبرانی عبارت نقل کرتے ہیں جن سے ان حضرات کی تحریف ثابت ہو۔ پھر وہ تفصیل نقل کریں گے جس سے ثابت ہو کہ یہ پیش گوئی حضرت یسیعاہ اور شاہ احاس کے وقت میں پوری ہوگئی تھی۔

اصل عبرانی عبارت بخط عبرانی یہ ہے (عبرانی سے لاعلم ہونے کے باعث اسے نقل نہیں کیا جارہا۔ بہاء)۔۔۔۔۔

حروف عربی میں: لکن یبین ادو نا ئی هوا لکم او ن هنه ها علماه ها ره و یلد ت بین و قا را ت شمو عما نو ایل

اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے، باوجود اس کے خداتم کو نشان دے گا۔ دیکھو علماہ یعنی جوان عورت حاملہ ہوگی (یا ہے، کیونکہ ها ره جو علماہ کا فعل ہے حال و استقبال دونوں معنوں کے لئے آتا ہے) اور وہ بیٹا جنے گی اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔

وقارات شمو کے یہی معنی ہیں۔ اور حرف ث بجائے تائے تانیث ہے)۔ حضرات عیسائیوں نے اس عبارت کے ترجمہ میں دو تحریفیں کی ہیں۔ کنواری کو عبرانی میں ثبولہ کہتے ہیں، اور همماہ جوان عورت کو کہتے ہیں خواہ کنواری ہو خواہ بیاہی۔ کتاب مقدس میں جہاں کنواری کا موقع ہے وہاں بھی لفظ ثبولہ بولا گیا ہے۔ دیکھو کتاب خروج باب ۲۲۔ آیت ۱۶؟۔ اور استثنا باب ۲۲؟ آیت ۲۳۔ اور لغات بھی شاہد ہے دیکھو لغات عبرانی ولیم ہو پر

دوسری تحریف یہ کہ وقا را ت شمو عما نو ایل کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اس کا نام عمانوایل رکھیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی لوگ، حالانکہ وقارات مؤنث کا صیغہ ہے جو اس کی والدہ کی طرف راجع ہے۔عیسائیوں نے جب دیکھا کہ حضرت مسیح کا نام عمانوایل ماں نے رکھا ہے اور نہ باپ نے بلکہ فرشتے نے اس کا نام یسوع بتایا اور وہی نام اس کی ماں اور باپ نے اس کا رکھا۔ دیکھو انجیل متی باب ۱۔ آیت ۲۱۔۲۲ تو انہوں نے اس فقرہ یسیعاہ ... میں تحریف وتصرف کر کے اس کا یوں بنالیا کہ اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔ اور اس کو انجیل متی باب ۱۔ آیت ۲۳؟ میں درج کیا۔ یہ ان حضرات کی تحریف وتصرف کی بات ہے۔اب اس پیش گوئی کی تفصیل اسی کتاب یسیعاہ وغیرہ سے کی جاتی ہے جس سے واضح ہو کہ یہ پیش گوئی حضرت یسیعاہ کے وقت میں پوری ہو چکی ہے۔

یسیعاہ کے باب ۷ کے شروع میں ہے:

اور شاہ یہودا اخز بن یوتام بن ازیاہ کے عصر میں ایسا ہوا کہ شاہ آرام رضین شاہ اسرائیل پکاہ بن ریمالیہ یروشلم پر لڑنے چڑھا، پر وہ فتح یاب نہ ہوا۔۲۔ اس وقت داؤد کے گھرانے کو آرام، افرائیم کو ساتھ لے کے فوج بڑھاتا ہے۔سو اس کے دل اور لوگوں کے دلوں نے جنبش کھائی، جس طرح بن کے درخت ندی سے جنبش کھاتے ہیں۔ خداوند نے یسیعاہ کو حکم کیا کہ تو اپنے بیٹے شیار شوب کو لے کے تالاب کے سرے پر جو رفو گروں کے میدان کے راہ میں ہے، شاہ اخز سے جا کر مل، اور اسے کہہ دھیان کر اور بے قرار مت ہو، اور مت ڈر۔شاہ رضین اور اس کے آرامیوں، اور شاہ پکاہ کا غصہ کچھ خطرناک نہیں ہے۔آرامیوں نے اسرائیلیوں اور ان کے بادشاہ کے ساتھ مل کر منصوبہ بنایا ہے، وہ جوڈیا پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، خوف سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کرتا بیل کے بیٹے کو اس کے تخت پر بٹھانا چاہتے ہیں۔ اس لئے خداوند اس منصوبہ کو کامیابی نہیں دے گا۔ کیونکہ آرامی، اپنے دارالحکومت دمشق سے زیادہ مضبوط نہیں ہیں۔ اور دمشق بادشاہ رضین سے زیادہ مضبوط نہیں۔ اور اسرائیل ۶۵ سال میں ایسا کٹ جائے گا کہ قائم نہ رہے گا۔ اسرائیل سماریہ اپنے دارالحکومت، سے زیادہ مضبوط نہیں، اور سماریہ شاہ پکاہ سے زیادہ مضبوط نہیں۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو یقیناً قائم نہ رہو گے۔ ۱۰۔ پھر خداوند نے اخز سے خطاب کر کے کہا۔ ۱۱۔ خداوندا اپنے خدا سے کوئی نشان مانگ۔ خواہ نیچے زمین خواہ اوپر بلندی میں۔ ۱۲۔ پھر اخز نے کہا میں نہیں مانگنے کا۔ اور میں خداوند کو نہیں آزمانے کا۔ ۱۳۔ تب نبی نے کہا اے داؤد کے خاندان اب تم سنو انسان کو تھکانا ہمارے آگے نہایت چھوٹی بات ہے۔ سو کیا تم میرے خدا کو بھی تھکاؤ گے؟ ۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔باوجوداس کے خداوند آپ تم کونشان دے گا (بے انصاف عیسائیو! دیکھواس نشان کے دکھانے کا کس کو وعدہ دیا گیا؟ کیا اسی با دشاہ خاندان داؤدی شاہ اخزیا احاس کو جو حضرت یسیعاہ کے وقت میں تھا یہ وعدہ نہیں دیا گیا) دیکھو کنواری (یہ عیسائیوں کی من گھڑت اور تحریف ہے اصل میں جوان عورت کہا گیا ہے چنانچہ ثابت ہو چکا ہے) حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام امانوایل رکھے گی (عیسائیو! اس لفظ کو بھی دیکھو اور خیال کرو کہ تم نے اس کو کیا بنالیا؟ اور بجائے اس کے انجیل میں یہ داخل کر دیا کہ لوگ اس کا نام امانوایل رکھیں گے)۔۱۵۔وہ دہی وشہد کھاوے گا جس وقت وہ برا ترک کرنے کا اور بھلا پسند کرنے کا امتیاز پاوے گا ۔۱۶۔پھر اس سے آگے کہ یہ لڑکا بد ترک کرنے کا اور نیک پسند کرنے کا امتیاز پاوے، یہ زمین جسے تو برباد کرتا ہے اپنے دونوں بادشاہوں سے چھوڑ ادی جائے گی۔

1. And it came to pass in the days of Ahaz, the son of Jo-tham, the son of ...., king of Judah, that Re-zin the king of Syria, and Pe-kah the son of the Rem-a-li-ah, king of Israel, went up towards Jerusalem to war against it, but could not prevail against it.

2. And it was told the house of David, saying, Syria is confederate with E-phra-im. And his heart was moved, and the heart of his people, as the trees of the wood are moved with the wind.

3. Then said the Lord unto Isaiah, Go forth now to meet Ahaz, thou, and She-ar-rash-ub thy son, at the end of the conduit of the upper pool in the highway of the fuller field.

4. And say unto him, Take heed, and be quiet, fear not, neither be faint-hearted for the two tails of these smoking firebrands for the fierce anger of Re-zin with Syria, and of the son of Rem-a-li-ah.

5. Because Syria, E-phra-im, and the son of Rem-a-li-ah, have taken evil counsel against thee saying,

6. Let us go up against Judah, and vex it, and let us make a breach therein for us, and set a king in the midst of it, even the son of Ta-be-al:

7. Thus saith the Lord God, It shall not stand, neither shall it come to pass.

8. For the head of Syria is Damascus, and the head of Damascus is Re-zin; and within

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

threescore and five years shall E-phra-im be broken, that it be not a people.

9. And the head of E-phra-im is Sa-mar-i-a, and the head of Sa-mar-ia is Rem-a-li-ah's son. If ye will not believe, surely ye shall not be established.

10. Moreover the Lord spake again unto Ahaz, saying,

11. Ask thee a sign of the Lord thy God; ask it either in depth, or in the height above.

12. But Ahaz said, I will not ask, neither will I tempt the Lord.

13. And he said, hear ye now, O house of David; Is it a small thing for you to weary men, but will ye weary my God also.

14. Therefore the Lord himself shall give you a sign; behold, a virgin shall conceive, and bear a son, and shall call his name Im-man-u-el.

15. Butter and honey shall he eat, that he may know to refuse the evil, and choose the good.

16. For before the child shall know to refuse the evil, and choose the good, the land that thou abhorrest shall be forsaken of both her kings. (Isaiah 7: 1.16)

ان آیات میں صاف تصریح ہے کہ یہ پیشگوئی یسیعاہ نے شاہ احاس کی تسلی کیلئے کی تھی اور اس کو بطور نشان نمائی یہ بشارت دی تھی کہ ایک جوان عورت سے لڑکا پیدا ہوگا اور اسکے زمانہ ہوش سنبھالنے سے پہلے تیرے مخالف بادشاہوں کی بربادی ہو جائے گی۔ لہذا پر ضرور تھا کہ وہ لڑکا اس کے وقت میں پیدا ہوتا اور اداس کے پیدا ہونے کے بعد اپنے مخالفوں کی بربادی کا مشاہدہ کر لیتا۔

اب رہا یہ سوال کہ وہ لڑکا کونسا تھا۔ سواس کا جواب یہ ہے کہ یہودی یوں کہتے ہیں وہ لڑکا حضرت یسیعاہ کے گھر میں انہیں کی جوان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اس پر وہ کتاب یسیعاہ کے باب ۸ آیت ایک وغیرہ سے دست آویز کرتے ہیں۔

۱۔ پھر خدا نے مجھے کہا کہ ایک بڑی تختی لے اور آدمی کی قلم سے اس پر لکھ مھیر شالال حاش بز کیلئے۔

۲۔ اور کہ میں دیانت دار گواہوں یعنی عوریاہ کاہن اور ذکریا بن ..برکیاہ کو مقرر کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۔اور میں نبیہ کے پاس گیا وہ پیٹ سے ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو اس کا نام مہیر شالال حاش بز رکھ۔

۴۔کہ اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا۔اے میرے باپ اے میری ماں بول سکے، دمشق کا مال اور سمرون کی لوٹ کو اٹھوا کے شاہ اسور کے حضور میں لے جاویں گے۔

۹۔ارے قوموں دھوم مچاؤ پر تم ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔اور اے تم سب جو زمین کے دور اطراف میں ہو اسے سنو اپنی کمریں باندھو پر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے۔اپنی کمریں کسو پر تمہارے پرزے پرزے کئے جائیں گے۔

تم منصوبہ باندھو۔پر وہ باطل ہوگا۔حکم سناؤ پر وہ نہ ٹھہرے گا کہ خداوند تمہارے ساتھ ہے۔

1. Moreover the Lord said unto me. Take thee a great roll, and write in it with a man's pen concerning Ma-her.shal-al-hash-baz.

2. And I took unto me faithful witnesses to record C-ri-ah the priest, and Zech-a-riah the son of Je-ber-e-chi-ah.

3. And I went unto the prophetess, and she conceived, and bare a son. Then said the Lord to me, Call his name Ma-her.shal-al-hash-baz.

4. For before the child shall have knowledge to cry, My father, and my mother, the riches of Damascus and the spoils of Sa-mar-i-a shall be taken away before the king of Assyria.

5. The Lord spake also unto me again, saying.

6. Forasmuch as this people refuseth the waters of Shi-lo-ah that go softly, and rejoice in Re-sin and Rem-a-liah's son.

9. Associate yourselves, O ye people, and ye shall be broken in peaces; and give ear, all ye of far countries; gird yourselves, and ye shall be brokenin pieces, gird yourselves, and you shall be broken in pieces.

10. Take counsel together, and it shall come to nought, speak the word, and it shall not

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

stand; for God is with us. (Isaiah 8: 1-10)

یہ اخیر کا جملہ اس لڑکے کے دوسرے نام عمانوایل کی طرف مشعر ہے۔جیسا کہ اس کا پہلا نام مھیر شاہ لال حاش بز ہے۔اور دوم تواریخ کے باب ۲۸، اور دوم سلاطین کے باب ۱۶ میں بیان ہوا ہے کہ شاہ احاس نے ارامی رضین اور شاہ اسرائیل سے تنگ ہو کر شاہ اسور کی طرف التجا کی اور اس سے مدد مانگنی چاہی۔(تواریخ ۲۔۲۸:۱۶)۔تب شاہ اسور نے اس کی بات مانی اور اس نے دمشق پر لشکر کشی کر کے اسے لے لیا۔اور یہ وہاں کے لوگوں کو اسیر کر کر کے قید میں لایا اور رضین کو قتل کیا۔تب اخذ بادشاہ، شاہ اسور تگلت پلاسر کی ملاقات کو چلا(سلاطین دوم ۱۶:۷۔۹۔۱۰)وغیرہ۔

7. Ahaz sent messengers to Tig-lath-pi-le-ser king of Assyria, saying, I am thy servant of the hand of the king of Syria, and out of the and thy son; come up and save me out hand of the king of Israel, which rise up against me .

8. And Ahaz took the silver and gold that was found in the house of the Lord, and in the treaurers of the king's house, and sent it for a present to the King of Assyria.

9. And the King of Assyria hearkened unto him: for the king of Assyria went up against Damascus and took it and carried the people of it captive to Kir and slew Re-zin

10. And king Ahaz went to Damascus to meet Tig-lath-pi-le-ser king of Assyria, and saw an alter that that was at Damascus; and king Ahaz sent to C-ri.jah the priest the 2(fashion of the alter, and the pattern of it, according to all workmanship thereof. Kings 16: 7-10)

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ پیش گوئی حضرت یسیعاہ، شاہ احاس کے وقت میں پوری ہوگئی۔

اور وہ لڑکا وہی ہے جو حضرت یسیعاہ کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔عیسائی حضرات، موعود لڑکا حضرت یسیعاہ کے لڑکے کو نہ مانیں تو وہ کوئی اور لڑکا تجویز کر لیں مگر وہ لڑکا ایسا ہونا چاہیے جو حضرت یسیعاہ کے وقت اور شاہ احاس کے دشمنوں سے نجات پانے سے پہلے پیدا ہو چکا ہو کیونکہ حضرت یسیعاہ کے وقت اس پیش گوئی کے پورا ہو جانے میں ان کو دم مارنے اور انکار کی گنجائش نہیں ہے۔لہذا اس لڑکے کا بھی اس وقت میں پیدا ہو جانا ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ پیش گوئی نجات شاہ احاس تو اسی وقت پوری ہو جاوے اور وہ لڑکا جس کی پیدائش کو اس نجات کی علامت قرار دیا گیا تھا حضرت مسیح ہو جو ۴۲۷ برس کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ عیسائیوں کی فہم و انصاف کو معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی موٹی بات نہیں سمجھتے اور زبردستی اس پیش گوئی کا مصداق حضرت مسیح کو بناتے ہیں۔

وازانجملہ پانچواں مقام یسیعاہ باب ۴ آیت ۳ ہے جس کو ڈپٹی آتھم نے اس پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں پیش کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے :

بیابان میں ایک منادی کرنے والے کی آواز تم خداوند کی راہ درست کرو۔ اور اس کے راستوں کو سیدھا بناؤ۔

اس پیش گوئی کو بھی حضرت عیسیٰؑ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پیش گوئی بشہادت انجیل متی یوحنا بپتسما دینے والے کے مسیح کے حق میں ہے۔ متی باب ۳ میں آیت ا سے ۳ تک کہا ہے

ان دنوں یوحنا بپتسما دینے والا یہودیہ کے بیابان میں ظاہر ہو کے منادی کرنے ۔۲۔ اور یہ کہنے لگا توبہ کرو کیونکہ آسمانی بادشاہت نزدیک ہے۔۳۔ کہ یہ وہی ہے جس کا ذکر یسیعاہ نبی نے یہ کہہ کے کیا کہ جنگل میں ایک پکارنے والے کی آواز ہے کہ خداوند کی راہ درست کرو اور اس کے راستوں کو سیدھا بناؤ۔

1. In those days came John the Baptist preaching in the wilderness.

2. And saying, Repent ye; for the kingdom of heaven is at hand.

3. For this is he that was spoken of by the prophet E-sai-as saying, The voice of one crying in the wilderness, Prepare ye the way of the Lord, make his path straight.

(Matthew 3: 1-3)

ایسا ہی باقی انجیلوں مرقس لوقا یوحنا میں ہے۔ افسوس عیسائی ان انجیلوں کو بھی توجہ سے نہیں دیکھتے اور اس کے برخلاف عہد عتیق کی پیش گوئیوں کی بے جا تاویلیں کر کے ان کو حضرت مسیح پر جماتے ہیں اور اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے کہ ایسی پیش گوئیاں حضرت مسیح کے حق میں تسلیم بھی کر لی جاویں تو بھی ان سے ان کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔ پھر ہم دعوی الوہیت کی تائید وثبوت میں ان کو کیوں پیش کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازانجملہ پانچواں مقام ملاکی باب ۳ آیت ا ہے جس کو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسی پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء کی فہرست میں پیش کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے:

دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا۔

1. Behold, I will send my messenger, and he shall prapare the way before me; and the Lord, whom ye seek, shall suddenly come to his temple, even the messenger of the covenant, whom ye delight in: behold, he shall come, saith the Lord of hosts. (Malachi 3:1)

اس پیشگوئی کو بھی مسیح کی الوہیت یا ابنیت (جسکے ثبوت میں اسکو پیش کیا گیا ہے) کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اس میں مسیح کی بابت کچھ کہا گیا ہے تو اس سے مسیح کی صرف رسالت ثابت ہوتی ہے، نہ کہ الوہیت۔ متی باب ۱۱ آیت ۱۰ میں اور مرقس باب ۱ آیت ۲۔۳ میں اور لوقا باب ۷ آیت ۲۶ وغیرہ میں ہے کہ مسیح نے اس پیشگوئی کو اپنے اوپر اور یوحنا بپتسمہ دینے والے پر لگایا ہے اور یہ کہا ہے:

پھر تم کیا دیکھنے کو گئے۔ کیا ایک نبی ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی سے بڑا ۔۷۔ یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ کو درست کرے گا۔ ۲۸۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ ان میں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں یوحنا بپتسما دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا۔

26. But what went ye out for to see? A prophet? Yea, I say unto you, and much more than a prophet.

27. This is he, of whom it is written, Behold I sent my messenger before thy face, which shall prepare thy way before me.

28. For I say unto you, Among those that are born of women there is not a greater prophet than John the Baptist; but he that is least in the kingdom of God is greater than he. (Luke 7 : 6-28)

یہ قول مسیح اگر عیسائیوں کی من گھڑت نہیں تو اس سے بجز اسکے اور کچھ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰؑ نے یوحنا کو اپنے پہلے آنے والا رسول اور ان کی راہ درست کرنے والا کہا ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بعد آنے والے رسول ہیں اور اگر عیسائی اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ یوحنا، حضرت عیسیٰؑ کا رسول ہے اور عیسیٰؑ اس کے بھیجنے والے خدا ہیں تو پھر انکی غلط فہمی یا بے انصافی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے تو اسی یوحنا سے بقول عیسائیوں کے بپتسما پایا اور ان کے شاگرد و مرید ہوئے اگر وہ خود خدا اور یوحنا کے بھیجنے والے ہوتے تو ان کے مرید و شاگرد کیوں بنتے۔

ازانجملہ چھٹا مقام کتاب پیدائش کا باب اول آیت ۲۶، اور باب ۳ آیت ۲۲ ہے جن کو عبداللہ آتھم نے ۲۴ مئی کے پرچہ میں نقل کیا ہے اور اس میں یہ بیان ہے کہ خداوند نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں گے۔ (پیدائش ۱۔۲۶)

اور خداوند نے کہا: دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا (پیدائش ۳:۲۲)

آتھم نے پہلی آیت کی عبرانی عبارت اردو میں نقل کر کے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے:

کہا الوہیم خدا نے ہم بناویں آدم کو اوپر صورتوں اپنیوں اور اوپر شکلوں اپنیوں کے۔

اور یہ خیال کیا کہ اس آیت میں لفظ الوہیم جمع کا لفظ ہے جو خدا تعالی کے حق میں بولا گیا ہے۔ اور یہ خیال کیا کہ جن الفاظ کے معنی صورتوں اور شکلوں کے کئے گئے ہیں یعنی لفظ ؟ اور لفظ کدموثینو، وہ بھی جمع کے ہیں۔ ان تینوں الفاظ کا اطلاق خدائے واحد پر ہوا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی ذات میں باوجود وحدیث کثرت بھی پائی جاتی ہے۔

پھر آپ نے جمعیت لفظ الوہیم کی نسبت سر سید احمد کا جواب نقل کیا ہے کہ لفظ الوہیم میں جمع تعظیمی ہے، یعنی نہ تعدادی۔ پھر اس کا یہ جواب دیا ہے کہ الوہیم خاص خدا تعالی کا نام ہے اور اسماء خاص یا ناموں میں تعظیم کی نظر سے جمع نہیں بنائی جاتی۔ سید احمد خان کو سید احمدان نہیں کہا جاتا

اور دوسری آیت کا صرف ایک لفظ عبرانی (کاحد ممنو) عربی حروف میں نقل کر کے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے: ہم میں سے ایک کی مانند۔ یعنی آدم نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اور یہ خیال کیا کہ (ممنو) صیغہ متکلم مع الغیر ہے۔ یہ لفظ خدا تعالی نے اپنے حق میں استعمال کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا کی ذات واحد میں کثرت بھی پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نے اس خیال کے مخالف یہودیوں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس لفظ متکلم مع الغیر میں خدا نے فرشتوں کو اپنے ساتھ لے لیا اور ان کی نظر سے، ہم میں سے، کا لفظ بولا ہے پھر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرشتوں کا ذکر متن کتاب میں آگے پیچھے کہیں نہیں ہے۔ پھر اس ضمیر متکلم مع الغیر کا رجوع فرشتوں کی طرف کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور اگر ذکر ہو تو بھی فرشتوں کا علم خدا کے علم کی مانند ذاتی نہیں ہے، بلکہ کسبی ہے۔ جو ان کو ناپاک کر دیتا ہے لہذا فرشتے اس لائق نہیں کہ خدا ان کو اپنے ساتھ لیکر ان کی نظر سے لفظ، ہم میں سے، بولے۔

پھر آپ نے سر سید احمد سے نقل کیا ہے کہ لفظ، ممنو، متکلم مع الغیر کا صیغہ نہیں بلکہ جمع غائب ہے اور اس سے مراد آدم طبقہ ہائے ماقبل آدم معروف ہے اور اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ آدم طبقہ ہائے ماقبل آدم معروف کا ذکر متن کتاب میں تو درکنار جیالوجی اور سائنس میں بھی نہیں ہے۔

ہم نے ڈپٹی آتھم کی اس بحث کے جواب میں ایک ایسی تحریر کی تھی جس میں اصل عبرانی عبارت توریت و عبرانی لغات و صرف ونحو سے یہ ثابت کیا تھا کہ لفظ الوہیم ذات باری تعالی کا خاص نام نہیں بلکہ یہ وصفی اسم ہے جس کے معنی سردار یا زور آور کے ہیں اور ان ہی معنی کی نظر سے جیسا کہ اس لفظ کا اطلاق خدا تعالی پر ہوا ہے ویسا ہی حضرت موسیٰ و ہارونؑ و حضرت عیسیٰ ؑ اور ایک فرقے اور ایک بادشاہ کافر بخت نصر پر ہوا ہے (جن کی ذات میں کثرت کا خیال کسی کے دل میں نہیں گذرتا) اور اس پر آیات خروج ۷:۱؛ ۴:۱۶ اور، قاضی،، زبور، اور حزقیل کی بعض آیات کا حوالہ دیا۔

And the Lord said unto Moses, See, I have made thee a god to Pharaoh; and Aaron thy brother shall be thy prophet. (Exodus 7:1)

And he shall be thy spokesman unto the people; and he shall be to thee instead of a mouth, and thou shalt be to him instead of God. (Exodus 4:16)

اور یہ ثابت کیا گیا تھا کہ یصیلمینو اور کد ممنو کے معنی جمع کے نہیں ہیں بلکہ مفرد ہیں یہی وجہ ہے کہ موجودہ بائبل میں ان الفاظ کا ترجمہ، اپنی صورت اپنی مانند، کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ، ممنو، توریت میں متکلم مع الغیر کے معنی میں کہیں نہیں آیا جہاں لفظ وارد ہے وہاں واحد غائب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معنی مراد ہیں۔

ازانجملہ پیدائش ۲: ۱۷، ۳: ۳ ہے جن میں اس لفظ کا اطلاق اس درخت پر ہوا ہے جس کے کھانے سے آدم کو منع کیا گیا تھا۔

17. But of the tree of the knowledge of good and evil, thou shalt not eat of it: for in the day that thou eatest thereof thou shalt surely die (Genesis 2:17)

But of the fruit of the tree which is in yhe mist of the garden, God hath said, Ye shall not eat of it, neither shall ye touch it, lest ye die. (Genesis 3: 3)

ایسے اور بہت مقام ہیں جن کی تفصیل سے تطویل ہے۔

عبرانی گرامر میں بھی اس لفظ کو ضمیر واحد مذکر غائب قرار دیا ہے اور اس مقام میں جو لفظ کا حد ، کا اس لفظ سے الحاق ہوا ہے اس سے بھی اس کی جمعیت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لفظ کے معنی یکتا اور وحید کے ہیں اور اگر اس لفظ کو بقرینہ لفظ کا حد جمع تسلیم کر لیا جائے تو بھی وہ لفظ جمع غائب کا صیغہ ہوگا نہ جمع متکلم کا۔ ولہذا اس لفظ سے متکلم یعنی خدا تعالی میں کثرت ثابت نہ ہوگی بلکہ ان غائب اشخاص کی جن کی نظر سے یہ لفظ بولا گیا ہے۔

اور اگر اس لفظ کا توریت میں اور عبرانی زبان میں واحد و جمع غائب و متکلم سبھی معانی میں استعمال تسلیم کیا جاوے تو بھی مقام متنازع فیہ میں اس لفظ کے بمعنی متکلم مع الغیر ہونے اور اس سے ذات خدا میں کثرت ثابت ہونے کا بار ثبوت عیسائیوں کے ذمہ پر ہے۔ کیوں جائز نہیں کہ وہ لفظ اس مقام میں بمعنی واحد غائب مراد ہو۔ اور بفرض جمعیت کیوں جائز نہیں کہ وہ بمعنی جمع غائب ہو اور بفرض جمع متکلم کیوں جائز نہیں کہ اس میں خدا تعالی نے اپنے ساتھ فرشتوں کو شامل کر لیا ہو جیسا کہ یہودی کہتے ہیں۔ اور فرشتوں کا ذکر بھی متن کتاب میں موجود ہے۔ ان سب احتمالات کے ساتھ عیسائیوں کا اس آیت سے استدلال بحکم اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال باطل ہے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۶۔ ص ۲۰۵ تا ۲۹۶)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ تحقیق مذاہب

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک دفعہ قادیان میں جلسہ تحقیق مذاہب کے انعقاد کا منصوبہ بنایا اور ایک اشتہار میں لکھا:

میں نے یہ تجویز کی ہے کہ اس کام کے انجام دینے کے لئے ایک مہذبانہ جلسہ مذاہب متفرقہ کا اسی جگہ یعنی قادیان ضلع گورداسپور میں انعقاد پاوے اور اس جلسہ کے متعلق جو قواعد ہیں جن کی پابندی ہر ایک کو ضروری ہو، بتفصیل ذیل ہیں:۔

اول یہ کہ جہاں تک ممکن ہو اس جلسہ میں ہر ایک قوم کے اکابر علماء میں سے ایک نامی فاضل تشریف لاویں۔ یعنی موسوی مذہب کا ایک فاضل، اور عیسائی مذہب کا ایک فاضل، اور آریہ مذہب کا ایک فاضل اور مجوسی مذہب کا ایک فاضل اور برہمو مذہب کا ایک فاضل اور جین مذہب کا ایک فاضل اور بدھ مذہب کا ایک فاضل اور سناتن دھرم کا ایک فاضل اور دہریوں میں سے ایک فلاسفر اور ہماری طرف سے ہم۔ (قادیانیوں کی طرف سے یا مسلمانوں کی طرف سے؟ اگر قادیانیوں کی طرف سے ہیں تو پھر مسلمانوں کی نمائندگی کون کریگا۔ اور اگر مسلمانوں کی طرف سے ہیں تو مسلمانوں کی اکثریت تو آپ کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ بہا)

۲۔ دوسرے یہ کہ بزرگان مذاہب کا تعہد مہمانداری اخیر تک ہمارے ذمہ رہے گا اور وہ پاک چیزیں جن پر شرع اور تہذیب کا اعتراض نہ، ہر یک فریق کے مذہب کے موافق ان کیلئے میسر کردی جائینگی

۳۔ تیسرے یہ کہ ان بزگوں کی آمدورفت کا کرایہ، اگر وہ آپ ادا کرنے میں خوشی ظاہر نہ کریں، ہمیں دینا ہوگا اور جو کرایہ قادیان تک پہنچنے کے لئے کافی متصور ہوگا اسی قدر آمدورفت کے حساب سے دیا جائے گا۔ اور ان میں سے ہر ایک صاحب اختیار رکھتے ہیں کہ وہ اپنی قوم سے جس قدر آدمی چاہیں ساتھ لے آویں مگر ہماری طرف سے صرف ایک شخص کے حساب سے ان کو کرایہ دیا جائے گا۔ (مرزا صاحب سفر کرتے تھے تو ان کے حاشیہ بردار سکرٹری، خدام ساتھ ہوتے تھے۔ اور انکے بغیر وہ کہاں جاسکتے تھے؟ اسی طرح دوسرے مذاہب کے اکابرین کو تصور کرلیا جائے۔ صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی فرد کا کرایہ دینا اسے عملاً شرکت سے روکنا ہے۔ اگر وہ ۱۰ خدام کا کرایہ دے سکتا ہے، تو اپنا یعنی گیارھویں کا بھی دے سکتا ہے)

اور مہمان داری میں بھی حفظ انتظام کے لئے یہی قاعدہ ملحوظ رہے گا۔ اور جو بزرگ آمد و رفت کا کرایہ ہم سے طلب کرنا چاہیں ان پر لازم ہوگا کہ وہ پہلے سے اطلاع دے دیں تا ان مصارف کا کل روپیہ ایک جگہ جمع رہ کر ہر یک خواستگار کو رخصت کے وقت دے دیا جائے۔

۴۔ چوتھے یہ کہ فروکش ہونے کے مکانات کا کرایہ بھی ہمارے ذمہ رہے گا اور اس کا تمام انتظام بھی جو رہنے کے لئے کافی ہو ہمیں ہی کرنا ہوگا۔

۵۔ پانچویں یہ کہ یہ جلسہ برابر ایک ماہ تک رہے گا اور مہینہ کے تیس دن تمام تقریر کرنے والوں میں مساوی طور پر تقسیم کئے جائیں۔ مثلاً اگر تقریر کرنے والے دس ہوں تو ہر ایک متکلم کے حصے میں تین تین آئیں گے اور اگر چھ ہونگے تو پانچ پانچ دن حصہ میں آئیں گے۔

۶۔ چھٹے یہ کہ ہر ایک صاحب کی تقریر کرنے کی ترتیب یہ ہوگی جن صاحبوں کو اپنے مذہب کے اول ہونے کا دعوی ہو، یعنی جو صاحب اپنی کتاب کی نسبت تقدم زمانی کے مدعی ہوں جیسے آریہ صاحبان یہی صاحب پہلے دن میں تقریر کریں۔

۷۔ ساتویں یہ کہ ہر یک تقریر کرنے والا دوسرے مذہب کا ذکر ہرگز نہیں کرے گا بلکہ صرف اپنے مذہب کی اور اپنے اصول کی خوبیاں بیان کرے گا۔ ہاں اس کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ جو اعتراض اس کے مذہب پر غیر قومیں کرتی ہیں نرمی اور تہذیب سے اس کا جواب دے (اس شرط کا اول و آخر آپس میں متناقض ہیں۔ اور شرط ناقابل عمل ہے۔ بہاء)

۱۴۔ ہر ایک صاحب جو جلسہ مذاہب میں تقریر کرنے کی غرض سے شامل ہونا چاہیں ان کو چاہیے کہ اپریل ۱۸۹۶ء کے اخیر تک ہم کو اپنے اس ارادہ سے اطلاع دیں اور اگر کسی ایک قوم کی طرف سے درخواست کرنے والے کئی صاحب ہونگے تو ان میں سے صرف ایک ایسا شخص انتخاب کیا جائے گا جو اس قوم کی کثرت رائے سے تجویز کیا گیا ہو (اس تجویز کی رو سے مرزا صاحب کا معاملہ تو ختم ہو گیا۔ اور دوسروں کے بارے میں کثرت رائے قوم کا کیونکر پتہ چل سکے گا۔ کون ووٹ شماری کرے گا اور کیسے۔ بہاء)....میں دوبارہ اس بات کو یاد دلانا مناسب سمجھتا ہوں کہ چونکہ غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار حق ہے اس لئے مناسب ہے کہ یہ جلسہ ایک ماہ تک رہے۔ دنیا کے ادنی مقدمات جب عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں تو حکام وقت تحقیق اور تفتیش کی غرض سے کئی مہینوں کے بعد ایک پیچیدہ مقدمہ کو فیصلہ کرتے ہیں۔ مگر دین کے مسائل تو دنیا کے مقدمات کی نسبت نہایت دقیق در دقیق ہیں اور طالب حق پر لازم ہے جوان کو بار بار سوچے۔ .سوان وجوہات کے باعث ایک ماہ اس جلسہ کیلئے ضروری طور پر قرار پایا ...... اگر اس اشتہار کے شائع ہونے کے اخیر اپریل تک کسی فریق کی طرف سے کوئی درخواست نہ پہنچی تو نہایت افسوس کے ساتھ التواء جلسہ کا باعث اشتہار کے ذریعہ شائع کر دیا جائے گا۔ المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی ۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ء

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد دوم۔ ص ۱۹۲۔ ۱۹۹)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ اس تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے:

یہ بیان کیا ہے کہ یہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوگا اور اس میں نو مذاہب مخالفہ اسلام۔ موسوی، عیسائی، آریہ، برہمو، مجوسی، جین، بدھ، سناتن دھرم، دہریہ، فلاسفہ کے فاضلوں کو جو اپنے مذہب کی زبانیں، عبرانی، سنسکرت وغیرہ سے واقف و ماہر ہوں، تشریف لائیں گے اور اسلام کی طرف سے خود بدولت (قادیانی) پیش ہوں گے اور یہ جلسہ ایک مہینے تک رہے گا اور آنے والوں کا خرچ مہمان داری وکرایہ مکانات فروکش ہونے کا مرزا قادیانی کے ذمہ ہوگا اور جو صاحب کرایہ آمدورفت چاہیں وہ بھی مرزا قادیانی دے گا وغیرہ وغیرہ۔ معلوم نہیں موضع قادیان میں کرایہ کا مکان بجز مکانات قادیانی کون سا ہے جس میں وہ لوگ فروکش ہوں گے۔

ناظرین! اس تجویز سے آپ کا اصل مقصود صرف یہ ہے کہ اپنے دام افتادہ احمقوں سے اخراجات مہمان داری وکرایہ مکانات اور آمدورفت کے بہانہ سے ٹکے وصول کرے۔ وبس۔ اس امر کے اشتہار سے کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔

قادیانی کو اس امر کا یقین ہے کہ اس کی دعوت پر نہ کوئی بمبئی، کلکتہ سے عبرانی دان یہودی آوے گا، نہ چین یا برما سے مذہب بدھ کا فاضل، اور نہ یورپ کے دہریوں سے کوئی فلاسفر اور نہ ہندوستان و پنجاب سے کوئی برہمو، آریہ وعلی ہذا القیاس۔

اس یقین کی وجہ کا بھی قادیانی کو علم ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مجھے بہت لوگ جھوٹا اور فریبی جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایسا کم سے کم کوئی ایک بھی نہیں جو مجھے صحیح مخاطب سمجھتا ہو اور عالم فاضل ومحقق اور طالب حق سمجھ کر مجھ سے مباحثہ اور احقاق حق کا خواہاں ہو کر میرے گھر پر آوے۔

یہ یقین اس کو اس تجربہ کے ذریعہ سے حاصل ہو گیا ہے کہ اس نے بارہا لوگوں کو اپنے مقابلہ کے لئے اشتہار دیئے ہیں اوران اشتہاروں میں علاوہ زادراہ کے سال بھر تک دوسو روپیہ ماہوار تنخواہ دینے کے بھی وعدے کئے مگر اکثر لوگوں نے اس کو فریبی یا پاگل سمجھ کر اس کے اشتہاروں کا جواب تک نہ دیا۔ بعض نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ ہم نے تیرے اشتہار کو آگ میں ڈالدیا ہے

اس تجربہ سے اس کو وہ یقین ہو گیا ہے، اس لئے اس نے بے دھڑک یہ اشتہار جلسہ تحقیق مذاہب جاری کردیا ہے جس سے وہ مقابلہ مخالفین سے تو بے فکر ہے اور اس امر کی امید رکھتا ہے کہ اس ذریعہ سے کچھ نہ کچھ روپیہ وصول ہو ہی جائے گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہمارے مخالف مولوی ہزار بار عام لوگوں کو ہمارے فریبوں پر آگاہ کریں مگر جہان احمقوں سے خالی نہیں، نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ شیخ چلی مر گیا ہے تو کیا ہوا، اسکی ذریات کا تو اختتام نہیں ہوا۔ غرض حصول زر کے سوا اس اشتہار سے کوئی نتیجہ نکلے تو ہماری پیش گوئی کی غلطی کی جو مالی سزا قادیانی تجویز کرے ہم بھگتنے کو حاضر ہیں۔ اور اگر ہمارا کہنا درست نکلا تو آئندہ قادیانی لن ترانیاں ہانکنے اوران کے ذریعہ سے عام مسلمانوں کو (حمقاء اتباع قادیانی کا ذکر نہیں) دام میں لانے کا خیال دماغ سے نکال دے ۔امام محدث دارقطنیؒ نے بغداد والوں کو کہا تھا کہ یا اھل بغداد لا تطمعوا فی الکذب علی رسول اللہ ﷺ ما دمت حیاً (اے اہل بغداد جب تک میں زندہ ہوں تم آنحضرت ﷺ پر جھوٹی حدیثیں وضع کرکے افتراء کرنے کی طمع نہ رکھو)۔ میں بھی دارقطنی کی طرح قادیانی کو کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں آپ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور دام میں لانے کی طمع چھوڑ دیں۔

اب ہم قادیانی سے ایک سوال کرتے ہیں کہ بفرض محال یہ جلسہ منعقد ہو گیا اور مذاہب مذکورہ کے فاضل چین، برما، یورپ وغیرہ بلاد سے جمع ہو کر قادیانی کے مقابلہ کے لئے مستعد ہو کر اس امر کے مستفسر ہوئے کہ آپ جو اسلام کی طرف سے وکیل ہو کر ہم سے مخاطب ہوتے ہیں اور مباحثہ کرنا چاہتے ہیں، آپ کے پاس اس امر کی کیا دلیل ودستاویز ہے کہ آپ مسلمانوں کے وکیل ہیں اور آپ کے ساختہ پرداختہ کو مسلمان اپنا ساختہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرداختہ سمجھیں گے۔ اسلامی دنیا میں تو یہ مشہور ہے کہ آپ باضابطہ مسلمانوں کے گروہ سے خارج کئے گئے ہیں اور پشاور سے کلکتہ و مدراس و بمبئی تک آپ کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر اسلام کے مختلف فرقوں کے علماء فتوی لگا چکے ہیں، تو اس کے جواب میں آپ کیا فرمائیں گے؟ کیا صرف یہی کہ ہم کو حکیم نورالدین جمونی بھیروی نے کافر نہیں کہا۔ یا منشی محمد احسن امروہی نے رسالہ تحذیر میں ہم کو کفر سے بچا لیا ہے۔ اس کے جواب میں وہ پھر اسی فتوی کو پیش کریں گے اور کہیں گے کہ وہ بھی آپ کی متابعت کے سبب اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کیا ارشاد فرمائیں گے۔ بینوا و توجروا۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۶۔ ص ۳۷۶۔ ۳۷۸)

پیش گوئی متعلقہ آتھم کا انجام

۱۸۹۳ء میں عیسائیوں کے ساتھ امرتسر میں ہونے والے مباحثے کے اختتام پر مرزا قادیانی نے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک اپنے مدمقابل ڈپٹی آتھم کی موت کی پیش گوئی کی تھی۔ خدا تعالی نے آتھم کو اس مدت کے اختتام تک زندہ رکھا اور پیش گوئی غلط ثابت ہوگئی لیکن مرزا صاحب نے تاویلات کے زور پر اپنے مریدوں کی نظر میں اسے سچا کر دکھایا۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ

ایک پادری فتح مسیح سے قادیانی نے نقل کیا ہے کہ اس نے ایک خلیفہ قادیانی کو کہا کہ آتھم کی موت کے متعلق پیشگوئی قادیانی کو سچی جاننے والی ایک حقیر جماعت اتباع قادیانی ہے جس کی تعداد چار پانچ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ آدمی ہونگے۔ پھر اسکے جواب میں قادیانی نے کہا ہے کہ

وہ (پادری) کس قدر ایسے آدمیوں کے دستخط چاہتے ہیں جو اس بات کا اقرار کرتے ہوں کہ در حقیقت یہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔ اور اگر ہم پندرہ سو یا دو ہزار یا تین ہزار یا چار ہزار کے دستخط کرا دیں گے تو ان کا دعوی باطل ہوگا یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: اس چال سے قادیانی کی کیا غرض ہے؟ اے حضرات! یہ غرض اس سیاہی کو دھونا ہے جو عبداللہ آتھم کے (تا اختتام مدت) فوت نہ ہونے سے آپ کے منہ مبارک پر جمی ہوئی ہے، اور اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اتارنا ہے جو اس دن سے زیب گلو ہو رہا ہے تا کہ اس ذریعہ سے پھر وہ فتوحات مالی جاری ہوں جو اس پیش گوئی کے جھوٹا ہونے سے مسدود ہو رہی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ مزید فرماتے ہیں: ہم اس مضمون میں اس نئے پادری کی تصدیق و تائید نہیں کرتے اور نہ اس کا یہ بیان کہ اس پیش گوئی کو سچی جاننے والی جماعت قادیانی میں صرف پندرہ آدمی ہیں، لائق تصدیق ہے۔ اور نہ یہ شخص کسی اور بیان میں مسلمانوں کی تائید کے لائق ہے۔ یہ شخص جب سے نیا پادری بنایا گیا ہے تب سے آنحضرت ﷺ کی عالی جناب میں ناپاک الفاظ استعمال میں لاتا ہے اور اپنی معمولی باتوں میں بھی راست گوئی کا ملتزم نہیں ہے۔ ہم سے اس کی خط و کتابت ہوئی تو اس میں اس نے راستی و دیانت سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ اس خط و کتابت کے درج رسالہ ہونے سے ناظرین کو یقین ہوگا (یہ جلد ۱۶ میں بصفحہ ۳۵۳ وغیرہ درج ہو چکی ہے۔ اس کو اس نئے پادری نے اخبار نور افشاں میں درج کرایا تو اس میں بہت تصرف کیا۔ از انجملہ یہ کہ اپنے خط مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۹۴ء کے آخری فقرہ کو خورد برد کر کے اس کا جواب جو ہماری طرف سے تھا اخبار میں نہ چھپوایا) لہذا ایسا شخص اس لائق نہیں کہ کوئی مسلمان اس کی تائید کرے بلکہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اس کی واجبی خدمت گذاری کرے۔

بلکہ اس مقام میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اس تعداد کے بیان میں جیسا کہ یہ نیا پادری جھوٹا ہے ایسا ہی قادیانی جھوٹا ہے اور اس دروغ کے سبب ہر دو ملامت کے مستحق ہیں۔ نیا پادری اس لئے کہ اس نے قادیانی جماعت میں پیشگوئی کو سچی جاننے والوں کی تعداد بہت کم بتائی ہے۔ اتباع قادیانی جو اس پیشگوئی کو سچا جانتے ہیں، سو سے بھی زیادہ ہیں۔ اور قادیانی اس لئے جھوٹا ہے کہ اس نے جھوٹ کا طوفان باندھ دیا اور اس قدر تعداد کے بیان میں جھوٹ کو انتہاء تک پہنچا دیا۔

اس نفی سے ہماری یہ مراد نہیں کہ وہ چار ہزار آدمیوں کے نام مشتہر نہیں کر سکتا۔ نام تو دس ہزار اشخاص کے گن سنائے گا۔ ہماری مراد اس نفی سے یہ ہے کہ وہ اس تعداد کے ایسے لوگوں کو پیش نہیں کر سکتا جو قانون شریعت یا عدالت کی رو سے شہادت میں قبول کئے جانے کے لائق ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مرزا قادیانی سے اس قسم کے لوگ اور اہل اسلام سے نہیں چاہتے اور اس قدر کے تعداد کی بھی اس کو تکلیف نہیں دیتے بلکہ خاص کر اسی کے اتباع و معتقدین میں سے بجائے چہار ہزار صرف چار اشخاص کی شہادت پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر وہ جلسہ عام اہل اسلام میں بالاتفاق حلف کے ساتھ شہادت دیں گے کہ پیش گوئی متعلق موت آتھم سچی ہوگئی ہے تو ہم ان چار کی شہادت کو آپ کے اتباع سے چار ہزار کی شہادت تسلیم کریں گے اور قادیانی کو اس دعویٰ میں سچا اور اس تعداد کے بیان میں صرف نئے پادری کو جھوٹا کہیں گے۔ وہ چار اشخاص یہ ہیں:

آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین جمونی بھیروی ۔۲۔ آپ کے خلیفہ دوم منشی یا مولوی محمد احسن امروہی بھوپالی۔ ۳۔ آپ کے بڑے مالی حواری محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ ۔۴۔ آپ کے چھپے حواری حافظ محمد یوسف ضلعدار، یا ان کی جگہ منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ یا منشی عبدالحق پنشنر۔ یہ چاروں حضرات بالاتفاق اس پیش گوئی کو سچا کہیں گے تو ہم مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کو مان لیں گے۔

یہ چاروں حضرات یا ان میں سے کوئی صاحب اس پیش گوئی کو سچا کہنے سے انکار کریں گے تو ہم چار اشخاص اور یا کسی ایک منکر کی جگہ ایک اور صاحب کو منتخب کریں گے وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس ترتیب وترکیب سے اتباع قادیانی سے جملہ سنجیدہ اشخاص اس پیش گوئی کے منکر ثابت ہونگے۔ اور اس سے قادیانی صاحب اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ٹھہریں گے۔

ہم کو امید نہیں کہ قادیانی، ان چاروں حضرات یا دیگر سنجیدہ اشخاص کو اس شہادت میں پیش کرینگے۔ یا ان کا انکار اس شہادت سے پیش کر کے دیگر لوگوں کے انتخاب کی اجازت دیں اس لئے ہم آپ صاحبوں کی اطلاع کیلئے اس راز کو آشکارا کرتے ہیں کہ محمد علی خان اس پیشگوئی کو ایک مجلس خاص اتباع قادیانی ساکنان لدھیانہ میں جھوٹا کہہ چکے ہیں اور یہ بات لودھیانہ میں کس و ناکس کو معلوم ہے۔ وہ ہرگز اس شہادت میں شامل نہ ہونگے (محمد علی خان نے تو مرزا کو اس مضمون کا ایک خط بھی لکھ دیا تھا جو تحریر ہذا کے وقت مولانا بٹالویؒ کے علم میں شائد نہیں تھا۔ مرزا صاحب اس خط کو پڑھ کر بہت ناراض ہوئے تھے اور انہوں نے محمد علی کو جواباً لکھا: مجی اخویم نواب سردار محمد علی خاں...آپ کا عنایت نامہ مجھ کو آج کی ڈاک میں ملا۔ آتھم کے زندہ رہنے کے بارے میں میرے دوستوں کے بہت خط آئے لیکن یہ پہلا خط ہے جو تذبذب اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردد اور شک اور سوء ظن سے بھرا ہوا تھا.... میرے خاص دوستوں کو آپ کے اس خط سے اس قدر افسوس ہوا کہ اندازہ سے زیادہ ہے۔ یہ کلمہ آپکا کہ، مجھے ہلاک کیا، کس قدر اس اخلاص سے دور ہے جو آپ سے ظاہر ہوتا رہا... خاکسار غلام احمد۔ مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ ص ۶۵۔۶۹)۔ ایسا ہی خلیفہ اول قادیانی، حکیم صاحب بھی ایک کارڈ میں اس پیشگوئی کو جھوٹا لکھ چکے ہیں۔ وہ بھی امید ہے کہ اس شہادت کی طرف رخ نہ کرینگے۔ ان دونوں صاحبوں کی شہادتِ خلاف دیگر اشخاص جماعت قادیانی کے دو ہزار اشخاص کے برابر ہے۔ اسکے مقابلہ میں قادیانی کے دو ہزار کی شہادت تو کان لّم یکن، و بے اعتبار ہے ۔ دو ہزار سے زیادہ اشخاص وہ گن سنائے گا تو ہم دو اشخاص ایسے ہی اور پیش کریں گے۔ ذیل میں وہ کارڈ نقل کیا جاتا ہے جو حکیم نور الدین نے بابو غلام محی الدین کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور کے نام ۱۵ دسمبر ۱۸۹۴ء کو بہاولپور سے لکھا تھا۔ وہ بعینہ ہمارے پاس موجود ہے: وہ یہ ہے: السلام علیکم۔ پیشگوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ اب اسکا کیا سرّ ہے انشاء اللہ چند روز کے بعد میں ظاہر کرسکونگا۔ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔ نوردین از بہاولپور۔ دولت خانہ۔

ناظرین ان دونوں شہادتوں کو انصاف سے پڑھیں اور داد انصاف دے کر کہیں کہ قادیانی دعوی شہادت پندرہ سو یا چار ہزار میں کس قدر راستی پر ہے۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۶۔ ص ۳۷۹۔۳۸۱)

(آتھم کے مرنے کی پیشگوئی نے پوری قادیانی امت کو مضطرب کئے رکھا جیسا کہ سیرۃ المہدی میں ہے کہ پیر سراج الحق نے مجھ (بشیر احمد قادیانی) سے بیان کیا کہ جب آتھم کی پیش گوئی کی میعاد قریب آئی تو اہلیہ مولوی نور الدین نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہتا ہے کہ ایک ہزار ماش کے دانے لے کر ان پر ایک ہزار دفعہ سورہ الم ترکیف پڑھنی چاہیے اور پھر ان کو کسی کنویں میں ڈال دیا جائے اور پھر واپس منہ پھیر کر نہ دیکھا جاوے۔ یہ خواب مولوی نور الدین نے مرزا کی خدمت میں عرض کیا اس وقت مولوی عبدالکریم بھی موجود تھے اور عصر کا وقت تھا۔ مرزا صاحب نے فرمایا اس خواب کو ظاہر میں پورا کر دینا چاہیے۔ اس پر مولوی عبدالکریم نے میرا اور میاں عبداللہ سنوری کا نام لیا اور حضرت نے پسند فرمایا اور ہم دونوں کو ماش کے دانوں پر ایک ہزار دفعہ سورہ الم ترکیف پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ ہم نے عشاء کی نماز کے بعد سے شروع کر کے رات کے دو بجے تک یہ وظیفہ ختم کیا ....پیر سراج الحق اور میاں عبداللہ کی روایتوں میں بعض اختلافات ہیں جو دونوں میں سے کسی کے نسیان پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً میاں عبداللہ نے اپنی روایت میں بجائے ماش کے چنے کے دانے بیان کئے ہیں، مگر خواہ ان میں سے کوئی ہو، ماش اور چنے، ہر دو کی تعبیر علم الرؤیا کے مطابق غم واندوہ کی ہے۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ آتھم والے معاملے میں بظاہر کچھ غم پیش آئے گا۔ (سیرۃ المہدی۔ جلد دوم ص ۷۔۸)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں خیر دین سیکھوانی نے مجھ (بشیر احمد) سے بیان کیا کہ عبداللہ آتھم کے متعلق پیش گوئی کے دوران میں ایک دفعہ مجھے خواب آیا کہ اس پیش گوئی کی میعاد کے مطابق عبداللہ آتھم کے مرنے کا آخری دن یہ ہے۔ خواب میں وہ دن بھی بتایا گیا۔ اس وقت میں خواب میں بہت غور سے سورج کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کہیں عبداللہ آتھم کے مرنے سے پہلے سورج غروب نہ ہو جائے۔ اور خواب میں، میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہونے کے عین قریب ہو گیا اور آتھم کے مرنے کی کوئی خبر نہ آئی۔ پھر میں نے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة پڑھنا شروع کیا، مگر سورج غروب ہو گیا اور پھر بھی کوئی خبر نہ آئی۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور یہ خواب حضرت (مرزا) صاحب کو سنایا۔ حضور نے حساب لگا کر فرمایا کہ ہاں آخری دن تو وہی بنتا ہے جو آپ کو خواب میں دکھایا گیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میں بھی جب اسکے متعلق دعا کرتا ہوں تو دعا میں پورے طور پر توجہ قائم نہیں ہوتی۔ (سیرۃ المہدی۔ ص ۲۰۶ جلد ۳)

تقریری مقابلے کا چیلنج

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ بتاتے ہیں کہ:

مرزا قادیانی کے خلیفہ اول حکیم نور الدین اور خلیفہ دوم میاں کریم بخش سابق ٹیچر امریکن مشن سکول سیالکوٹ (جس کو مرزا قادیانی نے مولوی کا خطاب دیا ہے) نے مل کر علماء مسلمین کے نام عموماً اور خاکسار کے نام خصوصاً ایک اشتہار جاری کیا ہے اور اس میں یہ درخواست اور تحدی ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ سالانہ یا کسی اور مجلس میں لاہور جیسے مشہور مقام میں ان سے بالمقابلہ فضائل اسلام کے بیان میں تقریر کریں یا لیکچر دیں۔

ناظرین! آپ جانتے ہیں کہ ان حضرات کا اس چال سے کیا مقصود ہے اور دونوں صاحبوں نے مل کر کیوں اشتہار جاری کیا ہے۔ حضرات! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے تین دفعہ یہ خاکسار محض بتائید اللہ حکیم نور الدین صاحب کو زک دے کر بھگا چکا ہے۔

ایک دفعہ ۱۸۹۱ء میں ایک مجمع علماء لاہور میں عرصہ دو گھنٹہ میں آپ کو ملزم کیا۔ تسپر آپ راجہ جموں کی ملاقات کے بہانہ سے پھر گفتگو کرنے کا وعدہ کر کے بھاگے اور پھر سامنے نہ آئے اور لودہیانہ جا براجے۔ وہاں سے آپ کو تار کے ذریعہ بلایا گیا تو آپ نے قادیانی کو پیش کرنا چاہا۔ آخر وہ بھی مقابلہ میں نہ آیا اور نہ مباحثہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوع میں آیا جسکی تفصیل اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں موجود ہے۔ دوسری دفعہ ۱۸۹۳ء میں ریل کے سفر میں آپ قابو میں آ گئے اور لاہور سے امرتسر پہنچنے تک پھنسے رہے۔ آخر ساکت ہوئے۔ اور ریل گاڑی سے اتر کر جان چھڑائی۔ اس کا حال اشاعۃ السنہ جلد ۱۴ میں چھپ چکا ہے۔ تیسری دفعہ (پھر) ریل گاڑی میں آپ قابو آئے مگر گفتگو سے صاف انکاری ہو کر مقام پھلور میں فراری ہوئے۔ اس وجہ سے آپ بمصداق، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، کریم بخش سیالکوٹی کو ساتھ لے کر میدان میں نکلے ہیں۔

یہ تو ان کی معیت کی وجہ ہے۔ اب مقابلہ کی خواہش کی وجہ سنو۔ اس اشتہار میں آپ نے اپنے ان مسائل میں، جن میں مباحثہ کرنے سے بھاگے تھے، مقابلہ نہیں چاہا بلکہ قدیم اسلام کے فضائل بیان کرنے میں مقابلہ چاہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے مسائل مذہب قادیانی نے تو آپ کو اور آپ کی جماعت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ علمائے ہندوستان و پنجاب نے آپ لوگوں پر فتوی کفر لگا رکھا ہے۔ اب آپ ان مسائل کفریہ کو عام مجمعوں میں چھپانا اور بجائے ان مسائل کفریہ کے اتفاقی مسائل اسلام بیان کرنا چاہتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں مسلمان کہلائیں اور اس سیاہی کو جو فتوی کفر نے آپ پر لگا رکھی ہے، دھو ڈالیں، مگر خاکسار چونکہ آپ کی نبض کو خوب پہچانتا ہے اس لئے اس تقیہ اور نفاق کو ظاہر کرتا ہے اور اس غرض میں آپ کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

پس بجواب آپ کے اشتہار کے عرض رساں ہے کہ میاں کریم بخش کو تو میں کوئی اہل علم مخاطب صحیح نہیں سمجھتا، ہاں آپ کے مقابلہ کیلئے حاضر ہوں جس وقت چاہیں اور جس جگہ (بجز قادیان کہ وہ دار الشیطان ہے اور بقول قادیانی یزیدیوں کا مکان) آپ چاہیں خاکسار کو بلا لیں۔ خاکسار آپ کے مقابلہ میں تقریر کرنے کو، لیکچر دینے کو، آپ سے مباحثہ کرنے کو حاضر ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہ ہونے پائے گا کہ آپ تقیہ اختیار کر کے اپنے مسائل کفریہ مذہب قادیانی کو چھپائیں اور قدیم اسلام کے اصول و مسائل کے اظہار سے اپنے اسلام کو حاضرین پر ظاہر و ثابت کریں جیسا کہ قادیانی نے مباہلہ عبدالحق غزنوی میں کیا تھا اور اس ذریعہ سے بعض مسلمانوں کو مونڈ لیا۔ بلکہ آپ جن مسائل میں کچھ کہنا چاہیں گے اور ان میں طلاقت ولیاقت دکھائیں گے وہ خاصۃً ومجرداً آپ کے مسائل مذہب قادیانی ہوں گے اور ان کے جواب میں اس طرف سے بھی انہی مسائل میں کچھ عرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے گا۔ یہ شرط منظور ہے تو بسم اللہ آیئے اور جہاں چاہیے خاکسار کو بلایئے۔

حضرات اس تحریر کے چھپنے میں توقف نظر آتا تھا اس لئے خاکسار نے اس اشتہار کے جواب میں حکیم صاحب کے نام ایک قلمی خط بذریعہ رجسٹری ۱۶ جنوری ۱۸۹۶ء کو روانہ کر دیا تھا۔ اس خط کے جواب میں حکیم صاحب کا کارڈ بھی آیا مگر اس میں قبولیت مباحثہ و مقابلہ کی نسبت ایک حرف تک نہ لکھا۔ اس خط کے مضمون میں مباحثہ کے جواب میں لکھا تو صرف یہ لکھا ہے کہ کریم بخش کا نام حسین بخش سے بہتر ہے۔ جس کا جواب ترکی بترکی دیا گیا۔ آج ایک کارڈ حکیم صاحب کا متضمن مطالبہ کتاب مطالب عالیہ اور آیا ہے اس میں بھی قبولیت مباحثہ کا حرف نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کا وہ اشتہار صرف ایک گیدڑ بھبکی تھا۔ آپ کو بالمقابلہ تقریر کرنی منظور نہیں ہے۔

ذیل میں یہ خط و کتابت نقل کی جاتی ہے:

بٹالہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۶ء، مشفقی حکیم صاحب۔ سلام علی من اتبع الہدی۔

آپ کا اشتہار اور آپ کے پیرو مرشد قادیانی کے چند اشتہارات جس روز میں نے وصول کئے اسی روز ان کے جوابات تحریر کر دیئے کہ وہ چھپ کر آپکے پاس پہنچیں گے انشاء اللہ تعالی۔ شائد ان کے چھپنے میں دیر ہو، اس لئے آپکے اشتہار کے جواب کا خلاصہ قلمی ارسال کرتا ہوں۔ کریم بخش سابق ٹیچر اسکول سیالکوٹ (جو مولوی عبدالکریم کہلاتا ہے) کو تو میں مخاطب صحیح نہیں سمجھتا۔ آپ کے مقابلہ میں تقریر کرنے کو، لیکچر دینے کو، آپ سے بحث کرنے کو ہر وقت اور ہر جگہ (بجز قادیان) تیار ہوں جہاں آپ چاہیں مجھ سے مقابلہ کر لیں بشرطیکہ مذہب نیچری قادیانی کے مسائل و رسائل قادیانی فتح، توضیح، ازالہ، وساوس وغیرہ میں بیان ہوئے ہیں، بیان کریں اور ان کا ردّ مجھ سے سنیں۔ اور اگر آپ تقیہ و نفاق کے طور پر صرف وہ قدیم مسائل بیان کریں جو اہل اسلام کے مسائل و عقائد ہیں اور اپنے مذہب نیچری قادیانی کے مسائل کو زبان پر نہ لاویں تو اسکے مقابلہ میں کسی مسلمان کو کچھ کہنا ضروری نہیں ہے۔ اور اپنے علم و تقریر و لیاقت و خوش بیانی کی نمائش اور ریا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ آپ کا پرانا خدمت گار۔ ابو سعید محمد حسین۔

اس کا جواب حکیم صاحب کی طرف سے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم بخش، حسین بخش سے بہر حال بہتر ہے۔ نور دین۔

اس کا جواب خاکسار محمد حسین کی طرف سے:

مشفقی حکیم صاحب۔ سلام علی من اتبع الهدیٰ۔ کریم بخش کے صرف نام پر اعتراض نہ تھا بلکہ اس کے مولوی کہلانے پر تھا۔ اس اعتراض کو حسین بخش کا نام نہیں اٹھا سکتا جب کہ حسین بخش کے خداداد علم میں کریم بخش شریک ومماثل نہ ہو۔ آپ نے یہ نہ سوچا اور جواب لکھ مارا۔ اس سے میرے اس گمان کو مصدق اور محقق کیا کہ آپ لوگوں میں صحبت قادیانی کی برکت سے فہم وانصاف، للّٰہیت، حقانیت کا شمہ نہیں ہے، جو ہے نفسانیت، جہل وجدل وغیرہ ہے۔ اس اعلام کا شکریہ آپ کی کل جماعت پر واجب ہے۔ قبولیت مباحثہ اور تقریر بالمقابلہ کا آپ نے جواب نہ دیا۔ کیا پھر بھاگے، جیسے ایک دفعہ لاہور میں اور دو دفعہ ریل میں بھاگے تھے۔

ابوسعید محمد حسین۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۶۔ ص ۳۸۱ تا ۳۸۴)

قادیانی رسائل اربعہ انجام آتھم وغیرہ کا جواب

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اشاعۃ السنہ کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے مرزا جی کو موقوفی جنگ کا اعلان دے دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے خیال میں آپ کا کام تمام کر چکے ہیں، آئندہ آپ ہم کو مخاطب نہ کریں گے تو ہم بھی آپ کو مخاطب نہ کریں گے۔ مرزا جی نے اس کو غنیمت نہ سمجھا اور پھر بھی ہر ایک تحریر وتصنیف میں ہم کو نشانہ بنایا۔ وہ تو اپنے خیال میں ہم کو مخاطب کرنے میں اپنا فائدہ سمجھتے ہیں اور اس میں اپنی کلام کی باوقاری اور گرم بازاری کی امید رکھتے ہیں مگر درحقیقت ہمیں ان کا بڑا نقصان ہے۔ ان کی چالاکیوں اور کاریگریوں کی حقیقت کھولنے والا (محض خدا کے فضل وتوفیق والقاء سے، نہ اپنی ذاتی لیاقت یا علمیت سے) ہمارے معاصرین علماء میں اس خاکسار جیسا ان کے خیال میں بھی کوئی نہیں ہے۔ اور اس امر کا وہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۴۱ و ۲۵۱ و دیگر تصانیف میں بتصریح اظہار اور اقرار کر چکے ہیں کہ: ہمارے مخالفوں اور نکتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چینوں کا رئیس ورئیس یہی شخص ہے باقی سب اس کی شاخیں وفروعات ہیں؛

بایں ہمہ ہم کو بار بار چھیڑنا اور ہم سے اپنی حقیقت کھلوانا کون سی دور اندیشی اور عقل مندی کی بات ہے۔ وہ تو صاحب غرض ہیں، ان کے اتباع میں بھی کوئی ایسا عقل منداور دور اندیش نہیں ہے جوان کو یہ ضرر سمجھا دے اوراس نقصان سے ان کو بچاوے۔ تاہم وہ نہیں مانتے اور نہ مانیں گے، تو ہم بھی حاضر ہیں۔

اس جنگ کی موقوفی پر ہم کو تین امر باعث ہوئے تھے جن کی نسبت اب خدا تعالی نے ہم کو طریق ارشد وسبیل احسن کا القاء فرمایا ہے لہذا اس چھیڑ چھاڑ پر خدا تعالی سے اجر کی امید ہے۔

امر اول۔ یہ کہ ہم مرزا جی کے تمام اصول وفروع کی بیخ کنی کر چکے تھے اور وہ اپنی تصانیف جدید میں ان ہی اصول وفروع کا بار بار تکرار اور اعادہ کرتے تھے (جیسے بے دیانت عطار ایک ہی عرق یا صرف پانی مختلف بوتلوں میں ڈال کر مختلف ناموں، عرق گلاب، عرق نیلوفر، عرق بادیان کے نام سے بیچتا اور لوگوں کے مال مارتے ہیں) لہذا ان کے ردّ وجواب سے تعرض کو ہم تحصیل حاصل سمجھ بیٹھے تھے۔

امر دوم۔ یہ کہ آئندہ ہم کو دوسرے مخالفین اسلام وسنت خیرالانام سے مقابلہ کی مہم درپیش تھی۔ اور میرزا جی کے جواب میں مصروف رہنا اس مقابلہ سے مانع نظر آتا تھا۔

امر سوم۔ یہ کہ میرزا جی دن بدن بدگوئی اور دشنام دہی میں ترقی کرتے جاتے تھے گویا آپ کی نبوت کی معراج کا آپ کا یہی فعل ہو گیا تھا اور اس سے طبیعت میں ایک اشتعال پیدا ہوتا تھا جو گاہے انتقام یسیر بقدر عشر عشیر یا اس سے بھی کم تر کا باعث ہو جاتا تھا، گو وہ ان الفاظ سے نہ تھا جو مرزا جی کے حصے میں آئے ہوئے ہیں اور ان کے رجسٹری کرائے ہوئے ہیں، بلکہ ایسے الفاظ سے ہوتا تھا جو قوم کی طرف سے بطور خطاب اور ٹائٹل کے ان کو ملے ہوئے تھے جیسے دجال، کذاب، کافر، ملحد وغیرہ۔ اور یہ امر اپنے نفس اور اخلاق کیلئے مضر ہوتا تھا، اور بعض صلح پسند اور اخلاق مجسم دوستوں پر بھی شاق اور ناگوار گذرتا تھا۔

اب خدا تعالی نے ان تینوں سے امر اول ودوم کی نسبت تو یہ حق سجھایا اور القاء فرمایا ہے کہ اس کے رسائل کے جواب میں مثل سابق تفصیل وتطویل کو چھوڑ دو، اور مختصر الفاظ میں دو حرفی جواب دے دیا کرو، اور اس کی دلیل اور تفصیل کا حوالہ وپتہ اپنی سابق تصانیف سے دے دیا کرو کیونکہ وہ اب کوئی ایسی بات نہیں کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا تفصیلی اور بادلیل جواب تمہاری سابق تصانیف چار پانچ سال میں نہ دیا گیا ہو۔

اور امر سوم کی نسبت یہ ہدایت ربانی ہوئی ہے کہ اس کی گالیوں کی آواز سنو، تو کان بند کرلو اور ان کا جواب نہ بقدر عشیر عشیر دو، نہ اقل قلیل۔ اور شرعی خطابات کافر، دجال وغیرہ سے اس کو یاد نہ کرو۔ وہ تمغے قوم کی طرف سے اس کو مل چکے ہیں، تمہارے بار بار ذکر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور جب وہ کوئی ایسی بات کہے جس کو تمہارے محبوب و مرغوب دین سید المرسلین سے تعلق ہو اور اس کے جواب میں اس محبوب کی حمایت متصور ہو، تو اس کو سنو اور اس کا جواب دو اور اس شاعر کے قول پر عمل کرو جو اپنے محبوب کی دھن میں کہتا تھا

اصم اذا نوديت باسمي وانني اذا قيل لي يا عبدها لسميع

تمہید ختم ہوئی اب ان کے رسائل اربعہ کا جواب دیا جاتا ہے۔

جواب رسالہ انجام آتھم

یہ رسالہ ۳۲ صفحہ میں ہے اور اس کا اصل اصول اور اعلیٰ مقصود تو گالیاں ہیں:

شیطان، ملعون، بے حیا، بدذات فرقہ مولویاں، ظالم مولویو، تم نے بے ایمانی کا پیالہ پیا ہے، وغیرہ

اس اصلی مقصود کی تبعیت و طفیل میں صرف ایک یہ بات کہی ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مر گیا، اس سے میری پیش گوئی پوری اور سچی ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے:

میری پہلی پیش گوئی میں وقوع موت کے لئے عبداللہ آتھم کے رجوع بحق نہ کرنے کی شرط تھی اور وہ شرط پہلی میعاد پندرہ ماہ میں پائی نہ گئی تھی کیونکہ عبداللہ آتھم میری پیش گوئی کی ہیبت سے ڈر گیا تھا اور یہی اس کا حق کی طرف رجوع کرنا تھا۔ اور ڈر جانے سے قطعی موعود و موقت عذاب بھی ٹل جایا کرتا ہے جیسا کہ قوم یونس سے عذاب ٹل گیا تھا جس کا ذکر قرآن اور حدیث اور بائیبل کی کتاب یونہ میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ عذاب موت عبداللہ آتھم تو پہلے ہی مشروط بشرط عدم رجوع بحق (یعنی خوف) تھا، اس لئے وہ عذاب اس میعاد میں، جس میں وہ ڈرتا رہا، وقوع میں نہ آیا۔ دوسری پیشگوئی میں نے بذریعہ اشتہار اولاً انعام ایک ہزار تا چار ہزار یہ کردی تھی کہ اگر عبداللہ آتھم ڈر جانے سے انکار پر قسم نہ کھائے گا تو ایک سال کے اندر مر جائے گا، جواب اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو جانے سے پوری ہوگئی۔

شیخ الاسلام محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: گالیوں کا جواب تو حسب ہدایت ربانی یہی دیا جاتا ہے:

بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکو گفتی   جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

آپ بحسب دعوی و بزعم خود خدا کے ملہم، محدث، مخاطب، مہدی مسعود و مسیح موعود، رسول احمد مبشر بلسان عیسی بن مریم، خدا کے بیٹے بلکہ خدا کے باپ ہیں۔ آپ یہ گالیاں نہ دیں تو اور کون دے گا؟ یہ تو آپ کے منصب اور شان سے کم ہیں اور اس قدر قلیل سے آپ کے عالی مرتبہ کی قیمت وصول نہیں ہوتی کچھ اور بھی فرمائیں اور قیمت بڑھاویں:

ہر دو عالم قیمت خود گفتہء   نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

پہلی پیشگوئی کے صادق ہونے کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالی کا قطعی موعود و موقت عذاب ڈر جانے سے کبھی نہیں ٹلا۔ اور حضرت یونسؑ کی قوم سے قطعی عذاب کا صرف ڈر جانے سے ٹل جانا جو قرآن اور حدیث اور یونہ کی کتاب میں پایا جانا آپ نے بیان کیا ہے، اس میں آپ نے راستی سے کام نہیں لیا جو ایک نبی راست باز کے لئے لازمی امر ہے۔ ہمارے اس دعوی کی دلیل اور اس امر کی تفصیل اشاعۃ السنہ نمبر۲ تا ۴ جلد ۱۶ میں صفحہ ۵۴ سے ۱۱۱ تک ۵۸ صفحات میں ہو چکی ہے۔ آپ کا اس تفصیل سے اغماض کرنا، اور اپنے ردّ شدہ دعوی کو بلا دلیل خاکسار کے مقابلہ میں دوبارہ پیش کرنا آپ کے منصب نبوت و رسالت سے (جس کیلئے حیا و غیرت ایسی لازمی صفت ہے جیسے کفر کے لئے بے غیرتی اور بے حیائی) نہایت مستبعد ہے۔ آپ اولاً ہمارے دلائل کا اور اپنے دلائل کے جوابات کا جواب دیں، پھر یہ دعوی منہ سے نکالیں کہ ڈر جانے سے قطعی عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔

اب رہا یہ امر کہ عبداللہ آتھم ڈر گیا تھا اور آپ کی پیش گوئی میں موت واقع ہونے کی یہ شرط موجود تھی کہ وہ نہ ڈرے، سو اس کا جواب ہم اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ نمبر۲ کے صفحہ ۴۷ وغیرہ اور نمبر۴ کے صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۷ تک دے چکے ہیں۔ اس کے جواب سے بھی آپ کا اغماض کرنا اور پھر اسی ردّ شدہ بات کا اعادہ کرنا آپ کے دعوی نبوت یا محدثیت سے مناسبت نہیں رکھتا۔

ایسا ہی آپ نے جو دوسری پیش گوئی میں خبر موت عبداللہ آتھم دے دینے کا دعوی کیا ہے اس میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے راستی سے (جو ایک نبی یا محدث کے لوازم ذاتیہ سے ہے) کام نہیں لیا۔ آپ کے ان اشتہاروں میں جن کا صفحہ ۲ و رسالہ انجام آتھم میں آپ نے اقتباس کیا ہے، کہیں تصریح نہیں ہے کہ اگر عبداللہ آتھم قسم سے انکار کرے گا تب بھی وہ ایک خاص میعاد میں مر جائیگا۔ آپ کے اصل اشتہاروں کے ان فقرات میں، جن کو آپ نے نقل کیا ہے، موت اور اس کی میعاد کا ذکر نہیں۔ موت کو تو آپ اب اپنی طرف سے خطوط وحدانی میں درج کر کے گویا ان الفاظ میں آپ موت کے معنی ڈال رہے ہیں۔

آپ سچ پوچھیں اور انصاف سے سنیں تو آپ کو معلوم ہو کہ عبداللہ آتھم کی یہ موت جو میعاد ایک سال سے پہلے واقع ہوئی ہے، آپ کی دوسری پیشگوئی کی مکذب ہے، نہ کہ مصدق۔ کیونکہ آپ نے اس پیشگوئی میں یہ کہا تھا کہ اگر عبداللہ آتھم قسم کھائے گا کہ میں اس پیشگوئی کی ہیبت سے نہیں ڈرا، تب وہ ایک سال کے عرصہ میں مارا جائے گا۔ اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ قسم نہ کھانے کی صورت میں وہ مارا نہ جائے گا۔ پھر وہ باوجود قسم نہ کھانے کے مارا گیا، تو اس سے اس پیش گوئی کا مضمون جھوٹا ہوا، نہ کہ سچا۔

یہی باتیں آپ نے اپنے خسر فرضی مرزا احمد بیگ کے فوت ہو جانے اور اپنی منکوحہ آسمانی کے شوہر ثانی کے فوت ہونے کی نسبت کی ہیں، جن میں راستی و حق گوئی آپ سے چھوٹ گئی۔ ہم نے مرزا احمد بیگ کے متعلق باوجود اس کے فوت ہو جانے کے آپ کی پیشگوئی کے پوری نہ ہونے کے ثبوت میں آپ سے ۸۵ سوالات جرح کئے ہیں جو رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ و جلد ۱۵ میں صفحہ ۲۵ تا ۳۸ تک شائع ہو چکے ہیں جس سے ہر صاحب فہم و انصاف کو ثابت ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی، اگر وہ پوری ہوتی تو بھی وہ یقیناً الہامی نہ سمجھی جاتی۔

اور اپنی منکوحہ آسمانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات پر جو آپ نے عذرات کئے ہیں کہ وہ بھی ڈر گیا تھا، اور ڈر جانے سے عذاب ٹل جایا کرتا ہے، گو قطعی و غیر مشروط ہو۔ اسکا جواب اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ میں صفحہ ۱۷۹ سے ۱۹۶ تک ایسا دیا گیا ہے جس میں آپ کو چون و چرا کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ پھر آپ کا اس جواب سے چشم پوشی کرنا، اور اپنے پرانے دعاوی کو بلا دلائل ہمارے مقابلہ میں پیش کرنا آپکے دعوی نبوت یا محدثیت (جس کیلئے غیرت وحیا ایک لازمی امر ہے) کے مخالف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے رسالہ کا جواب

دوسرا رسالہ ۱۱ صفحے کا ہے۔ یہ آپ نے پادریوں کے مقابلہ میں لکھا ہے۔ اس میں ان سے تثلیث کے حق یا ناحق ہونے پر مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اس کا جواب پادریوں کے ذمہ ہے ہم اس کے متعلق صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اس رسالہ میں سخت گوئی سے کام لیا ہے، جو ایک نبی یا محدث کی شان سے بعید ہے ۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اس کے مقابلہ میں آنحضرتﷺ اور مسلمانوں کو برا کہیں گے۔ یہ برا کہلانے والے مرزا جی ہوں گے بحکم ان نصوص کے جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں اور وہ ہمارے مضمون متعلق قتل لیکھ رام میں مندرج ہیں جو عنقریب نمبر ا جلد ۱۸ میں شائع ہوگا۔

تیسرے رسالہ دعوت قوم (یا مباہلہ) کا جواب

یہ رسالہ ۲۸ صفحہ میں ہے اور اس میں خاکسار (محمد حسین بٹالوی) کے حق میں بدگوئی اور دشنام دہی کے علاوہ یہ دعوی کیا ہے کہ میں صاحب الہام ہوں مجھے اس عرصہ میں اس قدر الہام ہوئے ہیں (جن کو سات صفحات میں نقل کیا) اور کہا ہے کہ اگر علماء ومشائخ پنجاب و ہندوستان (جن میں ۶۸ علماء اور ۴۸ مشائخ وصوفیاء کے نام شمار کئے ہیں) مجھے الہامی نہیں مانتے تو مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ کم سے کم دس آدمی میرے مقابلہ میں آویں، اور یہ کہیں کہ اے خدائے علیم وخبیر ہم اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر جانتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص درحقیقت کذاب اور کافر اور مفتری اور بے دین ہے اور اس کے یہ الہام تیری طرف سے نہیں بلکہ اپنا ہی افتراء ہے تو اس کو ایک سال کے اندر ہلاک کردے۔ اور اگر یہ مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور یہ الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں ہیں، تو ہم پر جو اس کو کافر و کذاب سمجھتے ہیں، دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر۔ اس کے لئے ایک سال میعاد مقرر ہے۔ اور ایک اشتہار میں آپ نے اس معیاد کی نسبت یہ دعوی کیا ہے کہ یہ میعاد ایک سال کی مسنون ہے۔ اسی واسطے آنحضرتﷺ نے لما حا ل الحول کا لفظ فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ صوفی عبدالحق غزنوی نے آپ سے مباہلہ کرنے کو قبول کیا اور اسکا اشتہار دیا، تو اسکے جواب میں آپ نے سکوت محض اختیار فرمایا۔ مولوی غلام دستگیر قصوری نے لاہور پہنچ کر آپ کو مباہلہ کیلئے بلایا، تو آپ نے شروط ہی کی قید میں ان کو ٹلایا۔ اگر ان دونوں صاحبوں سے مباہلہ کرنے میں آپ کو عذر ہے اور اسکی معقول وجہ آپکے پاس ہے تو بدرجہ سوم یہ خاکسار حاضر ہے مگر مباہلہ میں اور خدا کے حضور میں (جو دلوں کی کیفیات جانتا ہے) دعا میں بہت سی قیود لگانا اور لفظوں کی آڑ کی میں اپنے آپ کو بچانا کچھ ضرورت نہیں رکھتا۔ آپ کا یہ دعوی ہے کہ میں ملہم اور مسلمان ہوں، ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ آپ جیسے اعتقاد اور اخلاق و اعمال والا کوئی شخص ہرگز ملہم نہیں ہوسکتا۔ ان دونوں فریق کے اعتقادات کو بیان کر کے آپ صرف یہ کہدیں اللّٰھمّ العن الکاذب فی ھذا القول یعنی اے اللہ جو اس قول میں یا اعتقاد میں جھوٹا ہے، اس پر تو لعنت کر۔ اور آپ کا مدمقابل اس کی تائید میں آمین کہے۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۷۔ص ۳۷۶ تا ۳۸۴)

جلسہ اعظم مذاہب

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں مختلف مذاہب کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد کروانے کا پروگرام ایک ہندو سادھو کی طرف سے بنایا گیا اور اس میں مختلف مذاہب کے علماء شریک ہوئے۔ مسلمانوں کی طرف سے مولانا محمد حسین بٹالویؒ شریک ہوئے اور قادیانیوں کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مضمون جلسے میں پڑھ کر سنایا گیا۔ چونکہ جلسے کی تنظیمی کمیٹی میں قادیانی بھی شریک تھے اس لئے مرزا صاحب کے مضمون کو انہوں نے بہت اہمیت دی اور ان کا مضمون پڑھے جانے کے دن دور ونزدیک سے قادیانی سامعین اکٹھے کر کے خوب نعرے لگوائے گئے اور نہ صرف بعد میں ان لوگوں کی طرف سے اخباروں میں مرزا صاحب کے مضمون کی خوب ہوا باندھی گئی، بلکہ جلسہ کے انعقاد سے پہلے ہی پوری منصوبہ بندی کر کے مرزا صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے.... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا...اور مجھے یہ الہام ہوا انّ اللّٰه معك ان اللّٰه يقو م اينما قمت یعنی خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء (انجام آتھم ضمیمہ۔ حاشیہ ص ۲۹۹ تا ۳۰۱)

اور اس جلسہ کے بعد مرزا صاحب نے لکھا:

ایک اور پیشگوئی ہے جو ابھی ظہور میں آئی ہے یعنی وہ جلسہ مذاہب جو لاہور میں ہوا تھا اس کی نسبت مجھے پہلے سے خبر دی گئی کہ وہ مضمون جو میری طرف سے پڑھا جائیگا وہ سب مضمونوں پر غالب رہے گا۔ چنانچہ میں نے قبل از وقت اس بارے میں اشتہار دے دیا..اور اس الہام کے موافق میرے اس مضمون کی جلسہ مذاہب میں ایسی قبولیت ظاہر ہوئی کہ مخالفوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ مضمون سب سے اول رہا ہے اور یہ اشتہار الہامی محمد حسین بٹالوی اور احمد اللہ اور ثناء اللہ مولویان امرتسر اور عیسائیوں کو بھی قبل از وقت بھیجا گیا تھا۔

(انجام آتھم ضمیمہ۔ ص ۲۹۹۔ ۳۰۱)

اور اس جلسے اور مقررین کی تقاریر کی بابت شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی رح لکھتے ہیں:

مدت ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی نے اس مضمون کا اشتہار دیا تھا کہ مختلف مذاہب کے سرکردہ فاضل جمع ہو کر اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ میں اسلام کی طرف سے پیش ہو کر اسلام کی خوبیاں بیان کرونگا۔ اس اشتہار سے ان کا مقصود و خیال یہ تھا کہ جو میرے عقائد جدیدہ کی وجہ سے علماء اسلام نے مجھ پر فتویٰ کفر لگا دیا ہے اور اس کے سبب عام اہل اسلام کو مجھ سے وحشت و نفرت ہوگئی ہے۔ خصوصاً اس روز سے کہ عبد اللہ آتھم اور میری منکوحہ آسمانی کے شوہر ثانی کی موت کے متعلق میری پیش گوئی جھوٹی ہو چکی ہے، اس کا اثر اٹھ جائے یا کم ہو۔ اس مجمع میں عام مسلمان بھی مجتمع ہو جائیں گے انکے سامنے ایسے عقاید مسلّمہ اہل اسلام ظاہر کرونگا جن سے مجھے لوگ مسلمان جان لیں گے اور میری طرف رجوع کریں گے۔ (جیسے کہ پہلے چند میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دام میں پھنسے ہوئے ہیں) جب وہ مجھے مسلمان سمجھ کر میرے دام میں آجائیں گے تو پھر وہ میرے عقائد جدیدہ کو بھی مان لیں گے جیسا کہ پہلے دام افتادہ سادہ لوحوں نے مان لئے ہیں۔ اس اشتہار کی طرف کسی نے توجہ نہ کی اور اس کو مرزا کی معمولی لاف زنی وفریب دہی قرار دیا تو مرزا کا خیال دل ہی دل میں رہ گیا۔

اسی اثنا میں ایک ہندو سادھو شوگن چندر نے اسی قسم کے جلسہ کا اشتہار دیا تو مرزا جی نے اس کو از بس غنیمت جانا اور اس کو اپنے اس مدعا کے حصول اور اپنے جدید عقاید مندرجہ رسائل کے برخلاف عقائد اسلامیہ کے اظہار کا کافی وسیلہ خیال کیا۔ یہ سوچ کر انہوں نے اس سادھو اور اس کی ہندو کمیٹی اور معاونوں کو (جنکے مضمون اشتہار کو نہ اکثر ہندو آریہ نے قبول کیا تھا نہ عیسائیوں اور پادریوں نے۔ اور وہ منتظر اور محتاج تھے کہ کوئی ان کی دعوت اشتہار کو قبول کرے) اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ان کی کمیٹی کے ممبروں اور منتظموں میں اپنے حواریوں اور خلفاء کو شامل کیا۔ ان کے اول خلیفہ حکیم نور الدین اس کمیٹی کے چھ ماڈریٹروں (منتظموں یا میر مجلسوں) (moderators) میں سے ایک ماڈریٹر بنائے گئے۔ دوسرے خلیفہ رشید الدین ڈاکٹر چکراتہ، اس کمیٹی کے سکرٹریوں میں سے ایک سکرٹری بن گئے۔ تیسرے خلیفہ میاں کمال الدین پروفیسر انجمن حمایت اسلام کالج، اگیزیکٹو کمیٹی کے ممبر بن گئے وعلی ہذا القیاس اور لوگ داخل وشریک ہوئے (وہ لوگ سپیکر یعنی مقرر بن گئے از انجملہ منشی ناصر نواب نقشہ نویس خسر مرزا ہیں، ایک مبارک علی امام مسجد صدر بازار سیالکوٹ، جن کا سپیکروں میں شامل ہونا اس غرض سے تھا کہ وہ اپنا وقت بھی مرزا قادیانی کو دیدیتے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا)۔ سادھو مذکور قادیان بھی بلوائے گئے اور وہاں ان کو اپنے مدعا کے موافق تعلیم وتلقین ہوئی اور ایک اشتہار بعنوان اشتہار واجب الاظہار بھی بنا دیا گیا جو لفظ بلفظ وحرف بحرف مرزا کا بنایا ہوا ہے، کسی دوسرے کے ایک لفظ کا اس میں دخل معلوم نہیں ہوتا، اور وہاں اپنے ہی مطبع میں مرزا نے اس کو چھپوا کر شائع ومشتہر کیا۔

غرض اس جلسہ کو مرزا جی نے گویا اپنا جلسہ بنالیا اور اس کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ بھی خیال عام اور اس کا احتمال تام ہے کہ یہ سوالات خمسہ جو جلسہ کی طرف سے مشتہر کئے گئے ہیں یہ بھی مرزا جی کی تجویز سے مشتہر کئے گئے ہیں۔ مرزا نے ان کو وہی سوالات تجویز کر کے دیئے جن کے جوابات وہ مدت سے لکھ رہے تھے اور ان کو وہ نئی روشنی کے مطابق عام پسند بنا چکے تھے۔

جب اس کمیٹی کا پہلا اشتہار متضمن سوالات ودرخواست جواب کمیٹی کی طرف سے خاکسار کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمقام بٹالہ پہنچا تو میں نے سکرٹریوں میں مرزا کے خلیفہ رشید الدین ڈاکٹر چکراتہ کا نام پڑھ کر فوراً سمجھ لیا کہ اس جلسہ سے مرزا جی اپنا وہ کام نکلنا چاہتے ہیں (جس سے وہ اپنا اشتہار جاری کرنے کے بعد ناکام رہے تھے) اور عام مسلمانو ں کے سامنے اپنی مسلمانی جتانے اور فتوی کفر و تکذیب پیش گوئی متعلقات موت آتھم اور اپنی منکوحہ آسمانی کے شوہر ثانی کو مٹانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ سمجھ کر میں کمیٹی کی درخواست قبول کرنے میں متوقف و متردد ہو گیا۔ ایک تو یہ خیال آیا کہ اس جلسہ میں مرزا نے اپنے عقاید جدیدہ کے برخلاف عقاید قدیمہ اسلامیہ کا اظہار کیا، تو اس سے لوگوں کو دھوکہ لگے گا۔ لوگ ان کو مسلمان سمجھ جائیں گے اور ان کے دام میں آئیں گے۔ دوسرا یہ خیال کہ اگر میں یا کوئی اور عالم مسلمان اس جلسہ میں شریک و شامل نہ ہوا تو جلسہ میں مرزا قادیانی کا یک طرفہ بیان وہی اثر بد پیدا کرے گا۔

میں اسی تردد میں تھا کہ کارسپانڈنس سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کا خط اس مضمون کا میرے پاس پہنچا کہ انجمن حمایت اسلام نے اسلام کی طرف سے سوالات جلسہ کا جواب دینے کے لئے آپ کو وکیل منتخب کیا ہے۔ اسی مضمون کا ایک خط مسلمانان وزیر آباد کی طرف سے مولوی حافظ عبدالمنان کا پہنچا اور ایک خط انجمن اسلامیہ جہلم کی طرف سے منشی الٰہی بخش سکرٹری انجمن کا پہنچا۔

ان خطوط نے میرے اس تردد کو رفع کر دیا اور مجھے اس جلسہ میں شریک ہونے اور اسلام کی وکالت کرنے پر مامور و مجبور کیا۔ میں نے کمیٹی جلسہ کے نام جواب لکھ دیا کہ میں جلسہ میں شامل ہوں گا اور سوالات کے اسلام کی طرف سے جوابات دونگا۔ انشاء اللہ تعالی

پھر میں جلسہ کے قریب لاہور پہنچا تو عمائد و فضلاء اسلام کی ایک جماعت میرے پاس پہنچی اور مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے سے اسی وجہ اور عذر سے کہ یہ جلسہ مرزا اور اس کے اتباع و خلفاء کے ہاتھ میں آ چکا ہے، اور اس میں ان ہی لوگوں کا پورا اختیار و دخل ہے، روکا۔ میں نے اس جماعت کو بھی وہی اپنا دوسرا خیال کہ میرے شامل نہ ہونے سے مرزا قادیانی کا یک طرفہ بیان اثر بد پیدا کریگا، سنایا اور یہ بھی کہا کہ وعدہ کر لینے کے بعد میرا شامل جلسہ نہ ہونا اور بھی نامناسب امر ہے

۱۷۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو مرزا کے خلیفہ رشید الدین صاحب کا خط اس مضمون کا میرے نام پہنچا کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بیان کے لئے کس قدر وقت لینا چاہتے ہیں۔ میں نے اس کا جواب اسی تاریخ ان کو لکھ دیا کہ مجھے اپنے بیان کے لئے تین گھنٹہ وقت بکار رہے۔اور اگر آپ مجھے اس سے کم وقت دیں گے تو میں اتنے ہی وقت میں اپنا بیان ختم کر دونگا۔اس کا جواب مجھے مرزا کے خلیفہ نے نہ دیا تو میں نے سکوت کو رضا سمجھ کر چالیس صفحہ کا مضمون (جس میں اکثر صرف نوٹ تھے) تیار کیا۔

پھر جب جلسہ کا پروگرام (اشتہار تقسیم اوقات) شائع ہوا تو اس میں میں نے اپنے بیان کیلئے صرف ایک گھنٹہ وقت پایا (یہ مرزائی پارٹی کا پہلا حملہ خاکسار پر ہوا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مرزا کے سوا کسی دوسرے کو بھی پورا وقت ملے،اور سچائی ومحاسن اسلام کے اظہار کا کافی موقعہ ہاتھ آوے،اور حاضرین جلسہ پر اس کا اثر نیک ظاہر ہو) تو میں نے اس کمی وقت کی شکایت ایک معزز ماڈریٹر (پریذیڈنٹ یا میر مجلس) کی معرفت سکرٹری صاحب کے پاس لکھ کر بھیج دی۔اس پر میر مجلس نے زور سے یہ سفارش کی کہ دو گھنٹہ اول روز اور ایک گھنٹہ ۲۸ دسمبر کو وقت ملنا چاہیے۔سکرٹری جلسہ نے (اس میر مجلس کی) سفارش پر مجبور ہو کر مجھے پہلے دن دو گھنٹہ اور آخری دن میں بشرط گنجائش ایک گھنٹہ وقت دینا منظور کرلیا (یہ حملہ مرزائی پارٹی کا خدا کے فضل سے اور اس میر مجلس کی سعی سے یوں خطا ہوا)

پھر جب خاکسار اپنے وقت پر جلسہ میں پہنچا اور ایک تمہید کے بعد چند آیات قرآن کو میں نے پڑھا تو مرزائی پارٹی نے کانا پھوسی شروع کردی، پھر ان کی آپس میں رقعہ بازی شروع ہوگئی۔اس میں انہوں نے بعض کارکن ہندوؤں کو، جو ان کے ہاتھ میں تھے، نیز شامل کرلیا اور اس معزز میر مجلس کو جنھوں نے توسیع وقت کی سفارش کی تھی ، اور حسن اتفاق سے اس وقت اجازت تقریر کے وہی انچارج ومہتمم تھے، بار بار اس مضمون کے رقعات لکھ کر دیکھانا شروع کیا کہ تقریر کنندہ حدود سوالات جلسہ سے باہر ہو کر تقریر کر رہا ہے۔جس سے ان کا مقصود یہ تھا کہ وہ خاکسار کو تقریر کرنے سے روک دیں (یہ دوسرا حملہ مرزائی پارٹی کا مجھ پر ہوا) مگر چونکہ وہ میر مجلس خدا کے فضل سے سمجھدار اور تجربہ کار تھے اور وہ یقین رکھتے تھے کہ خاکسار جو کچھ کہہ رہا ہے سوالات جلسہ کے عین مطابق کہہ رہا ہے لہذا ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے، پر ان لوگوں کی حکمت عملی سے دہان بندی وتسلی کرتے رہے۔ مجھے انہوں نے ایک مرتبہ بھی ایماء نہ کی کہ آپ سوالات جلسہ سے باہر جارہے ہیں۔ایک دفعہ آپ اپنی کرسی سے اٹھ کر میری کرسی کے پاس آئے تو صرف اس امر کے خواستگار ہوئے کہ یہ بیان آپ کا نبوت عامہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت میں ہے، اب نبوت خاصہ محمدیہ کے ثبوت کا خلاصہ بھی پیش کرنا چاہیے، اس لئے کہ آپ کا وقت اب صرف آدھ گھنٹہ باقی رہ گیا ہے (یہ حملہ مرزائی پارٹی کا بھی خدا کے فضل اور میر مجلس موصوف کے انصاف وعدل کی برکت سے دفع ہوا) خاکسار نے اپنے وقت کو پورا کر کے اپنی تقریر (جس میں تمام مضمون سے کسی حصہ کا خلاصہ وانتخاب اور کسی حصہ کی تفصیل تھی) کو ناتمام چھوڑ دیا اور باقی کا حوالہ آئندہ جلسہ پر کیا۔

میرے بیان کا اثر جلسہ پر کیا ہوا؟ اس سوال کا جواب اور اس اثر کا بیان کرنا میرا کام نہیں ہے اور نہ مجھے یہ خواہش کرنا جائز ومباح ہے کہ ناظرین وسامعین اس کی داد دیں اور میری تقریر و بیان کو اچھا کہیں اور میری تحسین کریں۔ میں اس خواہش کو گناہ سمجھتا ہوں اور اس کو شرک وریا خیال کرتا ہوں۔ اور اسی وجہ سے میں قبل از بیان وتقریر حاضرین جلسہ کی خدمت میں بادب التماس کر چکا تھا کہ میرا بیان سن کر یا اس کی اثنا میں حاضرین وسامعین داد نہ دیں تالیاں نہ بجاویں چیئرز نہ دیں۔ مرحبا، جزاک اللہ نہ کہیں جیسا کہ اس جلسہ میں ہر ایک کی تقریر کے وقت اور ہر ایک جلسہ میں جو نئے فیشن کے مطابق ہوتا ہے یہی دستور ہو رہا تھا۔ میری اس عاجزانہ درخواست کو ارباب جلسہ نے قبول کیا اور تمام جلسہ میں میرے بیان کے وقت سکوت وسناٹا رہا صرف اختتام تقریر پر بابو پرتول چندر اور ایک وکیل ہائی کورٹ الہ آباد مسٹر بینر جی وغیرہ نے تالیاں بجائیں کیونکہ وہ اختتام تقریر کے قریب آئے تھے انہوں نے میری اس عرض ممانعت کو نہ سنا تھا۔ بناء علیہ اگر اب میں کسی سے اپنے بیان کی خود تحسین کراؤں یا دوسرے سے آفرین اور اپنی تحسین چاہوں تو پھر میں اسی شرک اور ریا میں مبتلا ہوتا ہوں۔ ہاں اس قدر کہنے کو میں شرک وریا اور اپنے نفس کی مدح وثنا نہیں سمجھتا کہ ان آیات کا جو میں نے پڑھیں اور جو ان کا ترجمہ وتفسیر میں نے کی، صرف اس وجہ سے کہ وہ خدا کا کلام اور اس کا مطلب تھا (نہ اس وجہ سے میرے الفاظ وتقریر و بیان اور لب، لہجہ والحان اچھا تھا) حاضرین وسامعین پر عجیب اثر تھا۔ اس اثر سے حاضرین جلسہ میں بجز چند اتباع مرزا قادیانی کوئی خالی نہ تھا۔ اتباع مرزا سے بھی بعض اشخاص پر وہ اثر تھا۔ ازانجملہ ایک شخص میاں کمال الدین پروفیسر انجمن حمایت اسلام کالج ہیں جنہوں نے اس اثر کا اظہار جلسہ کے تیسرے دن ان الفاظ سے کیا (جو مخبر دکن مطبوعہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۴ میں مشتہر ہوئے ہیں): مولوی صاحب! جب آپ نے ابتداء تقریر میں قرآنی آیات پڑھیں تو میں نہایت ہی خوش ہوا چونکہ وہ سوالات کے متعلق تھیں۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں کمال الدین کا یہ اظہار اس اثر پر کامل شہادت ہے کیونکہ میاں کمال الدین کو مرزا کی وجہ سے اس خاکسار سے سخت مخالفت ہے اور یہ امر بطور مثل مسلّم و مشہور ہے الفضل ما شهدت به الاعداء ۔(یعنی بزرگی وہ ہے جس کا دشمن بھی اقرار کریں)۔اس اظہار کے بعد جو میاں کمال الدین نے اسی مخالفت کی وجہ سے خاکسار کی توجہ دوسری طرف منعطف ہو جانے پر افسوس بھی ظاہر کیا ہے۔اس کا جواب اس جلد کے مضمون، مخبر دکن کی جھوٹی مخبری، میں دیا جائے گا کہ خاکسار کی توجہ ایک لمحہ اور طرف نہیں ہوئی۔

حاضرین اہل اسلام کے علاوہ اقوام غیر کے فہمیدہ و سنجیدہ اشخاص پر بھی ان آیات اور ان کے مطالب کا بڑا اثر تھا جو اس وقت ان کے بشاش چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ازانجملہ دو صاحبوں نے زبان سے بھی اس کا اظہار کیا۔ایک صاحب رائے بروا کینٹھ تھیوسوفیکل پنجاب کے سکرٹری تھے جو اس وقت میرے بعد تقریر کرنے کو اٹھے اور صاف اقراری ہوئے کہ جیسا بیان مولوی (محمد حسین) صاحب نے کیا ہے مجھ سے ایسا نہ ہوگا۔اور علاوہ برآں وہ صریح الفاظ جو انبیاء کے مصدق ہوئے۔دوسرے صاحب ماسٹر درگا پرشاد پریذیڈنٹ کارکن کمیٹی جلسہ تھے جو اسی جلسہ کے دن شام کے قریب مجھے بازار سید مٹھہ میں ملے اور اس خاکسار کے بیان آیات کی تعریف کرتے ہوئے بولے کہ ہم کو اسلام کی یہ حقیقت معلوم نہ تھی جو آج معلوم ہوئی۔

اس بیان خاکسار کے بعد یہ عام آوازہ ہوگیا کہ مسلمان میدان لے گئے۔ یہ امر مرزائی پارٹی پر نہایت شاق گذرا انہوں نے اسی وقت سے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ فلاں شخص کا مضمون سوالات جلسہ کا جواب نہ تھا بلکہ ایک معمولی وعظ تھا جس کو سوالات جلسہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔مگر خواص اہل علم اور عام اہل فہم و فراست نے ان کی بات کا اعتبار نہ کیا اور اس بیان آیات قرآن کو سراسر مؤثر اور متعلق سوالات جلسہ تسلیم کیا۔

دوسرے دن صبح کو میر مجلس موصوف مہتمم اجازت تقریر خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس وقت میں آپ کے مکان پر نہ آتا کیونکہ رات کسی قدر علیل رہا ہوں۔میں صرف اس واسطے آیا ہوں کہ آپ کو مبارک دوں۔کہ آپ کا بیان بہت عمدہ ہوا ہے۔

دوسرے دن مرزا کا مضمون پڑھا جانا تھا اس میں مرزا کے اتباع و خلفاء کا خوب جمگھٹا ہوا جو دور دور کے مقامات، سیالکوٹ، جموں، وزیرآباد، لودھیانہ، بھوپال، امروہہ تک سے بلائے گئے تھے۔انہوں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون پر خوب چیئرز دی اور تالیاں بجائیں جن میں عام لوگ بھی ان کے شریک ہو گئے۔ خاکسار تو سوائے وقت اپنے بیان کے جلسہ میں نہیں پہنچا اور نہ مرزا کا مضمون اپنے کان سے سنا، مگر سنجیدہ اور فہمیدہ لوگوں نے آ کر بیان کیا ہے کہ وہ مضمون نئے فیشن نئی تعلیم نئی روشنی کے موافق تھا اور عوام کو خصوصاً سکولوں کے طلباء کو خوش کرنے والا۔ مگر خواص اور خصوصیت کے ساتھ علماء اسلام اس سے سخت ناراض آئے اور اس امر کے شاکی بھی ہوئے کہ اس مضمون میں مرزا نے ایسی باتیں بھی بیان کی ہیں جو شریعت اور تحقیق کے برخلاف ہیں بلکہ بعض کفر ہیں۔ ہم اس پر ابھی اپنی رائے کچھ ظاہر نہیں کرتے جب تک کہ وہ مضمون چھپ کر شائع نہیں ہوتا۔ جب وہ شائع ہو گا تو لوگ خود دیکھ لیں گے اور ہم بھی اس پر مفصل ریویو کریں گے انشاء اللہ تعالی۔

اس جلسہ میں مرزا کے خلفاء نے مرزا کا وہ اشتہار شائع کیا جس میں انہوں نے اپنے مضمون کے غالب رہنے کی پیشگوئی کی تھی جس کی وجہ عموماً یہ خیال کی جاتی ہے کہ سوالات جلسہ انہی کے مجوزہ سوالات تھے اس وجہ سے وہ یقین رکھتے تھے کہ نئے خیال کے لوگوں میں وہی جواب پسند ہو گا۔ اس مضمون کے پڑھے جانے کے بعد وہی میر مجلس مہتمم اجازت تقریر خاکسار سے کئی دفعہ ملے تو پھر بھی اس امر کے مظہر ہوئے کہ گو عوام میں مرزا کے مضمون کی تحسین ہوتی ہے مگر میں تو اب بھی آپ ہی کے بیان کو (جو قرآن کا بیان تھا) ترجیح دیتا ہوں اور عمدہ کہتا ہوں۔

مگر مرزائی پارٹی نے مرزا کے مضمون کی صفت و ثنا میں شور و غل مچا دیا ہے بلکہ خود سر گروہ پارٹی مرزا جی نے بھی رسالہ انجام آتھم کے ضمیمہ میں اس مضمون کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ کیا ہے اور اپنے بیان کی تائید و شہادت میں ان ہی اخباروں کا حوالہ دیا ہے جن میں ان کے اتباع و خلفاء نے ان کی تعریف اور دوسروں کی مذمت چھپوائی ہے۔ از انجملہ ایک اخبار مخبر دکن ہے جس نے نہ صرف اپنی رائے قائم کرنے میں غلطی کی ہے بلکہ واقعات کے بیان میں دروغ گوئی جائز رکھی۔ لہذا ہم، مخبر دکن کی جھوٹی مخبری، میں اس دروغ گوئی کا اظہار کریں گے اور اسی کے مقبولہ و مسلّمہ گواہوں کی شہادت سے ثابت کر دیں گے کہ اس کے بیان میں دروغ گوئی پائی جاتی ہے۔ اس کی طرف سے یا اس کے نامہ نگار یا رپورٹر کی طرف سے۔

ایک چیز کے اچھے یا برے ہونے کی نسبت جو رائے اخبار نویس یا عام اہل الرائے قائم کریں وہ محل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب واعتراض نہیں۔ مگر واقعات کی از خود تولید اخبار نویس کا منصب نہیں ہے، اور نہ اس کارسپانڈنٹ کا ہی ہے۔ جو ایسا کرے گا وہ ضرور پکڑا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے منجملہ ان اخباروں کے جنہوں نے اس معاملہ میں خلاف صواب کیا ہے صرف مخبر دکن سے سے تعرض کیا ہے۔

باقی حصہ مضمون کے لئے جو مجھے آخری دن وقت دینے کا سکرٹری کمیٹی نے وعدہ دیا ہوا تھا وہ بھی مرزائی پارٹی نے (جس کے ہاتھ میں کمیٹی کی باگ تھی) منسوخ کرا دیا۔ اس دن کا پروگرام شائع ہوا تو اس میں میرے بیان کے لئے وقت نہ تھا (یہ تیسرا حملہ مرزائی پارٹی کا مجھ پر ہوا) مگر یہ حملہ بھی خدا کے فضل سے اور اسی میر مجلس سابق الذکر کی توجہ سے اور مولوی عبداللہ پروفیسر عربی اورئینٹل کالج لاہور کی مہربانی سے دفع ہوا اور مولوی عبداللہ صاحب نے تیسرے دن اپنا وقت جو ڈیڑھ گھنٹہ ان کیلئے مقرر تھا (کچھ مجھے عنایت کردیا۔ اور میرے بیان کا اس قدر اثر ہوا کہ) مرزائی پارٹی میں خوف پیدا ہو گیا۔ اس اثر کی وجہ سے اور اپنے مضمون کا غلبہ ظاہر کرنے کی غرض سے انہوں نے اس بیان میں بہت روک تھام کی اور جو اس میں کسر رہ گئی تھی وہ جھوٹی خبروں اور رپورٹوں کو بازاروں اور اخباروں میں شائع کرنے سے نکال لی۔ آئندہ ناظرین دونوں مضمونوں کو پڑھنے اور ان میں موازنہ کرنے سے داد حق وانصاف دیں گے انشاءاللہ تعالی

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۷۔ ص ۲۳۷۔ ۲۴۴)

یاد رہے کہ مولانا بٹالوی مرحوم کا یہ لیکچر صفحہ ۲۴۵ سے ۳۶۸ جلد ۱۷، اشاعۃ السنہ میں خطبہ کے عنوان سے منقول ہے۔ اور اس خطبہ کے آخر میں صفحہ ۳۶۶ میں آپ نے قادیانیت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

صاحبان! جو لوگ ان اخلاق (جن کا مولانا نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا ہے) میں کامل ہوتے ہیں وہی اس علم لدنی کے محل ہوتے ہیں۔ اور اس قسم کے لوگ امت محمدیہ میں دنیا میں ہر زمانہ میں پائے گئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے، گو بعض ملکوں یا شہروں میں ہم کو نظر نہ آئیں۔ (لیکن) اس علم لدنی کے محل وہ لوگ نہیں ہوتے:

جو تحریر و تقریر میں جھوٹ بولیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ اشتہاروں سے اپنی ولایت وکمالات والہامات ظاہر کریں۔

ہزار ہا پیش گوئیاں اور آسمانی نشان دکھانے کے مدعی ہوں اور ایک بھی دکھا نہ سکیں۔

جو شخص انکے دعوی کو نہ مانیں اسکو گالیاں دیں اور موت یا بیماری اور خواری پہچانے کی دھمکیاں دیں۔

بازاری گالیاں، حرام زادہ، بدذات وغیرہ ان کا تکیہ کلام ہو۔

مال مردم خوری ان کا شیوہ ہو، خاص دینی کتابوں کی اشاعت کیلئے لوگوں سے ہزار ہا روپیہ چندہ کرا کے یا قیمت کے طور پر لیں اور اس روپیہ سے بیویوں کا زیور اور لباس بنا دیں۔ اور بادام روغن میں پکے پلاؤ و تنجن اوڑاویں، اور ان کتابوں کے چھاپنے کا نام نہ لیں۔

نوافل تہجد تو کجا پانچوں وقت خصوصاً فجر کی نماز و جماعت میں التزام کے ساتھ نہ مل سکیں۔

ہزار ہا روپیہ کی مِلک کا دعوی کریں اور آمدنی کا اقرار کریں اور ادائے فریضہ حج کا نام نہ لیں۔

اور بولنے لگیں تو گھنٹوں بولتے چلے جاویں، نماز شروع کریں تو ضعف دماغ کے عذر سے قل ھو اللّٰہ احد اور انّا اعطیناك الکوثر پر اکتفا کریں۔

وظائف واوراد شبانہ روزی کجا نمازوں کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللّٰہ و الحمد للّٰہ و اللّٰہ اکبر کہنا نصیب نہ ہو۔ اور حرامزادہ، بدذات وغیرہ گالیوں کا وظیفہ جس تعداد سے چاہو ان کی زبانوں سے سن لو اور ان کی تصانیف میں دیکھ لو (یہ تیرھویں صدی کے پیغمبر اور چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف اشارہ ہے جن میں حالات مذکورہ بلا کم وبیش پائے جاتے ہیں)

ایسے اخلاق وعادات کے لوگوں کا مورد علم لدنی ہونا ایسا محال ہے جیسے سوئی کے ناکے سے اونٹ نکل جانا محال ہے۔ (تاہم) علم لدنی کے ایسے (جھوٹے) مدعی بھی ہر زمانہ میں ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور اس وقت بھی موجود ہیں جن کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں سابق (سچے) اہل علم لدنی یہ کہہ گئے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔۔۔ پس بہر دستے نباید داد دست

کار شیطان مے کند نامش ولی ۔۔۔ گر ولی ایں است لعنت بر ولی

حرف درویشاں بدزدد مرد دوں ۔۔۔ تا بخواند بر سلیمے زاں فسوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر　　تا بگیرد مرغ را آں مرغ گیر

ہمسری با انبیاء برداشتند　　اولیاء را ہم چو خود پنداشتند

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۷)

جلسہ اعظم مذاہب لاہور ۱۸۹۶ء کی تقاریر کے متعلق قادیانی حضرات نے اخباری پروپیگنڈہ جاری رکھا، اورانہوں نے مختلف اخبارات میں مراسلے اور آرٹیکل چھپوائے۔ان اخبارات میں حیدرآباد دکن کا ایک اخبار مخبر دکن بھی تھا جس میں میاں کمال الدین کے مراسلے شائع ہوئے۔مولانا بٹالوی نے، مخبر دکن کی جھوٹی مخبری، کے عنوان سے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں اس پروپیگنڈے کی قلعی کھولتے ہوئے لکھا:

روئیداد جلسہ اعظم مذاہب کے بیان میں مخبر دکن نے اپنے پرچہ ہائے ۱۴ جنوری، ۲۵ فروری اور ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء میں جو کچھ کہا ہے اس میں دروغگوئی سے کام لیا ہے اور وہ دروغگوئی نہ صرف ہمارے حق میں اور ہمارے مضمون کی نسبت اس سے عمل میں آئی ہے بلکہ دوسرے اسلامی وکیلوں مولوی عبداللہ پروفیسر اورئینٹل کالج اور مولوی ثناء اللہ مدرس مدرسہ تائید الاسلام امرتسر اور دیگر مذاہب کے وکیلوں (ہندوؤں سکھوں) وغیرہ کے بیانات کی نسبت بھی اس سے سرزد ہوئی ہے۔ہم اس مقام میں..اپنے مضمون کی نسبت اس کی چار دروغ گوئیوں کو ذکر کر کے ان کے دروغ ہونے کی وجہ ثبوت بیان کرتے ہیں۔اس پر اڈیٹر مخبر دکن نے (جو ایک مدراسی سلطان محمود مرزائی کے دھوکہ میں آئے ہوئے ہیں) اپنے بیان کی اصلاح نہ کی، تو پھر زیادہ تفصیل کریں گے۔اور نیز اس وقت تو ہم اس دروغ گوئی کا مرتکب صرف مخبر دکن کے نامہ نگار کو جو (جو الہامی قاتل اور خونی مسیح کے ایک حواری میاں کمال الدین صاحب ہیں یا خود حضرت اعلیٰ ان دروغ گوؤں کے پیشوا، چنانچہ ان کے بیانات وتحریرات آئندہ سے معلوم ہوتا ہے) قرار دیتے ہیں اور اگر ہمارے دلائل اور وجہ ثبوت کو سن کر اڈیٹر مخبر دکن نے داد انصاف نہ دی اور سلطان محمود کی تقلید سے آزاد ہو کر اپنے نامہ نگار کی تکذیب نہ کی تو ہم ان کو بھی اس دروغ گوئی میں شریک قرار دے کر ان کی خدمت میں بھی کچھ التماس کریں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔وہ دروغ گوئیاں یہ ہیں:

پہلی دروغ گوئی مخبر دکن کا پرچہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء میں یہ بیان ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دو عالم صاحبوں نے جلسہ میں قدم رکھا مگر الٹا، اس لئے کہ انہوں نے یا تو مقرر کردہ مضامین میں گفتگو نہ کی، یا بے سروپا کچھ بول دیا؟ ہر ایک مذہب کے مقرر کو اپنے اپنے بیانات کی عمارت کو اپنی اپنی کتب مقدسہ کے استدلالات پر مبنی کرنا نہایت ہی ضرور تھا اور اس امر کو بجز مرزا صاحب اور کسی نے پورا نہ کیا، نہ سوائے مرزا صاحب کے کسی وکیل مذہب نے پانچوں سوال کا جواب دیا۔ خلقت حیران تھی کہ مولوی (محمد حسین) صاحب کس اصول مجوزہ سے جواب دے رہے ہیں۔ آپ کا بیان اثبات نبوت، خوابوں کی حقیقت، اشیا کی فلسفیت، غسل جنابت کی علت اور جہاد کی اہمیت اور دیگر مسائل کے متعلق تھا۔

مولوی صاحب کا بیان علی وجہ التجر گو کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ کل حاضرین ایک طرف اور کارکنان و پریذیڈنٹ صاحبان دوسری طرف حیرت میں تھے کہ مولوی صاحب کو کس نے ان امور پر وعظ فرمانے کے لئے بلایا تھا۔ یہ وہ مولوی صاحب ہیں جن پر آج کل اہل اسلام کو بھروسا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے مسلمانوں کی امیدیں خاک میں ملا دیں۔ ان کو کس نے کہا تھا کہ وہ جہاد کے مسائل سنائیں اور جہاد سے متعلق اسلام پر سے اعتراضات کو دور کریں۔ مولوی صاحب نے مجوزہ پانچ سوالات کو شائد (لغو؟) سمجھا اور ان دو گھنٹوں کو موقعہ سمجھ کر ان مسائل کو سنانا شروع کیا جن میں ان کو دسترس تھا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس بیان کے کذب ہونے کی وجہ ثبوت اول تو ہمارا وہ مضمون ہے جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۷ میں اور مستقل طور پر بعنوان خطبہ (یا لیکچر) شائع ہو گیا ہے۔ ناظرین اس کو پڑھیں گے تو یقین کر لیں گے کہ اس میں جلسہ کے پانچوں سوال کا جواب ہے جس میں اولاً آیات قرآن سے استدلال ہے پھر اس کی تائید میں احادیث نبویہ سے استشہاد ہے اور کوئی مسئلہ منجملہ مسائل محل اعتراض مخبر دکن سوالات مجوزہ جلسہ سے اجنبی اور بے تعلق نہیں ہے۔

دوسری وجہ ثبوت خود مخبر دکن کے اعترافات منقولہ ذیل ہیں جن میں صاف اور صریح طور پر اس نے مان لیا ہے کہ جو آیات اس خاکسار نے پڑھی ہیں وہ سوالات جلسہ کے عین مطابق ہیں:

۱۔ پرچہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء ص ۴، ۵ میں میاں کمال الدین صاحب کا یہ اعتراف:

مولوی (محمد حسین) صاحب جب آپ نے ابتداء تقریر میں قرآنی آیات پڑھیں تو میں نہائت ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہوا کیونکہ وہ ہمارے سوالات کے متعلق تھیں لیکن نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ جناب کی توجہ بعد پر کسی اور طرف منعطف ہوگئی اور آیات قرآنی کو معرض بیان میں آنے کا موقعہ نہ ملا۔

۲۔ پرچہ ۱۱ فروری ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۲ میں آپ کا یہ بیان واعتراف:

مولوی (محمد حسین) صاحب نے پہلے اس بات پر زور دیا کہ میرے گذشتہ بیان کے متعلق لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس میں سوالات مشتہرہ سے کچھ تعلق نہ تھا، یہ غلط ہے، میں نے جس قدر آیات پڑھیں بالکل سوالات کے متعلق تھیں،۔

مولوی صاحب کا یہ فرمانا بالکل ٹھیک تھا لیکن سوال یہ ہے کہ کیوں آپ نے اپنے بیان کو ان قرآنی آیات کے صرف معنی بیان کرنے میں محدود نہ رکھا۔ آپ کیوں صرف ایک دفعہ آیات کا ترجمہ کر کے ادھر ادھر بھٹکتے رہے۔

۳۔ اس پرچہ کے صفحہ ۳ میں آپ کا بیان واعتراف:

مولوی صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں نے اس دن نبوت کا بیان شروع کیا تھا تو وہ اس لئے تھا کہ انسان کی اعلی روحانی حالت نبوت ہے۔

مولوی صاحب کا یہ فرمانا بھی درست تھا مگر کاش کوئی سلسلہ اس بیان میں ہوتا۔ یعنی یہ کہ مولوی صاحب پہلے مجوزہ سوال کی طرف حاضرین کو متوجہ کر کے انسان کی جسمانی اور اخلاقی حالت کا ذکر فرماتے اور بعد پر روحانیت کا مضمون چھیڑ کر نبوت کی طرف آتے۔ مگر مولوی صاحب سے یہ نہ ہوسکا اور بے جوڑ طریق پر نبوت کا قصہ شروع کر دیا۔

یہ تینوں اعتراف مخبر دکن کے اس امر پر روشن دلائل ہیں کہ جو پہلے بیان کیا دوسرے بیان میں اس نے ان کے برخلاف کہا ہے۔۔ اور ہمارے مضمون میں جلسہ کے سوالات کا پورا جواب تھا وہ عین مطابق تھا اور اس میں کتاب مقدس قرآن کی آیات سے استدلال کیا گیا ہے۔

اعتراف اول کے اخیر میں جو آیات قرآن کے معرض بیان میں نہ آنے یعنی ان کی تشریح کرنے کا موقع نہ ملنے پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے اسکا اظہار خود ہم نے اپنے ریمارک میں شروع خطبہ سے پہلے کیا ہے کہ ہم کو کافی وقت دیتے جس میں ہم پوری تشریح آیات کرتے (چونکہ وقت ناکافی تھا) لہذا ہم نے انتخاب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام لیا اور جو اس افسوس کے بعد یہ افسوس ظاہر کیا ہے کہ مولوی صاحب کی توجہ دوسری طرف منعطف ہوگئی اور ایسا ہی اعتراف دوئم سوئم میں کہا ہے کہ مولوی صاحب ادھر ادھر پھرتے رہے اور نبوت کا سلسلہ وار ذکر نہ کیا، بے جوڑ طریق پر کیا، اس میں سفید جھوٹ سے کام لیا گیا ہے خاکسار ایک منٹ دوسری طرف متوجہ نہیں ہوا اور نہ ادھر ادھر پھرا اور نہ ذکر نبوت بے جوڑ کیا۔ اس امر کا یقین ناظرین کو مضمون خطبہ (یا لیکچر) کے ملاحظہ سے بخوبی ہوسکتا ہے ہم کیا کہیں: مشک آنست کی خود ببوید نہ کہ عطا بگوید

دوسری دروغ گوئی مخبر دکن کا بحوالہ میاں کمال الدین صاحب پرچہ ۱۴ جنوری میں یہ بیان ہے کہ مولوی صاحب (محمد حسین) نے آپ کے پاس مرزا جی کے مضمون کی تعریف کی تھی اور اس مضمون کی نظر سے فتح اسلام کا اقبال کیا اور کہا کہ کل یعنی مرزا قادیانی کے لیکچر کے دن مجھے ماسٹر درگا پرشاد ملے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں مرزا صاحب کا مضمون سن کر اسلام کی حقیقت معلوم ہوئی، اور یہ بیان کیا کہ کمال الدین نے مرزا صاحب کے مضمون کی کیفیت مذکور بالوضاحت بیان کی اور خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے اس کی تصدیق وتائید فرمائی۔

یہ دروغ گوئی الہامی ہے۔ اولاً اس دروغ گوئی کا الہام مرزا صاحب کو معلم الملکوت کی طرف سے ہوا ہے .. پھر یہ الہام دروغ بحکم خلافت وبطور وراثت آپ کے خلیفہ میاں کمال الدین کے حصہ میں آیا اور درحقیقت میں نے قادیانی کا مضمون نہ سنا اور نہ اس کی نسبت اپنا کوئی خیال اچھا یا برا اس کے پاس ظاہر کیا اور نہ ماسٹر درگا پرشاد مجھے قادیانی کے لیکچر کے بعد ملے اور نہ انہوں نے اس مضمون کی نسبت اپنا کوئی خیال میرے پاس ظاہر کیا۔

میں نے جو کچھ میاں کمال الدین کے پاس کہا تھا وہ اپنے مضمون کی نسبت اور اسی کی نظر سے کہا تھا، اور اسی مضمون کی نسبت ماسٹر درگا پرشاد کا قول نقل کیا تھا۔ اسی لیکچر خاکسار کے دن اور اسی کے بعد شام کے قریب وہ میری فرودگاہ کے قریب سید مٹھہ میں مجھے ملے تھے اور اسی مضمون کی نسبت انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ہم کو اسلام کی یہ حقیقت معلوم نہ تھی جو آج یہ مضمون سن کر معلوم ہوئی ہے۔

اسکی وجہ ثبوت: اس بیان مخبر دکن کا مستند ومنتہی چونکہ ماسٹر درگا پرشاد کا قول ہے لہذا اس کے صدق و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب ان ہی کی شہادت میں منحصر کیا جاتا ہے۔میاں کمال الدین اپنے بیان مذکور میں سچے ہیں تو وہ ماسٹر درگا پرشاد سے میرے سامنے کہلوا دیں کہ وہ مجھے مرزا قادیانی کا لیکچر سننے کے بعد ملے تھے اور اسی لیکچر کی انہوں نے میرے پاس تعریف کی تھی۔اور اسی کوسن کر وہ کلمہ کہا تھا جو میاں کمال الدین نے نقل کیا ہے۔اور اگر انہوں نے یہ نہ کہا بلکہ اس کے برخلاف یہ کہا کہ میں ابوسعید محمد حسین کو اسی دن ملا تھا جس دن انہوں نے اپنا مضمون سنا یا تھا اور اس مضمون کی نسبت میں نے وہ کلمہ کہا تھا جو مجھ سے نقل کیا گیا ہے تو اس سے اہل بصیرت وانصاف کو یقین ہوگا کہ میاں کمال الدین کا بیان محض دروغ بے فروغ ہے۔

تیسری دروغ گوئی مخبر دکن کا پرچہ ۱۱ فروری ۱۸۹۷ء میں یہ بیان ہے:

گیارہ بجے پر ان کا (محمد حسین) کا وقت ختم ہو گیا۔ ایگزیکٹو کمیٹی نے خان بہادر شیخ خدا بخش کی معرفت مولوی صاحب کو ٹھہرا دینے کیلئے بہت تقاضا کیا مگر آپ نے کسی کی ایک نہ سنی۔ پھر بھی خان بہادر ممدوح کی موجودگی نے آپ کو زبردستی بیٹھائے جانے کی ذلت (نوبت) سے بچا دیا۔لیکن آخر کار خان بہادر بھی تنگ آ گئے اور مولوی صاحب کو بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔مولوی صاحب نے جب اور وقت کا مطالبہ کیا اور سکرٹری کا محولہ بالا وعدہ یاد دلایا، خان بہادر تعلق قریبہ کے باوصف یہ کہنے سے نہ رک سکے کہ مولوی صاحب! کیا آپ نے وقت کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ اگر کوئی وعدہ ہو بھی تو آپ نالش کیجئے۔

یہ دروغ گوئی بھی سفید جھوٹ ہے۔نہ مجھے کسی نے بٹھلایا اور نہ میں نے اپنا وقت پورا کر کے اور کچھ کہنا چاہا۔اور نہ توسیع وقت کا کسی وعدہ کو یاد دلا کر خواستگار ہوا۔جب میرا وقت پورا ہوا میں نے بغیر کسی کے کہنے کے اپنے بیان کو ختم کر دیا۔

اس کی وجہ ثبوت: اس دروغ گوئی میں آپ نے خان بہادر شیخ خدا بخش جج لاہور اور ماڈریٹر انچارج جلسہ (جو اس وقت مہتمم اجازت وممانعت تقریر تھے) کا ذکر کیا ہے۔پہلی دروغ گوئی میں بھی بشمول ماڈریٹران جلسہ ان کی طرف اشارہ کیا ہے لہذا اس دروغ گوئی کے دروغ ہونے کے ثبوت میں ہم اس سے زیادہ کہنا ضروری نہیں سمجھتے کہ میاں کمال الدین یا قادیانی کے دوسرے خلیفہ جو لاہور میں آپ کے ایجنٹ ہیں اور وہ اس مضمون مخبر دکن کو سچا سمجھتے ہیں، خان بہادر شیخ صاحب سے اولاً میرے سامنے کہلوا دیں اور ان کی قلم سے لکھوا دیں پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو لاہور کے اخباروں میں چھپوا دیں کہ میں نے ابوسعید محمد حسین کو مجبوراً بٹھا دیا تھا اور وہ کلمہ کہا تھا جو ان سے نقل کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ان سے کہلوا دیں جس کا دروغ گوئی اول میں آپ کو دعوی ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اپنے بیان میں غیر متعلق اور اجنبی امور کی طرف رخ کیا تھا اور ان کا مضمون، جواب سوالات جلسہ کے مطابق نہ تھا اور الہامی صاحب کا مضمون ان کے مضمون سے بہتر تھا تو اس صورت میں بیان مخبر دکن صادق سمجھا جائے۔ اور اگر شیخ صاحب موصوف نے اس بیان مخبر دکن کو سچا نہ کیا بلکہ اس کے برعکس ہمارے بیان کو تصدیق کیا تو اس صورت میں مخبر دکن کو ماننا پڑے گا کہ اس بات میں اس کا بیان جھوٹا اور اس کا نامہ نگار میاں کمال الدین یا اور جو کوئی ہو، جھوٹا، ان سب کا امام الہامی قاتل جھوٹا اور یہ جماعت سب جھوٹی۔

چوتھی دروغ گوئی مخبر دکن پرچہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۷ء میں یہ بیان ہے کہ مولوی (محمد حسین) صاحب نے نبوت الہام کا ذکر کرتے ہوئے بڑے جوش سے یہ کہہ دیا کہ افسوس روئے زمین پر اسلامی دنیا میں کوئی ولی نہیں ہے جو اپنے الہامات کا عملی ثبوت دے۔ اب مرزا صاحب کی اسلامی وکالت پر نظر انصاف ڈال کر دیکھئے کہ انہوں نے الہام کی حقیقت کھولتے ہوئے اس کو دین اسلام کا خاصہ ٹھہرایا ہے اور اپنے کو اس میں صاحب تجربہ بتایا۔

یہ بھی محض دروغ ہے۔ میں نے روئے زمین سے وجود اولیاء کی نفی نہیں کی، بلکہ اپنی رویت کی نفی کی تھی اور یہ بات کہی تھی کہ دعوی کرنے والے تو بہت ہیں (جو الہامی قاتل کی طرف اشارہ تھا) مگر دکھانے والے آنکھوں سے غائب ہیں۔

اس کی وجہ ثبوت: اس دروغ گوئی کے دروغ ہونے کی وجہ اولاً تو خاکسار کے چھپے ہوئے مضمون یا لیکچر میں بصفحہ ۲۹۷ نمبر ۱۰، اشاعۃ السنہ جلد ۱۷ میں خاکسار کے الفاظ شاہد ناطق موجود ہیں اور علاوہ بر اں اس مضمون میں بصفحہ ۳۶۲ رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۷ میں صاف کہا گیا ہے کہ اس قسم کے لوگ امت محمدیہ میں دنیا میں ہر زمانہ میں پائے گئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے گو بعض ملکوں اور شہروں میں ہم کو نظر نہ آویں۔

اور اگر یہ بہتانی ان الفاظ کی نسبت یہ کہیں کہ یہ الفاظ اس وقت نہ کہے گئے تھے بلکہ روئے زمین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفی وجود اولیاء کی گئی تھی تو وہ اسکی شہادت بھی شیخ صاحب موصوف سے (جواس وقت انچارج تقریر جلسہ تھے) دلوادیں اور یہ کہلا دیں کہ روئے زمین سے وجود اولیاء کی نفی کی گئی تھی۔ شیخ صاحب سے یہ شہادت نہ دلوائیں تو ہمارے الفاظ مندرجہ خطبہ ان کے کذب پر بلا مزاحمت شاہد عدل متصور ہوں گے اور یہ لوگ جھوٹے ٹھہریں گے۔

بقول مخبر دکن الہامی صاحب نے جو اپنے بیان میں الہام کو خاصہ اسلام ٹھہرایا پھر اپنے الہامات کو اس کی تمثیلات بتایا ہے تو اس میں مخالفین اسلام کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیا۔ آپکے الہامات وکرامات تو سب کے سب اس بیت کے مصداق ہیں:

این کرامت ولی راچہ عجب　　　　گربہ شاشید گفت باراں شد

مخالفین اسلام آپ کے اس بیان میں آپ کو سچا سمجھیں گے تو اسلام کو بھی ان ہی ذلیل کرامات اور جھوٹے الہامات کا محل ومظہر قرار دیں گے اور صاف کہیں گے کہ جیسے کرامات والہامات وکیل نے دکھائے ہیں کہ خبر تو دیں لڑکا پیدا ہونے کی اور نکل آوے لڑکی، اور پھر نو برس کی میعاد میں ایک آسمانی لڑکے کی پیش گوئی کریں اور ۱۱ سال گزر جائیں اور وہ لڑکا وجود میں نہ آوے، ویسی ہی کرامات آپ کے مؤکل نے دکھائی ہوں گی ایسا اقبال الہام وکرامت اسلام کے لئے باعث عار ہے نہ موجب فخر۔ اس اقبال سے تو اپنی رؤیت کا انکار ہزار درجہ بہتر ہے جو کسی اعتراض کا محل نہیں ہوسکتا۔

اب ہم اس مضمون کو ان ہی دروغ گوئیوں کے بیان پر ختم کرتے ہیں اور منتظر ہیں کہ ہمارے نادیدہ دوست سید عبدالقادر صاحب اڈیٹر اخبار مخبر دکن بتقلید سلطان محمود مرزائی ان دروغ گوئیوں کو سچ بتانے کے لئے کوئی تاویل کرتے ہیں یا ان کو جھوٹ جان کر اپنے نامہ نگار کی تکذیب اور اپنے بیان کی اصلاح عمل میں لاتے ہیں۔ ان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ سلطان محمود کے دھوکہ میں آکر حق کا مقابلہ نہ کریں بلکہ حق کے آگے جھک جائیں اور اگر سلطان محمود ان کو مقابلہ پر آمادہ رکھے تو پہلے اشاعۃ السنہ چار سال کی گذشتہ جلدیں منگا کر دیکھ لیں کہ اس مقابلہ کا صلہ ان کے امام قادیانی نے کیا پایا ہے، اسی کا حصہ ان کو بھی ملے گا۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ ص ۱۰۲۔۱۱۰ ملخصاً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب درخواست قادیانی ۲۵ جون و ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ ذیل میں اس درخواست کا جواب ہے جس میں مرزا قادیانی نے آخری حیلوں و مذبوحی حرکات (جھوٹے خوابوں اور مصنوعی الہامات) کی طرف رجوع کیا اور اس سے پہلے بطور تمہید ایک شخص سید عالم طالب العلم ایف۔او۔ایل پر ایک خواب کا افتراء کیا۔اور دو فرضی ملہموں کے دو جھوٹے الہام شائع کر دیئے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں:

مرزا قادیانی نے اپنا باطل مذہب چلانے اور اس ذریعے سے دنیا کا عیش اڑانے کے لئے کئی حیلے کئے اور کھیل نکالے مگر وہ کارگر نہ ہوئے۔سب سے پہلے آپ نے اسلام کے وکیل بن کر اسلام کی طرف سے اقوام غیر سے مقابلہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور ایک کتاب براہین نام کی تصنیف کا اشتہار دیا۔اور اس کے ذریعے باقرار خود دس ہزار روپیہ کے قریب شائقین تائید اسلام سے بٹورا۔پھر جب دیکھا کہ منجملہ تین سو دلائل کے، جو قرآن ہی سے نکال کر اس کتاب میں پیش کرنے کا میں نے اشتہار میں وعدہ دیا ہے، ایک دلیل بھی بیان نہیں کر سکا اور نہ کر سکتا ہوں، تو اسی کتاب کی تیسری جلد سے الہام بازی شروع کر دی اور اپنی مجددیت اور بہت سے پہلے اکابر اولیاء پر فوقیت کے دعوی کی پٹڑی جما دی۔اس سے دکان اچھی طرح نہ چلی تو پھر مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے دعوی کا جھنڈا گاڑ دیا اور معجزات و نشان نمائی کا نعرہ مارنا شروع کر دیا۔اور ان سب دعاوی کے اثبات کے لئے کبھی مناظرہ کی طرف رجوع کیا کبھی مباہلہ کی طرف لوگوں کو بلایا۔کبھی کوئی رسالہ یا قصیدہ اردو یا فارسی میں بنا کر اس میں لن ترانیاں ہانکیں۔کبھی عربی میں نثر یا نظم لکھ کر اپنے ملہم مؤید من اللہ ہونے کی دلیل بنائی۔معجزہ و نشان آسمانی کسی نے چاہا تو اسی کی موت کو یا اس کے زمرہ احباب کے موت یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت کونشان قرار دیا اور جس کی نسبت کوئی نشان نہ بن سکا اس کو گالیوں اور بدعاؤں سے ڈرانا اور دھمکانا اختیار کیا۔

وازآنجا کہ بحکم لکلّ فرعون موس ، ہر گمراہ کے مقابلہ کیلئے حق گو بھی چلے آئے ہیں لہذا خدا تعالی نے اس گمراہ کے مقابلہ میں علماء اسلام کو موفق و مامور کیا جنہوں نے اس کے ہر کید کو ظاہر کر دکھلایا۔اور خاص کر خادم قوم مؤلف اشاعۃ السنہ کو تو اس اہتمام سے موفق کیا کہ اس نے حسبۃً للّہ و نصحاً لخلق اللّٰہ اظہار وابطال مکائد قادیانی کو حد کمال تک پہنچا دیا اور ۱۸۸۹ء سے سنہ رواں تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ اس کی ہر ایک بات کا اچھی طرح اظہار وابطال کیا۔اس کے دعوی وکالت وحمایت اسلام اور تصنیف کتاب براہین کی نسبت یہ ثابت کر دیا کہ یہ محض اس کا فریب وڈھکوسلا ولاف زنی ہے۔نہ اس نے ایسی کوئی کتاب (جس میں تین سو دلائل عقلیہ ہوں) تائید اسلام میں بنائی اور نہ آئندہ بنا سکتا ہے۔اور اس کے دعوی الہام مجددیت مسیحائی ومہدیت کی نسبت یہ ثابت کر دیا کہ ایسا شخص خدا کا ملہم اور دین اسلام میں مجدد ہرگز نہیں ہوسکتا۔اور اس کا مسیح موعود ومہدی مسعود ہونا تو ایسا محال ہے جیسے سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا نکل جانا محال ہے۔اور نشان آسمانی نہ اس نے آج تک کوئی دکھایا اور نہ آئندہ دکھا سکتا ہے۔اور جن لوگوں کی نسبت اس نے موت یا عذاب کی خبر دی تھی ان کی نسبت اس کی خبروں کا جھوٹ بخوبی ظاہر ہوگیا ہے۔اس کے دعوی مناظرہ کو لودھیانہ میں اس کو خوب رگڑا اور لتاڑا،اور دہلی ،لاہور،سیالکوٹ وغیرہ میں خوب چھتاڑا اور بھگایا۔تب مجبوراً اسے اپنے حق میں الہام گھڑنا پڑا یا علی دعھم و انصارھم و زرا عتھم ۔(اے علی ان مولویوں اوران کے پیروؤں کو چھوڑ دے)یعنی ان سے مباحثہ نہ کر،جس کو اس نے کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج کر کے مشتہر کیا ہے۔

اس کے دعوی مباہلہ کو یوں اس سے چھڑایا کہ بارہا اس سے مباہلہ کرنے کو مستعدی کا اظہار کیا اور اس کی شرائط مباہلہ کا فساد ظاہر کر کے ان شروط کو بالائے طاق رکھ کر مباہلہ کرنے پر اس کو مجبور کیا۔ان حیلوں کو توڑ کر اس کو بے دست و پا کیا گیا تو اس نے ایک حیلہ یہ نکالا جس کو اس نے اشتہار قطعی فیصلہ ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء میں مشتہر کیا ہے کہ فریقین اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر دعائیں کریں۔اس امر کو بھی منظور کیا گیا اور اس حیلہ کو توڑا گیا تو اب آپ نے آخری حیلہ یہ نکالا ہے جس کو درخواست ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء کے ذریعہ سے مشتہر کیا ہے(

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہا ہے: اتمام حجت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے...اور وہ یہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردان باصفا کی خدمت میں اللہ جل شانہ کی قسم دے کر التجا کی جائے کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوی کے بارے میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رؤیا صادقہ سے، جو حلفاً شائع کریں، کثرت اس طرف نکلے کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے تو بے شک تمام لوگ مجھے مردود اور مخذول اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کرلیں.... لیکن اگر کشوف اور الہامات اور رؤیا صادقہ کی کثرت اس طرف ہو کہ یہ عاجز من جانب اللہ اور اپنے دعوی میں سچا ہے تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا کہ میری پیروی کرے اور تکفیر سے باز آئے....لہذا میں تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء پنجاب اور ہندوستان کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں...کہ وہ میرے بارے میں جناب الہی میں کم سے کم اکیس روز توجہ کریں۔ یعنی اس صورت میں کہ اکیس روز سے پہلے کچھ معلوم نہ ہوسکے اور خدا سے انکشاف اس حقیقت کا چاہیں کہ میں کون ہوں؟...پھر ایسی الہامی شہادتوں کے جمع ہونے کے بعد جس طرف کثرت ہوگی وہ امر من جانب اللہ سمجھا وے گا۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲۔ ص ۴۴۹۔ ۴۵۰)

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ قادیانی کا مقصود وغرض یہ ہے کہ لوگ اس طرف متوجہ ہوں گے اور اپنی خوابوں کو لائق دستاویز اور شرعی دلائل سمجھ لیں گے، تو پھر میں بھی ان کے مقابل اپنی اور اپنے گروہ کی جھوٹی خوابوں اور الہاموں کو مشتہر کردونگا اور ان خوابوں والہاموں کی کثرت سے تمسک کرونگا اور حجت مسلمہ فریق ثانی کے ذریعہ سے اپنی جانب کے الہاموں اور خوابوں کا غلبہ ثابت کرونگا۔

چنانچہ اس قسم کے دو بناوٹی الہام اس درخواست سے چند روز پہلے اور ایک ...خواب اس درخواست کے پیچھے آپ نے شائع کردیئے جو بعض ناواقفوں کی گمراہی کا باعث ہوگئے۔

اس درخواست سے پہلے ایک بناوٹی الہام اس نے اپنے ایک خاص مرید فتح محمد پوسٹ ماسٹر لیہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور اس کی ہمشیرہ کے نام سے مشتہر کیا ہے جس کی نقل یہ ہے:

اشتہار واجب الاظہار۔ و کفی با للّٰہ شهيداً محمد رسول اللّٰہ

اے جماعت مومنین اہل اسلام میری عرض کو متوجہ ہو کر سنو۔ آپ آخرت میں اللہ تعالی سے ملاقات کرنے پر ایمان رکھتے ہو۔ آپ لوگوں کو اسی خدا وحدہ لاشریک کی قسم پر اعتماد کرنا چاہیے اور میری شہادت حق کو غور سے سنو اور پڑھو۔ میں ایک عورت امّی، عربی فارسی سے محض بے خبر ہوں۔ یہ خدا تعالی کی صریح کرامت ہے کہ عربی میں مجھے الہام ہوتے ہیں اور الہام اور کشف کی رو سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود اور مہدی مشہود ہونے کی خبر مجھے ہو چکی ہے۔ اور وہ الہامات یہ ہیں:

و یکبر احمد ۔ ۲ ۔ الم یأتکم نذیر ۔ ۳ ۔ فلا ... اللّٰہ فلا غالب له الّاھو ۔ ٤ ۔ من یکذّب بالدین۔ ٥ ۔ صدیق صادقاً ۔ ٦۔ وعدہ مفعولاً ۔ ٧ ، ۔ا حمد دار السّلام ۔

اور کشف میں مجھے مرزا غلام احمد صاحب دکھلایا گیا ہے اور ایک آواز دینے والے نے مکرر سہ کرر پکار کر کہا کہ مرزا صاحب کی فتح ہوئی ہے۔ جو لوگ مرزا صاحب کو کافر اور دجال کہتے تھے اب اس فتح کے عوض میں وہ لوگ خود دجال بن گئے ۔ یہ سب دجال آگ میں جلائے گئے ہیں۔ اور پھر ایک ہندو برہمن نظر آیا۔ قریب آکر رکوع کرنے کی شکل میں جھک گیا۔ اور یہ الہام ہوا ۔ عباد اللّٰہ و جھکم ۔ اور مولویوں نے امت محمدیہ میں تفرقہ ڈال رکھا ہے اور اہل حق کا نام کافر رکھ دیا ہے۔ اس لئے میں خدائے تعالی سے اطلاع پا کر گواہی دیتی ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہے اور تمام مولوی ان کو کافر اور مفتری کہنے والے باطل پر۔ اب اگر کوئی میری گواہی مانے یا نہ مانے لیکن میرے الہام کی سچائی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ جس زبان میں مجھے الہام ہوتا ہے، یعنی عربی میں، میں اس سے بے خبر ہوں۔ لہذا یہ اشتہار بطور شہادت و صداقت بذریعہ اپنے بھائی حقیقی فتح محمد بزدار کے شائع کرتی ہوں تا کہ امانت خدا تعالی کو لوگوں میں پہنچادوں۔

فصاحت لیو م کرا مۃ بررت فلعلك باخع نفسك فحرض المؤمنين كذا لك حقت كلمة ربك على الذين فسقوا انهم لا يؤمنون

عاجزہ غلام فاطمہ بنت محمد خان بزدار سکنہ خاص شہر لیہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان بذریعہ برادر حقیقی خود فتح محمد بزدار۔ دہم ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ، مطابق ۱۳ مئی ۱۸۹۷ء

دوسرا بناوٹی الہام اس (مرزا) نے ایک مجذوب فقیر کے نام سے گھڑ کر شائع کیا ہے جس کی نقل ذیل میں ہے:

ایک گواہی: یہ اشتہار ایک مجذوب نے جو سیالکوٹ میں تقریباً بارہ سال سے مقیم ہے ہمارے (یعنی قادیانیوں کے) پاس شائع کرانے کے لئے بھجوایا ہے لہذا ہم اس جگہ اس کی نقل مطابق اصل بلفظہ کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے روح جناب رسول مقبول ﷺ سے روح کل شہداء سے، روح کل انبیاؤں سے، روح کل اولیاء سے جو زمین پر ہیں اور ان روحوں سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتے ہیں، یعنی ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جل شانہ نے بھیجا ہے۔ رسول مقبول ﷺ کے دین میں سخت فتنے برپا ہو گئے اور حد درجہ کا ضعیف ہو گیا۔ ہزاروں ملعون فرقے جیسے نصاری اور رافضی پیدا ہو کر لوگوں کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ اس لئے مسیح موعود کو بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ اس وقت یہ خوفناک فتنے پیدا ہوئے، ان کی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا، خدا تعالی نے حضرت مرزا صاحب کو جو رسول مقبول کی دستار مبارک میں بھیجا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسی اس جسم سے زندہ آسمان پر اٹھائے گئے، وہ جھوٹے ہیں۔ کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکھے بغیر اور جسم کے ساتھ نہیں گیا۔ اے علماء گدی نشینوں! اے فقراء گدی نشینو! اے اہل بیت گدی نشینو! سن رکھو! عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونے والی ہے۔ یا خود خدا بڑے زور سے گواہی دے گا۔ پھر تم اس مخالفت میں بڑے ذلیل اور شرمندہ ہو گے۔ یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ میں دیکھتا ہوں اس مخالفت سے خدا تعالی تم پر سخت ناراض ہے۔ رسول مقبول ﷺ تم سے حد درجہ بیزار ہے۔

المشتہر۔ فقیر محمد۔ سیالکوٹ برلب ایک باغ بستی والا۔ ۲۸ مئی ۱۸۹۷ء

(مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان)

وہ بناوٹی خواب، جس کو اس (قادیانی) نے اپنے خاص مریدان اور حواریان لاہور کی معرفت چھپوا کر مشتہر کیا ہے۔ یہ ہے:

و من اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذباً او کذّب بآیاتہ انّہ لا یفلح الظّالمون ۔ اس سے ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے۔ یعنی دروغ گوئی کے طور پر مورد الہام ورؤیا اپنے آپ ٹھہراتا ہے۔ یا خدا کے نشانوں کو جھٹلاتا ہے۔ ایسے بھلا نہیں پاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رؤیائے صادقہ: میں مندرجہ بالا آیت کے نازل کرنے والے خدا تعالی کو حاضر وناظر جان کر اور اس بات پر کامل ایمان رکھ کر کہ اس آیت کا مصداق ضرور ہلاک ہوگا، ذیل کا رؤیا جو مجھے ہوا، بطور گواہی مسلمان بھائیوں کو سناتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالی اپنے وعدے کے مطابق ..اس اظلم کو ہلاک کرے جو باوجود موردالہام ورؤیا نہ ہونے کے اپنے آپ کو ملہم مشتہر کرے۔ وہ رؤیا یہ ہے:

میں ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو تقریباً ۷ بجے شام کے سید مٹھہ بازار میں جا رہا تھا کہ چند آدمی خربوزہ فروش کی دکان پر بیٹھے تھے اور سر سید احمد خاں صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کی توہین کر رہے تھے۔ میں وہاں کھڑا ہوگیا تو تمام باتیں سنیں۔ انہوں نے مرزا صاحب کو دشنام بھی دیں اور بدگوئیاں کیں (ناگفتہ بہ)۔ میں چونکہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے بالکل برخلاف تھا سن کر نہایت خوش ہوا اور واپس چلا آیا۔ اخیر رات تک مجھے یہ خیال نہ بھولا۔ جب میں رات کو سویا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں جنگل میں جا رہا ہوں اور جنگل ہی میں ایک مسجد آئی ہے جس کے باہر کی دیواریں بہت چھوٹی ہیں اور اس میں ایک مجمع عام ہے اور دو تین آدمی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے ہیں۔ میں بھی وہاں جا کر کھڑا ہوگیا چند آدمیوں نے ہمیں دیکھ کر کہا کہ بھائی اندر آکر بیٹھو ۔حسب الحکم میں اور وہ آدمی شریک مجمع ہوئے۔ میں نے سب سے ذی عزت صاحب کی طرف اشارہ کر کے ایک صاحب سے کہا کہ یہ صاحب کون ہیں۔ اس نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں باغ باغ ہوگیا کہ زیارت نصیب ہوئی۔ پھر میں نے دوسرے درجہ کے ذی عزت صاحب کی بابت استفسار کیا تو اس نے کہا کہ یہ مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ یہ سن کر میں نے رات کی گرم جوشی میں جو الفاظ ان آدمیوں سے سنے تھے وہ کہہ دیئے، تو تمام حاضرین مجلس نے شور وغل کیا اور ناراض ہوکر مجھے نکالنے پر آمادہ ہوگئے۔ اس سے میں نے یقین کیا کہ یہ تمام آدمی جو مقرب ہیں وہی صاحب ہیں جو مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ خیر اتنے میں رسول کریم ﷺ نے بڑے حلم اور نرمی سے مجھ غریب کو بلایا اور بذریعہ ترجمان جو وعظ ونصیحت کی وہ بعینہ درج ذیل کرتا ہوں:

بزرگوں کو دشنام دینا بہت برا ہے۔ تم کسی بزرگ کو دشنام نہ دو۔ کیونکہ جس شخص کو تم باطل خیال کر کے ازروئے تعصب کے گالی دیتے ہو وہ سچا میری طرح مرسل ہے، اور سچا مسیح موعود ہے جس کا گواہ وہی (قانون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام ہے) جوکلام الٰہی سے موسوم ہے۔آیات قرآن کے بموجب یہی مسیح موعود ہے۔اگر لوگ اس کو برا جانتے ہیں تو کچھ بھی مضائقہ نہیں اس سے بھی بڑھ کر مجھ پر طعن وطنز ہوئی، اور انہی خطابوں کا مورد ہوا جس کے مرزا صاحب ہوتے ہیں، لیکن میں نے کچھ بھی پرواہ نہ کی اور اپنے دین کو کامل کر دیا۔اب یہ شخص اپنے وعدے کے مطابق آیا ہے، لوگ اس کو نہ مانیں گے تو جہنم میں گرائے جائیں گے۔اور میرے مقرب اور اللہ کے پیارے وہی شخص ہوں گے جو مرزا صاحب کے مقبول ہوں گے۔اور ضرور ہے کہ تمام لوگ ان پر ایمان لا کر جنت کے مستحق ہوں گے۔اور قریب ہے کہ خداوند کریم ان لوگوں پر جو ان کو برا خیال کرتے ہیں عذاب نازل کرے گا۔ اور وہ لوگ توبہ کریں گے اور انہی پر یقین لائیں گے۔

میرا یہ بیان حلفیہ ہے جو میں نے دیکھا اور سنا لکھ دیا۔ میں مرزا صاحب کے مخالفین میں سے تھا۔

اب اس اشتہار کے ذریعہ توبہ کرتا ہوں وما علینا الا البلاغ

راقم: خاکسار محمد سید عالم۔ایف۔او۔ایل۔کلاس اورینٹل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں، اس درخواست قادیانی کا جواب اور اس کے بناوٹی الہامات اور جھوٹے خوابوں کا (جس کی اشاعت وہ کر چکا ہے یا آئندہ کریگا) ردّ وابطال ایسے مسلّمہ اصول سے پیش کیا جاتا ہے جن میں اسے مجال مقال نہ ہو۔

جواب درخواست:

ہم خدا کے فضل وتوفیق سے الہام کے مثبت ہیں اور اس کا اثبات دلائل عقلیہ ونقلیہ سے نمبر ۱۰، ۱۱ جلد ۷ اشاعۃ السنہ میں بضمن ریویو براہین احمدیہ کر چکے ہیں جس پر آج تک ہم کو قیام وثبات ہے (گو براہین کو ایک مدت سے، جب سے قادیانی اسلام سے مرتد ہو کر کفر بکنے لگا ہے، مجموعہ خرافات واباطیل اور اس کے مندرجہ الہامات کو احتلامات شیطانیہ و گوزشتر جانتے ہیں اور ان کو اپنے اصول دلائل کا جو ریویو میں بیان کر چکے ہیں مورد ومحل نہیں سمجھتے)

ایسے ہی ہم رؤیا صالحہ (سچی خوابوں) کے قائل ومثبت ہیں۔اور ان کا اثبات ہم بضمن خطبہ (یا لیکچر) جلد ۱۷، اشاعۃ السنہ میں کر چکے ہیں ولیکن غیر نبی کو الہام یا رؤیا (خواب) کو ہم حجت شرعی نہیں جانتے۔اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہر ایک الہام کو تلبیس ابلیس سے محفوظ نہیں سمجھتے۔ اور اس کی قبولیت کی یہ شرط لازم مانے ہوئے ہیں کہ وہ ظاہر دلائل شریعت کا مخالف نہ ہو اور اس کا مورد (صاحب الہام) متقی و پرہیزگار ہو، فاسق فاجر اور اخوان الشیاطین سے نہ ہو۔ اور اپنے اس اعتقاد اور تحقیق کو ہم اسی ریویو براہین احمدیہ میں بصفحہ ۳۰۱ نمبر ۱۰ جلد ۷ میں صاف لکھ چکے ہیں۔

یہ اصول تو مسلّم ہیں کہ

۱۔ ملہم (غیر نبی) اپنے سبھی الہامات میں معصوم نہیں ہوتا اس کے بعض الہامات میں تلبیس ابلیس کا امکان و احتمال ہے۔

۲۔ اور وہ خود بھی اپنے ہر ایک الہام پر (جب تک کہ ان کا مخالف شریعت نہ ہونا ثابت نہ کر لے) یقین کرنے کا شرعاً مجاز نہیں۔

۳۔ اور اس کا یقین (جو اس کو اپنے الہام پر خود بخود حاصل ہوتا ہے) شرعی حکم نہیں۔

۴۔ اور بناء علیہ، اس کا ہر ایک الہام خود اس کے حق میں بھی ایسی دلیل شرعی (جس پر اہل اسلام کا اتفاق ہو) نہیں ہے، چہ جائے کہ وہ اوروں کے حق میں دلیل شرعی قطعی واجب العمل ہو۔

ماہنامہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵، ۶، جلد ۲ وغیرہ میں انہی اصول کی تائید و تسلیم کے متضمن عبارات احیاء العلوم، میزان کبری، وفرقان وغیرہ منقول ہوئی ہیں، جن کی تسلیم سے ہم کو اب بھی انکار نہیں ہے۔

اور اس سے پہلے بصفحہ اشاعۃ السنہ صفحہ ۲۸۳ نمبر ۹ جلد ۷ بدست آویز هل انبئكم على من تنزل الشياطين بیان کر چکے ہیں کہ جھوٹے اور بدکار شیطان کے ملہم ہوتے ہیں، نہ خدا کے۔ اور اس سے پہلے اشاعۃ السنہ جلد ۲ کے صفحہ ۱۵۲ میں جو ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئے ہیں یہ بھی لکھ چکے ہیں:

امام غزالی جو بڑے کشفی والہامی مشہور ہیں جن کی عبارت مثبتہ الہام تائید سوال میں مسطور ہے اسی عبارت کے متصل جلد ۳، احیاء میں فرماتے ہیں:

بيان تسلط الشيطان على القلب بالوسواس و معنى الوسوسة و سبب غلبها ثم ضرب المقلب مثلاً مفاده تصوير دخول الوساوس اليه ثم ذكر مداخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوساوس اليه من الحواس الخمسة الظاهرة و القوى الباطنة من الشهوة و الغضب وغيرهما و فسر الوسوسة و الالهام و الملك و الشيطان و التوفيق و الخذلان ۔ثمّ قال و لما کان لا یخلوا قلب عن شهوة و غضب و حرص و طمع و طول امل الى غير ذلك من الصفات البشرية المنشعبة عن الهوى لا جرم لم يخل قلب عن ان يكون الشيطان فيه جولان بالوسوسة ۔ و لذلك قال رسول الله ﷺ ما منكم من احدٍ الّا و له شيطان ۔ قالوا و انت يا رسول الله۔ قال و انا الا ان الله اعانني عليه فاسلم فلا يامر۔ (احیاء العلوم۔ ج ۳ ص ۱۶)

ترجمہ: دل پر شیطان کی سلطنت اور معنی وسوسہ اور اس کے غلبہ کے سبب کا بیان۔

پھر امام غزالی نے دل کی ایک ایسی مثال جس میں وسوسے آنے کی صورت کا بیان ہے بتلائی۔ پھر وسوسہ کے راستوں کو ذکر کیا جو ظاہری حواس ہیں اور باطنی قوتیں جیسے شہوت وغضب وغیرہ ومعنی وسوسہ والہام وفرشتہ و شیطان اور توفیق وخذلان کو بیان کیا۔ پھر کہا جب کوئی اہل شہوت وغضب وحرص وطمع، اور لمبی امید وغیرہ صفات بشریہ سے جو ہوائے نفسانی کی شاخیں ہیں، خالی نہ ہوا، تو ضرور ہوا کہ کوئی دل اس بات سے خالی نہ ہو کہ شیطان کو اس میں وسوسہ کے ساتھ جولانی ہو۔ اسی واسطے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ نے کہا، آپ بھی ایسے ہیں۔ فرمایا، ہاں میں بھی ایسا تھا، لیکن اللہ تعالی نے مجھے شیطان پر غلبہ دے دیا ہے وہ میرے تابع ہو گیا ہے، مجھے بجز خیر کچھ نہیں کہتا۔

اور امام غزالیؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ شیطان کو عرش اور لوح محفوظ کی صورت بن جانے کی قدرت ہے جس کے مشاہدہ سے صاحب کشف یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے عرش یا لوح سے علم حاصل کیا ہے اور واقع میں وہ شیطان ہوتا ہے۔

ایسا ہی امام شعرانی کہ وہ بھی بڑے صوفی والہامی مشہور ہیں اور مشاہدہ عین شریعت ودوزخ وبہشت کے اپنے ان آنکھوں سے مدعی اور کشف والہام کے بڑے بھاری معتقد میزان کبری میں فرماتے ہیں:

فان قلت فلای شیء لم یوجب العلماء بالله تعالى العمل بما اخذه العالم من طريق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکشف مع کونہ ملحقاً بالنّصوص فی الصّحۃ عند بعضھم ۔ فالجواب لیس عدم ایجاب العلماء وعمل بعلوم الکشف من حیث ضعفھا و نقصھا عمّا اخذہ العالم من طریق النقل الظاھر ۔ و انّما ذلک للاستغناء عن عدّہ فی الموجبات بصرائح ادلۃ الکتاب و السنّۃ عند القطع بصحتہ ای ذلک الکشف فانہ حینئذ لا یکون الّا موافقاً لھا ۔ اما عند عدم القطع بصحتہ فمن حیث عدم عصمتہ ۔ الآخذ لذلک العلم فقد یکون دخلہ التلبیس من ابلیس فانّ اللّٰہ تعالی قد اقدر ابلیس کما قال الغزالی علی ان یقیم للمکاشف صورۃ المحل الذی یأخذ علمہ منہ من سماء او عرش او کرسی او قلم او لوح ۔ فربما ظنّ المکاشف ان ذلک العلم عن اللّٰہ تعالی فاخذ بہ فضلّ و اضلّ ۔ فمن ھھنا اوجبوا علی المکاشف ان یعرض ما اخذہ من العلم من طریق کشفہ علی الکتاب و السنۃ قبل العمل بہ فان وافق فذلک و الّا حرم علیہ العمل بہ (میزان کبری ص ۱۳ ۔ منقول از اشاعۃ السنہ جلد ۲ ص ۱۵۴۔۱۵۵)

ترجمہ: اگر تو سوال کرے کہ جس بات کو طریق کشف سے کوئی عالم حاصل کرتا ہے باوجودیکہ وہ بعضوں کے نزدیک حکم صحت میں نصوص (آیت یا حدیث) سے ملحق ہے، پھر اس پر عمل کرنے کو علماء نے کیوں واجب نہیں کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ علماء کا اس پر عمل کرنے کو واجب نہ کہنا اس سبب سے نہیں کہ وہ ضعیف ہے، اور اس علم کی نسبت (جو علماء طریق ظاہری نقل سے اخذ کرتے ہیں) ناقص ہے، وہ تو فقط اس لئے کہ ہے کتاب وسنت کے ہوتے کشف کو (جو صحیح قطعی ہو) حجت ودلیل ٹھہرانے کی حاجت نہیں۔ اس لئے کہ وہ قطعی ہونے کی صورت میں کتاب وسنت کے موافق ہوگا، یعنی پھر اس کو حجت مستقل ٹھہرانے کا کیا فائدہ؟ اور اگر کشف کی صحت کا یقین نہ ہو اور اس جگہ ہے جہاں اس کے حاصل کرنے والے میں عصمت نہیں تو وہاں تلبیس ابلیس کا دخل ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالی نے شیطان کو، چنانچہ غزالی وغیرہ نے کہا ہے، یہ قدرت دی ہے کہ وہ صاحب کشف کے سامنے اس کے محل کشف کی، جس سے وہ علم لیتا ہے، آسمان کی صورت بنادے یا عرش کی یا کرسی کی یا قلم کی یا لوح محفوظ کی۔ پھر بسا اوقات صاحب کشف سمجھتا ہے کہ میں نے خدا سے علم حاصل کیا ہے، سو اس کو لے لیتا ہے۔ پس آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گمراہ ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اسی جگہ سے علماء نے صاحب کشف پر واجب کیا ہے کہ وہ اپنی اس بات کو جو طریق کشف سے لیتا ہے عمل کرنے سے پہلے قرآن و حدیث پر پیش کرے پس اگر موافق پاوے تو اس پر عمل کرے ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے۔

اور قادیانی صاحب بھی ہمارے ان اصول کو مان چکے ہیں اور ہمارے اس ریویو کو (جس میں یہ اصول بتائے ہیں) اپنا مؤید سمجھ کر سر اور آنکھوں پر رکھ چکے ہیں اور ہم کو خوب یاد ہے کہ جب یہ ریویو شائع ہوا ہے، تو انہوں نے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کی معرفت ہمارے پاس ۵۰ روپئہ بھجوا کر یہ لکھا تھا کہ اس ۵۰ روپئہ کے عوض اشاعۃ السنہ کے وہ نمبر جن میں یہ ریویو درج ہے لوگوں کو مفت تقسیم کئے جائیں اور ہم نے اس روپئہ کے عوض لودہانہ میں معرفت آپ کے سابق حواری میر عباس علی صوفی کے (جو آخر آپ کی مکاری دیکھ کر آپ سے منحرف ہو گئے اور تائب ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں) اور دیگر مقامات میں وہ رسائل مفت تقسیم کئے گئے۔

اور طرفہ یہ کہ ہم نے تو غیر نبی کے الہامات کو محتمل بتلبیس ابلیس قرار دے کر ان کی شرعی حجت سے انکار کیا ہے، قادیانی نے اپنی ذات کے سوا اور نبیوں کے الہامات کو بھی محل دخل و تلبیس ابلیس قرار دیا ہے چنانچہ ازالہ اوہام (ص ۶۲۸۔۶۲۹) میں قادیانی نے لکھا ہے:

یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے اس کی طرف اللہ جل شانہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسولٍ و لانبیّ الّا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ .. الخ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے۔ دیکھو خط دوم قرنتیان باب ۱۱، آیت ۱۴۔ اور مجموعہ تورات میں سے سلاطین اول، باب ۲۲ میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارہ میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔ اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔ سبب اس کا یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح سے تھا۔ نوری فرشتے کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکہ کھا کر ربانی الہام سمجھ لیا تھا۔

ایسا ہی ہم غیر نبی کے خوابوں کو محتمل تلبیس ابلیس جانتے ہیں اور اپنے مضمون خطبہ (یا لیکچر) میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۷ میں لکھ چکے ہیں کہ خوابیں پانچ قسم ہوتی ہیں جن میں صرف ایک قسم الہام الٰہی ہوتا ہے (جو رؤیا صالحہ اور مبشرات کہلاتے ہیں) باقی چار قسم غیر الہامی ہیں جن میں ایک شیطانی وسوسہ بھی ہے۔ اس بات کے تسلیم کرنے سے بھی قادیانی کو انکار نہیں ہے۔ اور جب کہ غیر نبی کے الہاموں اور خوابوں کا یہ حال ہے اسی وجہ سے علماء اسلام نے غیر نبی کے الہامات اور خوابوں کے قبول کرنے کے لئے علاوہ اور شروط کے ایک شرط لگادی ہے کہ وہ صریح احکام مستفاد کتاب وسنت مخالف نہ ہوں جس کی تسلیم میں قادیانی کو بھی بظاہر کوئی عذر نہیں ہے، تو اب ہم درخواست قادیانی کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ کے اور آپ کے معتقدات کی نسبت جو خواب یا کشف یا الہام کسی شخص کو ہوا ہے یا آئندہ ہوسکتا ہے اور ہوگا، وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

۱۔ یا تو وہ خواب یا کشف یا الہام آپ کا مؤید اور آپ کے معتقدات وخیالات کا مصدق ہوگا۔

۲۔ اور یا ایسا ہوگا کہ وہ آپ کا مخالف اور آپ کے اعتقادات کی تکذیب کرتا ہوگا۔

پس اگر وہ خواب یا الہام یا کشف قسم دوم سے نکلا تو وہ آپ کے حق میں مفید نہ ہوگا۔ پھر اس حیلہ سے آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟ اور اگر وہ قسم دوم سے نکلا، اور اس سے یہ مفہوم اور ثابت ہوا کہ آپ سچے رسول اور مسیح موعود اور مہدی مسعود (جیسا کہ آپ کے متمسکات ثلاثہ مذکورہ میں پایا جاتا ہے) اور آپ کے مقالات ومعتقدات حق ہیں تو اس صورت میں وہ خواب یا الہام ظاہر آیات واحادیث کا مخالف قرار پائے گا کیونکہ آپ کے یہ دعاوی باطلہ وعقائدہ فاسدہ کہ میں مسیح موعود ہوں اور مہدی مسعود اور نبی اور مرسل ہوں وغیرہ صریح آیات قرآن و احادیث نبویہ کے مخالف ہیں۔ چنانچہ فتوی علماء ہندوستان و پنجاب میں ثابت ہو چکا ہے، اور اس وجہ سے وہ خواب یا الہام بحکم مسلّمات فریقین لائق دستاویز وسند نہ ہوگا۔ بلکہ بحکم اصول مسلّمہ فریقین وہ وسوسہ شیطانی سمجھا جائے گا۔ اس صورت میں اس خواب یا الہام سے تمسک کرنا نہ صرف آپ کیلئے غیر مفید بلکہ گمراہی و ضلالت تصور کیا جائے گا، اور اس کی طرف رجوع کرنا ایسا ہوگا جیسا کوئی مسلمان کہلا کر شراب یا خنزیر کو حلال کہہ دے یا نماز روزہ باطل کر کے اس کے ثبوت وتائید کیلئے اپنے یا کسی دوسرے ملحد کے خواب یا الہام پیش کرے، اور یہ دعوی کرے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے (نعوذ باللّٰہ) فرمایا ہے کہ شراب مباح اور خنزیر حلال طیب ہے۔ اور نماز روزہ واہیات حرکات ہیں، جس کو کوئی مسلمان قبول نہیں کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اوراس شخص کو جو احکام مذکورہ کے مقابلہ میں اپنا خواب پیش کرے ملحد زندیق باطنی کا خطاب دیا جاتا۔ اور جو شخص ایسے شخصِ ملحد کے خوابوں یا الہاموں کو قبول کر لیتا ہے اور اس کو دلیل شرعی سمجھ لیتا ہے وہ شریعت کو ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے اور اپنے دین کو کھو بیٹھتا ہے ....ڈاڑھی منڈے اور بھنگ نوش فقیر ایسے دلائل پیش کرتے ہیں اور جاہل عوام اور احکام شریعت سے بے خبر ان کے قابو میں آجاتے ہیں۔

قادیانی بھی اب چاہتا ہے کہ لوگ قرآن اور حدیث وغیرہ دلائل شرعیہ کو طاق میں رکھ دیں اور میری جھوٹی خوابوں اور مصنوعی الہاموں کی پیروی اختیار کر کے میری طرح ملحد دہریہ بن جاویں۔ لہذا خواص علماء کو چاہیے کہ اس کے دھوکہ میں آکر خوابوں یا ایسے الہاموں کی طرف رجوع نہ کریں اور اس دجال کو جال کے پھیلانے کا موقعہ نہ دیں۔ مجھے اس وقت ایک نقل یاد آئی جو میں نے اس سے تیس برس پہلے زمانہ طالب علمی میں شیخنا وشیخ الکل وشیخ العرب والعجم شمس العلماء وزین الفقہاء حضرت سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی سے سنی تھی کہ دہلی میں ایک جاہل صوفی شراب پیا کرتا تھا اور ایک محدث مولوی (مگر بھولے، جو صوفی بھی کہلاتے تھے) ان کو منع کیا کرتے تھے۔ جب وہ اس کو منع کرتے تو وہ کہتا کہ آؤ ہم تم مراقبہ میں بیٹھیں۔ اور اس مراقبہ میں آنحضرت ﷺ کی حضوری ہو تو آپ ﷺ سے حکم شراب، حلت وحرمت پوچھ لیں۔ صوفی محدث (اپنے بھولا پن سے) اس کے دام میں آگئے اور اس کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھ گئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت کے نام سے جو غالباً شیطان ہو گا مشاہدہ میں آیا اور وہ کہتا ہے، اشرب ، یعنی شراب پیا کر۔ اس پر جاہل صوفی غالب ہوا اور محدث صوفی مغلوب ہوئے۔ مگر پھر وہ بہت روئے اور خدا کی جناب میں گڑگڑا کر دعا مانگ کر دوبارہ اس جاہل صوفی کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھے، تو آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا : لا تشرب ۔ یعنی شراب نہ پیو ۔تب وہ محدث صوفی غالب ہوئے اور جاہل صوفی مغلوب۔

خاکسار اور ایک محقق ومبصر کے نزدیک محدث صوفی کی وہ غلطی اور بھولا پن تھا کہ وہ شراب کی حلت و حرمت پوچھنے کیلئے قرآن کو چھوڑ کر مراقبہ اور اپنے الہاموں کی طرف متوجہ ہوئے جس میں پہلی دفعہ مغلوب ہو گئے۔ اور اگر وہ دوسری دفعہ غالب نہ ہوتے تو اس حکم شریعت حرمت خمر کو جاہلوں کی نظروں سے کھو بیٹھتے۔

ایسا ہی جو شخص قادیانی کے دام میں پھنس کر اس کے عقاید کفریہ ومقالات بدعیہ کو پرکھنے کیلئے کتاب و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کو چھوڑ کر خوابوں کی طرف رجوع کرے گا وہ دین کو کھو بیٹھے گا اور مرزا قادیانی کی طرح دہریہ وملحد بن جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس درخواست کے جواب میں، خوابوں کی طرف رجوع کرنے کو جائز نہیں رکھا اور نہ اپنے اور دوسرے دوستوں اور اکابر کی خوابوں کو اس کے مقابلہ میں پیش کیا۔ ورنہ ہمارے پاس اپنی اور اپنے دوستوں اور بزرگوں کے ایسے خواب اور الہامات اور مکاشفات موجود ہیں جن میں قادیانی کا حال ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ ملحد اور گمراہ ہے۔

میں نے دو دفعہ خواب میں اس کو بری حالت میں دیکھا۔ ایک دفعہ مسخ شدہ صورت (بندر کی صورت میں جس کو اشاعۃ السنہ کے کسی پرچے میں بیان بھی کر دیا تھا) دوسری دفعہ داڑھی منڈے فقیر کی صورت میں۔ میرے بڑے بھائی شیخ محمد علی نے خواب میں اس کو بھالو (ریچھ) کی صورت میں دیکھا۔ اور توکل شاہ مرحوم ساکن انبالہ نے ان کو اس خواب کی ایسی تعبیر بتائی جس سے معلوم ہوا کہ وہ قادیانی ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن مرحوم صوفی ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور کو کئی دفعہ قادیانی اور اس کے اتباع کی نسبت الہامات ہوئے کہ: وہ جھوٹا ہے؛ شیطان اس کو دھوکہ دیتا ہے؛ جس کا شیطان ہم نشین ہے برا ہمنشین ہے؛ وہ میری آیات اور رسولوں سے ہنسی کرتا ہے وغیرہ۔ ان کے یہ الہامات رسالہ ایقاظ (یعنی سوانح عمری مولوی محی الدین عبد الرحمٰن لکھوی از خدا بخش واعظ۔ بہاء) کے صفحہ ۲۲ میں منقول ہیں۔ ان کے حق میں ان الہامات کو قادیانی نے بھی اپنے ازالہ اوہام میں نقل کیا اور پھر ان کے جواب میں کہا ہے کہ یہ شیطانی الہامات ہیں اور اس کے ثبوت میں وہ من گھڑت ڈھکوسلہ بیان کیا ہے جو ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۲۹ میں درج ہے۔

ہانسی حصار میں ایک مجذوب شاہ سیف الرحمٰن نام رہتے ہیں انہوں نے قادیانی کی نسبت حالت جذب میں ایسے کلمات فرمائے ہوئے ہیں جس سے اس کا گمراہ ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ میر احمد شاہ سکرٹری میونسپل کمیٹی لدھیانہ ایک تحریر میں فرماتے ہیں:

حامداً ومصلیاً: مجھے ماہ جون گزشتہ میں حصار جانے کا اتفاق ہوا وہاں میرے ایک دوست غلام حسین صاحب جمعدار بندوبست ہیں، میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہاں پر کوئی شخص بزرگ بابرکت ہوں تو مجھے ان کی خدمت میں لے چلو۔ صاحب موصوف نے فرمایا: ایک صاحب شاہ سیف الرحمٰن صاحب مجذوب ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جذبہ کی حالت میں خود بخود بہت سی باتیں کیا کرتے ہیں اور ان کے سامنے اظہار حال کی کچھ ضرورت نہیں جو دریافت کرنا ہو اپنے دل میں رکھیں وہ خود بخود ان کی گفتگو میں جو مخلوط ہوتی بیان کر جاتے ہیں اور صرف سائل ہی جو بات اس کے متعلق ہوتی ہے سمجھ جاتا ہے۔ میں اور وہ دونوں شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچے اور شاہ صاحب اس وقت کچھ باتیں مقدمات کی کر رہے تھے۔ میں نے بیٹھتے ہی اپنے دل میں خیال کیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا شور وغل کیا ہے۔ اکثر لوگ اور علماء ان کو اپنے دعوی میں صادق نہیں جانتے، مگر اصلیت کیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ضمن گفتگو میں فرمانے لگے کہ ایک تو انگریزوں کا عیسی بن گیا اور ایک چوہڑوں کا پیر بن گیا۔ اس کے بعد الفاظ سخت فرمائے اور نہایت غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور ایک حجرے میں چلے گئے... لمن الملك اليوم لله الوا حد القهار تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پڑھ کر پھر غصہ کے لفظ فرماتے۔ میں ایسی حالت چھوڑ کر اپنے دوست کے ساتھ آ گیا اور راستہ میں میرے دوست نے دریافت کیا کہ تم نے کیا بات سوچی تھی کہ شاہ صاحب ایسا غصہ ظاہر فرماتے تھے۔ میں نے جب قصہ سنایا تو کہنے لگے کہ انگریزوں کا عیسی وغیرہ جو الفاظ کہے میں نہیں سمجھتا تھا۔ نہ سمجھنے کی وہ وجہ ہوئی کہ میں نے جاتے وقت راستہ میں ان سے یہ نہیں کہا تھا کہ...کوئی مضمون مرزا صاحب کے لئے متعین ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہل دل لوگوں کے نزدیک مرزا صاحب کا دعوی غلط و محض بے بنیاد ہے اور شاہ صاحب کی یہ ایک نئی بات نہیں ہے میں نے اور بھی بہت سی باتیں ان کی حصار میں سنی ہیں جن سب کو اپنے اس واقعہ چشم دید کی جہت سے سچ اور بلا شائبہ ریب سمجھتا ہوں۔ مجھے اطمینان کلی ہے اور حاجت تفصیل نہیں جو صاحب شک کریں خود حصار جا کر جو بہت دور نہیں ریل موجود ہے مشرف زیارت ہو کر خود تجربہ کر لیں۔ اچھے لوگ باوجود لائق ہونے کے مرزا صاحب جیسا دعوی نہیں کیا کرتے اور پھر ایسے دعوے جو متقدمین و متاخرین سب کے مخالف ہیں۔

راقم احمد شاہ لودھانوی۔ ۱۴ جنوری ۱۸۹۲ء (یا ۱۸۹۳ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے متمسکہ دونوں بناوٹی الہام
اور تیسری جھوٹی خواب کا ردّ وابطال

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: دونوں الہام اور تیسرا خواب جو قادیانی نے مشتہر کئے ہیں باوجودیکہ ان کا ناقابل اعتبار ہونا جواب درخواست سے ثابت ہو چکا ہے، اس وجہ سے بھی باطل اور واجب الردّ ہیں کہ یہ تینوں محض من گھڑت ڈھکوسلے ہیں۔ دونوں الہام حضرت قادیانی کے اپنے من گھڑت ہیں اور خواب ان کے حواریوں کی بناوٹ، ومعہذا ان کے مضامین ظاہر شریعت (کتاب وسنت) اور واقعہ کے مخالف ہیں۔ اس خواب کو تو خود صاحب خواب (محمد سعید عالم) نے بعض حواریان قادیانی کا افتراء قرار دیا ہے اور اس مضمون کے متعدد اشتہارات شائع کر دیئے ہیں۔ اور ۴۔ جولائی ۱۸۹۷ء کو وہ خاکسار کی فرودگاہ لاہور میں آئے اور خاکسار کے سامنے اس خواب کو جھٹلایا اور اس کی تکذیب میں بقلم خود ایک پرچہ لکھ کر خاکسار کے حوالہ کیا جو ذیل میں منقول ہے:۔

میں نے ایک جلسہ اعظم میں اس حلیہ کا ایک آدمی دیکھا جس کے ہونٹ موٹے رنگ گندمی چہرہ پر چیچک کے داغ آنکھیں موٹی سر پر کلہ کی دہاری کا نشان خشخشے بال سیاہ وسفید اس کے پاس مرزا قادیانی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ حلیہ بالا والا آدمی کون شخص ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم ہیں۔ میں نے مرزا کی نسبت کہا، ایسا مردود، کافر، دجال، ملعون، حضرت کا مقرب کیونکر ہو گیا۔

اس پر تمام نے شور وغل کیا، تا اس شخص نے مجھے اپنے پاس بلایا، اور کہا کہ بزرگوں کو گالی دینا برا ہے۔ جو شخص بزرگوں کو برا جانتا ہے جہنمی ہوتا ہے۔ میں نے یہ واقعہ بذریعہ خط مرزا قادیانی کو لکھا۔ اس نے وہ خط اپنے مریدوں کے پاس بھیجا۔ وہ خط مجھے دیکھایا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم اس خط کو چھپوا دیں۔ میں نے کہا چھپوا دو۔ انہوں نے دوسرے دن مجھے دستخط کرنے کو بلایا۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ خط تو تاج الدین کے مکان میں گم ہو گیا ہے، تم دستخط کر دو، ہم کو وہ مضمون یاد ہے، ہم لکھ لیں گے۔ انہوں نے ایک اور رؤیا صادقہ کی عبارت لکھ کر کہا میری طبیعت کچھ خراب ہے آپ دستخط کر جائیں ہم لکھ لیں گے۔ میں نے دستخط کر دیئے اور انہوں نے از

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب خود ایک مضمون رؤیائے صادقہ بنا کر شائع کر دیا۔ اوراس میں مرسل اور مسیح موعود کا لفظ اپنی طرف سے لگا لیا اوراس زیادتی کا وہ اقرار کر چکے ہیں۔ اور رشوت دینے کا بھی اظہار کیا، جو ان کی کلام سے صاف پایا جاتا ہے۔ محمد سید عالم ۔ایف۔او۔ایل۔ اورئینٹل کالج لاہور

اس سے پہلے وہ یکم جولائی ۱۸۹۷ء ایک اشتہار چھاپ چکے ہیں جس کی نقل یہ ہے۔

میری طرف سے ایک رؤیائے صادقہ کے نام سے اشتہار... جون ۱۸۹۷ء کو شائع کیا ہے وہ فی نفسہ میری طرف سے نہیں ہے۔ میں خدائے وحدہ لاشریک کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میرا یہ خواب جو ایک خیالی وسوسہ تھا، وہ رؤیائے صادقہ کے نام سے محض بدنیتی وشرمناک فائدہ اٹھانے کی غرض سے اپنے پاس سے چھپوا کر شائع کیا گیا ہے۔ افتراء باندھنے والوں اور جھوٹ پھیلانے والوں پر خدائے جل شانہ کا قہر نازل ہو مجھ سے حضرت ختمی مرتبت (ﷺ) نے مرزا کو ہرگز ہرگز مرسل نہیں کہا۔ وہ حضرت خود ختم الرسل وختم النبی ہیں۔ میری اصل عبارت یہ ہے جو اس اشتہار میں لکھ رہا ہوں۔ میں نے اپنی عمر میں رؤیا صادقہ کے معنی بھی ابھی سنے ہیں۔ میری عمر اس وقت سترہ سال کی ہے۔ اس عمر کے لڑکے سے اپنی تصدیق کرانی دنیا کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک بڑی ہلاکت سے بچا لیا اور میری گردن پر خلق خدا کو دھوکہ ڈالنے کا بوجھ نہ رہنے دیا۔ اے خدا تو مجھ سے میرے اس گناہ عظیم کی پاداش سے معاف کر اور میری عاقبت کو بخیر کر تو گواہ رہنا کہ میں اشتہار کے ذریعے تیری جناب میں اپنے اس گناہ کے متعلق اشتہار کر کے تمام مسلمانوں کی آگاہی کیلئے اپنا مافی الضمیر شائع کرتا ہوں۔ میرے وہ مسلمان بھائی جنہیں میرے اسم فرضی سابقہ اشتہار نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے، اس اشتہار پر بالکل خیال نہ فرماویں اور محض بالکل باطل ہے۔ وقل جاء الحق و زهق الباطل انّ الباطل كان زهوقاً

الراقم محمد سید عالم ایف اوایل کلاس اورئینٹل کالج لاہور

متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ مورخہ یکم جولائی ۱۸۹۷ء

اوراس سے پہلے ۳۰ جون ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار انہوں نے اور چھاپ کر مشتہر کیا جس کی نقل یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوکے کا انجام رسوائی

میں چند جملے ۱۹ جون کے جعلی اشتہار پر جو برائے نام میرے نام پر مشتہر ہوا ہے بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں ۔ اور تمام اہل اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں خصوصاً علمائے دین سے اور وہ عرض یہ ہے کہ رؤیائے صادقہ کے معنی مجھے ابھی تک معلوم نہیں جو اشتہار میں لکھے گئے ہیں، اور مرسل کا لفظ مرزا صاحب کا اپنا فخر ہے، مسیح موعود کا لفظ انہوں نے اپنے دعوی کی تصحیح کے لئے مشتہر کیا ہے، ورنہ میرا خواب جو اصل تھا وہ بے شبہ وشک مؤثر تھا اور اگر وہ بعینہ وہی چھپتا تو میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس کا اثر اس جعلی اشتہار سے زیادہ ہوتا اور اس سچی خواب کا یقین بھی ان کی نماز شریف نے جو ہمارے مذہب اسلام کے بالکل خلاف ہے باطل کیا ہے ۔ میں جمعہ کے دن جعلی خواب کے مشتہر ہونے پر شاہی مسجد میں تمام اہل اسلام کے روبرو مرزائیوں کی قلعی کھولوں گا اور اپنا حال بیان کرونگا ۔ سب اہل اسلام سے درخواست ہے کہ شاہی مسجد میں ضرور تشریف لائیں ۔

راقم محمد سید عالم ایف اوایل کلاس اورینٹل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۷ء

اس جعلی خواب کی تکذیب پیسہ اخبار لاہور، وچودھویں صدی راولپنڈی میں بھی ہوگئی ہے ۔ چودھویں صدی کی عبارت صفحہ ۸۸ نمبر ۶ جلد ہذا میں نقل ہو چکی ہے اس میں پیسہ اخبار کا بھی حوالہ ہے ۔ اخبار جعفر زٹلی لاہور مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۷ء میں اس واقعہ حیرت انگیز کی نسبت ایک مفصل مضمون چھپا ہے اس مقام میں اس کا خلاصہ بھی نقل کرنا مناسب ہے ۔

ہمارے الہاموں کی سچائی اور قادیانی کی رسوائی

میں نے کشفی طور پر ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کی رات کو دیکھا تھا کہ قادیانی ہمارے سچے الہاموں سے اطلاع پا کر ہمّ وغم ورنج والم میں مبتلا ہو کر اپنی جورو کے آگے رو رو کر ہاتھ باندھ کو کچھ عرض معروض کر رہا ہے اور اپنی بے وقوفی اور بے دینی سے یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح خدا کے سچے الہاموں کو وقوع میں آنے سے روک دے ۔ اور ہم کو خدا نے مامور کیا ہے کہ ہم خدا کے سچے الہاموں کو اس کی مخلوق کے سامنے پیش کر کے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرائض سے سبک دوش ہوں۔ منجملہ ان سچے الہاموں اور کشفوں کے ایک یہ بھی ہمارا الہام تھا کہ خداوند تعالی نے قادیانی کی نسبت ارادہ فرمایا ہے کہ اسکا منہ کالا اسی کے مریدوں کے ہاتھوں سے کرے۔ چنانچہ وہ الہام یہ تھا:

اے قادیانی کم بخت دیکھ ہم جلدی ملا محمد بخش کے سچے الہاموں کو پورا کر کے تیرا منہ تیرے ہی مریدوں کے ہاتھوں سے کراویں گے۔

جس شخص کو ہمارے اس الہام کی نسبت کچھ شک ہو وہ ہمارے مشتہرہ الہاموں مؤرخہ ۲۳ جون ۱۸۹۷ء کے پرچہ کو جو ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار کے نام سے موسوم ہو کر چھاپا گیا تھا اس کا صفحہ دوم سطر ۲۰ ملاحظہ کر کے تسلی کر سکتا ہے۔ اب وہ الہام کہ قادیانی کا منہ کالا اس کے مریدوں کے ہاتھوں سے ہو جاوے گا بعون ایزد متعال ۲ جولائی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ پورا ہوا یعنی قادیانی کا منہ کالا اس کے مریدوں کے ہاتھوں سے ہو گیا۔ تفصیل اجمال کی یہ ہے کہ قادیانی کے مریدوں نے ایک بناوٹی اشتہار موسومہ برؤیاء صادقہ ایک غریب طالب العلم مسمی سید عالم ایف اوایل کلاس اورئینٹل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ تاریخ ندارد کے نام سے مشتہر کیا، جس کا لب لباب یہ ہے کہ اس طالب علم کو گویا خواب میں زیارت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نصیب ہوئی کہ حضور پرنور ایک مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور ان کے دوسرے مرتبہ پر ایک شخص بیٹھا تھا جس کی نسبت آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی ہے اور میری طرح یہ بھی مرسل ہے اور سچا مسیح موعود ہے، جو اس کی نہ مانے گا وہ جہنم میں گرایا جائے گا وغیرہ۔ چنانچہ وہ بناوٹی اشتہار اپنی ہی گرہ سے چند پیسے خرچ کر کے چھپوا کر جا بجا شہر لاہور اور اس کے مضافات میں تقسیم کرا دیئے گئے۔ جب کہ یہ بناوٹی اشتہار سید عالم طالب علم کی نظر سے گذرا تو اس نے فی الفور ۳۰ جون ۱۸۹۷ء کو بذریعہ اشتہار، بنام دھوکے کا انجام رسوائی، چھپوا کر عوام الناس کو مطلع کیا کہ وہ ۲ جولائی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جامع مسجد میں تمام حاضرین اہل اسلام اور علمائے دین کے سامنے اصل واقعہ کو پیش کر کے مرزائیوں کی قلعی کھول کر اپنی سرخروئی حاصل کرے گا امید ہے کہ سب مسلمان جامع مسجد میں تشریف لا کر صدق دل سے اصل واقعات کو سن کر مرزا قادیانی کی جعل سازی پر لاکھ نفرین کریں گے۔ چنانچہ تاریخ مقررہ بالا پر جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ سب سے پہلے محمد حفیظ صاحب سالم نے خوب مؤثر تقریر کی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تمام حاضرین اہل اسلام نے تحسین وآفرین کی۔ پھر اسی مجمع میں سید عالم کی طرف سے بیان کیا گیا کہ اصل واقعہ خواب کا اس طرح پر ہے کہ میں ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو بازار سید مٹھہ میں جا رہا تھا کہ ایک خربوزہ فروش کی دکان پر چند اشخاص سرسید احمد صاحب کو اور مرزا قادیانی کو برا کہہ رہے تھے چونکہ میں بھی کچھ کچھ قادیانی کے برخلاف تھا، ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ اسی اثنا میں ایک شخص وہاں سے گذرا اور کہنے لگا کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ رات کو بھی یہی خیال شاید میرے دماغ میں رہا اور اسی طرح میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خربوزہ فروش کی دکان پر مرزا کی بابت کچھ گفتگو کر رہا ہوں اور ایک شخص جس کا حلیہ ہے چیچک کے داغ، سر کے بال انگریزی فیشن پر کٹے ہوئے، سر پر کلاہ رکھنے کی علامت ایک گول دھاری، حبشیوں کی طرح ہونٹ بڑے بڑے، داڑھی کے بال سیاہ وسفید، مجھے کہتا ہے کہ کسی کو برا نہیں کہنا چاہیے۔

اس خواب میں آنحضرت ﷺ کا جو حلیہ بتایا گیا ہے یہ واقعہ کے برخلاف ہے۔ یہ حلیہ کسی مرزائی شیطان کا ہے، نہ رسول رحمٰن کا۔ یہ حلیہ بتا رہا ہے کہ اصل خواب بھی شیطانی ہے نہ رحمانی اور اس پر حواریان قادیانی کی جعل سازی اور افتراء پردازی طرہ پر طرہ ہوئی۔

اس خواب میں ان حضرات کی جعل سازی وافتراء پردازی ناظرین کو ثابت ہوئی تو اسی سے ان دونوں الہاموں کے افتراء ہونے کا یقین کر سکتے ہیں۔ بایں ہمہ ہم ان کے وجوہات ہونے کے جداگانہ بیان کرتے ہیں:

پہلے الہام کے افتراء ہونے کی وجوہات

اول: اس اشتہار کے مشتہر فتح محمد پوسٹ ماسٹر کے حقیقی خالو (یا ماموں) منشی امام بخش سابق منشی ریاست بہاولپور نے.. اس اشتہار کو دیکھا تو اس کو صاف اور کھلے الفاظ میں ردّ کیا اور کہا کہ یہ محض افتراء ہے اور اپنے بھانجے فتح محمد کے حق میں ایسے الفاظ کہے جس کو ہم اس مقام میں نقل نہیں کر سکتے۔

دوم: اس اشتہار کا مشتہر فتح محمد پوسٹ ماسٹر لیہ مرزا قادیانی کے خاص مریدوں اور حواریوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔قادیانی نے اپنے مریدوں کی فہرست میں اس کا نام مشتہر کیا ہوا ہے۔آخری فہرست جلسہ جوبلی کا چندہ دینے والوں کی فہرست میں بھی اس کا نام موجود ہے اوراس کی دیانت وامانت کا حال یہ ہے کہ ۱۸۸۹ء سے قیمت اشاعۃ السنہ کی چار روپئے اس کے ذمہ ہے۔بارہا بیرنگ خطوں کے ذریعہ مطالبہ ہوا، نہ قیمت ادا کی نہ پرچے واپس کئے باوجودیکہ واپسی کا وعدہ بھی کیا۔اس وقت اس کے تین خط ہمارے پاس موجود ہیں۔ایک میں قیمت کی تفصیل سے تصحیح کراتا ہے، دو میں واپسی پرچوں کا وعدہ کرتا ہے۔مگر اب تک نہ پرچے واپس کئے، نہ روپئہ ارسال کیا۔اب اہل انصاف، انصاف کریں کہ ایسے خداترس اور راست باز کی روایت کا جس کو وہ اپنی ہمشیرہ سے نقل کرتا ہے کیا اعتبار ہے؟

وجہ سوم: اس الہام کی عربی عبارات غلط وبے معنی ہیں۔فقرہ نمبر۲ کوئی معنی نہیں رکھتا۔فقرہ نمبر ۵، و ۶ میں صادقاً و مفعو لاً کی دوزبریں غلط وبے وجہ ہیں۔فقرہ عباد اللّٰه و جهكم .. الخ بے معنی ہے آخری فقرہ جو آیت قرآن سے پہلے ہے، غلط وبے معنی ہے۔..

وجہ چہارم: اس الہام کی عبارت اردو وعربی صاف ناطق وشاہد ہیں کہ یہ قادیانی کی عبارات ہیں جو شخص قادیانی کی عبارات اردو وعربی میں نظر رکھتا ہوگا وہ اس اشتہار کی عبارات کو پڑھ کر فوراً شہادت دے گا کہ یہ اسی کی عبارات، اسی کی طبع زادایجاد ہیں نہ کسی اور کی۔

دوسرے الہام کے من گھڑت ہونے کی وجوہ

دوسرا الہام بھی قادیانی کا من گھڑت ہے اور وجہ چہارم منجملہ وجوہات مذکورہ اس پر کافی دلیل ہے۔ یہ تک بندی اور منشیانہ عبارت آرائی جو اس اشتہار میں پائی جاتی ہے، ایک مجذوب سے ہرگز ممکن ومتصور نہیں جو مدعی خلاف ہو وہ ہم کو ایسی کوئی ایک بھی نظیر دنیا میں بتادے کہ ایک شخص مجذوب ہو اور پھر وہ ایسی تک بندی و انشاپردازی کرے۔مجذوب تو بڑ ماردیا کرتے ہیں کوئی کلمہ کیسا ان کے منہ سے نکل جاتا ہے کوئی کیسا۔اوراس سے کچھ کچھ مطلب نکال لیتے ہیں۔ایسا مجذوب کوئی کسی نہ دیکھا اور نہ سنا ہوگا کہ ایک تحریر بعنوان اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب الاظہار لکھ کر اور اس میں پوری فقرہ بندی وانشاپردازی عمل میں لا کر اور کسی شخص کے حق میں آداب عرفی کے مطابق (جیسے مرزا صاحب وغیرہ) الفاظ استعمال کر کے اخیر میں بذیل لفظ مشتہر اپنا نام و پتہ و تاریخ وسنہ انگریزی وغیرہ پورے قاعدہ سے لکھ کر اسی شخص کے پاس چھاپنے کے لئے بھیج دے۔ کیا یہ مجذوبوں کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ دنیا میں اس کی کوئی نظیر ہے؟ کہیں نہیں ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ یہ مضمون لکھ کر ہم کو شملہ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک صاحب بابو اللہ بخش نامی سے جو محکمہ آب وہوا کے ہیڈ کلرک ہیں اور وہ میاں فقیر محمد سیالکوٹی کے خاص مرید ہیں، اس اشتہار کا ذکر آیا۔ انہوں نے اس کو صاف اور صریح الفاظ سے جھوٹا قرار دیا۔ اور فرمایا کہ ہمارے مرشد ایک یا دو سال سے مجذوب نہیں رہے، سالک ہیں۔ اور ایک دوست ساکن جھنگ نے جو اسی محکمہ میں ملازم ہیں خاکسار کے پاس یہ ذکر کیا کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ میاں فقیر محمد شملہ میں بابو اللہ بخش کے پاس آئے تھے اور وہ ہوش وافاقہ میں تھے۔ اسی دوست کے ذریعہ سے ہمارا یہ مضمون بابو اللہ بخش صاحب نے دیکھا اور پڑھا، تو اس کو پسند کیا۔

ان کے بیان سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہام شیطانی من گھڑت قادیانی ہے جس کو اس نے فقیر صاحب کے نام سے چھپوا دیا ہے مجذوب کا یہ کام نہیں کہ ایسی انشا پردازی کرے۔ اور اس کو اشاعت کے لئے حسب دستور عقلاؤ وکلاء پریس میں بھیج دیں۔ قطع نظر اس سے الہام کا مضمون خلاف شریعت، جو خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ یہ قادیانی ہی کا مضمون ہے جن کو کفر واسلام کی کچھ پرواہ نہیں۔

ایک بات اس اشتہار میں خلاف شریعت یہ لکھی ہے کہ میں نے فلاں فلاں ارواح سے جو، چودہ طبق کی خبر رکھتے ہیں، الہام پایا ہے۔ شریعت کی رو سے سچا الہام خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور اگر اس میں کوئی واسطہ ہوتا ہے تو وہ فرشتہ کا ہوتا ہے اور جھوٹا الہام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ خدمت الہام کرنے کی صالحین اور بزرگوں کو سپرد نہیں ہے اور نہ صالحین میں سے ایسا کوئی شخص ہے جس کو وہ چودہ طبق (ساتوں زمین ساتو ں آسمان) کے جملہ امور کی خبر ہے۔ یہ علم محیط خدا تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔

دوسری بات خلاف شریعت اس میں یہ لکھی ہے کہ مرزا صاحب رسول مقبول کی دستار مبارک ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے سرتاج ہیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کی صریح توہین اور کفر ہے۔ آنحضرت ﷺ تو تمام دنیا کے سردار ہیں۔ اور مرزا صاحب بحکم اس خبیث والہام شیطانی کے ملہم کے آنحضرت ﷺ کے سرتاج ہوئے، تو گویا سب نبیوں کے سرتاج ٹھہرے۔ اس سے بڑھ کر توہین انبیاء اور کفر معلوم نہیں اور کیا ہوگا؟

تیسری بات اس میں واقعہ کے برخلاف یہ لکھی ہے کہ رافضی ونصاری پیدا ہو گئے تو خدا تعالی نے مرزا صاحب کو بھیجا۔ اس الہام کے ملہم کو اتنی خبر نہیں کہ نصاری کب سے پیدا ہوئے اور رافضی کب سے ہیں، اور مرزا دجال کب پیدا ہوا، اور کس عمر میں اس نے دعوی مبعوث ومرسل ہونے کا کیا۔ سچ کہا گیا ہے: دروغ گو را حافظہ نباشد۔ ارے احمق اس الہام شیطانی کے مشتہر دنیا سے پوچھ اور واقعات کی خبر لے کہ مرزا کب پیدا ہوا اور کب مبعوث ومرسل بنا، اور نصاری اور رافضی کب سے ہیں؟ اور اس مثل مشہورہ کا مصداق نہ بن:

چندیں مدت خدائی کردی   تا ہنوز گاؤ خر را نشناختی

ایسے ہی کفریات ولغویات اس اشتہار میں اور ہیں مگر ان کی تفصیل کا نہ وقت ہے نہ ضرورت ہے۔ ان وجوہات سے ان الہاموں کا جھوٹ وافتراء اور مرزا قادیانی کی من گھڑت ہونا کس وناکس پر واضح ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ اور جواب شافی درخواست پہلے معروض ہو چکا ہے۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور قادیانی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ یہ آخری حیلہ بھی آپ کا بے کار رہا۔ اب کوئی اور حیلہ نکالیں اور پھر اس کا ابطال دیکھ لیں انّ اللّٰہ لا یھدی کید الخائنین (خدا تعالی گمراہوں کے مکر کو راست نہیں لاتا)۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ ص ۱۹۵۔۲۲۰ مختصراً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشگوئی متعلقہ آتھم کا پوسٹ مارٹم

امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں ایک مباحثہ مرزا غلام احمد کا عیسائیوں سے ہوا جس کے اختتام پر انہوں نے پیش گوئی کی کہ ان کا مخالف مناظر ڈپٹی عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر جائے گا اور یوں میری صداقت کی دلیل بن جائے گا (تاہم پندرہ ماہ گذر جانے پر وہ شخص زندہ پایا گیا تو مرزا صاحب نے عذرات کا پٹارہ کھول لیا تھا)۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے قادیانی پر فتح یابی کا شکرانہ، کے زیر عنوان مقالے میں اس پیشگوئی پر مفصل بحث کی اور بتایا کہ انہوں نے جلد ۱۵، اشاعۃ السنہ میں یہ ثابت و مدلل کر دیا تھا کہ یہ پیشگوئی نہیں، بلکہ محض لاف زنی اور دروغگوئی ہے اور اس پر درج ذیل پانچ دلیلیں (اندرونی شہادتیں) اس کے الفاظ سے اخذ کر کے بیان کیں۔

۱۔ اس کا مضمون اس کا کذب ظاہر کر رہا ہے کیونکہ طالب نشان بوعدہ ایمان کیلئے اس کی موت کو نشان ٹھہرانا (جو اس پیش گوئی کا مضمون ہے) آسمانی نشان نہیں، بلکہ حماقت وسفاہت شیطان ہے۔ وہ مر ہی گیا تو پھر نشان دیکھ کر ایمان کیوں کر لاوے گا؟

۲۔ اس میں ہلاک ہونے والے کی تعیین نہیں کی گئی۔ صرف فریق مخالف کیلئے ہاویہ کی خبر دی گئی ہے جس سے قادیانی کی غرض یہ ہے کہ اگر عبداللہ آتھم مرا، تو اس کو اس کا مصداق ٹھہرایا جاوے گا۔ ورنہ کسی اور کو اس کا مصداق بنالیں گے جو اس کے فریق میں سے مر جائے گا۔

۳۔ کسی کے مرنے کی بھی اس میں صاف تصریح نہیں۔ صرف ھاویہ کی خبر دی گئی ہے۔ پس اگر کوئی نہ مرا، تو قادیانی کہہ دے گا کہ اصل الہام میں ہاویہ کہا گیا تھا، مرنا میری طرف سے بطور تفسیر بیان ہوا تھا۔

۴۔ اس پیش گوئی میں عمداً جھوٹ اختیار کرنے کی قید اس لئے لگائی گئی کہ اگر کوئی نہ مرا تو پھر کہا جائے گا کہ وہ لوگ عمداً جھوٹ نہیں بولتے۔

۵۔ پندرہ دن مباحثہ کی میعاد کا لحاظ مشعر ہے کہ اگر زیادہ دن مباحثہ میں لگ جاتے تو اتنے دن اور سزائے موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹل جاتی اور یہ امر مضمون سزا کے برخلاف ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا دلائل کے علاوہ ہم نے ایک اور دلیل اس پیشگوئی کے دروغ ہونے پر (بیرونی شہادت) بیان کی، جس کا ماحصل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اخلاق، عادات، اعتقادات ایسے خلاف اسلام ہیں کہ ان اعمال وعقائد کے ساتھ وہ ہرگز ملہم اور خدا کا مخاطب نہیں ہوسکتا خواہ ہزار پیشگوئیاں کرے، اور وہ سچی بھی نکلیں۔ ایسی پیشگوئیاں پنڈت، جوتشی، نجومی وغیرہ بھی کیا کرتے ہیں۔ پھر اس کی تفصیل میں دہلی کے ایک پنڈت اور دکن کے ایک جوتشی کی چند پیش گوئیاں نقل کیں جو مطابق واقعہ نکلی ہیں۔

نیز شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس کی اس پیش گوئی کے سرزد ہونے سے پہلے صرف اس کے اس دعوی پر کہ میں عیسائیوں کے مقابلہ میں آسمانی نشان دکھاؤں گا، ہم نے ایک دو ورقہ مضمون بعنوان: عیسائیوں کی باہمی جنگ مقدس پر اسلامی رائے، شائع کیا۔ جو اشاعۃ السنہ کی جلد شانزدہم میں دوبارہ شائع ہوا ہے۔ اس میں واضح کیا کہ مرزا قادیانی کا آسمانی نشان دکھانا ایسا ناممکن ہے، جیسا سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا نکل جانا عادۃً ناممکن ہے۔ لہذا کوئی مسلمان اس امید نشان پر شریک مباحثہ نہ ہو۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ہمارے اس بیان با برہان نے قادیانی کے اس حربہ یا آلہ کو پاش پاش کر دیا، جس کسی منصف وصاحب فہم نے اس بیان کو پڑھا، یا سنا، اس کو یقین ہو گیا کہ قادیانی کسی پیشین گوئی میں صادق بھی نکلے تو وہ ملہم اور خدا کا مخاطب نہیں ہوسکتا۔ اور اس کا رتبہ ایک ارڑ پوپو اور اس کے اخوان مذکورین سے بڑھ نہیں سکتا۔

اس بیان سے بہت سے مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچ جانا نصیب ہوا۔ لیکن بعض کچے مسلمان، ضعیف الایمان، بے علم وعرفان یا کم علم، اس بات پر اڑے ہوئے تھے کہ اگرچہ آج تک کوئی پیش گوئی قادیانی کی ارڑ پوپوؤں کی بعض پیش گوئیوں کی مانند بھی سچی نہیں نکلی، مگر حال میں جو اس نے مسٹر عبداللہ آتھم کے پندرہ مہینے میں مرجانے کی پیش گوئی کی ہوئی، اور اس کے عدم وقوع پر اپنے لئے سخت سزا مانی ہوئی ہے، اس کا انتظار ضروری ہے۔ اس میں وہ جھوٹا نکلا، تب اس کو ضرور دجال وکذاب سمجھا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں کی ہدائت کیلئے اشاعۃ السنہ کے اس بیان کا ان کو یقین دلانے کیلئے خدا تعالی نے اس پیش گوئی میں بھی اس کو جھوٹا کیا۔ اس کی میعاد پندرہ ماہ ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء کو گذر گئی اور آتھم کو زندہ رکھا۔ جس سے اشاعۃ السنہ کا صدق کس و ناکس پر ظاہر ہوا، اور یہ معلوم ہو گیا کہ قادیانی جھوٹا ہے اور دین اسلام اور جملہ سماوی ادیان کا دشمن اور مخالف ہے..اور اس سے بچنا ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ فالحمد لله علی ذالك

اب گھر گھر قادیانی کے دروغ ظاہر ہونے پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ دورو نزدیک سے مبارک باد کی آوازیں و پیغام آتے ہیں۔ اکثر نامی شہروں کے گلی کوچوں میں اس مضمون کے اشتہار و اخبار شائع ہو رہے ہیں، اور مسلمان خدا تعالی کا شکریہ ادا کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام و مسلمانوں پر کمال فضل کیا اور بڑا احسان و انعام فرمایا کہ اس پیش گوئی میں اس کو جھوٹا کیا۔ خدا تعالی یہ احسان مسلمانوں پر نہ کرتا، تو کئی جاہل اس پیش گوئی کے سچے ہونے سے قادیانی کو خدا کا ولی اور ملہم سمجھ کر اس کے تابع ہو جاتے اور اسلام کے اصول و مسائل قدیمہ سے مستغنی ہو کر اسلام کو خیر باد کہہ دیتے۔ خدا نے بڑا کرم کیا کہ اس فتنہ سے لاکھوں کو بچایا۔ اور طرفہ یہ کہ اہل اسلام کی اس خوشی میں ہندو آریہ سکھ وغیرہ بھی شریک ہیں اور قادیانی کو لعنتیں سناتے ہیں۔ گو ان سب کے خوش ہونے کی وجوہات مختلف ہیں۔

عیسائی اس لئے خوش ہیں کہ اس پیشگوئی میں خاص کر وہی مخاطب تھے۔ ہر چند اس پیشگوئی کے وقوع و صدق کی صورت میں وہ کسی الزام قادیانی کے مورد نہ ہو سکتے (چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ جلد ۱۵ میں بصفحہ ۲۳۸ بیان ہو چکا ہے) مگر اس کے جھوٹے نکلنے کی حالت میں وہ قادیانی کو شرمندہ کرنے کے حقدار ہو گئے ہیں۔ اب وہ کہہ رہے ہیں:

آیئے جناب! وعدہ وفائی کیجئے اور ہمیں قدرت و اختیار دیجئے کہ ہم آپ کے چہرہ مبارک کو کالا کریں۔ مگر داڑھی سرخ ہی رہے گی۔ اور گلوئے اقدس میں رسی ڈالیں اور پھر جوتیوں کی مالا سے آراستہ کر کے بٹالہ، لاہور، سیالکوٹ، امرتسر خصوصاً جنڈیالہ و نیز ہندوستان کے دیگر مشہور و معروف شہروں کی سیر کرائیں۔ جب آپ پیدل چلنے سے تھک جاویں گے تو آپ کو اسی گدھے پر جو آپ کی دمشقی مسجد کے زیر سایہ ہر وقت موجود رہتا ہے سوار کرائیں گے۔ نیز آپ کو اجازت دی جاتی ہے کہ آپ اپنے مقرب فرشتوں کو بھی اپنے ہمراہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھیں، لیکن ان کو اپنے اصلی رنگ وروپ میں رہنا ہوگا تاکہ آپ کا نوردین بوجہ احسن ظاہر و آشکارا ہو۔ اگر وہ آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان پر کسی کو پریذیڈنٹ مقرر کردیں تاکہ انتظام میں فتور نہ پڑے۔

مگر عیسائیوں پر افسوس ہے کہ وہ اس خوشی میں خدا کو بھول گئے اور اس کی ناشکری کے مرتکب ہوئے اور اتجعلون رزقکم انکم تکذبون کے مصداق بن گئے۔ انہوں نے قادیان پر فتح یابی کو اہل اسلام پر فتح یابی بتایا۔ اور اس (قادیانی) کے جھوٹے ہونے سے مسلمانوں کو جھوٹا کرنا چاہا۔ حالانکہ وہ اشتہار ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک (مطبوعہ اختر پریس امرتسر وضمیمہ نور افشاں ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء) میں قادیانی کو مسلمانوں سے خارج اور ان کے اتفاق سے کافر تسلیم کرچکے ہیں اور اس وجہ سے اس کے ساتھ مباحثہ کرنے سے انکاری ہوچکے ہیں۔ انہوں نے آخر اس سے مباحثہ کیا تو یہ کہہ کر کہ ہم تجھے مسلمان فرض کرکے تجھ سے مباحثہ کرتے ہیں، یعنی واقعہ میں تجھے مسلمان نہیں جانتے۔ چنانچہ ان کے یہ اعتراضات اشاعۃ السنہ کے مضمون: عیسائیوں کی جنگ مقدس پر اسلامی رائے، میں منقول ہیں۔ ان ناشکر عیسائیوں نے اس ناشکری پر یہ زیادتی بھی کی ہے کہ اسلام کے ہادی ورہنما کی عالی جناب میں کسی قدر گستاخی کی ہے۔ مگر ان کو اس کی سزا ہمارے اخوان اہل اسلام ڈاکٹر حکیم مولوی غلام رسول امرتسری، منشی مولوی سعد اللہ سعدی لودیانوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، میاں امام الدین لاہوری وغیرہ نے کافی دیدی ہے۔ لہذا اشاعۃ السنہ کے اجلاس سے اس سزا پر زیادتی کی ضرورت نہیں، ہاں اس قدر زیادتی ضروری ہے جن کی ان اخوان کی تجویزات میں کسر رہ گئی تھی کہ عیسائیوں نے اپنے اشتہار مطبوعہ نیشنل پریس ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء میں قادیانی کو بے غیرت کہا ہے۔ اس پر تو ہمارا بھی صاد ہے، بیشک مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر دنیا بھر میں کوئی بے غیرت و بے حیا نہیں۔ مگر اے پادری حضرات اور اس اشتہار کے محررین وپبلشرز! آپ بھی اس بے غیرتی میں قادیانی کے پیرو ہو چلے ہیں کیوں اس پر عدالت میں استغاثہ دائر نہیں کرتے، اور اس کو جیل خانہ کی سیر نہیں کراتے۔ اگر مسٹر عبداللہ آتھم اپنی ذاتی تکالیف ونقصان کا عوض وانتقام لینا نہیں چاہتے، اور اس پر صبر کرنے میں اجر کے امیدوار ہیں، تو کیا حضرت مسیحؑ کی توہین سننے پر صبر کرنے میں بھی امید اجر رکھتے ہیں؟ اور اس پر غیرت کرنے کا حکم بھی اپنے مذہب میں نہیں پاتے؟ قادیانی حضرت مسیح کے معجزات کو از قسم شعبدہ بازی اور مسمریزم اور ایک امر بے ہودہ اور قابل نفرت کہہ چکا ہے اور ان کو توحید کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت میں نکما اور تنویر باطن میں فیل شدہ اور اخلاق میں غیر مہذب اور گالیاں دینے والا کہہ چکا ہے (اس کا ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۱ وغیرہ ملاحظہ ہو)۔ کیا ان باتوں میں سے بھی کسی بات پر غیرت کا آپ کو حکم نہیں ہے؟ اور حمیت مذہبی و غیرت ایمانی آپ کے ہاں کوئی چیز نہیں؟ اور اگر آپ لوگ یہ عذر کریں کہ انجیل ہم کو انتقام سے مانع ہے، تو اس کے جواب میں:

اولاً یہ کہا جائے گا کہ کیا یہ حکم پرسنل (ذاتی) امور و تکالیف کی نسبت ہے یا مذہبی اور ایمانی تکالیف بھی اس میں شامل ہیں؟ کیا جو شخص تمہارے معبود کو گالیاں دے، یا انجیل کی صریح بے ادبی کرے، اس کو بھی آپ چھوڑ دیں گے؟

ثانیاً کہا جائے گا کہ اس صورت میں آپ عدالتوں کے ذریعہ سے اپنے مخالفوں کا تدارک کیوں کراتے ہو، اور اس قسم کے مقدمات عدالتوں میں کیوں لے جاتے ہو؟ آپ صاحبان انکار کریں گے تو ہم اپنے ہی ضلع گورداسپور میں چند ایسے کیس بتائیں گے جن میں عیسائیوں نے مخالفین مذہب کو سزائیں دلوائی ہیں۔ ان مقدمات کو دائر کرنے اور قادیانی کو سوکھا چھوڑ دینے سے آپ لوگوں کے حق میں وہی الفاظ کہنے جائز ہوں گے جو نوٹ منقولہ بالا میں قادیانی کے حق میں آپ نے کہے ہیں۔

علاوہ بر آں یہ کہنا بھی جائز ہوگا کہ آپ لوگوں کا مشنری بننا صرف معقول تنخواہیں پانے اور اس ذریعہ سے پیٹ بھرنے اور عیش کرنے کیلئے ہے، نہ مذہب کی محبت اور ایمانی غیرت کیلئے۔ اور اس صورت ترک استغاثہ میں یہ کہنا بھی جائز ہو جائے گا کہ قادیانی در پردہ آپ لوگوں کا بھائی عیسائی ہے اور یہ جنگ مقدس یا یوں کہیں کہ مکدّر (جو آپ لوگوں میں اور اس میں ہوئی ہے) محض جنگ زرگری ہے۔ وہ بظاہر مسلمان بن کر تم سے صف آرا ہوا، اور عمداً ایک جھوٹی پیش گوئی کر کے خود بخود جھوٹا اور مغلوب ہو گیا ہے تاکہ ضعیف الایمان اور بے سمجھ مسلمان اس سے مذہب عیسائی کا غالب ہونا ثابت کر کے عیسائی ہو جاویں اور دین اسلام کو چھوڑ دیں۔ شائد یہی وجہ ہے کہ اس کا ایک قریبی رشتہ دار (زوجہ کا بھائی) محمد سعید اور ایک خلیفہ (یوسف خان) عیسائی ہو گئے ہیں اس نے در پردہ ان کو کہہ دیا ہوگا کہ تم چلو۔ تمہارے پیچھے میں اور لوگوں کو بھی بھجوا دونگا۔ اور ایک دن خود بھی چلا آؤں گا۔ اسی وجہ سے آپ لوگ اس پر استغاثہ دائر نہیں کرتے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ تمہارا کام کر رہا ہے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں محض نیک نیتی سے لکھی گئی ہیں تاکہ آپ لوگوں میں مذہبی حمیت وایمانی غیرت پیدا ہو۔اور آپ لوگ اپنے مذہب اور اپنی کتاب اور اپنے رسول یا (بزعم خود) اپنے خالق ومعبود کی ہتک حرمت پر غیرت کریں۔ یہ بات آپ لوگوں کو ناگوار معلوم ہو،تو آپ ہم اہل اسلام کو ہماری نیک نیتی کی وجہ سے معذور سمجھیں اور معاف کریں۔

آریہ ہندو وغیرہ اس لئے خوش ہیں کہ قادیانی ان کو بھی اپنے الہاموں سے ڈراتا رہتا تھا کہ فلاں شخص اتنی مدت میں مرے گا اور فلاں میری پیش گوئی کے مطابق فوت ہوگیا ہے اور ان کو بظاہر اسلام کی طرف اور درحقیقت اپنے مذہب جدید کی مخالف مخالف اسلام و جملہ سماوی ادیان کی طرف دعوت کرتا رہتا تھا۔لہذا اس پیش گوئی میں جھوٹا ہونے کے سبب ان کو بھی یہ حق پیدا ہوگیا ہے کہ وہ اس پر ہنسی اڑائیں اور خوشیاں منائیں اور اس کو صلوتیں سنائیں۔

ان مخالفین اسلام کی زبانوں سے قادیانی کو برا کہلانے میں بھی خدا تعالی کو اسلام و مسلمانوں کی حمایت وتائید منظور ہے۔لہذا وہ من حیث لا یشعرون، بے قصد دین اسلام کی تائید کررہے ہیں۔چنانچہ مضمون آئندہ میں اس کا ثبوت آیات واحادیث سے دیا جائے گا۔

الغرض اس انعام کو ہر ایک فرقہ اپنے حق میں انعام الٰہی سمجھ رہا ہے اور اس پر خدا تعالی کا شکریہ ادا کر رہا ہے اور مسلمان تو خصوصیت کے ساتھ رات دن اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ خدا تعالی نے لاکھوں جاہل مسلمانوں کو اس کافر ظالم کے دام تزویر سے بچالیا۔اور اشاعۃ السنہ اور بھی خصوصیت کے ساتھ تہ دل اور بال بال سے اس احسان خداوندی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ خدا تعالی نے اس کے مقالات وبیانات کا صدق عام اہل اسلام پر ظاہر کیا اور اس دشمن اسلام پر اس کو فتح یاب فرمایا۔ وہ اس شکریہ میں بزبان حال اس رباعی کا ورد کر رہا ہے:

اگر ہر موئے من گردد زبانے | زتورانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکر تو سفتن | سر موئے زاحسان تو گفتن

ذیل میں اہل اسلام کے ان اشتہارات واختبارات کا جو اس پیش گوئی کے دروغ ظاہر ہونے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے شائع کئے ہیں، خلاصہ مضمون نقل کرتے ہیں، جس سے دو غرضیں پیش نظر ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے اس خوشی اہل اسلام کا جمہوری ہونا ثابت ہو۔ دوسری غرض یہ کہاس سے قادیانی کے اس کذب وتہمت کہ: مسلمانوں نے عیسائیوں کی فتح پر مسرت ظاہر کی اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی شکست مان لی ہے، کا ازالہ ہواور یہ ثابت ہو کہ مسلمانوں نے اس پیش گوئی میں ایک کافر (قادیانی) کے جھوٹے ہونے کو اسلام کی فتح سمجھ کر اس پر خوشی ظاہر کی ہے۔ عیسائیوں کی فتح بمقابلہ اہل اسلام تسلیم نہیں کی۔ اور نہ اس پر مسرت ظاہر کی ہے۔ بلکہ ان اشتہارات میں تو انہوں نے عیسائیوں پر بھی ویسی ہی لے دے کی ہے جیسی کہ قادیانی پر کی ہے۔ اور بعض عیسائیوں کی اس بے انصافی پر کہ انہوں نے اس فتح کو بمقابل اسلام قرار دیا ہے، خوب خبر لی ہے اور ان کی اس شوخی وگستاخی کی جو بحق اسلام ان سے سرزد ہوئی ہے کافی سزا دی ہے۔ قادیانی مسلمانوں پر یہ تہمت لگا کر اپنے دام افتادہ جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور اپنا ہمدرد بنانا چاہتا ہے اور فی الواقع مسلمانوں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو اس پیش گوئی میں قادیانی کے جھوٹا ہونے سے عیسائیوں کو اسلام پر فتح یاب سمجھتا یا کہتا ہو۔

خلاصہ مضامین اہل اسلام متضمن اظہار مسرت بر شکست قادیانی نافرجام

سب سے پہلا اشتہار اس عنوان کا ہے:

مرزا قادیانی اور آتھم کی لڑائی میں اسلام کی صداقت

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحا فظو ن

جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے شائع کیا۔ اور اس کے شروع میں کہا ہے آج ہم اس آیت کی تصدیق پاتے ہیں کہ خدا اپنے دین اسلام کی کیسی تائید کرتا ہے جو لوگ اس دین کی آڑ میں ہو کر اس دین کو بگاڑنا چاہتے ہیں ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ تمام مخلوق کی نظروں میں ذلیل اور رسوا ہوا۔ کہ آتھم امرتسری باوجود پیرانہ سالی کے پندرہ مہینے کی مدت میں (جس میں کئی فصول ہیضہ بھی ہوئیں) نہیں مرے۔ نہ صرف آتھم بلکہ ایک اور صاحب بھی (جن کی موت کے بعد مرزا صاحب نے اس کی بیوی سے نکاح کرنا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی مدت حسب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب ۳۰۔اگست ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی ہے) نہیں مرے۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بھگارتے

وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا آج کوئی نہیں جو مرزا کا ساتھ دیوے۔ حکیم نورالدین کہاں ہیں؟ محمد احسن صاحب کہاں ہیں؟ پنجاب گزٹ کے اڈیٹر کہاں ہیں؟ نوجوان ریاض ہند کے منیجر جو مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے، کہاں ہیں؟ وہ سیالکوٹ کے لکچرر معذور جو مسلمانوں کو ابوسفیان کا نقشہ بتلاتے تھے، کہاں ہیں؟ خواجہ صاحب لاہوری کہاں ہیں؟ سچ ہے اور بالکل سچ ہے ولوتقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذ ناہ بالیمین مگر افسوس، صد افسوس، عیسائیوں کے حال پر کہ انہوں نے مسلمانوں کا اس میں ناحق دل دکھایا۔ اور اپنی عادت قدیمہ کے موافق بدزبانی سے کام لیا۔ الخ

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں ناظرین! اس عبارت میں غور کرو اور انصاف سے کہو کہ اس اشتہار میں اسلام کی فتح پر خوشی منائی گئی ہے یا عیسائیوں کی فتح پر۔ اور اس میں عیسائیوں کی حمایت پائی جاتی ہے یا ان پر لے دے کی ہے۔

دوسرا اشتہار اس عنوان کا ہے:

ضیاء الاسلام

مثیل الدجال اور پولوسی فرقہ کے مباحثہ کا اثر

مثیل الدجال کی روسیاہی

یہ اشتہار مولوی حکیم ڈاکٹر غلام رسول نے شائع کیا۔ اس کی ابتدائی چار سطروں میں تو مرزا قادیانی کی روسیاہی کا بیان ہے۔ باقی تمام اشتہار میں عیسائیوں کا رد ہے، یہاں اس کی چند سطریں نقل کی جاتی ہیں۔ لکھا ہے:

ہم عیسائیوں کے اشتہار کے بارہ میں نہائت افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے بے وجہ خوشی سے (اپنے) اشتہار کا نام: محمدیوں اور عیسائیوں کا جنگ مقدس، رکھا، حالانکہ خود اپنے اشتہاروں میں مان چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مرزا خارج از دائرہ اسلام ہے، پھر ایسا لکھنے کی وجہ معلوم نہیں۔ مگر عیسائی صاحبوں کی کسی ضرورت داعیہ نے مجبور کیا ہوگا۔ چنانچہ پہلی خط فلپیون کے باب نمبر ایک کی آیت ۱۸ ویں ہے۔

پس کیا ہے، ہر طرح سے مسیح کی خبر دی جاتی ہے، خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے۔ الخ

اور حق بھی یہی ہے کہ یہ لوگ اپنے بزرگ کی کلام کی پیروی ضرور کریں۔ ورنہ دین داری میں ضرور دھبہ لگے گا۔ کیا کوئی صاحب پولسی مذہب والوں کو قرنطیون کے پہلے خط کے باب ۹ آئت ۱۸ سے ۲۳ تک عمل کرنے والوں کو الزام دے سکتا ہے؟ ہرگز، ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسی چال چلنا تو ان پر فرض ہوگا کیونکہ پولوس مقدس تو ہمیشہ اپنی رائے فخر کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ اس عبارت میں اسلام کی حمایت میں عیسائیوں کی خبر لی گئی ہے یا ان کی فتح بمقابلہ اسلام تسلیم کی گئی ہے؟

تیسرا اشتہار اس عنوان کا ہے:

اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی، بر غلام احمد قادیانی

جس کو صوفی عبدالحق غزنوی نے شائع کیا۔ اور اس کے شروع میں آیت فبھت الذی کفر (جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ کافر مبہوت ہوگیا) نقل کر کے یہ بیت لکھا ہے:

کذبت و اللہ فی دعوی نبوتک

تبّت یداك ستصلی فی غد سقرا

یعنی بخدا تو نے (اے قادیانی) دعویٰ نبوت میں جھوٹ بولا ہے۔ تیرے ہاتھ ٹوٹ پڑیں اور شتاب دوزخ میں داخل ہوگا (یعنی اگر اس دعویٰ پر مرا)۔

اس کے بعد لکھا ہے: کیوں مرزا جی! (میرے بالمقابل ۱۸۹۳ء میں) مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے؟ منہ اچھا کالا ہوا یا کچھ فرق ہے؟ پھر بھی الہام اور مسیحائی کا لاف گزاف مارو گے، یا خاتمہ ہے بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرمی کا۔ آپ تو مسیح موعود، مجدد وقت، مہدی منتظر تھے، آپ کا دعوی والہام وپیش گوئیاں ایسی جھوٹی و بہتان و بکواس نکلیں تو تیری امت کا کیا ٹھکانہ ہے؟ آپ کا الہام کیوں فیل ہو گیا؟ آپ جو فرماتے تھے کہ مباہلہ کے بعد جو باطل پر ہوگا وہ ذلیل اور سیاہ ہوگا، وہ سچ نکلا یا جھوٹ؟ آپ نے جو مولوی عبدالجبار (غزنوی) صاحب کی طرف خط بھیجا تھا کہ میں اپنے الہام پر ایسا ایمان رکھتا ہوں جیسے کتاب اللہ پر، اب بھی وہی ایمان ہے یا کچھ فرق آ گیا؟ کیوں مرزا! جی پنڈتوں اور جوتشیوں اور برہمنوں کی بھی تو کبھی پیشین گوئیاں سچی نکلتی ہیں، آپ کے الہامات کیوں سب کے سب جھوٹ اور غلط نکلتے ہیں؟ چنانچہ تمہاری چند پیشین گوئیاں نمبروار ذکر کی جاتی ہیں۔

(اس کے بعد موت عبداللہ آتھم کی قادیانی پیش گوئی، پرچہ جنگ مقدس سے بالفاظ قادیانی نقل کر کے کہا ہے) اب وہ تاریخ گذری، آتھم آگے سے زیادہ قوی، تندرست، صحیح المزاج ہے، یہ مباہلہ کی تاثیر نہیں تو اور کیا ہے کہ مرزا اپنی زبان سے شیطان، بدکار، لعنتی بن گیا اور اسی زبان سے عیسی مجدد مہدی بنتا ہے۔ اب کس بے شرمی و بے حیائی سے زندگی بسر کرے گا

گر نماندے از وجود تو نشان نیک بودے زیں حیات چوں سگان
زاغ گر زادے بجائے مادرت نیک بود از فطرت بدگوہرت

دوسری ڈبل پیش گوئی مرزا قادیانی کی شہادت القرآن مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ ۱۸۹۳ء صفحہ ۸۸ میں یہ لکھی ہے:

پھر ماسوائے اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں۔ جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشین گوئی جس کی میعاد ۵ جون سے ۱۵ مہینے تک اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے، جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے، تقریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں، ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں۔

اب مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد ۲۱۔ اگست ۱۸۹۴ء میں پوری ہو چکی۔ اور وہ راولپنڈی میں اپنے ماموں رسالدار کے پاس نوکر ہے، بالکل صحیح وسالم خوش وخرم ہے۔ یہ مباہلہ کی تاثیر نہیں تو اور کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لکن اعمی القلب لیس بمھتد

جب مسیحا دشمن جان ہوتو کیوں کر ہو علاج   کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

پھر قادیانی کی تیسری اور چوتھی پیش گوئی نقل کر کے اس کا کذب ثابت کر کے اخیر میں پادریوں پر لے دے کی اور یہ بات کہی ہے کہ عیسائیوں کے حال پر سخت افسوس ہے کہ وہ انصاف کا خون کرتے ہیں کہ قادیانی کے جھوٹے ہونے سے اہل اسلام پر فخر کر رہے ہیں۔ باوجود یکہ علماء اسلام قادیانی کو اسلام سے خارج کر چکے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ کہتے ہیں کہ ناظرین اس عبارت کو بھی انصاف سے دیکھنا اور ایمان سے کہنا کہ اس اشتہار میں قادیانی کو کافر ٹھہرا کر اس پر اپنی فتح کا دعوی کیا ہے یا عیسائیوں کی فتح کا بمقابلہ اسلام۔

چوتھے اشتہار کا عنوان کا ہے

مسیح کاذب خاکدانی۔ مرزا غلام احمد قادیانی

اس کو منشی ومولوی محمد سعداللہ صاحب سعدی لودیانوی یادگار سعدی شیرازی اور دیگر مسلمانان لودیانہ نے شائع کیا ہے۔ اس کے شروع میں یہ لکھا گیا ہے:

عوام وخواص پر واضح ہے کہ موضع قادیان ضلع گورداسپور میں ایک شخص مسمی بہ مرزا غلام احمد نے کئی سال سے ایسے ایسے دعاوی وعقائد پھیلائے تھے، جن کے سبب سے علمائے اسلام نے ازروئے شریعت اس پر کفر کا فتوی دے کر عام مسلمانوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ یہ شخص اسلام سے خارج ہے۔ چند لوگ جو بوجوہ اس کے دام تزویر میں آچکے تھے، اسی طرح پھنسے رہے۔ ذی قعد ۱۳۱۲ھ میں بن بلائے پادریوں کے مقابلہ میں کھڑا ہو گیا کہ میں مسلمانوں کی طرف سے تمہارے ساتھ بحث کروں گا۔ اور بعض عقل کے اندھے اس کے ساتھ ہوئے، حالانکہ پادری کلارک صاحب، اس جلسہ مناظرہ کے پریذیڈنٹ، نے قبل از مناظرہ اہل جنڈیالہ بانیان مناظرہ کو لکھا بھی کہ تم ایسے بزرگ کو بحث کیلئے پیش کرتے ہو جس کو ایک محمدی شخص بھی تصور کرنا مشکل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اسلام پنجاب و ہندوستان نے اس مرزا قادیانی کو دجال، کذاب، ملعون، ملحد، دائرہ اسلام سے خارج وغیرہ وغیرہ لکھا ہے۔

لیکن یہ بن بلایا مہمان ان احمق مسلمانوں کے سر ہی چڑھ گیا اور جلسہ مباحثہ میں، مان نہ مان میں تیرا مہمان، جا کودا۔ اپنی خودکلامی وخودغرضی جو اس کے خمیر میں ہے، یہاں بھی وہی اس کے مدنظر تھی یعنی کوئی ایسی تدبیر کروں جس سے میری مسیحیت سرسبز ہو۔ اور پیشتر اہل اسلام نے جو مناظرہ اہل کتاب سے کئے ہیں، ان سے میرا مناظرہ عوام کی نظر میں ممتاز ہو جائے۔ عیسائیوں کے عقائد باطلہ مثلاً تین خدا، خدا کا بیٹا، کفارہ وغیرہ کا ردکون سی عجیب بات تھی، جواب مرزائی کر کے دکھاتا۔ مولوی رحمت اللہ اور پادری فنڈر کے مباحثہ میں (یہ مسئلے) خوب طے ہو چکے ہیں۔ نئی بات یہ تھی کہ کسی طرح میری مسیحیت کا سکہ جمے۔ چنانچہ فریق ثانی کا مناظر عبد اللہ آتھم جو ایک سن رسیدہ پنشن یاب آدمی تھا، ایام مناظرہ میں اس کو بیمار دیکھ کر کذاب قادیانی نے یہ ژٹل ہانک دی کہ پندرہ مہینہ تک یہ شخص مر جائے گا۔ اور اسکے بعد کئی کتابوں میں اس کی تشہیر خوب واضح طور پر کر دی اور اسکے نہ مرنے کی صورت میں اپنے لئے سخت سزائیں (جو مخالف چاہے) منظور کیں۔ میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، میرا منہ کالا کیا جائے، مجھے سولی دیا جائے، پھانسی پر لٹکایا جاوے، تمام شیطانوں بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی قرار دیا جائے، (غرض) میں ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں۔ ایک ضعیف العمر آدمی کو ایسی دھمکیاں سخت بر اثر پہنچاتی ہیں۔ ادھر مسلمانوں سے مباہلے کی ٹھہرائی کہ مجھے عیسی ومہدی و نبی و رسول مبشر عیسی کیوں نہیں مانتے۔ اہل اسلام میں سے ایک مرد صالح عبدالحق غزنوی مقیم امرتسر وہیں اٹھا اور جناب باری میں قادیانی کے مقابل آ کر اس عجز و نیاز سے جھوٹے پر لعنت کہی کہ اہل بصیرت کی نظر میں جھوٹے پر اس کا اثر اسی وقت نمایاں تھا، اور اس کی قبولیت کے آثار ایک جہان دیکھ رہا تھا۔ قادیانی کو یہ روز بد ایسی سخت ذلت ساتھ لے کر پیش آ گیا جو اس نے اپنی لعنت میں جھوٹے کیلئے اپنے منہ سے کہی تھی۔ ۵، جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۹ ذی قعد ۱۳۱۰ھ کو یہ گپ قادیانی نے لگائی تھی جس کی مدت اسلامی تاریخ کے مطابق ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ کو پوری ہو چکی۔ اس وقت مرزا کی طرف سے یہ عذر ہوا کہ گو ہم اسلام کے مدعی ہیں لیکن یہاں ہماری مراد انگریزی مہینے ہیں۔ خیر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو وہ بھی ہو چکی۔ آدھی رات گذر کر آج ۶ تاریخ کا دن ہے اور آتھم مذکور چنگا بھلا زندہ موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔کوئی شخص بن آئی نہیں مرسکتا، خواہ اپنے ہاتھ سے اپنے مرنے کی کوشش کرے۔ پھر کسی کی تدابیر علمی، عملی، سحر، مسمریزم وعمل الترب وغیرہ سے کیا ہوسکتا ہے۔لودھانہ کے پرانے مسیحی پادریوں نے یہاں کے مرزائیوں (نئے مسیحیوں) کوخوب شرمندہ کیا اوران کی روزمرہ کی لن ترانیوں پرخوب فضیحت کی کہ وہ منہ چھپا کراپنے اندر جا گھسے۔ یہ توان کو حق تھا جو چاہتے کرتے کیونکہ قادیانی اپنے لئے سب سزائیں منظور کر چکا ہے،اس کے چیلے بھی اس کے مستحق ہیں۔ پرانے مسیحیوں نے کچھ بے جاالفاظ بحق اسلام بھی اس خوشی میں آکر لکھ مارے جوان کے بے جاتعصب پردلالت کرتے ہیں۔اس مباحثہ میں کوئی مسلمان،عیسائیوں کے مقابل نہ تھا۔تماشائی ہونااور بات ہے، یوں تو ہندوبھی شریک ہوں گے۔نہائت افسوس ہے کہ قادیانی کا خالہ زادسالہ جوتھوڑی مدت سے پرانے مسیحیوں میں ملا ہے،اس جھگڑے کا نام مسیحیوں اورمحمدیوں کا جنگ مقدس رکھے۔ یہ خود نیا مسیحی اور مسلمانوں کا فتوی اپنے نئے مسیح کے حق میں دیکھ چکا تھا۔اور کچھ نہیں تو پادری کلارک کا اشتہار تو دیکھا ہوگا۔جو اہل جنڈیالہ کیلئے مشتہر ہو چکا ہے۔

(اوراس اشتہار کے اخیر میں سعدی لودیانوی کی نظمیں اورغزلیں ہیں جن کواہل اسلام کمال شوق سے پڑھتے ہیں۔ازاں جملہ چندابیات یہاں نقل کئے جاتے ہیں)

در جوّ سماء چند بتا بد شررے چند
درباغ بماند شجرے بے ثمرے چند
مرزا توئی الحق فرط اعور دجال
گشتند دوان درپس توکور وکرے چند
تصدیق نصاری ویہود ازعجب نیست
دجالی و دجال دہد شان پرے چند
گرفت یکے در یتیم آملے ازوے
درسلک غزل سفت جوصائب گہرے چند
بنما بصاحب نظرے گوہر خود را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی نتوان گشت بتصدیق خرے چند

مولانا بٹالوی کہتے ہیں کہ اس اشتہار کی نثر و نظم بلکہ عنوان ہی بتا رہا ہے کہ یہ عیسائیوں کے دعوی فتح بمقابلہ اسلام کا ردّ ہے، نہ کہ اسلام پران کے فتح پانے کا اثبات۔

☆ پانچواں اشتہار اس عنوان کا ہے:

فتح اسلام بہ شکست قادیانی ناکام

اس کو بھی سعدی لودہانوی و دیگر مسلمانان لودیانہ نے شائع کیا ہے اس کا عنوان صاف بتا رہا ہے کہ اس اشتہار کے مشتہرین نے قادیانی کے جھوٹا ہونے کو اسلام کی فتح قرار دیا ہے، نہ عیسائیوں کی فتح بمقابلہ اسلام۔ اس اشتہار میں قادیانی کے اس عذر مصداق عذر بدتر از گناہ کا جو دوورقہ اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے اس نے شائع کیا ہے، کمال خوش اسلوبی سے جواب دیا ہے۔ یہاں اس اشتہار سے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں۔

ارے او بے وفا غدار مرزا۔ ارے پرفتنہ و مکار مرزا

مسیح کاذب و مہدی کذاب۔ سراپا جھوٹ کے انبار مرزا

تیرا چھوٹا سا منہ اتنی بڑی بات۔ نہ ہو کیونکر ذلیل و خوار مرزا

پڑیگی ہر طرف سے تجھ پہ لعنت۔ بس اب ہر وقت رہ طیار مرزا

ذرا خوش ہو کے گھر جا کر دکھانا۔ گلے میں لعنتوں کا ہار مرزا

خفامت ہو کہ عبدالحق سے تو نے۔ طلب کی تھی یہی پھٹکار مرزا

نشانہ کیسا اس تیر دعا کا۔ ہوا تیرے جگر سے پار مرزا

تجھے روتے ہی گذرے پندرہ ماہ۔ ہوئی حالت یہ تیری زار مرزا

ولے پھر بھی نہ مرنے پایا آتھم۔ وہ ہے پہلے سے بھی طیار مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رگ جان کاٹنے آیا تھا تیری۔ستمبر کی چھٹی کا تار مرزا
کہاں ہیں سیالکوٹی واحد العین۔ترا مداح کج رفتار مرزا
کہاں ہے تیرا نوردین و احسن۔ فصیح درامد طرار مرزا
مصیبت ہر طرف سے تجھ پہ آئی۔انہیں سے کر تو استغفار مرزا

ولہ ایضاً

غضب تھی تجھ پر ستمگر چھٹی ستمبر کی۔نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے قادیانی جھوٹا مرا نہیں آتھم۔گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی
تیرے حریف کو فیروز پور سے لائی۔یہ ریل ہے جو تیرا اخر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چھپا رہے تھے کہ تھا تیرے مریدوں پر محشر چھٹی ستمبر کی
یہ لودیانہ میں مرزائیوں کی حالت تھی۔کہ جینا ہو گیا دوبھر چھٹی ستمبر کی
سوا برس کے تھے امیدوار سب مایوس۔مرید اعرج واعور چھٹی ستمبر کی
مسیح و مہدی کذاب نے منہ کی کھائی۔یہ کہتے پھرتے تھے گھر گھر چھٹی ستمبر کی
ہے روسیاہ مثل مسیلم واسود۔ملاحدہ کا وہ رہبر چھٹی ستمبر کی
یہ قادیانی کی تذلیل کس لئے تھی؟ جو نہ تھا مباہلہ کا اثر چھٹی ستمبر کی

چھٹا اشتہار اس عنوان کا ہے:

نئے اور پرانے عیسائیوں کی جنگ مکدّر کے نتیجے پر محمدیوں کا ریویو

اس کو میاں امام الدین صاحب ساکن لاہور محلّہ گیلانیاں نے شائع کیا ہے اور اس میں اول سے آخر تک عیسائیت ہی پر لے دے ہوئی ہے، مرزا قادیانی کی بھی حسب ضرورت خدمت کی گئی ہے۔اس کے ابتدائی فقرات کا خلاصہ یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد سعید مسیحی صاحب کو واضح ہو کہ تمہارا اشتہار بنام مسیحیوں اور محمدیوں کی جنگ مقدس کا نتیجہ، ہماری نظر سے گذرا۔ جو کچھ تم نے قادیانی صاحب کی نسبت لکھا ہے، اس سے ہم کو کچھ سروکار نہیں، کیونکہ ہم خود اس تمہارے جنگ وجدال سے پہلے ہی قادیانی کو دجال، مردود، کاذب، بے ایمان وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور وہ بالکل محمدی نہیں۔ اور تمہارا کروڑ ہا اہل اسلام (جو اس کو ایسا ہی جانتے اور سمجھتے ہیں) طرف سے (اس قادیانی کو) مناظر قرار دینا سراسر نادانی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ اور اس کی ہار جیت کو کل اہل اسلام کی ہار جیت تصور کرنا، اس سے بڑھ کر حماقت کی نشانی ہے۔،

شیخ الاسلام پوچھتے ہیں کہ ناظرین بتاؤ (اس اشتہار میں) عیسائیوں کی تائید ہے یا ان کا سراسر رد ہے۔

ساتواں اشتہار اس عنوان کا ہے:

مرزائی الہام اور مسیحی تعلیم پر مختصر ریمارک

جس کو غلام احمد صاحب اخگر ساکن کٹرہ بھنگیاں امرتسر نے شائع کیا ہے۔ اس کے نصف حصہ میں قادیانی کے عذر بدتر از گناہ کا، جو دوورقہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے اس نے شائع کیا ہے، جواب ہے اور نصف حصہ میں پرانے عیسائیوں پر لے دی گی ہے۔

آٹھواں اشتہار اس عنوان کا ہے:

غلام قادیانی اور اس کے الہام شیطانی

یہ اشتہار ضمیمہ اخبار درّۃ الاسلام لاہور میں شائع ہوا ہے۔ اس میں پہلے مرزا قادیانی کی خبر لی ہے، پھر پرانے عیسائیوں پر لے دے کی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس قسم کے اور بھی اشتہار اہل اسلام کی طرف سے شائع ہوئے۔ اور ان میں سے کسی اشتہار میں عیسائیوں کی فتح بمقابلہ اسلام تسلیم نہیں کی اور نہ اس پر کسی مشتہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مسرت ظاہر کی ۔اس دعویٰ میں قادیانی نے مسلمانوں پر افتراء کیا ہے۔

اخبارات بر انجام آتھم

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ بتاتے ہیں کہ ہندوستان کے اکثر اخبارات (اسلامی اور غیر اسلامی) نے آتھم والی پیش گوئی کے دروغ ہونے پر مرزا غلام احمد قادیانی کو دروغ گو قرار دیا اور اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی فتح یابی کا اعتراف اور اس پر مسرت کا اظہار کیا۔کسی نے اس مقابلہ میں عیسائیوں کو مسلمانوں پر فتح یاب نہیں کیا۔اس مقام میں صرف چند اسلامی اخباروں کے مضامین کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

جریدہ روزگار، مدراس

اس نامور اور مشہور اخبار دکن و مدراس نے پرچہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیش گوئی کے متعلق لاہور کے ایک اخبار سے جو مضمون نقل کیا ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے:

مرزا صاحب کی پیش گوئی کے غلط ثابت ہونے پر سنا ہے کہ ان کے معتقدین کو بہت رنج اور پریشانی ہوئی ہے اور وہ بہت شکستہ دل ہو گئے ہیں اور واقعی انہیں ہونا بھی چاہیے کیونکہ ان کے مریدوں میں سے ہر ایک کے دل میں یہ بات اچھی طرح بیٹھ گئی تھی کہ پیش گوئی ضرور صحیح ہوگی اور عبداللہ آتھم مریں گے اور ضرور مریں گے۔زمین و آسمان ٹل جائیں گے اور یہ پیشین گوئی نہ ٹلے گی۔مگر افسوس ہے کہ پیشین گوئی صحیح نہ نکلی اور اس پر مخالفین مرزا صاحب کو بہت کچھ مضحکہ اڑانے کا موقع ملا۔۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس پیشین گوئی کی میعاد پوری ہوئی اور ۶ ستمبر کو صبح ساڑھے سات بجے عبداللہ آتھم صحیح وسلامت فیروز پور سے لاہور پہنچے اور ۸ بجے کی گاڑی میں امرتسر کو روانہ ہو گئے جہاں عیسائیوں نے بڑا بھاری جلسہ کیا اور حد سے زیادہ خوشی منائی۔

اب عوام کی نظریں اس بات کی طرف لگی ہوئیں تھیں کہ مرزا صاحب اپنی اس صداقت پر کیا ارشاد فرمائیں گے۔چنانچہ مرزا صاحب نے لوگوں کے انتظار کو رفع کر دیا ہے اور انہوں نے اس معاملہ پر ایک تقریر شائع کر دی ہے۔اس کو طول ہونے کے باعث تو ہم بلفظ شائع نہیں کر سکتے مگر خلاصہ اس کا یہ ہے (اس کے بعد قادیانی کے عذر بدتر از گناہ کا خلاصہ، جو مضمون آئندہ میں منقول ہوگا، نقل کر کے کہا ہے) مرزا صاحب اس معاملہ میں خواہ کچھ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں اور عیسائی صاحبان اس کا خواہ کچھ ہی جواب دیں، مگر اسلام قدیم کے ماننے والے کبھی اس کو اسلام کے متعلق نہیں سمجھیں گے ۔ کیونکہ ان کو مرزا صاحب کی نہ اس پیش گوئی پر اعتقاد تھا اور نہ اس تقریر پر یقین اور اعتقاد ہے ۔ اسلئے عیسائیوں کو اس گھمنڈ میں نہ آ جانا چاہیے کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی صحیح نہ نکلنے پر وہ اسلام پر فتح یاب ہو گئے ۔ یہ پیشینگوئی کا معاملہ خاص مرزا صاحب کی ذات سے متعلق تھا جن کو مثیل مسیح ہونے کا دعوی تھا اور جس کو تنے چندان کے مریدوں کے راسخ الاعتقاد مسلمانوں نے اس وقت تک ہرگز نہ مانا اور نہ آئندہ مانیں گے ۔

سراج الاخبار : جہلم

اس اخبار کے پرچہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء میں مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر اور پھر اس جھوٹا ہونے کے بعد عذر بدتر از گناہ کرنے پر جو مضمون شائع ہوا ہے اس کی عبارت یہ ہے:

مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت جس صراحت و وضاحت سے بالکل خلاف واقع اور سراسر غلط نکلی ہے، اگر مرزا صاحب کو کچھ بھی شرم و حیا ہوتا، تو یقین تھا کہ وہ صاف الفاظ میں اپنی غلطی اور سہو و خطا کا اقرار کر لیتے، اور بے چارے الہام کو بدنام اور مضحکہ طفلان نہ بناتے ۔ مگر اب جو انہوں نے اپنی پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک تقریر فتح اسلام کے بارے میں مختصر تقریر کے عنوان سے شائع کی ہے، اور جس کی دو کاپیاں قادیان سے ہمارے پاس بھی پہنچی ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب صرف چالبازی، دھوکہ دہی اور بے جا تاویلیں کرنے میں ہی یگانہ آفاق نہیں ہیں، بلکہ پرلے درجے کے ڈھیٹھ اور بے شرم اور سچ مچ: شرم چہ کنی ست کہ پیش مردان بیاید، کے مصداق بھی ہیں ۔

(پھر اس عذر بدتر از گناہ کا خلاصہ، جو آئندہ مضمون میں بیان ہو گا، نقل کر کے اس کا دنداں شکن جواب دیا ہے اور اخیر مضمون پر کہا ہے)

ہماری دانست میں مرزا صاحب کو چاہیے کہ مرزا احمد بیگ صاحب کے داماد کی پیش گوئی کی نسبت ابھی سے کوئی تاویل گھڑ کر شائع کر دیں کیونکہ اس کی میعاد کے ختم ہونے میں بھی صرف چند روز باقی رہتے ہیں ۔ اور وہ نوجوان اس وقت مزے سے راولپنڈی میں دندنا رہا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفادار ، لاہور

اس اخبار کے پرچہ ۱۵ ستمبر میں بڑا بسیط مضمون ہے جس میں قادیانی اور پرانے عیسائیوں، دونوں کی اچھی خبر لی گئی ہے۔اس کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کی پیشین گوئی اور مسٹر عبداللہ آتھم کی مذہبی صداقت

سچ کہنے میں بدترین خطرات، جھوٹ کہنے میں ضمیر پر بدنما دھبہ۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا سامعاملہ۔ پس جھوٹ سے گریز اور توبہ ہزار توبہ، ہاں راستی موجب رضائے خداست۔ مرزا قادیانی کی مسٹر عبد اللہ آتھم کی نسبت پہلی پیش گوئی غلط، اغلط، جھوٹ اور سراسر جھوٹ ثابت ہونے پر بعض عام اور بازاری لوگ ناواقفیت سے اسلام پر برسے، نامعقول فقرات اور اعتراض ہوتے ہیں۔ اور خاص لوگ، مگر غیر مذہب والے، متانت سے اپنے دلی مذہبی تعصب کے خیالات کے ظاہر کرنے میں اپنا زور قلم دکھا رہے ہیں جو بے شک زبردستی اور غلطی کر رہے ہیں۔ پہلے خیال کے لوگ مذہبی امور سے ناواقف ہیں، مگر دوسرے واقف ہو کر اسلام کی تحقیر پر وضعداری سے کمر بستہ ہیں۔ ہم دونوں خیالات والوں کی علت مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئی سمجھتے ہیں۔ نہ کچھ اور، جس کی وجہ سے ہم بلا تامل اصول مذہب اور مذہبی اشتغال کی وجہ سے ایسا کہنے میں دریغ نہیں کرتے کہ اسلام ایسے صادق مذہب اور اسلام کے نبی مخبر صادق پیغمبر ﷺ کے اصول مذہب کو بدنام اور ان کی تحقیر کرنے والا مرزا قادیانی ہے، نہ کوئی اور۔ جس کے بعد ہم ایسا کہنے میں بے اختیار ہیں کہ او مرزا، او قادیانی! او جھوٹے مسیح! او غلام! احمد کے پاک اور صادق اصول کو اپنی دروغ گوئی سے بدنام کرنے والے! او یا عبدالدراہم والدنانیر مرزا! خداوند تجھے تیری بدنیتی اور تیری جھوٹی پیش گوئی کے صلہ میں اور تو خیر مگر کم از کم تیری جھوٹی پیش گوئی کے نتیجہ کے تمام فقرات کا تجھ پر ہی خاتمہ کر کے تمام دنیا میں تجھے عبرت مجسم بنا کر اسلام کی صداقت کی زیادہ ترصریح نظیر قائم کرے اور عام طور پر جتلا دے کہ تیری ایسی بدنیتی اور شہرت پسندی کے خیال سے ایسی جھوٹی پیش گوئی کرنے والے دنیا میں ایسے ذلیل ہوا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیر ہند، سیالکوٹ

اس اخبار کے پرچہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء میں ایک کھلی چٹھی بنام مرزا قادیانی چھپی ہے، جو بلفظہ درج کی جاتی ہے:

مرزا صاحب! اگر چہ آپ پر لعنت کی بوچھاڑ تحریراً وتقریراً ہر لحظہ، بلکہ ہر دم پڑ رہی ہے، اگر چہ علماء آپ کی تکفیر کر چکے، عوام تکذیب اور غیر اقوام تذلیل وتضحیک، اگر اس نازک وقت میں آپ کا کوئی ساتھ نہیں دے سکتا مگر میں از راہ ہم دردی وغم خواری آپ کے دل کو بڑھانے کیلئے آپ کو اس مشہور انگریزی فقرہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں، جس کے الفاظ یہ ہیں ٹرائی ٹرائی اگین Try, try again، یعنی اگر اس دفعہ کوئی کامیابی نہیں ہوئی، تو نہ سہی، دوسری دفعہ سہی۔ اگر دوسری دفعہ بھی ناکامی رہی، تو چلو بلا سے، تیسری دفعہ ہی سہی۔ آپ نے سنا نہیں کہ گر گر کر ہی سوار ہوا کرتے ہیں۔ چلو اگر بجائے بیٹا کے، بیٹی ہو پڑی، تو کیا؟ اگر ۲۱، اگست ۱۸۹۴ء کو احمد بیگ کی بیٹی والا الہام نہیں پورا ہو سکا تو نہ سہی۔ اب اگر آتھم صاحب کی موت کا الہام باطل ہو گیا تو کیا؟ آپ تو ماشاء اللہ مرد ہیں، شرم وحیا کو بالائے باق رکھیں۔ یہ زنانہ وصف آپ جیسے مردوں کے شایان حال ہی نہیں ہے۔ نشنیدہ کہ گفتہ اند: شرم چہ کنی ست کہ پیش مردان بیاید

آپ اپنے الہامات یکے بعد دیگرے ضرور شائع کرتے جاویں اور کسی کی چنین اور چناں کی طرف خیال تک نہ کریں، خواہ وہ سب کے سب اسی طرح یکے بعد دیگرے جھوٹے نکلتے جاویں۔ غرض آپ ہمت نہ ہاریں اور جھٹ پٹ کوئی اور تازہ الہام شائع کر دیویں۔ دیکھتے نہیں آپ کیا تھے اور کیا بن گئے؟ یہ سب ہمت اور استقلال کا نتیجہ ہے۔ آپ ماشاء اللہ پہلے محض امی تھے۔ آپ عالم بنے۔ پھر درجہ بدرجہ مؤلف، مصنف، مجدد، ملہم، حارث، مہدی دوراں، مسیح الزماں، مثیل مسیح، مہدی منتظر، مسیح موعود، احمد، مثیل محمد۔ حتی کہ آئینہ کمالات میں آپ خود خدا بن بیٹھے۔ زمین وآسمان وما فیھا کے خالق ومدبر وغیرہ۔ مرزا صاحب بڑے بڑے کام تو آپ نے بھگتا لئے ہیں، اب مسٹر آتھم کے الہام کے جھوٹا نکلنے پر آپ نے ہمت ہار دی تو بس تر کی تمام شد۔ آپ کا پرانا اور سیالکوٹ میں سب سے پہلا یار غم خوار۔ ابو المسیح احمد انکم ٹیکس کلارک ضلع سیالکوٹ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیر ہند کے پرچہ یکم اکتوبر ۱۸۹۴ء میں ایک مضمون شائع ہوا جسکا عنوان تھا

مرزائیوں اور عیسائیوں کی لڑائی

فریقین کی گمراہی، اسلام کی سچائی

مرزائیوں کی روسیاہی، بعدش، کمال درجہ کی بے حیائی

اس مضمون میں پرانے عیسائیوں اور قادیانی دونوں کی اچھی طرح خبر لی گئی ہے اور جو بات عنوان میں کہی ہے وہ خوب ثابت کر دکھائی ہے۔

نور علی نور، لودھیانہ

اس اخبار کے دو ایڈیٹر ہیں۔ایک مسلمان سنی (مولوی نور محمد حقانی) دوسرا مرزائی (میاں الہ دین جلد ساز)۔

سنی اڈیٹر نے پرچہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ میں: مرزا کی پیش گوئی غلط ہونے کا باعث، عنوان قائم کر کے پہلے یہ عذر کیا اور کہا کہ اگر چہ ہم قبل از وقت اپنے اکثر احباب سے مرزا کی پیش گوئی غلط ہونے کی نسبت رائے قائم کر چکے تھے، مگر بپاس خاطر میاں الہ دین درج اخبار کرنے کو ایک وقت معین پر ملتوی رکھا تھا، جس کو اب بارہ تیرہ روز ہوئے اور اس عرصہ میں مرزا اور اس کے چیلوں سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا (یہ الفاظ سنی ایڈیٹر صاحب کے مشعر ہیں کہ میاں الہ دین مرزائی ہونے کی وجہ سے سنی اڈیٹر کو اس پیش گوئی کے برخلاف رائے ظاہر کرنے سے مانع رہے۔ ورنہ وہ پہلے ہی یہ رائے شائع کر دیتے)۔

اس کے بعد سنی ایڈیٹر نے اس پیش گوئی کا غلط و دروغ ہونا اور قادیانی کا عامل عمل مسمریزم (مگر ناقص و نا تجربہ کار) ہونا ثابت کیا۔ اور اس کے عذر کا (جو اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۳ء میں اس نے شائع کیا ہے) عذر بدتر از گناہ ہو نا ثابت کیا ہے۔ عیسائی مرزائی اڈیٹر (میاں الہ دین کو اس پیش گوئی کے برخلاف رائے ظاہر کرنے کے بعد عیسائی مرزائی کہنا شائد اس سوال ناظرین کا محل ہوگا کہ وہ تو قادیانی کے عقائد جدیدہ سے تبری ظاہر کر رہے ہیں۔ پھر ان کو عیسائی مرزائی کیوں کہا گیا؟ اے حضرات ناظرین باتمکین، اس کی دو وجہ ہیں۔ اول ان کا وہی قول ہے جو بیان قادیانی کے جواب میں انہوں نے کہا ہے اور متن میں منقول ہے اور وہ ہم کو ایک معزز اور معتبر سنی مسلمان کے ذریعہ سے پہنچا ہے۔ دوسری وجہ یہ قول خداوندی ہے انّ الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لّم یکن اللہ لیغفر لھم و لا لیھد یھم سبیلاً ۔ نساء ۔ ع ۲۰ ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولئک مع المومنین ۔نساء۔ع ۲۱،کہ جولوگ ایمان لائے، پھر کافر ہوئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہوئے، پھر اس کفر میں بڑھ گئے، خدا ان کو نہ بخشے گا اور نہ ہدایت کرے گا۔مگر ان کو جو تائب ہوئے اور انہوں نے اس فساد کی اصلاح کی اور اپنے دین کو خالص کر لیا وہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں۔

اور میاں الہ دین کا یہ حال ہے کہ لودہانہ کے رہنے والوں پر مخفی نہیں ہے کہ وہ پہلے مسلمان تھے، پھر عیسائی مرزائی ہوئے۔ پھر جب سید عباس علی صاحب مرحوم ومغفور، مرزا قادیانی کے پنجہ سے نکل کر تائب ہوئے، تو ان کے ساتھ میاں الہ دین بھی تائب ہوئے اور اسلام میں آ گئے ۔جب وہ امرتسر کے مباحثہ عیسائیوں میں شامل ہوئے تو مرزا قادیانی کے ملحدانہ اصول اور تقاریر سن کر بے علمی وناواقفی کے سبب ان کی رال ٹپک پڑی اور پھر عیسائی مرزائی ہوئے ۔اور اس میں ایسے بڑھے کہ اخبار بھی قادیانی کے کمالات کا فوٹو بنا دیا جس کے سبب سے مسلمانان قصبہ روپڑ وغیرہ نے خریداری اخبار سے انکار کر دیا۔اب اس پیش گوئی سے قادیانی کی روسیاہی دیکھ کر اور چاروں طرف کی لعنت ملامت سے ..پھر مسلمان ہونے کا دعوی کر رہے ہیں لہذا الحکم آیہ منقولہ بالا ان کے اس اسلام کا اعتبار نہیں جب تک کہ وہ ایک مدت تک قادیانی کے عقائد وغیرہ کا علانیہ مجلسوں میں اور اخبار میں اسی طور پر رد نہ کریں جس طور پر اس کے محامد وفضائل بیان کر چکے ہیں اور الا الذین تابوا و اصلحوا کا پورا مصداق نہ بن جائیں) نے اس پیش گوئی کے جھوٹ ہونے پر اسکے برخلاف اشتہار دینا چاہا تو لودیانہ کے حواریان قادیانی اس کے گرد ہو گئے اور بولے کہ ہم نے سنا ہے کہ تم حضرت اقدس (اکذب) کے برخلاف اشتہار دینے والے ہو۔اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب مرزائی نے کہا کہ میرا عقیدہ تو وہی ہے جو آپ کو معلوم ہے، مگر کیا کریں شہر کے لوگ بہت دق (تنگ) کرتے ہیں۔ان دق کرنے والے مسلمانوں خصوصاً نور علی نور کے خریداروں کے پاس خاطر اور خوف سے اپنے اسی پرچہ ربیع الاول میں یہ مضمون شائع کیا جو بعینہ آپ کے الفاظ سے (مگر بحذف واختصار) نقل کیا جاتا ہے۔آپ لکھتے ہیں:۔

جنگ مقدس کی پیش گوئی کا خاتمہ

مرزا صاحب نے مباحثہ امرتسر میں مسٹر عبداللہ آتھم کے پندرہ مہینے کے اندر اندر مرنے کی جو پیش گوئی کی تھی اس کے اخیر مرزا صاحب نے خود ہی بطور فیصلہ یہ اقرار کیا ہے۔(اس کے بعد اڈیٹر مرزائی نے وہ عبارت قادیانی پرچہ جنگ مقدس سے نقل کی ہے جو اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۶ کے صفحہ ۳۵ میں منقول ہے)(اس کے بعد کہا ہے)

اب چونکہ اس پیش گوئی کی میعاد گذر کر بارہ تیرہ روز ہوئے اور عبداللہ آتھم عیسائی اب تک زندہ اور بالکل تندرست ہے اور مرزا صاحب نے اپنے اشتہار فتح الاسلام میں جو تاویل کی ہے وہ بالکل قابل اطمینان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ پس اب ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ المرء یؤخذ باقرارہ آدمی اپنے اقرار کے سبب آپ گرفتار ہوتا اور پکڑا جاتا ہے۔ اور ہم مرزا صاحب کے عقائد جدیدہ (یعنی اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینا) کو نہیں مانتے۔ ہمارے وہی عقائد ہیں جو پیغمبر ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام اور سلف صالحین فرقہ اہل سنت والجماعت سے برابر اب تک منقول اور متواتر ہیں۔ والسلام۔ العبد۔ کمترین الہ دین جلد ساز لودیانوی واڈیٹر نور علی نور

کپورتھلہ اخبار

اس اخبار کے پرچہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء میں بیان کیا ہے کہ

مرزا قادیانی نے عیسی ہونے کا دعوی کیا تو اس پر اعتراض ہوا کہ دجال ابھی نکلا ہی نہیں عیسی مسیح کیوں نازل ہوا؟ تو اس نے پادریوں کو دجال قرار دیا۔ اور یہ دعوی کیا کہ اسی دجال کے قلع قمع کو خدا نے مجھے نازل کیا ہے تا کہ سحر فرنگ کا موم کا بت آسمانی اعجاز کے پتھر سے توڑ دیا جائے اور چند سادہ لوحوں کو اپنا گرویدہ بنا کر تھوڑے عرصہ میں ایک جمیعت بہم پہنچا کر اپنے قرار دادہ دجال کے مقابلہ کیلئے دمشق (قادیان) سے نکلا اور امرت سر میں اس کے مقابلہ میں صف آراء ہوا۔ آخر پندرہ دن میں یہ فیصلہ ہوا کہ عین غروب آفتاب کے وقت مسیح کے لشکر پر ہزیمت پڑی اور اس کے جان نثار سر پر پاؤں رکھ کر میدان سے بھاگے اور بجائے اس بات کے دجال مسیح کے ہاتھ سے باب لدّ پر قتل ہو، مسیح آپ ہی دجال کے ہاتھ سے سخت مجروح ہو کر بھاگ کر دمشق (قادیان) میں جا چھپا۔ اگر چہ مرزا قادیانی ایسے زبردست حریف کا مقابلہ کرنے سے تمغات لعنت کا مستحق تو ہو گیا، لیکن افسوس ہے کہ وہ اس زخم کاری سے جانبر نہ ہوگا۔...

اب اے مقدس حوارېین فرمائیے! کیا اسلام صدہا سال سے مسیح کے زیر سایہ اسی فتح و کامیابی کا انتظار کر رہا تھا جو آج کل آپ کے مسیح کو نصیب ہوئی ہے؟ کیا سحر فرنگ کا موم کا بت اسی طرح توڑا جاتا ہے۔ کیا بت پرستی کی بنیادیں ہی اکھاڑی جایا کرتی ہے۔ اتّقو الله اتّقو الله اتّقو الله ۔ اور یہ بھی فرمائیے کہ یہ شکست و ندامت جو آپ کے مسیح کو دجال کے مقابلے میں حاصل ہوئی ہے، اس کا کسی حدیث میں ذکر ہے کہ مسیح موعود صرف قتل دجال اور ترقی اسلام کے واسطے نازل ہوگا اور دجال کے مقابلہ میں ذلیل ہوگا، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے متبعین جو مقبولان بارگاہ ایزدی ہوں گے، اسے دمشق میں دشمنوں کے پنجہ میں چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کو بھاگ جائیں گے اور اپنے امام کو دشمن کے رحم پر چھوڑ دیں گے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ ایسا کسی پیشگوئی میں نہیں بلکہ اس کے خلاف معاونین مسیح کی جان نثاری، اسلام کی شرطیہ فتوحات اور دجال کی شکست وقتل کی بشارتیں جا بجا پائی جاتی ہیں، جو بے شک اپنے وقت پر ظہور میں آئیں گی۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو قادیانی مسیح ہے، نہ ملہم، نہ مجدد۔ بلکہ یہ سارے جھگڑے دنیا طلبی کے واسطے ظہور میں آئے۔ الحمدللہ کہ اس شکست سے اسلام کو کچھ بھی تعلق نہیں، کیونکہ مرزا کو اسلام کی طرف سے وکالت یا نیابت کی کوئی سند نہیں ملی ہوئی تھی جس سے اس کی شکست اسلام سے منسوب ہوسکے، بلکہ اسلام نے تو اس کو پہلے ہی مطرود اور مردود کر دیا تھا۔ اب اگر کوئی متعصب و ناحق شناس، مرزا کی شکست وذلت کو اسلام سے منسوب کرے تو وہ خود ذلیل در ذلیل سمجھا جائے گا۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالوی فرماتے ہیں کہ اس قسم کے مضامین دیگر اسلامی اخبارات (پیسہ اخبار۔ ملا دو پیادہ، وغیرہ) میں بھی درج ہیں۔ غیر اسلامی اخبارات کا انتخاب ہمارا مقصود ومطلوب نہ تھا مگر دو باتیں (ایک بے انصاف عیسائیوں کو، دوسرے گورنمنٹ کو) جتانے کی غرض سے ہم دو تین غیر اسلامی اخبارات کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

ایک بات (جو عیسائیوں کو جتانے کے لائق ہے) یہ ہے کہ غیر اسلامی اخبارات خصوصاً عیسائی اخبار نور افشاں نے مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے جھوٹے ہونے سے اسلام کو جھوٹا نہیں کہا۔ یہ ان بے انصاف عیسائیوں کو عبرت وہدایت کا موجب ہوسکتا ہے جو مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کو اسلام کا جھوٹا ہونا کہہ رہے ہیں۔ دوسری بات (جو گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ہے) یہ ہے کہ غیر اسلامی اخبارات نے اس حرکت بے جا قادیانی کو مؤاخذہ عدالت کے لائق قرار دیا ہے۔

کوہ نور لاہور

لاہور کا پرانا اخبار کوہ نور ۱۱ستمبر ۱۸۹۴ء کے پرچہ میں اس پیشگوئی کا جھوٹ ہونا ثابت کر کے لکھتا ہے: ہم یہاں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر عیسائی اس پیش گوئی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے خیال کریں تو ان کی سخت غلطی ہوگی کیونکہ مرزا قادیانی اپنے اعمال وافعال کا خود جوابدہ ہے، نہ کہ اسلام۔ معدودے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند آدمیوں کے سوا ہندوستان کے تمام اہل اسلام مرزا قادیانی کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی پیش گوئیاں خود مسلمانون کے نزدیک مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔

۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح کو عبداللہ آتھم فیروز پور جاتے ہوئے تھوڑی دیر کیلئے لاہور ریلوے سٹیشن پر ٹھہرے تھے۔ بہت سے لوگ کمال اشتیاق سے ان کو دیکھنے گئے تھے جنہوں نے ان کو صحیح وسلامت دیکھ کر خوشی ظاہر کی ۔فوراً یہ خبر لاہور میں پھیل گئی۔ عام جوش مسرت اور خوشی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۶ ستمبر کا دن مسلمانان لاہور کیلئے عید سے کسی طرح کم نہ تھا۔ بالفرض مرزا قادیانی کی پیش گوئی صحیح بھی نکلتی تو پھر بھی ان کو ایک نجومی یا رمال سے زیادہ وقعت نہیں دی جاسکتی تھی کیونکہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نجومیوں کی پیش گوئیاں صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ مرزا صاحب نے اعلان دیا تھا کہ اگر یہ پیشینگوئی غلط نکلے تو میرے گلے میں رسہ ڈال کر تشہیر کیا جائے اور پھانسی پر چڑھایا جاوے وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کو اس بات کا یقین ہے کہ برٹش عہد سلطنت میں کوئی ان کے گلے میں رسہ ڈالنے نہیں آئیگا، پھانسی کا تو کیا ذکر ہے۔ لیکن اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو وہ کم سے کم تخویف مجرمانہ کے ضرور مرتکب ہوئے ہیں اور عبداللہ آتھم، ملک پر احسان کریں گے اگر وہ اس ملہم کاذب کو عدالت کے کٹہرے میں لا کر کھڑا کریں گے واقعی یہ امر نہایت غیر مستحسن ہے کہ ایک شخص کو پوری آزادی دی جاوے کہ وہ خوفناک پیشگوئیوں سے لوگوں کو ڈراتا پھرے۔ یہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سلطنت کی برکت ہے کہ مسیح ومہدی تو کیا، اگر کوئی خدائی کا دعوی بھی کرنے لگے، تو کسی کو اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ ایران اور روم تو اسلامی سلطنتیں ہیں، روسی عملداری میں بھی ایسے مدعیان خرد کیلئے سائبیریا موجود ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس اخبار میں جو اس آزادی کو غیر مستحسن قرار دے کر پھر اس کو برٹش گورنمنٹ کی برکت کہا گیا ہے اس سے صاحب اخبار کو وہ نور کی مراد بے برکتی ہے۔ اور واقع میں بھی کسی کو اس حدتک آزادی دینا جورعایا اور گورنمنٹ کے جان ومال کو نقصان پہنچاوے، برکت نہیں ہوسکتی۔ بلکہ یہ ناجائز آزادی ہے جس سے گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور عام لوگوں کا گورنمنٹ پر یہ گمان ہوتا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کی طرف دار ہے اسلئے وہ اس (مرزا) کو اس آزادی سے نہیں روکتی اور وہ یہ چاہتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ایسے لوگ تفرقہ انداز پیدا ہوں اور لوگوں میں پھوٹ ڈالتے رہیں۔ اور وہ اتفاق جو گورنمنٹ کے خیال میں سلطنت کیلئے مضر ہے، پیدا نہ ہونے دیں۔ یہ خیال صرف عوام کا ہی نہیں بلکہ خاص پرنسپل اشخاص اور لیڈروں کا ہے جس کو وہ بذریعہ اخبارات مدت ہوئی ظاہر کر چکے ہیں۔ اور عوام تو اس سے زیادہ کہتے ہیں جس کا اظہار پبلک میں مناسب نہیں کیونکہ وہ: مستان را سرود یاد دہانیدن، کا مصداق بنتا ہے۔ ہاں گورنمنٹ پرائیویٹلی دریافت کرے گی تو ہم ظاہر کر دیں گے۔ لہذا گورنمنٹ کا خسروانہ اور منصفانہ فرض ہے کہ اگر عبداللہ آتھم یا کوئی اور صاحب قادیانی کی اس حرکت بے جا پر چارہ جوئی نہ کریں، تو گورنمنٹ خود مداخلت کرے اور اس کو نقصان وایذارسانی اور تخویف مجرمانہ کی سزا دے اور اس سے جو عامہ خلائق میں نقصان پیدا ہونا نہ صرف احتمالی بلکہ یقینی اور واقعی امر ہے، اس کو روک دے۔ جیسے کہ وہ دیگر دھوکہ دینے والوں کو بلا استغاثہ روک دیتی ہے۔ اور اس کی کوئی وجہ نہیں کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز کسی کے پاس فروخت کرے یا جھوٹی دوا دے کر لوگوں کو ضرر پہنچاوے، یا فن طبابت یا جراحی کی آڑ میں کسی کو اس کی موت کی جھوٹی خبر دے کر اس کا مال مارے تو حکومت اس کو مؤاخذہ کرے، اور کوئی جھوٹا الہام بنا کر اس سے لوگوں کو موت سے ڈراوے اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارے تو اس کو گورنمنٹ چھوڑ دے اور ایسی آزادی دے رکھے کہ جس کو وہ چاہے اس الہام سے ڈراوے اور دھمکاوے اور اس کا مال خورد برد کرے۔

اور اگر حکومت یہ عذر کرے کہ لوگ اپنے مالوں کے تصرف میں آزاد و خود مختار ہیں اور اپنے اختیار سے (خوشی سے، خواہ ڈر سے) مال دیتے ہیں، تو اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے تو پھر وہ ان لوگوں کو کیوں روکتی ہے جن کو لوگ اپنی خوشی سے دھوکہ میں آ کر مال دیدیتے ہیں یا انکے ہاتھ سے جانی نقصان پاتے ہیں، اور آخر وہ لوگ دھوکہ باز ثابت ہوتے ہیں۔

اور اگر حکومت یہ عذر کرے کہ الہام کا دعوی کرنا اور اس الہام کے ذریعہ سے اس قسم کی پیشینگوئیاں کرنا ایک مذہبی امر ہے جس میں حکومت مداخلت نہیں کرتی، نیوٹرل رہنا چاہتی ہے، تو اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ پھر حکومت نے ان لوگوں پر کیوں مؤاخذہ کیا اور کیوں ان کو پھانسی دیا، یا توپ کے آگے اڑایا، یا کالے پانی بھجوایا، جنہوں نے اپنے مذہب کے حکم یا بہانہ سے حکومت کا مقابلہ کرنے والوں کا ساتھ دیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قادیانی بھی اس خیال کا آدمی ہے۔ یہ اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۱ میں صاف کہہ چکا ہے کہ نافرمان انسان کا مال اور جان اس کے ملک سے خارج ہوکر خدا کے ملک میں ہو جاتے ہیں۔ پھر خدا جس کو چاہتا ہے ان کے مال و جان کا مالک بنا دیتا ہے اور اس کے ہاتھ سے تلف کراتا ہے۔ اور حکومت کی نسبت اپنے خاص مریدوں کو ہشت سال میعاد کی پیش گوئی سنا چکا ہے، جس کا ہم نے بارہا اس رسالہ میں ذکر کیا ہے۔ اب یہ گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے صرف کافی جمعیت کا منتظر ہے۔ کیا اس وقت بھی حکومت اس مقابلہ کو ایک مذہبی امر سمجھ کر مداخلت سے متوقف رہے گی اور اس مداخلت کو خلاف نیوٹریلٹی سمجھے گی؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ اور یہ امر انصاف کے مخالف ہے کہ جب وہ اپنے الہام اور مذہب کی اجازت سے حکومت پر دست دازی کرے تو اس کو روکا جائے اور جب وہ اسی الہام اور مذہب کے بہانہ سے رعایا کے جان و مال پر دست درازی کرے، تو اس کو مذہبی امر سمجھ کر اس میں دست اندازی نہ کی جائے۔ آئندہ اس امر کو گورنمنٹ خود سوچ لے وہ ہم سے بڑھ کر ایسے امور کو سوچ سکتی ہے۔

نورافشان۔لودیانہ

اخبار نورافشان (جو عیسائیوں کا مشہور اخبار ہے) نے اپنے پرچہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء میں کوہ نور کا مضمون مذکور بطور استشہاد نقل کیا ہے تو گویا امر کو مان لیا کہ جو عیسائی اس پیش گوئی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے سمجھتے ہیں، اور قادیانی کے جھوٹا ہونے کو تمام مسلمانوں کا جھوٹا ہونا بنا رہے ہیں، وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ نیز اسی پرچہ میں اس پر خود یہ ریمارک کہا کہ

ہم لکھ چکے ہیں (یعنی پرچہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء میں ہے) کہ مرزائی پیشگوئی کا پورا ہو جانا مسیحیت کی بطالت کی دلیل کسی صورت نہیں ہوسکتی تھی، اور نہ اس کا پورا نہ ہونا محمدیت کے ابطال کیلئے کوئی دلیل ہوسکتی ہے۔

اور اپنے پرچہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں اپنے عیسائی نامہ نگار سے نقل کیا ہے

مرزا صاحب ہمارے نزدیک آپ کا الہام بہرصورت جھوٹا اور اس کی تاویل باطل ٹھہرتی ہے اور بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ آپ توبہ کریں۔ آپ شوق سے ایسے اشتہار دیویں اور جھوٹوں جتاویں کہ آپ جھوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ٹھہرے۔اور فتح اسلام، فتح اسلام پکارا کریں، لیکن ان سے نہ تو آپ کی روسیاہی دھوئی جاتی ہے اور نہ فتح اسلام ثابت ہوئی ہے۔آپ جیسے اولیاؤں کی باتیں فتح اسلام کی دلیل نہیں ٹھہر سکتیں۔آپ اسلام کو بھی خواہ مخواہ بدنام کررہے ہو، حالانکہ ہم عیسائی نہیں چاہتے کہ آپ کے سبب اسلام کو بدنام کریں۔

اور اپنے پرچہ ۱۲۔اکتوبر ۱۸۹۴ء میں لکھتا ہے

نامہ نگاروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ آئندہ کوئی مضمون مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں بمراد اندراج نور افشان نہ بھیجیں۔غیرت مند و باحیا شخص کیلئے جس قدر اب تک لکھا جا چکا ہے، کافی سے زیادہ ہے، مگر غالباً نامردہ کو ان تحریروں سے کچھ بھی غیرت نہ آئی ہوگی۔پس ایسے شخص کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔درحالیکہ اہل اسلام مرزا قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج، اور مسیحی اس کو ایک کاذب مفتری سمجھتے ہیں، تو اب اس کو اس مہلک طریق میں جو اس نے اپنے لئے اختیار کیا ہے چھوڑ دینا چاہیے اور آئندہ اس کا کچھ ذکر نہ کرنا بہتر ہوگا۔ایڈیٹر۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ان عبارات نور افشاں کو وہ بے انصاف عیسائی جو قادیانی پر فتح یابی کو اسلام پر فتح یابی سمجھ کر اس پر بغلین بجاتے تھے، عبرت و انصاف وحیا کی نگاہوں سے پڑھیں اور اس فتح کے دعویدار اب شرم کریں اور آئندہ اس فتح کو بمقابلہ اہل اسلام فتح نہ کہیں، بلکہ ایک کافر و مرتد خارج از ملت اسلام پر فتح کہیں جیسا کہ ان کے لیڈروں (ایڈیٹر نور افشان اور اس کے عیسائی کارسپانڈنٹوں) نے کہا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس نقل و تلخیص مضامین اخبارات و اشتہارات سے ہماری دونوں غرضیں ثابت ہوئیں، یعنی ثابت ہوا کہ

۱۔قادیانی کی شکست و دروغ گوئی ثابت ہونے کی خوشی جمہوری خوشی ہے۔

۲۔خوشی کرنے والے مسلمانوں نے (بلکہ ہندوؤں اور عیسائیوں نے بھی) اس شکست کو اسلام کی شکست نہیں قرار دیا اور نہ اس پر اظہار مسرت کیا ہے۔قادیانی نے جو مسلمانوں کو اسلام کے مقابلہ میں عیسائیوں کی فتح پر خوشی کرنے کا الزام دیا ہے، اس میں کذب سے کام لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا بٹالوی فرماتے ہیں کہ اب ناظرین کو یہ شوق ہوگا کہ دیکھیں قادیانی اس روسیاہی کو کس طرح اٹھاتا ہے اور اپنے جھوٹ کو کیونکر سچ بناتا ہے۔ اور اس گناہ پر وہ کون ساعذر کرتا ہے جس کو ہم نے کئی جگہ عذر گناہ بدتر از گناہ کہا ہے۔ سو اس کا بیان ہماری تحریر ذیل میں ہے جو مرزا کے اشتہارات، یک ہزار، و دو ہزار، و تین ہزار، و چار ہزار، کے جواب میں لکھی گئی ہے (یہ تحریر جو ہم آئندہ صفحات میں درج کر رہے ۱۸۹۴ء۔۱۸۹۵ء میں لکھی گئی تھی جب ڈپٹی عبداللہ آتھم مرزا صاحب کی پیشگوئی کی میعاد ۱۵ ماہ گذر جانے کے بعد زندہ تھا۔ بہاء)

تجزیہ عذرات بابت انجام آتھم

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی کہتے ہیں کہ مباحثہ امرتسر میں مرزا قادیانی نے مسٹر عبداللہ آتھم کے پندرہ ماہ میں فوت ہوجانے کی پیش گوئی کر کے لکھا ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی، یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزا موت (ایھا الناظرون ان الفاظ کو نہ بھولنا۔ محمد حسین) ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اوٹھانے کیلئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جلّ شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا، آسمان زمین ٹل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جب کہ اللہ تعالی نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہنسی کی جگہ نہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔

یہ عبارت والفاظ قادیانی کے صاف پکار رہے ہیں کہ اگر اس کا مخالف عبداللہ آتھم یا فریق مخالف کے تمام ممبر بسزائے موت جہنم میں نہ جائیں، تو اس (قادیانی) پر خدا کی اس قدر لعنت ہے جو تمام دنیا کے کسی شیطان بدکار لعنتی پر نہیں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم کو یہ دیکھنا چاہیے کہ عبداللہ آتھم یا اس کا تمام فریق مر گیا یا وہ زندہ ہے؟ اور اس کے فریق کے لوگوں سے کوئی ایک شخص بھی زندہ ہے؟

میعاد ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء کو گذر گئی اور عبداللہ آتھم معہ اکثر ممبران فریق خود زندہ ہے۔ اس امر کا اعتراف قادیانی نے خود اپنے اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور اپنے رسالہ انوار الاسلام میں کیا ہے۔ وہ آتھم کو زندہ بتاتا ہے اور ڈاکٹر کلارک اور پادری عماد الدین وغیرہ کو مخاطب کر کے ان دونوں کی حیات کا اظہار و اقرار کر رہا ہے۔ پھر بحسب شہادت عبارت و الفاظ منقولہ بالا اس کی طرف سے اس پر لعنت کی بوچھاڑ ہونے میں کیا کسر ہے؟... ہر آن ہر لحظہ اس پر لعنت کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

ایک سوال یہ ہے کہ اگر قادیانی عبارت مذکورہ بالا مشتہر کر چکا ہے تو پھر وہ اپنا منہ کالا کر کے اپنے گلے میں رسہ ڈال کر اور ایک لعنت کا سائن بورڈ زیب گلو فرما کر اپنے آپ کو مسلمانوں یا عیسائیوں کے حوالہ کیوں نہیں کر دیتا، اس میں اسکو کوئی عذر ہے تو وہ کیا ہے؟

وہ ایک عذر نہیں، کئی اعذار دلآزار ہیں مگر سب کے سب بدتر از گناہ کا مصداق۔ وہ عذرات وہی یا اس جنس سے ہیں جن کے قادیانی کی طرف سے پیش ہونے سے پہلے اشاعۃ السنۃ اپنے نمبر ۹ جلد ۱۵ میں پیش گوئی کر چکا ہے۔ وہ یہ ہیں:

۱) وہ کہتا ہے کہ اصل الہام میں ھا و یہ کا لفظ تھا اور میں نے اس کی تشریح موت سے اپنی طرف سے کی تھی۔ اس میں، میں نے غلطی کھائی تو یہ کوئی نئی بات نہیں، پہلے ملہم بھی ایسی غلطی کھا گئے تھے جو ایک الہامی وعدہ مجمل کی اپنے خیال سے تفصیل کرتے وہ درست نہ نکلتی تو ان کو خدا تعالی پر عدم ایفائے وعدہ کا گمان ہو جاتا۔ اسکی تصدیق و تائید میں حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب فیوض الحرمین کے صفحہ ۴۷ کا حوالہ دیتا ہے۔ اصل عبارت فیوض الحرمین کو قادیانی نے اسلئے نقل نہیں کیا کہ اس کے نقل کرنے سے عام لوگوں پر اس کا معترف غلطی ہونا ظاہر ہوتا تھا اور یہ امر (اعتراف غلطی) اس پر موت سے زیادہ سخت ہے.. مناسب ہے کہ ہم اصل عبارت فیوض الحرمین کو نقل کر دیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اس عبارت کے دست آویز تمسک سے قادیانی کا معترف غلطی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ثانيهما عن يكشف له امر و يتحول هذا الا نكشاف الاجمالی الهاماً مجملاً فيتبادر اليه المعلوم المخزونة فی صدره فتشرحه شرحا من حيث لا يدری... ولا عبرة حينئذ بالشج و الاطمينان لانه فی الحقيقة شج بالامر الاجمالی من حيث . هو محفوظة فی هذا الشرح و ربما تبادر لله هاجس نفس و استعجال طبعته و تسويل شيطان نقصر نظره عن التمييز فبقی الامر عنده غير مبين ... و بالجملة فمن رأی هذه الصورة المختلطه قال وعد ولم يوجد الموعود و من رأی كل شیء متميزا من غيره قال الوعد اجمالی وقد و فی به ولو نشاة دون نشاة و شج دون شج . فالوجهان جميعاً انما يعتريان المتوسطين و اما اهل اكمال فهم بمنزل من ذلك . (فیوض الحرمین ۔مختصراً۔ص ۴۷) (ترجمہ۔ وعدہ کے عدم وقوع کا دوسرا سبب یہ ہوتا ہے کہ صاحب کشف کو ایک امر مجمل کا انکشاف ہوتا ہے، پھر وہ انکشاف اجمالی الہام بن جاتا ہے۔ اس اجمال کی صاحب کشف کے علوم و خیالات، جو اس کے سینے میں ہوتے ہیں، شرح کرتے ہیں، ایسی جگہ سے کہ اس کو خبر نہیں ہوتی۔ اس پر اس کو اطمینان یقین ہو جائے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ یہ یقین کرنا اجمالی امر کا ہے اس حالت وصورت میں کہ وہ اس خیالی شرح میں محفوظ سمجھا گیا ہے۔ پھر بعض اوقات نفس کا خطرہ یا خیال یا طبیعت کا استعجال یا شیطان کا دھوکہ جلدی کرتا ہے تو صاحب کشف اس الہام اجمالی اور اس شرح خیالی میں تمیز نہیں کر سکتا اور اس کے نزدیک اصل الہام اور اس کی شرح میں فرق نہیں رہتا۔ پس جو شخص اس گڈمڈ صورت کو دیکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ وعدہ ہوا تھا مگر پایا نہیں گیا۔ اور جو شخص ان دونوں میں امتیاز کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ وعدہ اجمالی تھا، سو پورا ہوا خواہ کسی جہان میں ہو اور خواہ کسی صورت (ظاہری یا تاویلی) سے ہو مگر یہ امر متوسط لوگوں کو پیش آتے ہیں، اہل کمال ان دونوں سے برطرف رہتے ہیں)

مرزا قادیانی نے اس مضمون کتاب فیوض الحرمین سے تمسک کرنے سے یہ بتایا ہے کہ میں عرفان و کمال میں ناقص ہوں، اس لئے خطرہ نفس اور وسوسہ شیطان نے مجھ پر غلبہ کر کے میری اس تفسیر کو (جو میں نے اپنے خیال سے کی تھی) اور اصل الہام اجمال کو ایک کر دیا۔ اور میں نے غلطی کر کے اصل ہاویہ کو موت قرار دے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصم کے سامنے بیان کر دیا تھا کہ اگر مخالف کو موت نہ ہوئی تو میرا منہ سیاہ کر کے مجھے لعنتی بنایا جائے وغیرہ۔، اس میں، میں نے شیطان سے دھوکہ کھایا ہے اور میں اس کی تفسیر کرنے میں غلطی کا مرتکب ہوا۔ مگر اے حضرات! یہ بات اس کے حوالہ و دست آویز مضمون مذکور کا لازمہ و نتیجہ ہے، منہ سے وہ کبھی اقرار نہ کرے گا کہ میں اس تفسیر میں غلطی کا مرتکب ہوا ہوں (یہ بھی وجہ ہے کہ اس عذر اول کے مخالف دوسرے عذرات بھی کرتا ہے جن سے اس تفسیر کا صحیح ہونا جتاتا ہے) اور پھر کہتا ہے کہ اصل الہام کے مضمون، ہاویہ، سے عبداللہ آتھم نہیں بچ سکا۔ وہ سخت بیمار رہا، ڈر کا مارا شہر بشہر پھرتا رہا، گھر کے اندر سے اس کو ڈر لگتا تھا، کتے اور سانپوں کے سامنے آجانے سے بھی ڈر جاتا تھا، یہ ہاویہ نہیں تو اور کیا ہے۔

اور کہتا ہے کہ اس معنی ھا و یہ سے اس فریق کا کوئی شخص نہیں بچا۔ ڈاکٹر کلارک کو پادری رائٹ کے بے وقت موت کا ایسا الم پہنچا جو ہاویہ سے کم نہ تھا۔ ایسا ہی پادری ٹامس ہاول بیماری کے ھا ویہ میں رہ کر ایک مدت کے بعد نکلا۔ ایسا ہی پادری عبداللہ سخت بیمار ہونے کے باعث ھاو یہ میں گرا، اور معلوم نہیں کہ مرا یا بچا۔ پادری عماد الدین رسالہ نور الحق کے جواب سے عاجز ہونے اور ایک ہزار لعنت کا (جو اس رسالہ میں اس پر بھیجی گئی تھی) مورد ہونے سے ھا و یہ میں گرا۔

۲۔ دوسرا عذر، عذر اول کے مخالف و متناقض ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ موت کامل طور کا ہاویہ ہے اور یہ واقعہ ہو چکا ہے۔ اس سے گو آتھم بچ گیا ہے مگر اصل الہام میں آتھم کا نام نہیں لیا گیا تھا، بلکہ فریق مخالف کیلئے ہاویہ میں پڑنے کی خبر دی گئی ہے۔ سو مباحثہ کرنے والے فریق میں سے ایک ممبر پادری رائٹ امرتسر میں مرا، اور یوحنا جنڈیالہ میں، پادری فورمین لاہور میں مرا۔ اس معنی سے بھی اس پیش گوئی کا تحقق ہو گیا، نہ تخلف۔

آفرین اے قادیانی تیری جرأت و حیا پر کہ جس منہ سے تو نے موت کو اصل الہام سے غیر اور اس کی تفسیر قرار دے کر اس کے تحقق کو غیر ضروری ٹھہرایا تھا، اور اس تفسیر کو اصل الہام سے متحد سمجھنے کو وسوسہ شیطان بتایا تھا، اسی منہ سے تو نے پھر اس کو ہاویہ کا فرد ٹھہرایا اور متحقق بتایا ہے اور اس گروہ کے دو تین اشخاص کی موت سے اس پیشگوئی کو سچا بنایا ہے

۳۔ عذر اول کے مخالف و متناقض وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول یہ کہ فریق مخالف ہاویہ (یعنی موت) میں ڈالا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر وہ حق کی طرف کسی قدر بھی رجوع کر لے گا، یعنی موت سے ڈر جائے گا تو وہ اس ہاویہ موت سے بچا لیا جائے گا۔ عبداللہ آتھم کے حق میں خدا نے پہلے پہلو کی طرف رخ نہ کیا، بلکہ دوسرے پہلو کو اختیار کیا۔ کیونکہ اس نے کسی قدر حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ اس عذر و تاویل کو قادیانی نے اپنے ہی تک نہیں رہنے دیا بلکہ اس مضمون کا عربی عبارت میں ایک الہام بھی گھڑ کر خدا تعالی پر اس کا افتراء کیا۔ چنانچہ کہا ہے کہ خدا تعالی نے ایسا کیا اور مجھے فرمایا ہے: اطلع اللہ علی همه و غمه ۔ و لن تجد لسنة الله تبديلاً ۔ و لا ... ولا تحزنوا و انتم ا لاعلو ن ان كنتم مؤمنين ۔ و بعزّتی و جلالی انك انت الاعلی ۔ و نمزّ ق ا لاعداء كل ممزّ ق ۔ و مكر اولئك هو يبور ۔ انا نكشف السرّ عن ساقه ۔ يو مئذ يفر ح المؤ منو ن ثلّة من الاولين و ثلّة من ا لآ خرين ۔ و هذه ... فمن شاء اتخذ الی ر به سبيلاً ۔

اس عبارت کے نو فقرے ہیں، جن میں اکثر فقرے قرآن مجید سے پورے پورے چرائے گئے ہیں۔ اور فقرہ اول وسوم و چہارم و پنجم کے بعض الفاظ قرآن سے مسروق ہیں۔ اور ان الفاظ و فقرات کی ترتیب صرف ایجاد بندہ (قادیانی) ہے جس سے مطلب و مقصود قادیانی کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا اور وہ مطلب دربطن شاعر کا مصداق تھا۔ لہذا اسے اس کی تفسیر بھی الہام سے کرنی پڑی۔

فقرہ اول۔ اصل ترجمہ لفظی یہ تھا کہ، خدا نے اس کے غم و ہمّ پر اطلاع پائی، جس سے قادیانی کا مطلب ادا نہ ہوتا تھا اسلئے اس نے اس کی الہامی تفسیر کی اور کہا: اور اس کو مہلت دی جب تک کہ وہ بے باکی اور سخت گیری اور تکذیب کی طرف میل کرے۔ اور خدا کے احسان کو بھلا دے۔

فقرہ دوم کا ترجمہ لفظی صرف یہ تھا کہ تو خدا کی عادت میں تبدیلی نہ پائے گا، جو قادیانی کے مطلب کیلئے کافی نہ تھا ۔ اس پر اس نے الہامی تفسیر سے یہ اضافہ کیا: عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الہی کو مشتعل کریں۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا۔ دوسرے وقت پر پڑ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی الہامی تفسیر فقرہ ۳، ۴، ۵، ۶ کی کر کے فقرہ سات (جس کا ترجمہ لفظی یہ ہے، ہم اس کی پنڈلی سے بھید کھولیں گے) کی یہ تفسیر کی ہے کہ: ہم اس پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھائیں گے، یعنی حقیقت کھول دیں گے اور فتح کے دلائل ظاہر کریں گے۔

ایسی ہی اس نے باقی فقرات کی الہامی تفسیر کی ہے۔ اس مرمت وشکست وریخت الہام مذکور پر بھی قادیانی کا یہ مطلب لوگوں پر ظاہر نہ ہوا تھا کہ یہ غم وفکر کرنا، رجوع بسوئے حق کیوں کر ہو گیا، جس کو الہام ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء میں عذاب موت کے ٹل جانے کی شرط قرار دیا گیا تھا۔ تو اس نے اس الہام اور اس کی تفسیر کو بلکہ تمام مضمون کو ختم کر دینے کے بعد اس الہام کی تفسیر در تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ:

حق کی طرف رجوع کرنے سے یہی ڈر جانا مراد ہے جو عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حالت سے ظاہر کیا ہے کہ وہ موت سے ڈر کر شہر بشہر پھرا اور گھر کے اندر سے اور کتوں سے اور سانپوں سے ڈرا، کیونکہ حق کی طرف رجوع کرنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت سے قبول کرنا درحقیقت ایک ہی بات ہے۔

۲۔ اور اس عذر کی تائید میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ کسی قدر ڈر جانا گو نجات اخروی کیلئے کافی نہیں ہے (یعنی ایمان و اسلام اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ جس سے نجات اخروی متصور ہے) مگر اس قدر ڈر جانے سے دنیوی عذاب الٰہی کا ٹل جانا، لازم وضروری ہے۔ اور اس پر آیت فمن یّعمل مثقال ذرةٍ خیراً یره دلیل ہے۔ اور یہ بات بھی قرآن اور بائبل سے ثابت ہے کہ خدا کی عادت مستمرہ وسنت قدیمہ ہے کہ جب کوئی شریر قوم جس پر عذاب نازل ہونا مقرر ہو چکا تھا، عذاب سے ڈر گئے تو وہ عذاب اس سے ٹلایا گیا۔ اس کے ثبوت میں اس نے چند ایسی آیات نقل کی ہیں جن میں اس مضمون کا نام ونشان نہیں۔ صرف یہ بیان ہے کہ عذاب اس وقت نازل ہوتا ہے جب کسی قوم سے فسق وظلم واستہزاء وقوع میں آتا ہے

۳۔ اور کہتا ہے کہ عبداللہ آتھم کا کسی قدر ڈر جانا اس سے ثابت ہے کہ وہ شہر بشہر پھرا۔ اور اگر عبداللہ اس سے انکاری ہو تو وہ ایک مجلس میں مجھ سے مباہلہ کرے اور کہہ دے کہ وہ ۱۵ مہینہ کے عرصہ میں کبھی ایک لحظہ وہ اس پیش گوئی سے نہیں ڈرا، اور کبھی اسلام کی سچائی کا خیال اس کے دل میں نہیں گذرا، اور کبھی ایک ذرہ اسلامی توحید کا خیال اور تثلیث سے انکار اس کے دل میں نہیں آیا۔ اس کے بعد اگر ایک سال تک اس کو موت نہ آئی تو اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا سمجھا جائے گا اور ایک ہزار روپیہ اس کے حوالہ کیا جائے گا جو بطور امانت و باخذ ضمانت ابھی سے اس کے پاس رکھوایا جائے گا۔ اور اگر عبداللہ آتھم نے اس فیصلہ کی طرف رجوع نہ کیا تو گویا میری اس بات کو کہ وہ میری پیش گوئی سے کسی قدر ڈر گیا، تسلیم کرلیا۔

۴۔ اور کہتا ہے کہ اس پیش گوئی میں دوسرے پہلو کو خدا نے اسلئے اختیار کیا اور پہلے پہلو کو ترک کیا کہ پہلا پہلو (یعنی موت عبداللہ بن آتھم) مجروح اور تختہ مشق اعتراضات ہو گیا تھا۔ کوئی کہتا تھا، مرنا کیا نئی بات ہے، ایک ڈاکٹر صاحب پہلے ہی موت کا فتوی دے چکے ہیں کہ چھ ماہ تک فوت ہو جائے گا، کوئی کہتا تھا کہ بڈھا ہے، کوئی کہتا تھا کہ کمزور ہے، موت کیا تعجب ہے، کوئی کہتا تھا کہ جادو سے مار دیں گے، یہ شخص بڑا جادوگر ہے۔ خدا حکیم و علیم نے جب دیکھا کہ معترضوں نے اس پہلو کو بہت کمزور اور مشکوک کر دیا ہے اور خیالات سے اس کا اثر اٹھا دیا ہے تو آتھم کے دل پر عظمت اسلام کا رعب ڈال کر پہلو ثانی سے اس کو حصہ دیدیا اور موت کے پہلو کو ٹال دیا۔

۵۔ اور کہتا ہے کہ ایک فائدہ اس پہلو دوم کے اختیار کرنے میں یہ بھی ہے کہ اگر پہلو اول کو اختیار کیا جاتا اور عبد اللہ آتھم مر جاتا، تو ہماری جماعت میں عام لوگ، جن میں رذیل کمینہ سفلہ اور موٹی سمجھ والے لوگ بھی شامل ہیں، داخل ہو جاتے۔ اور ہماری شریف اور پاک جماعت کے ہم پہلو جگہ لے کر اس جماعت کو ناپاک کر دیتے اس فائدہ کی تائید و ثبوت میں وہ کہتا ہے کہ خدا کی عادت قدیمہ اور سنت مستمرہ و معجزہ و نشان نمائی میں یہی چلی آتی ہے کہ وہ ایسے باریک و عالی شان معجزہ و نشان ظاہر کیا کرتا ہے جن کو صرف عالی شان شریف و نجیب وزیرک لوگ وباریک بین سمجھ سکیں، نہ ایسے عام فہم نشان جن کو کمینہ لوگ اور موٹی عقل والے سمجھ سکیں اور وہ ایسے نشان دیکھ کر داخل جماعت ہوں۔ اور وہ شریفوں نجیبوں اور زیرک لوگوں کے ہم پہلو جگہ لے کر انکے عار و ننگ کا موجب ہوں اور اس جماعت کو ناپاک کریں۔ خدا تعالی ان لوگوں کو جماعت شرفاء و عقلاء سے علیحدہ اور خارج کرنے کی غرض سے اپنے نشانوں پر پردے ڈال دیتا ہے۔ خدا قادر تو ہے کہ وہ ایسا نشان دکھاوے جس کو تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت کمینہ بھی سمجھ سکیں اور اس نشان کی طرف جھک جائیں، مگر ایسا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ ایسا نشان دیکھ کر ایمان لانا، ایمان بالغیب نہیں کہلاتا جو نجات کا مدار ہے اور نہ وہ موجب ثواب ہوسکتا ہے، کیونکہ بدیہات کا ماننا موجب ثواب نہیں ہوسکتا۔ لہذا ایسا نشان حامی ایمان نہیں ہوتا۔ بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلّی برباد کر دیتا ہے۔

۷۔ان وجوہات پر ناز اور فخر کر کے قادیانی ان علماء اسلام کو جو اس پیشگوئی میں اس کو جھوٹا قرار دے کر اس کی تکذیب کے اشتہار جاری کر چکے ہیں، نیم عیسائی بنا کر ان پر لے دے کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ان کا مجھے جھوٹا کہنا اسلام پر حملہ کرنا ہے، کیونکہ میں اگر چہ ان کے نزدیک کافر بلکہ اکفر تھا، مگر پھر بھی اسلام کا وکیل تھا، اور اس پیشگوئی سے اسلام کی سچائی عیسائیوں پر ثابت کرنا چاہتا تھا۔ پس اگر میں اس پیش گوئی میں جھوٹا ہوا تو گویا اسلام جھوٹا ہوا۔ اور اس کی تائید میں ایک فرضی تمثیل پیش کرتا ہے کہ اگر بھنگی یا چمار اسلام کی حمایت میں عیسائیو ں کا مقابلہ کرے گا، تو یہ ممکن نہ ہو گا کہ خدا تعالی اس بھنگی کو ذلیل کرے اور عیسائیوں کو اس پر فتح یاب کرے۔ خدا اس کا بھنگی یا چمار ہونا نہیں دیکھے گا بلکہ اپنے دین کی عزت رکھے گا۔ پھر تم مجھے عیسائیوں کے مقابلہ میں کیوں مغلوب اور ذلیل قرار دیتے ہو۔

۸۔اس فخریہ الزام کے ساتھ وہ ان علماء اور ان تمام اشخاص مذہب غیر (عیسائی ہندو آریہ سکھ وغیرہ) کو جو اس پیشگوئی کو دروغگوئی کہنے میں مسلمانوں کے شریک ہیں اور وہ قادیانی کے جھوٹا ہونے پر اظہار مسرت کر چکے ہیں، گالیاں دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اب بھی عبداللہ آتھم سے میرے عذر سوم کی تکذیب بصورت مذکورہ بالا کرانے کے بغیر مجھے جھوٹا کہو گے تو تم شریف زادے اور حلال زادے نہیں ہو، کمینے اور حرام زادے ہو۔

۹۔ان ملمع سازیوں کے ساتھ وہ اپنے مریدوں کو اپنی صداقت اور فتح جتلا کر اپنے دام سے باہر نکلنے پر یہ ڈرسناتا ہے کہ تم مجھ سے الگ ہو گئے تو تمہارا پچھلا حال پہلے حال سے بدتر ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس کے عذرات اور انکے وجوہات ہیں جن کو اس نے ۴ صفحہ اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور اکیس صفحہ رسالہ انوار الاسلام میں مکرر، سہ کرر عبارات میں بیان کیا ہے۔ لیکن اس کے یہ عذرات اور ان کی وجوہات من اوّلھا الی آخرھا اس کی اس روسیاہی کو اٹھا نہیں سکتے اور اس پیشگوئی میں اس کو سچا نہیں کرتے، بلکہ کاذب و کافر اور فریبی بناتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ بے شرمی، بے ایمانی، ہٹ دھرمی میں بات بنانا اور ایک بات کہہ کر اس سے مکر جانا، پھر منکر نہ کہلانے میں دنیا بھر میں اس کا کوئی نظیر نہیں ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اور اس دعوی کی دلیل دل لگا کر سنو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا پہلا عذر اس کی اس روسیاہی کو نہیں مٹاتا، بلکہ اس پر سیاہی کی گھٹا چڑھاتا ہے کہ مسلمانوں نے اس کو یہ نہیں کہا کہ تیرے اصل الہام میں موت کا وعدہ تھا، وہ پورا نہیں ہوا، اس لئے تیرا منہ کالا کرنا چاہیے۔ وہ اس کو ایسا کہتے تو اس کے جواب میں اس کا عذر بجا ہوتا۔ مسلمان تو اس کو یہ کہہ رہے ہیں کہ تو نے اس الہام کی تفسیر میں ہاویہ کو موت قرار دیا تھا اور اس موت کے عدم وقوع پر منہ کالا کرانا قبول کیا تھا۔ اب اس کا وقوع نہیں ہوا تو تیری اس تفسیر و اقرار کی رو سے (نہ اصل الہام کے حکم سے) ہمارا حق ہو گیا ہے کہ ہم تیرا منہ کالا کریں اور تیرے گلے میں رسہ ڈال کر تجھے شہر بشہر پھراویں۔ اور جب تو تھک جائے تو ایک گدھے پر جس کو ایک بھنگی ساتھ ساتھ لئے پھرے گا، تجھے سوار کرادیں۔

اس صورت میں اے ناظرین! قادیانی کا یہ عذر کب لائق پذیرائی ہے اور وہ اس سزا کو کیونکر ٹال سکتا ہے؟ اے ناظرین! مسلمان تو اس کو چلاّ چلاّ کر کہہ رہے تھے کہ اس پیشگوئی سے موت قرار دینا اور اس کے عدم وقوع پر ایسی سخت سزا مان لینا، تیری نادانی یا دھوکہ دہی اور بے ایمانی ہے۔ تو جس حالت میں اپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ میں یہ لکھ چکا ہے کہ انبیاء اپنی پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی کیا کرتے تھے (عیاذاً باللہ) تو پھر تو اپنی پیشگوئی کے معنی سمجھنے میں کیوں کر غلطی سے بری ہوسکتا ہے؟ کیا تیرا الہام انبیاء کے الہام کی نسبت زیادہ یقینی ہے؟ یا تو اپنے الہام کے معنی سمجھنے میں غلطی وخطا سے معصوم ہے؟ اگر تیرا یہ دعوی ہے تو تیرے کافر ہونے میں کیا شک ہے؟ اور اگر تجھے یہ دعوی نہیں تو پھر اپنی پیشگوئی کے ان معنی کا (جو تو نے سمجھے ہیں) تجھے یقین کرنا کیونکر جائز ہے؟ اس صورت میں تیرا اس یقین کو ظاہر کرنا صرف لوگوں کو دھوکہ دینا اور اس غرض سے ہے کہ اس عرصہ میں آتھم بحسب اتفاق وتقاضا سنہ وعمر فوت ہو گیا تو لوگوں کو دام میں لاؤں گا اور اگر وہ فوت نہ ہوا تو یہ کہہ دونگا کہ اصل الہام میں فوت ہونے کا وعدہ نہ تھا، بلکہ صرف ہاویہ کا وعدہ تھا جو ہر ایک کافر کو مرنے کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ اس سے موت مراد ہونا میری طرف سے بطور تفسیر تھا، جو غلط نکلا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ باتیں مرزا قادیانی کو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ میں صاف طور پر کہہ دی تھیں اور کئی مسلمانوں نے زبانی اور اخباروں میں اور قادیانی کے گھر پہنچ کر کہی تھیں۔ مگر قادیانی اور اس کے گمراہ اور اندھے بہرے حواریوں نے کسی کی ایک نہ سنی اور ان سب کے مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دعوی موت عبداللہ آتھم پر ضد قائم رکھی۔

اخبار عام ماہ جولائی ۱۸۹۴ء کے کسی پرچے میں ایک کشمیری حواری قادیانی نے یہ درخواست کی تھی کہ لوگو! اس تکفّر وانکار میں کیوں جلدی کرتے ہو۔ پیش گوئی موت آتھم کا انتظار تو کر لو۔ اس کے جواب میں ایک مسلمان نے کہا کہ اگر عبداللہ آتھم فوت ہوا تو بھی قادیانی کا الہام واجب التسلیم نہ ہوگا کیونکہ نبیوں اور سابق ملہموں کے الہام کا بقول قادیانی ظاہری معنی سے وقوع ضروری نہیں ہے۔ تو قادیانی کا الہام اگر ظاہری معنی سے (جس کا قادیانی کو دعوی ہے) واقع ہو گیا، کیوں تسلیم کیا جاوے گا؟ اس کے جواب میں اس کشمیری حواری نے اخبار عام اگست ۱۸۹۴ء کے کسی پرچہ میں یہ مشتہر کیا کہ جو پیشگوئیاں انبیاء وملہمین سابقین کی اپنے ظاہری معنی سے وقوع میں نہیں آئیں وہ کسی کے مقابلہ میں اور کسی دعوی کی تصدیق کیلئے نہ ہوئی تھیں۔ بخلاف اس پیشگوئی موت عبداللہ آتھم کے کہ یہ بمقابلہ عیسائیوں کے اور ایک دعوی کی تصدیق کیلئے ہوئی ہے۔ لہذا اس پیش گوئی کا اسی معنی ظاہری سے واقع ہونا ضروری ہے جو اس سے یقیناً سمجھے گئے ہیں۔ اسی اگست ۱۸۹۴ء کے اخیر میں دو شخص بظاہر مسلمان در پردہ عیسائی مرزائی اور نیچری (ایک مولوی نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور۔ دوسرا منشی فتح دین ملازم سردار محمد عمر رئیس موکل) قادیان پہنچے تو ان میں سے دوسرے صاحب مرزا قادیانی سے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت! اگر یہ پیشگوئی اپنے ظاہری معنی سے جو آپ نے بیان کئے ہیں، واقع نہ ہوئی یعنی آتھم فوت نہ ہوا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا اس میں کوئی تاویل نہیں؟ اس پر قادیانی صاحب بولے کہ اگر مگر گنجائش نہیں، یہ پیش گوئی اس معنی کو ضرور ہی پوری ہوگی۔ یہ بات سردار محمد عمر مذکور نے (جو ہمارے مخلص دوست ہیں اور وہ ان لوگوں کی نگرانی کیلئے ان کے ساتھ گئے تھے) کہی ہے۔ ایسے ہی اگست کے اخیر دن کی روایت و حکائت ایک سکرٹری انجمن حمایت اسلام کو ایک خاص حواری قادیانی کے ذریعہ سے پہنچی تھی کہ آتھم ضرور فوت ہوگا، اس میں تاویل کوئی نہیں ہے۔ اس حواری کا ایک رشتہ دار اوائل ستمبر میں لاہور سے نئی پوشاک لے کر قادیان پہنچا تھا کہ ۶ ستمبر کو جو موت آتھم پر قادیان میں عید ہوگی، اس میں یہ پوشاک پہنونگا۔ اس وقت قادیانی اور اس کے اتباع کا یقین کے ساتھ یہ دعوی تھا کہ اس پیش گوئی میں کوئی تاویل نہیں ہے۔

کیا اس صورت میں مسلمانوں کا حق نہیں ہے کہ وہ قادیانی کی اس تفسیر پر یقین کرنے کی وجہ سے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس یقین پر سزا مذکور کو مان لینے کی نظر سے (نہ اصل الہام کی نظر سے) درخواست کریں کہ جناب! تشریف لایئے، اپنا منہ کالا کرایئے، اپنے گلے میں رسہ اور لعنت کا سائن بورڈ لوا کر شہر بشہر پھر کر لوگوں کو اپنے جمال با کمال کا نظارہ کرایئے۔ کیا اس درخواست کے جواب میں قادیانی یہ عذر کر سکتا ہے کہ اصل الہام میں صرف ہاویہ کا وعدہ تھا، موت کی تجویز تو صرف میری تفسیر تھی جو خطا نکلی۔ کیا یہ عذر باوجود اس تفسیر کے اور اس پر یقین کر کے وعدہ مذکور کر لینے کے اس سزا سے بری کر سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں

عذر دوم۔ تین وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کی روسیاہی کو نہیں مٹا سکتا بلکہ اس پر اور سیاہی کی گھٹا چڑھاتا ہے۔

وجہ اول یہ کہ وہ عذر اول کے صریح مخالف ومتناقض ہے۔ عذر اول میں وہ موت کو ہاویہ سے مغائر اور اپنے خیال کی غلطی کا نتیجہ قرار دے چکا تھا۔ اب وہ اس کو ہاویہ کا فرد کامل ٹھہراتا ہے جو.... کمال اتحاد کا مثبت ہے اور یہ دونوں امر یعنی مغائرت واتحاد آپس میں متناقض ومتعارض ہیں۔ لہذا الحکم اذا تعارضا تساقطا دونوں ساقط الاعتبار ہوئے۔

وجہ دوم۔ یہ کہ ۴ستمبر ۱۸۹۴ء (جو موت عبداللہ آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا) تک تو قادیانی یا اس کے کسی پیرو نے فریق مخالف سے بجز عبداللہ آتھم اور کسی کو مراد قرار نہ دیا اور ہر ایک کا دعوی آتھم ہی کی موت کا تھا باوجود یکہ صفحہ ۲۳۲۔ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۵ میں (جو جون ۱۸۹۴ء کو شائع ہو چکا تھا) اس لفظ: فریق، کی نسبت یہ ریمارک کیا گیا تھا کہ:

دلیل دوم (منجملہ اندرونی دلائل دروغگوئی ہونے پیشگوئی مذکور کے) اس پیشگوئی میں مخالف حق ہلاک ہونیوالے کی کوئی تعیین وتشخیص نہیں ہوئی، صرف فریق مخالف حق کا ہلاک ہونا بتایا گیا ہے جس سے نہ تو یہ معلوم ہوتا کہ اس سے فریق عیسائی کے تمام ممبر یا حاضرین جلسہ یا متصدیان ومعاونین مباحثہ جن میں ڈپٹی آتھم کے علاوہ کئی اور اشخاص (پادری جے ایل ٹھاکرداس، پادری عبداللہ اور پادری ٹامس ہاول اور کلارک وغیرہ بھی داخل تھے) مراد ہیں یا ان میں کوئی شخص۔ اس ابہام وعدم تعیین سے یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ اگر بحسب اتفاق وانقضاء مدت عمر آتھم (جن کے پاؤں گور میں لٹک رہے ہیں اور وہ اپنی پیرانہ سالی اور کمال درجہ کی کمزوری کی وجہ سے گویا: اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند، کا مصداق ہو رہے ہیں) اس دنیا سے سدھارے تو ان کو اسکا مصداق بنایا جائے گا ورنہ یہ کہہ دیا جائیگا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ عیسائی سے اور شخص مراد ہے جس کا تمام عیسائیان پنجاب و ہندوستان سے یا خاص کر عیسائیان جنڈیالہ و امرتسر سے (جو مباحثہ میں شریک تھے) پندرہ ماہ میں فوت ہونا ممکن ہے۔

اس ریمارک کے مشتہر ہونے پر بھی قادیانی اور اس کے کسی پیرو نے اف نہ کیا، اور سانس نہ لیا۔ اور برخلاف شہرہ عام موت آتھم کے یہ نہ کہا کہ ہم نے آتھم کو خاص نہیں کیا اور لفظ فریق عبداللہ آتھم سے مخصوص نہیں ہے۔ پھر جب ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء گذر گئی اور آتھم کو موت نہ آئی تو یہ بات بنائی گئی ہے لہذا اب اسے کون سنتا ہے اور اس سے بجز دھوکہ دہی وفریب بازی کیا ثابت ہوتا ہے؟ اس سے وہ روسیاہی دور نہیں ہوسکتی بلکہ اور زیادہ ہوتی ہے۔

وجہ سوم: قطع نظر ان دونوں وجہوں (اول ودوم) سے یہ بات بن بھی نہیں سکتی۔ یہ تب بنتی جب کہ فریق مخالف سے ایک کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ تمام ہندوستان پنجاب کے نہ سہی، خاص کر عیسائی گروہ کے وہ لوگ جو مباحثہ میں شامل وشریک تھے، سب کے سب مرجاتے اور ان میں سے کوئی نہ بچتا۔ صرف پادری رائیٹ یا یوحنا یا پادری فورمن (جو مباحثہ میں شامل ہی نہ تھا) کے فوت ہوجانے سے فریق مخالف کا فوت ہوجانا صادق نہیں آتا۔ اس پر روشن اور قوی دلیل یہ ہے کہ فریق مخالف مجموعہ اشخاص مخالفین کا نام ہے، نہ کہ ایک یا دو یا تین شخص کا۔ اس امر کو قادیانی نے اپنی حماقت و جہالت سے خود اپنے رسالہ انوار میں اس غرض سے بیان کیا ہے کہ آتھم کی خصوصیت جاتی رہے۔ اور اس کے نہ مرنے سے جو مجھ پر اعتراضوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے وہ موقوف ہوجائے۔ مگر آپ نے یہ نہ سوچا کہ مرے تو صرف دو یا تین اشخاص ہیں اور میں فریق مخالف تمام گروہ کو قرار دے رہا ہوں۔ پھر وہ لفظ دو یا تین شخص کے فوت ہونے سے کیوں کر صادق ہوگا۔

اب رسالہ انوار کے صفحہ ۲ سے اس کی اصل عبارت سنو۔ لکھا ہے: عرفاً فریق اس تمام گروہ کا نام ہے جو ایک کام بالمقابل کرنیوالا ہے یا اس کام کا معاون یا اس کام کا بانی یا مجوز یا حامی ہو۔ اور پیشگوئی کی کسی عبارت میں نہیں لکھا کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم ہے۔ ہاں جہاں تک میں نے الہام کے معنی سمجھے وہ یہی تھے کہ جو شخص اس فریق سے بالمقابل باطل کی تائید میں بنفس خود بحث کرنے والہ ہے اس کیلئے ہاویہ سے مراد سزا موت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تصریح و بیان قادیانی کے ساتھ کہ: عرفاً فریق تمام گروہ کا نام ہے، نہ منجملہ گروہ ایک یا دو یا تین کا، قادیانی کا دو یا تین شخص کو فریق قرار دینا، اور صرف ان کی موت سے فریق مخالف کی موت کے وقوع کا دعوی کرنا اور اس سے اپنے الہام کو صادق اور واقع قرار دینا، اس روسیاہی کو بڑھاتا نہیں تو اور کیا ہے؟

تیسرا عذر قادیانی کی روسیاہی مزید گہرا کرتا ہے اور اس کو آیت: ظلماتٍ بعضها فوق بعض اذا اخرج يده لم يكد يراها و من لم يجعل الله له نور فماله من نّور (اندھیرے ہیں ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے۔ جب ان میں کوئی ہاتھ نکالتا ہے تو قریب ہے کہ اس کو کوئی دیکھ نہ سکے اور جس کو خدا تعالی نور نہ دے اس کو کوئی نور نہیں مل سکتا) کا مصداق بناتا ہے اور اس عذر کی تفصیل و تائید میں جو نو (۹) باتیں اس نے کہی ہیں وہ اس کی بے ایمانی، بے حیائی، دھوکہ بازی، حیلہ سازی کا ایسا کامل ثبوت دیتی ہیں کہ اس میں کسی صاحب فہم و انصاف کو ایک ذرہ اشتباہ باقی نہیں رہتا، بلکہ یقین کامل ہو جاتا ہے کہ وہ خدا پر افتراء کرنے میں بڑا دلیر، آیات کی تحریف میں بے نظیر، خدا کی صفات علم و قدرت کا منکر، معجزات انبیاء سے انکاری، دھوکہ دینے میں اپنی نظیر صرف آپ ہی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں اب ہمارے ہر ایک دعوی کا ثبوت سنیں:

اولاً مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی: کسی قدر رجوع کی حالت میں موت سے بچا لینا، اصل الہام کا ایک پہلو تھا، محض دروغ بے فروغ ہے۔ حصہ دوم مباحثہ امرتسر کا صفحہ ۷ ادیکھیں کہ اس میں، کسی قدر، کا لفظ کہاں ہے؟ پس اگر یہ لفظ اس میں نہ پائیں تو بحکم لعنة الله على الكاذبين قادیانی پر ہزار لعنت بھجوائیں اور ہمارے اس دعوی کی تصدیق کریں کہ وہ جھوٹ بولنے میں بڑا دلیر ہے۔

اصل الہام قادیانی کی عبارت یہ ہے: بشرطیکہ حق کی طرف رجوع کرے۔

جس سے (بحکم قاعدہ المطلق اذا اطلق اريد منه الفرد الكامل یعنی جب کوئی لفظ بے قید بولا جاتا ہے، جیسے پانی کا لفظ، تو اس سے اس کا فرد کامل مراد لیا جاتا ہے۔ یعنی وہی پانی معروف جو پینے، دھونے، غسل کرنے کے کام میں آتا ہے، نہ عرق انگور یا شراب یا پیشاب، جو ناقص طور پر اور مجازاً پانی کہلاتے ہیں) اس وقت رجوع بایمان و اسلام مراد سمجھا گیا تھا اور قادیانی اور اس کے پیروؤں کے فہم میں بھی یہی آیا تھا کہ اگر آتھم مسلمان ہو گیا تو سزائے موت سے بچ جائیگا ورنہ ضرور مارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ پھر جب آخری تاریخ وفات آتھم (جوحساب کی رو سے ۴ستمبر ۱۸۹۴ء تھی)، گذر گئی اور آتھم کو موت نہ آئی تو قادیانی نے بجائے رجوع بسوئے حق، کسی قدر رجوع کرنے کا ڈھکوسلہ بنالیا اور اپنے رسالہ انوار کے صفحہ ۱۰ سطر ۷ امیں یہ لکھ دیا کہ الہامی عبارت میں مدعا یہ تھا کہ حق کی طرف رجوع کسی قدر جھکنے کی حالت میں موت وارد نہیں ہوسکتی۔ اور خدا سے اور دنیا سے ڈر کر یہ نہ سوچا کہ اصل الہام میں کسی قدر رجوع کرنے یا جھکنے کا لفظ تو نہیں بولا گیا بلکہ رجوع بحق کا لفظ بولا گیا ہے جس سے مراد بجز رجوع کامل کے کچھ سمجھ میں نہ آیا تھا اور نہ آسکتا ہے پس اگر یہ الہام خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس سے مراد کسی قدر رجوع تھا تو پھر کیا اس وقت خدا تعالیٰ کو یہ لفظ، کسی قدر، بولنا یاد نہ رہا تھا؟ تعالی اللہ عمّا یقول الظالم المفتری القادیانی علوا کبیرا ۔ اور یہ نہ سوچا کہ اگر کسی قدر رجوع بحق، آتھم کو سزائے موت سے بچانے اور اس عذاب کو ٹلانے کیلئے کافی تھا، تو پھر اس موت وعذاب کا اس کو وعدہ ہی کیوں دیا اور یہ ڈر کیوں سنایا۔ اس کسی قدر رجوع بحق سے تو عبداللہ آتھم اس وعدہ عذاب اور ڈر سنانے کے وقت بھی خالی نہ تھا اور نہ اس سے پہلے کبھی خالی رہا ہے، اور نہ کوئی بشر اس سے خالی ہوسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ماننا اور اس کو اپنا خالق و مالک ولائق عبادت سمجھنا، یا مخلوق خدا سے کسی قسم کا نیک سلوک کرنا، یا اپنے ہم جنس یا اولاد پر رحم کرنا اور ترس کھانا، ایسے حق کے اقسام وافراد جن سے کسی ملت ومذہب کا کوئی آدمی خالی نہیں ہوتا۔ آخری دو صفات ایسے حق کے افراد ہیں کہ ان سے وہ لوگ بھی خالی نہیں جو دہریہ کہلاتے ہیں۔ تیسری صفت ایسی فرد حق ہے کہ اس سے بہائم اور وحشی جانور بھی خالی نہیں جو اپنی اولاد کو پیار کرتے ہیں۔ کیا آتھم تمام جہان کے اہل مذاہب بلکہ دہریوں بلکہ حیوانوں اور وحشیوں سے بھی گیا گذرا تھا کہ اس کے دل میں اس سزائے موت کا وعدہ دینے اور اس سے ڈرانے کے وقت اس قدر حق بھی نہ تھا کہ وہ خدا کو خالق ومالک جانتا ہو، یا مخلوق خدا سے نیک سلوک کا قائل ہو، یا اپنے ہم جنس واولاد پر رحم کرتا ہو؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ مباحثہ کے وقت وہ خدا کے وجود اور خالقیت کا قائل تھا اور مخلوق خدا سے حسن سلوک اور اپنے ہم جنسوں اور اولاد پر رحم کرتا تھا اور خاص کر اپنے بھائی قادیانی سے اس نے یہ حسن سلوک کیا ہے کہ قادیانی اس کو اثنا مباحثہ میں سخت الفاظ سے یاد کرتا رہا اور وہ اس کے جواب سے اس کو معافی دیتا رہا اور اس کے حق میں بدزبانی سے پیش نہیں آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی خود تو احمق تھا ہی، اس نے اپنے ملہم (جو یقیناً معلم الملکوت ہے) کو بھی احمق بنایا ہے اور یہ جتایا ہے کہ اس کا ملہم کسی قدر رجوع بحق کو مزیل عذاب موعود قرار دیتا ہے اور اتنا نہیں سمجھتا کہ کسی قدر حق سے کوئی بشر بلکہ کوئی حیوان بھی خالی نہیں۔ لہذا اس قدر حق کے موجود ہونے کے ساتھ عذاب سے ڈرانا اور ہلاکت کی خبر سنانا، پھر اسی قدر حق کی نظر سے اس عذاب کو ٹلا دینا، حماقت وسفاہت ہے۔

بالجملہ اصل الہام میں قادیانی کا لفظ رجوع بحق (جس سے مراد کامل رجوع باسلام سمجھا گیا تھا) کہنا اور جب عبداللہ آتھم کا باوجود مسلمان نہ ہونے کے موت سے بچ جانا، نظر آ گیا تب اس سے مراد ومدعا کسی قدر رجوع (جو بوقت الہام مذکور بھی عبداللہ آتھم میں پایا جاتا تھا) بتانا اس الہام کے سراسر افتراء شیطانی ہونے اور قادیانی کے مفتری ہونے پر ایک قوی دلیل ہے۔

دوسری دلیل اس الہام کے شیطانی ہونے پر یہ ہے کہ قادیانی پنجابی ہے اور اس کی قوم اور اول مخاطب بھی پنجابی ہیں اور یہ الہام عربی میں ہے، حالانکہ خدا کی قدیم سنت ہے کہ اس نے ہر ملہم نبی ومرسل کو (جن میں قادیانی شمولیت کا دعوی کرتا ہے، دیکھو صفحہ اول لوح ازالہ اوہام مرزا قادیانی اور اس کا صفحہ ۵۳۲ اور ۶۷۳ اور اس کا رسالہ شہادت القرآن کا صفحہ ۲۴ وغیرہ) اس کی قوم کی زبان میں کلام والہام سے مشرف فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ یونس میں ہے: و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم (یونس۔ع ۱۶) (ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کو بیان کر دے)۔ اور از انجا کہ بیان وہی مفید وموجب فہمائش وہدائت ہوتا ہے جس کو مخاطب سن کر اپنے ذاتی اور مادری زبان میں سمجھ لیں۔ لہذا اس سنت کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جو کچھ نبی مرسل کہے اس کو اس کے اول مخاطب اپنی زبان میں سمجھ سکیں۔ پس اگر یہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو سنت قدیمہ الہیہ کے مطابق پنجابی میں یہ ہوتا:

او غلام احمد اسان عبداللہ آتھم نوں ایس گلے نئیں ماریا جو ہن سانوں ملوم ہوئی اے کہ او ڈر گیا سی۔

(یا اس کی مانند اور پنجابی الفاظ میں)۔

اس الہام کا ایسے عربی الفاظ میں ہونا، جن کا مطلب قادیانی خود بھی بلا تفہیم الہی سمجھ نہیں سکا، اور اس الہام کے ساتھ الہامی تفسیر کا جو اصل الفاظ سے کوئی تعلق نہیں رکھتی، نازل ہونا روشن دلیل ہے کہ یہ الہام رحمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ یہ دلیل ایسی روشن اور وسیع ہے کہ اس سے جملہ الہامات قادیانی جو اکثر عربی میں ہوئے ہیں اور وہ براہین اور اس کی دیگر تصانیف میں درج ہو کر مشتہر ہو چکے ہیں۔ اور ان میں پنجابی زبان میں، جو قادیانی اور اس کی مخاطب قوم کی مادری زبان ہے، ایک بھی نہیں۔

ریویو براہین احمدیہ کی تحریر کے وقت ہم کو یہ دلیل نہیں سوجھی۔ ورنہ اس وقت ان شیطانی الہاموں کا کام تمام کر دیا جاتا۔ تاہم اب بھی ایک موقع مناسب میں اس دلیل کا خدا کی طرف سے القاء ہوا ہے، اور قادیانی کے جملہ عربی الہامات پر کاری زخم لگا ہے۔

تیسری دلیل اس کے شیطانی الہام ہونے پر یہ ہے کہ اس الہام کی عربی عبارت جس قدر قادیانی کی ایجاد ہے، وہ ایسی مکروہ ہے کہ وہ الہام الٰہی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور مع ہذا وہ مقصود قادیانی کو ادا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا کسی مسلمان سے یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ ایسی واہی عبارت کو الہام الٰہی تسلیم کر کے الہام کو بٹہ لگاوے، اور مخالفین اسلام سے (جو تھوڑی بہت عربی جانتے ہیں) الہام کی ہنسی کراوے۔ اگر ہم قادیانی کے جملہ ایجادی فقرات اور آیات قرآنی میں اس کے تصرفات کی تفصیل کریں تو اس سے بہت تطویل متصور ہے لہذا بطور تمثیل یہاں صرف ایک فقرہ کی قلعی کھولتے ہیں۔ اس کا فقرہ نمبر ۷ یہ ہے:

انّا نکشف السرّ عن ساقہ جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے: ہم اس کی پنڈلی سے بھید کھولیں گے.

اور اس کی تفسیر جو قادیانی نے الہام سے کی ہے، یہ ہے:

ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں سے ننگا کر کے دکھاویں گے یعنی حقیقت کھول دیں اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کر دیں گے۔

شیخ الاسلام بٹالوی﷫ فرماتے ہیں کہ جن کو عربیت کا مذاق ہے وہ خود جانتے ہیں اور دوسرے حضرات عربی دانوں سے پوچھ کر یقین کر سکتے ہیں کہ عربی زبان میں اور عربی محاورات میں کسی کو پنڈلیوں سے ننگا کر کے بھید دکھانا کوئی محاورہ نہیں اور نہ اس کے کوئی معنی بنتے ہیں۔ بھید کو پنڈلی سے کوئی تعلق نہیں، اس کا تعلق تو دل سے ہے۔ لہذا پنڈلی کھول کر بھید دکھانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ پنڈلی یا ران کھولنے سے جو مستور چیز ظاہر ہوتی ہے اس کو تو اس مقام سے کوئی تعلق اور مناسبت نہیں ہے۔ ہاں عرب کی زبان اور محاورات میں کشف عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السّاق (پنڈلی کھولنے) کا محاورہ پایا جاتا ہے جس کے ساتھ سرّ یا بھید نہیں ملایا جاتا۔ اوراس عربی محاورہ میں پنڈلی کے دو معنے کئے جاتے ہیں، ایک حقیقی دوسرے مجازی مستعار یا کنائی۔

ا۔ ساق بمعنی اصل وقوام جو اس کے حقیقی معنی ہیں۔ اس معنی کر ساق الشجر درخت کا تنہ اور ساق الانسان آدمی کی پنڈلی کو بولتے ہیں۔ اوراس سے حقیقت ان اشیاء کی مراد رکھتے ہیں۔

۲۔ کشف ساق سے شدت کے معنی بطور مجاز مستعار یا کنایہ مراد رکھتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی آدمی محنت اور سختی سے کام کرتا ہے تو اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیتا ہے۔ پھر ایک شدت کی حالت کو اس انسانی حالت سے تشبیہہ دے کر اس کو کشف ساق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بہت سے اشعار عرب میں لڑائی کی طرف کشف ساق (پنڈلی کھولنے) کو منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ تفاسیر بیضاوی، کشاف، تفسیر کبیر وغیرہ میں وہ اشعار معہ تفصیل ان معانی کے جو ہم نے بیان کی ہے، منقول ہیں۔ ان ہی محاورات کے مطابق قرآن مجید میں یوم یکشف عن ساق ارشاد ہوا ہے جس سے مفسرین سلف وخلف دونوں معنی حقیقی اور مجازی کنائی مراد بیان کرتے ہیں۔ جو لوگ حقیقی معنی ساق کا مراد ہونا بیان کرتے ہیں وہ ساق سے مراد جہنم کی ساق یا عرش کی ساق مراد بیان کرتے ہیں۔ اور اہل ظواہر اللہ جل شانہ کی ساق مراد بتاتے ہیں جس کی وہ کوئی حقیقت وکیفیت بیان نہیں کرتے، اور نہ اس کے کشف کی کوئی حقیقت ظاہر کرتے ہیں۔ اور جو لوگ مجازی تشبیہی کنائی معنی مراد بتاتے ہیں وہ اس سے شدت کے معنی بیان کرتے ہیں۔ یہ اقوال معالم، فتح البیان وکشاف وبیضاوی وتفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر میں مرقوم ہیں۔

بالجملہ کشف ساق کا محاورہ کلام عرب اور قرآن میں پایا جاتا ہے مگر جو قادیانی اور اس کے ملہم (معلم الملکوت) نے کشف السرّ عن السّاق کا محاورہ گھڑ لیا ہے، اس کا کہیں عرب کے محاورہ میں اثر ونشان نہیں پایا جاتا اور نہ اس کا کوئی مطلب بنتا ہے۔ اور یہ امر اس بات پر قوی اور روشن دلیل ہے کہ یہ خدا تعالی کا الہام نہیں بلکہ شیطان کا الہام ہے۔

قادیانی اگر عرب کے محاورات سے اپنے خانہ ساز کلام کو ثابت کرے تو ہم سے ایک سو روپیہ انعام لے اور اگر ثابت نہ کر سکے (اور ہرگز نہ کر سکے گا گو مولوی نور الدین بھیروی جمونی، مولوی محمد احسن امروہی، محمد سعید شامی وغیرہ کو ملا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کران سے مدد لے) تو ندامت کے ساتھ اس امر کو مان لے کہ یہ کلام الہام الٰہی نہیں، بلکہ شیطانی الہام ہے۔

قادیانی کے مرید اور بعض متردد مسلمان جو مرزا قادیانی کے عربی رسائل کو دیکھ کر یہ کہہ رہے ہیں کہ ان رسائل کے مقابلہ میں علماء اسلام کوئی رسالہ عربی کیوں نہیں لکھتے اور اس سے انعام کیوں نہیں لیتے یا اس کو الزام کیوں نہیں دیتے، وہ لوگ اسی ایک مثال کو غور سے دیکھیں۔ اور جو اس سے پہلے ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۵ کے اخیر میں قادیانی کی عربی عبارات کتاب وساوس کی اغلاط کی فہرست شائع کر چکے ہیں، اس کو ملاحظہ کریں تو یقیناً جان لیں گے کہ قادیانی کے رسائل کی عربی، عرب کی عربی نہیں بلکہ وہ محض تک بندی بے سود مصداق غت ربود ہے۔ وہ ہندی اور فارسی محاورات کا اپنی خانہ ساز اور ناموزوں عبارات میں ترجمہ کر دیتا ہے جو ہرگز اس لائق نہیں کہ علماء عربی دان اس کی طرف توجہ کریں اور اس کے مقابلہ کا قصد فرماویں۔

علماء تو کجا، وہ طالب علم بھی جنہوں نے سرکاری سکولوں میں مفتاح الادب وغیرہ رسائل پڑھے ہیں ،اس کی عربی عبارات کو حقارت اور کراہت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، اور اس پر ایسی بادلیل نکتہ چینی کرتے ہیں جس کا جواب اس سے بن نہیں پڑتا۔ ہمارے ایک عزیز تلمیذ منشی احمد دین (کلرک انکم ٹیکس ضلع سیالکوٹ) نے قادیانی تفسیر کرامات الصادقین کے ابتدائی چند صفحوں پر سرسری نکتہ چینی کر کے اس کے پاس بھجوائی اور اس پر نہایت ملائمت سے داد انصاف چاہی تو قادیانی سے اس کے جواب میں کوئی بات نہ بن سکی۔ آخر اس عزیز نے وہ نکتہ چینی اخبار وزیر ہند، سیالکوٹ (مطبوعہ ۸۔ اگست ۱۸۹۴ء) میں چھپوا دی جسکی بعض علماء کپورتھلہ نے پرچہ وزیر ہند ۲۴۔ اگست ۱۸۹۴ء میں تصویب و تائید کی ہے۔ وہ اخبار آسانی سے مل سکتا ہے .... اس نکتہ چینی کو پڑھ کر ناظرین یقین کریں گے کہ مرزا قادیانی کی عربی، عرب کی عربی نہیں، پھر وہ کیونکر مستحق ہے کہ علماء عربی دان اس کی طرف توجہ کریں...

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ بیان بالا، اس الہام کی عربیت میں کلام تھا، اب اس کے مفید مطلب ومقصود قادیانی نہ ہونے کا حال سنو۔

یہ عبارت جیسی کیسی ہے، مطلب بتا نہیں سکتی۔ اس عبارت کے لفظی ترجمہ سے تو کچھ بھی مطلب سمجھ میں نہیں آتا، چنانچہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ لہٰذا قادیانی کو اس عبارت کا مطلب بتانے کیلئے ایک الہامی تفسیر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہوئی جو اس نے ترجمہ کے ساتھ بیان کی، اور وہ بھی نقل ہو چکی ہے۔ اس تفسیر سے بھی، کسی قدر، حق کی طرف رجوع کرنے سے مدعا و مراد کہ وہ آتھم کا اس پیش گوئی سے ڈر جانا ہے، ظاہر نہیں ہوتا تھا اس لئے قادیانی کو اس الہام کی شرح و تفسیر کے بعد (بلکہ اس تمام مضمون کو ختم کر دینے کے بعد حاشیہ نمبر ا میں بصفحہ ۱۵ سطر ۴ میں) اس کا مطلب بیان کرنا پڑا کہ اس رجوع حق سے ڈر جانا مراد ہے۔ چنانچہ اس نے کہا: حق کی طرف جھکنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کے ساتھ قبول کرنا، درحقیقت ایک ہی بات ہے۔

اس مدعا و مراد کا عبارت الہام اور اس کی الہامی تفسیر سے سمجھ میں نہ آنا، اور ایک مدت کے بعد مانند: مشتے بعد از جنگ، قادیانی کا اس مدعا کو ظاہر کرنا بھی ایک روشن دلیل ہے کہ وہ عبارت الہامی نہیں، شیطانی ہے۔ خدا تعالی جو سچوں کا ملہم ہے، ایسا قاصر البیان نہیں کہ جو مدعا کسی الہام سے ادا کرنا چاہے اس کو نہ الہام میں ادا کرے نہ اس کی الہامی تفسیر میں کہہ سکے، اور ایک مدت کے بعد اس کو وہ مدعا ظاہر کرنا یاد آوے۔

ثانیاً جو دعوی کی تائید میں قادیانی نے کہا ہے کہ کسی قدر ڈر جانے سے موعود عذاب موت و ہلاکت بشہادت قرآن ٹل جایا کرتا ہے، اس میں اس نے نصوص کی تحریف کی ہے۔ قرآن کی کسی آیت میں یہ بیان صراحتاً یا اشارۃً پایا نہیں جاتا ہے کہ جو قطعی وعدہ عذاب موت و ہلاکت کا کسی کو موقّت بوقت خاص دیا گیا ہے وہ ان کے کسی قدر ڈر جانے سے ٹل گیا ہے۔ قادیانی نے اپنے دعوے کے ثبوت میں ایک آیت فمن یّعمل مثقال ذرّۃ خیراً یره پیش کی ہے۔ سو یہ دنیاوی موعود عذاب موت کے ٹلنے میں نص نہیں ہے بلکہ آخرت میں ذرہ بھر نیکی کا بدلہ پانے میں نص ہے۔ اس کے پہلے قیامت کے احوال واہوال (زمین کا ہلایا جانا اور اس کا اپنے بوجھ نکال دینا اور اپنی پیٹھ پر گذرے واقعات کی خبر دینا) بیان کر کے کہا ہے

یومئذ یّصدر النّاس اشتاتاً لّیروا اعمالهم فمن یّعمل مثقال ذرّۃٍ خیراً یّره۔
کہ اس دن لوگ متفرق ہو کر حساب کی جگہ سے پھرینگے تا کہ اپنے اعمال کا بدلہ دکھائے جائیں پھر جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

اس آیت سے قادیانی کا یہ بات نکالنا کہ جو ایک ذرہ خدا سے ڈر گیا اس سے دنیا میں سنگین عذاب موت ٹل گیا، تحریف نہیں تو اور کیا ہے (بعض مفسرین نے اس آیت کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ کافروں کو دنیا میں نیکی کا بدلہ رزق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مال ملتا ہے مگر اس کی تفسیر میں کسی نے وہ نہیں کہا جو مرزا قادیانی نے کہا ہے)

دوسری آیت حاشیہ نمبر ا، انوار میں قادیانی نے وہ پیش کی ہے جس میں بیان ہے

و اذا اردنا ان نهلك القرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحقّ عليها القول فد مر ناها تد ميراً (جب لوگ فسق کرتے ہیں تو ہلاک کئے جاتے ہیں)۔

و ما كنّا مهلكی القرے ا لا و اهلها ظالمو ن (ہم اس وقت بستیوں کو ہلاک کرتے ہیں جب ان کے لوگ ظالم ہو جاتے ہیں)

ولقد استهز ی ء رسل من قبلك فامليت للذين كفروا ثم اخذ تم فكيف كان عقا ب (تجھ سے پہلے رسولوں سے ٹھٹھا کیا گیا۔ تو ہم نے لوگوں کو پکڑا)۔

و مكروا مكراً و مكر نا مكراً و هم لا يشعرو ن

مگر یہ تمام آیات قادیانی پر حجت ہیں، یعنی اس کو جھوٹا کرتی ہیں، اس کی دستاویز نہیں ہو سکتیں کیونکہ ان میں عذاب کا موجب وسبب فسق، ظلم واستہزا، مکر کو بتایا گیا ہے۔ سو آتھم سے بمقابلہ اسلام سرزد ہو چکا ہے لہذا وہ عذاب کا مستحق ہو چکا تھا۔ قادیانی کا الہام سچا ہوتا تو ان آیات کی شہادت سے اس پر ضرور عذاب آجاتا ۔ان آیات میں یہ نہیں کہا گیا کہ اگر فسق وظلم واستہزاء ومکر کے بدلے عذاب موت کا وعدہ ہو جائے تو پھر وہ کسی قدر ڈر جانے سے ٹل جاتا ہے، لہذا ان آیات سے عذاب ٹل جانے کا ثبوت نکالنا تحریف نصوص ہے۔

چھٹی آیت قادیانی اشتہار عدم وفات شوہر زوجہ فرضی خود میں وہ پیش کی جس میں حضرت یونس کی قوم سے ایمان لانے کی وجہ سے عذاب کا اٹھایا جانا مذکور ہے۔ اور مرزا قادیانی نے دعوی کیا ہے کہ: حضرت یونس کی قوم کو قطعی طور پر بغیر بیان کسی شرط کے چالیس دن کی میعاد بتلائی گئی۔ یعنی پھر وہ عذاب اٹھالیا گیا اور وعدہ عذاب پورا نہ ہوا۔

اس آیت میں یہ نص وتصریح نہیں ہے کہ یونسؑ کو خدا تعالی نے اس قوم کو ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ دیا تھا، اور نہ اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح یا ضعیف دواوین سنت میں دیکھی گئی ہے۔ بلکہ نص قرآن میں (صرف یہ) بیان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلو لا کانت قریة ا منة فنفعها ایما نها الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم العذا ب الخزی فی الحیوة الد نیا و متعنا هم الی حین ۔ (یو نس ۔ع ۱۰) کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ وہ عذاب دیکھ کر ایمان لاتے اور اس سے نفع اٹھاتے، بجز قوم یونس کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے دنیا کی رسوائی کے عذاب کو اٹھا دیا اور ان کو ایک وقت تک دنیا سے متمتع کیا۔

جس سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ وہ عذاب قطعی ہلاکت کا نہ تھا (قطعی ہوتا تو وہ ایمان لانے سے نہ ٹلتا اور اس میں تخلّف نہ ہوتا) بلکہ وہ شرطی انذار تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو عذاب کئے جاؤ گے۔ پھر قوم یونس آثار عذاب دیکھ کر ایمان لے آئے تو وہ عذاب (جو بشرط عدم ایمان تھا) وقوع میں نہ آیا۔ بعض مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ حضرت یونس نے قوم کو چالیس شب کی میعاد مقرر کر دی تھی مگر انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ وہ وعدہ قطعی ہلاکت کا تھا، شرطی عدم ایمان کی شرط سے مشروط نہ تھا۔ بلکہ چالیس رات کی میعاد مقرر کرنے اور اس سے پہلے عذاب نہ آنے سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ چالیس شب کی مدت انکے ایمان کے انتظار کیلئے مقرر ہوئی تھی اور اس غرض کے اظہار کیلئے تھی کہ اگر وہ اس عرصہ میں ایمان لے آویں گے تو عذاب نازل نہ ہوگا۔

امام رازی تفسیر کبیر جلد ۵ کے صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں: روی ان یونس بعث الی نینوی من ارض الموصل فکذّ بوہ فذھب عنھم مغاضباً فلمّا فقدوہ خافوا نزو ل العذا ب فلبسوا..... اربعین لیلة وکان یونس قال لھم ان اجلکم ار بعون لیلة فقا لوا ان رئینا اسباب الھلا ك آ منا بك ۔ فلما مضت خمس و ثلا ثو ن لیلة ظھر فی السماء غیم اسود شدید السواد فظھر منه دخان شدید و ھبط ذا لك الد خان حتی وقع فی المد ینة واسود سطرحھم فخرجوا الی الصحرا وفرقوا بین النساء والصبیا ن وبین الدواب و اولا دوھا فحن بعضھا الی بعض فعلت ا لاصوات و کثر التضرعا ت و اظھر ا لا یما ن و التو بة و تضرعوا الی الله تعا لی فرحمھم و کشف عنھم

حضرت یونسؑ اہل نینوی کی طرف مبعوث ہوئے۔ انہوں نے جھٹلایا تو وہ ان سے خفا ہو کر نکل گئے۔ پھر جب انہوں نے حضرت یونس کو نہ پایا تو ڈر گئے۔ اور ٹاٹ پہننے لگے اور چلائے۔ حضرت یونس نے ان کو چالیس دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی میعاد مقرر کردی تو وہ آپ کے جواب میں بولے کہ ہم اسباب و آثار ہلاکت دیکھیں گے تو ایمان لے آویں گے۔ اور جب تیس راتیں گذر گئیں تو آثار عذاب نمایاں ہوئے اس حال میں سیاہ بادل نمودار ہوا جس سے سخت دھواں ظاہر ہوا جو شہر میں آپڑا۔ اور اس سے اس کی چھتیں سخت سیاہ ہوگئیں۔ تب وہ لوگ جنگل کو نکل گئے۔ اپنی بیویوں کو بچوں سے جدا کر کے چلانے لگے اور ایمان لے آئے اور تائب ہوئے تو خدا نے ان پر رحم کیا اور عذاب کو ملتوی کیا گیا۔

یہ حضرت یونس کا (بقول مفسرین) چالیس دن کی میعاد مقرر کرنا اور ان کے جواب میں قوم کا یہ کہنا کہ ہم آثار و اسباب دیکھ کر ایمان لے آویں گے، اور اس پر حضرت یونسؑ کا سکوت فرمانا صاف یقین دلاتا ہے کہ وہ وعدہ عذاب قطعی نہ تھا بلکہ بشرط عدم ایمان تھا۔ تب ہی انہوں نے بصورت آثار دیکھنے کے وعدہ ایمان کیا تھا۔ پھر ان کو میعاد سے پہلے آثار دکھا کر ایمان عطا ہوا اور عذاب ملتوی کیا گیا۔

نیز تفسیر کبیر کی جلد ۶ کے صفحہ ۱۸۸ میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے:

فاوحی اللہ الیہ (ای یونسؑ) قل لھم ان لم تؤمنوا جاء کم العذاب فابلغھم فخرج من عندھم فلمّا فقدوہ ندموا علی فعلھم و طفقوا یطلبون فلم یقدر و ثم ذکروا امرھم و امر یونس للعلماء الذین کانوا فی دینھم فقالوا انظروا و اطلبوہ فی المدینۃ فطلبوہ فقیل لھم انہ خرج العشی فلما ایموا اغلقوا باب مدینتھم فلم یدخلھا بقوم ولا غنمھم و ھزنوا الوالدۃ عن ولدھا وکذا الصبیان والامھات ثم قاموا ینتظرون الصبح فلما انشق الصبح راو العذاب ینزل من السماء ....کہ خدا تعالیٰ نے حضرت یونس کی طرف جو وحی متضمن خبر عذاب کی تھی خود اس میں یہ شرط لگادی تھی کہ اگر وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب نازل ہوگا۔ حضرت یونس نے ان کو یہ وحی الٰہی پہنچائی تو وہ ایمان لانے سے انکاری ہوئے۔ جس پر یونسؑ ان کے بیچ سے نکل گئے تو وہ پچھتائے اور یونس کی تلاش میں لگ گئے۔ یونس کو انہوں نے نہ پایا تو رونے چلانے لگ گئے اور ایسے ڈرے کہ حاملہ عورتوں کے حمل وضع ہوگئے اور انسانوں کے علاوہ گائے بکریوں کی بھی آوازیں نکلیں۔ تب عذاب رفع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے قادیانی صاحب! اس روایت سے کیسی صفائی اور تصریح کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ جو حضرت یونس کو خدا تعالی نے شرطی عذاب کا ڈر سنایا تھا وہ وعدہ قطعی نہ تھا۔ اب اس سے بڑھ کر آپ کیا چاہتے ہیں اور شرطی ہونے عذاب قوم یونس کا اور کیا ثبوت مانگتے ہیں؟

اس روایت کے معنی سمجھنے میں جو قادیانی نے دھوکہ کھایا، یا دیدہ دانستہ دھوکہ دینا چاہا ہے اس کا ازالہ اشتہار چار ہزار کے دلائل کے جواب میں عنقریب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور اگر قادیانی اس ظاہر مفہوم آیت کو نہیں مانتا اور بیان مذکور مفسرین کو بھی (جس سے عذاب کا مشروط بعدم ایمان ہونا ثابت ہے) سچا نہیں جانتا تو وہ کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے یہ ثابت کر دے کہ وہ وعدہ قطعی ہلاکت کا تھا اور پھر وہ ٹالا گیا۔ اور صرف یہی امر اس کا مدعا ثابت کرنے کو کافی نہ ہوگا بلکہ اس کو یہ بھی ثابت کرنا پڑے گا کہ قوم یونس ایمان نہ لائی تھی، اور کفر سے تائب نہ ہوئے تھے، صرف اسی قدر ڈر گئے تھے جیسا کہ بقول قادیانی عبداللہ آتھم کسی قدر ڈر گیا تھا اور وہ ایمان جو نجات کی شرط ہے، نہ لایا تھا۔ کیونکہ اگر یہ امر قادیانی ثابت نہ کر سکا اور قوم یونس کا ایمان لانا اس کے نزدیک بھی ثابت و مسلّم رہا جیسا کہ نص قرآن لما آمنوا کشفنا عنهم عذا ب الخزی فی الحیوۃ الدنیا سے (جو مع ترجمہ منقول ہوئے) ثابت ہے تو پھر بھی یہ آیت قادیانی کی دلیل نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ اس کا دعوی یہ ہے کہ کسی قدر ڈر جانے سے اور دل کے کسی گوشہ میں ایک ذرہ دھڑکہ یا خوف پیدا ہو جانے سے عذاب قطعی ٹل جاتا ہے، گو وہ ایمان جو نجات کی شرط ہے حاصل نہ ہو۔ پس جب تک آیت متعلق قصہ حضرت یونس یا کسی اور آیت سے قادیانی یہ ثابت نہ کرے کہ صرف کسی قدر ڈر جانے سے (باوجود کافر و بے ایمان رہنے کے) عذاب موعود ٹل جاتا ہے اور ٹل گیا ہے، اس آیت سے اس کا تمسک کرنا کمال درجہ کی بے حیائی اور بے ایمانی ہوگی۔

قادیانی کے مرید اس بات کو نہیں سمجھتے کہ عبداللہ آتھم تو بقول قادیانی بھی ایمان نہیں لایا۔ صرف کسی قدر ڈر گیا تھا، بخلاف قوم یونس کہ وہ پورے طور پر اور کمال تضرع سے ایمان لے آئے تھے۔ پھر یہ آیت متعلق قوم یونس (اگر بالفرض اس سے قطعی عذاب کا ٹل جانا ثابت ہو) قادیانی کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار چار ہزار روپیہ کے صفحہ ۱۱ سے ۱۶ تک خاکسار (محمد حسین) کو مخاطب کر کے پہلے عام موعود اور قطعی عذابوں کے توبہ و استغفار سے ٹل جانے کا ثبوت پیش کیا ہے پھر خاص کر حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی ہونے کے ساتھ ٹل جانے کا ثبوت پیش کیا ہے۔

عام موعود اور قطعی عذابوں کے استغفار و توبہ سے ٹل جانے کے ثبوت میں اول یہ دعوی کیا ہے کہ تمام قرآن اس تعلیم سے بھرا پڑا ہے کہ اگر توبہ و استغفار قبل نزول عذاب ہو تو عذاب ٹل جاتا ہے۔ اور اس دعوی کے ثبوت میں بائیبل کا ایک قصہ نقل کر دیا ہے جس کا نہ پتہ بتایا نہ حوالہ کتاب دیا۔ اور اس دعوی کے ساتھ (دوسرا) یہ دعوی بھی کر دیا کہ یہ قصہ مفسرین نے لکھا ہے، بلکہ اور حدیثیں اس قسم کی بہت ہیں جن کا لکھنا موجب طول ہے۔ پھر اس کے ساتھ (تیسرا) یہ دعوی بھی کر دیا ہے کہ علاوہ وعید ٹلنے کے (جو کرم مولی میں داخل ہے) اکابر صوفیہ کا مذہب ہے کہ کبھی وعدہ بھی ٹل جایا کرتا ہے، اور اس پر صوفیوں کی دو کتابوں کا حوالہ دے کر اس دعوی سوم کی دلیل قرآن سے یہ پیش کی ہے کہ موسیٰؑ کو نزول توریت کیلئے تیس رات کا وعدہ دیا گیا تھا اور کوئی شرط ساتھ نہ تھی ۔مگر وعدہ قائم نہ رہا اور اس پر دس دن بڑھائے گئے، جس سے بنی اسرائیل فتنہ گوسالہ پرستی میں پڑے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جب کہ نص قطعی سے ثابت ہے کہ خدا ایسے وعدہ کی تاریخ ٹال دیتا ہے جس کے ساتھ کسی شرط کی تصریح نہیں کی گئی تھی تو وعید کی تاریخ میں عندالرجوع تاخیر ڈالنا خود کرم میں داخل ہے۔

پھر حاشیہ میں بضمن نوٹ اول مرزا قادیانی نے اس دلیل پر آپ ہی یہ سوال وارد کر کے کہ اللہ تعالی یہ فرماتا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد (یعنی خدا تعالی وعدہ کا خلاف نہیں کرتا)، اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اس آیت میں وعدہ سے مراد وہ امر ہے جو خدا کے ارادہ میں وعدہ کے نام سے موسوم ہو، نہ کہ وہ امر جس کو انسان اپنے خیال کے مطابق قطعی وعدہ سمجھ لے۔ اور کہا ہے کہ ممکن ہے کہ خدا تعالی ایک وعدہ کرے اور اس کے ساتھ کوئی شرط مخفی ہو جس کا اظہار نہ کرے، اور شرط کے عدم ظہور سے اس وعدہ کا ظہور نہ ہو۔ پھر اپنے پہلے دعوی کی نظیر یا دلیل وہ آیت قرآن پیش کی ہے جس میں یہ ذکر ہے

لئن انجیتنا من ھذہ لنکو ننّ من الشاکرین فلما انجاھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق (یونس) کشتی والے طوفان کے وقت کہتے ہیں کہ اے خدا اگر تو ہم کو اس سے نجات دے گا تو ہم شکر گزار ہوں گے، پھر خدا جب ان کو نجات دیتا ہے تو وہ زمین میں ناحق کے طالب ہوتے ہیں۔

اور بڑے فخر سے ایسی آیات سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ: خدا تعالی اپنے قہری ارادہ سے دریا میں طوفان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کرتا ہے پھر ان کے تضرع اور رجوع پر ان کو بچا لیتا ہے۔ باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ پھر مفسدانہ حرکات کریں گے۔ پھر کہا ہے کہ کیا اس طوفان سے یہ غرض ہوتی ہے کہ کشتی والوں کو خفیف چوٹیں لگیں، مگر ہلاک نہ ہوں۔اے شیخ! ذرا شرم کرنا چاہیے۔اس قدر عقل کیوں ماری گئی کہ نصوص بدیہہ سے انکار کیئے جاتے ہو۔

قادیانی کے اس بیان سے اس کا کوئی دعوی منجملہ دعاوی ثلاثہ ثابت نہیں ہوتا۔اس نے جو یہ دعوی کیا ہے کہ تمام قرآن اسی تعلیم سے بھرا پڑا ہے کہ توبہ واستغفار قبل نزول عذاب ہو،تو عذاب ٹل جاتا ہےاور اس کے ثبوت میں جو کچھ کہا ہے اس میں اولاً یہ نہ سوچا کہ جو عذاب توبہ واستغفار سے ٹل جاتا ہے وہ عذاب قطعی موعود ہوتا ہے جس کے وقوع کی پیشتر خبر دی جاتی ہے یا غیر موعود؟ اور محل بحث ونزاع کونسا عذاب ہے؟قطعی موعود یا غیر موعود؟ اور میرا دعوی کس عذاب کے ٹل جانے کا ہے، قطعی موعود کا یا غیر موعود کا۔پس اگر عذاب قطعی موعود محل بحث ونزاع ہے اور اسی کے ٹل جانے کا مجھے دعوی ہے،تو پھر میرا کشتی والی آیت کو معرض استدلال میں لانا کیا وجہ رکھتا ہے؟ کیا کسی آیت میں یا حدیث میں یہ آیا ہے کہ کشتی والوں پر جو طوفان آیا کرتا تھا اور وہ ان کے استغفار وتضرع سے ٹل جایا کرتا تھا، وہ پیشتر سے موعود ہوتا تھا، اور اسکی نسبت خاص کوئی وعدہ ہلاکت آجاتا تھا۔ ایسا ہے تو میں اس مقام میں اس آیت کو پیش کروں جس میں وعدہ قطعی ہلاکت بہ طوفان ہوا ہو، اور پھر وہ ٹلا ہو۔ اور اگر اس مضمون کی آئت کوئی نہیں تو عقلاء جہان میری اس پیش کردہ آیت کو دیکھ کر کیا کہیں گے؟ اور اس آیت میں یا قرآن کی کسی اور آیت میں اس طوفان کا جو تضرع سے ٹل گیا تھا، وعدہ نہ دیکھیں گے تو مجھے بجز احمق یا دھوکہ باز نہ کہیں گے تو اور کیا کہیں گے؟

اور ثانیاً یہ نہ سوچا کہ دعوی تو میرا یہ تھا کہ رجوع وتضرع سے عذاب موعود ٹل جانے کی آیات سے قرآن بھرا پڑا ہے اور اس کی دلیل وتفصیل میں میرا ایک بے نشان قصہ بائبل سے نقل کرنا کیا وجہ رکھتا ہے؟ کیا بائبل قرآن ہے؟

پھر اس دعوی پر ایک دعوی دوم کرنا اور بے پتہ اقوال مفسرین اور احادیث کا حوالہ دینا کیا وجہ رکھتا ہے ؟ کیا بے پتہ اقوال مفسرین اور بے نشان احادیث بھی قرآن کہلاتے ہیں؟

پھر اس کوتاہی کے ساتھ (یعنی قرآن کی ایک آیت یا حدیث بھی نقل کئے بغیر) میرا یہ کہنا کہ تفصیل موجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تطویل ہے، کیا معنی رکھتا ہے؟ آیت یا حدیث یا کسی تفسیر کی عبارت تو ایک بھی ہم نے ایسی نہیں لکھی جس میں موعود عذاب کے ٹل جانے کا ذکر ہو، پھر تطویل کہاں سے ہوگئی جس سے تھک کر اور احادیث یا آیات کے ذکر سے قلم کو روکا گیا ہے۔

اور ثالثاً یہ نہ سوچا کہ جو دعوی سوم کی میں نے آیت دلیل بنا کر پیش کی ہے وہ وعدہ خلافی کے جواز پر نص قطعی کیونکر ہوسکتی ہے؟ اس آیت میں یہ کہاں تصریح ہے کہ تیس رات کے گذرنے پر فوراً توریت ملنے کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور وہ وعدہ دس رات بڑھا کر ٹلایا گیا۔

اور رابعاً، قادیانی صاحب نے یہ نہ سوچا کہ جو اقوال صوفیوں کے ہم اس وعدہ خلافی کی تائید میں پیش کر کے اپنے ساتھ ان کو بدنام کرنا چاہتے ہیں، کیا وہ اقوال بھی آیات قرآن ہیں؟ اور وہ کس شخص کیلئے حجت دست آویز بنائی گئی ہے۔ اپنے لئے یا اپنے مخاطب کیلئے؟ ہمارا سارے جہان کا اتباع و توافق کو چھوڑ کر مجتہد و مجدد بن کر قرآن و حدیث سے استدلال کا مدعی بننا، پھر بجائے قرآن حدیث ان اقوال صوفیا کو پیش کرنا، اہل علم و دانش کی نظروں میں کیا وقعت واثر پیدا کرے گا؟ اور ہمارا مخاطب جو دلیل شرعی کا طالب ہے وہ ان اقوال کو ان معنی سے، جو ہم سمجھتے ہیں، کب قبول کرے گا۔

ہمارے ان الزامات و سوالات کے ضمن میں قادیانی کے جملہ دعاوی دلائل کا جواب اجمالی ادا ہوا۔ اب ہم ان دعاوی و دلائل کا جواب تصریح و تفصیل سے دیتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا پہلا دعوی محض کذب ہے۔ قرآن میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ موعود قطعی عذاب توبہ استغفار سے وقت موعود ٹل جاتا ہے۔ اس دعوی کی دلیل جو بے پتہ قادیانی نے بائیبل سے پیش کی ہے وہ قادیانی اور اس کے عیسائی بھائیوں کیلئے حجت ہوگی، اہل اسلام تو اس کو حجت نہیں سمجھتے اور ان کتابوں کو محرف مانتے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ قادیانی بھی براہین احمدیہ میں کہہ چکا ہے کہ یہ کتابیں کایا پلٹ ہوتی رہتی ہیں (براہین احمدیہ۔ ج ۴۔ ص ۳۳۰۔ اور اشاعۃ السنہ نمبر ۸ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

قادیانی کا دوسرا دعوی بھی محض ڈھکوسلہ ہے۔ اسے چاہیے کہ اس مضمون کا کسی مفسر معتبر کا قول (جو اہل کتاب سے ماخوذ نہ ہو بلکہ حدیث سے ہو) یا کوئی صحیح حدیث نقل کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے تیسرے دعوی میں دو دعوی ہیں۔

ایک یہ کہ وعید کو ٹلا دینا کرم ہے۔ دوسرا یہ کہ وعدہ الہی بھی کبھی ٹل جایا کرتا ہے۔

پہلے دعوی کا ردوابطال یہ ہے کہ اس دعوی کو آپ نے نقلی وشرعی دلیل سے مدلل نہیں کیا۔ اس کی صرف عقلی دلیل یہ بیان کی ہے کہ یہ کرم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات آپ نوٹ دوم صفحہ ۱۲ اشتہار چار ہزار میں مان چکے ہیں کہ: تخلّف وعدہ کا ایک نقص ہے جو خدا تعالی پر جائز نہیں .

اور اس کے نقص ماننے کی وجہ یہی ہے کہ اس سے کذب لازم آتا ہے اور یہی نقص بعینہ تخلّف وعید میں موجود ہے۔ لہذا اللہ کا اس سے بھی پاک ہونا بحکم عقل واجب وضروری ہے۔ جیسا کہ تخلّف وعدہ سے آپ کے نزدیک اس کا پاک ہونا واجب اور ضروری ہے۔ اور نقل بھی عقل کی مؤید ہے۔ اللہ نے وعید کے باب میں صاف فرما دیا ہے کہ جو میں نے ڈر (عذاب) کی بات کہی ہے، وہ نہ بدلے گی اور میں بندوں پر ظلم کرنے والہ نہیں ہوں۔

ما یبدل القول لدیّ و ما انا بظلام للعبید (ق) یعنی اگر میں اپنی اس بات (وعید) کو بدلا دوں اور کافروں اور مشرکوں کو بھی مسلمانوں کی طرح بخش دوں تو یہ مسلمانوں اور خدا پرستوں پر میرے قانون جزاو سزا کے مطابق صریح ظلم ہے۔

اور فرمایا: انجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون (قلم) کہ کیا ہم مسلمانوں اور مجرموں کو یکساں کر دیں گے؟ تمہیں کیا ہوا کیسی باتیں کرتے ہو؟

اور فرمایا کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کا الفجّار (سورہ ص) کیا ہم نیک عمل مومنوں کو مفسدوں کی مانند یا پرہیز گاروں کو بدکاروں کا سا کر دیں گے؟

آپ کی عقلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اگر اپنے کرم کی نظر کی سے اللہ تعالی کو ایک نقص اور عیب (کذب) کا ارتکاب جائز ہے۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ شرک وکفر وزنا وغیرہ سبھی گناہ خدا تعالی کے نزدیک جائز ہوں۔ اور بندوں کے نزدیک بھی بتقلید خدا جائز (تعالی اللہ عما یقول الظا لمو ن علواً کبیراً) خدا کے نزدیک اس جواز گناہ کی وجہ یہ ہے کہ کرم خداوندی کی نظر سے خدا کا کذب جائز ہوا، اور اس امر کا گنہ گاروں کو یقین دلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تو گنہ گار دلیری سے اس کرم کے بھروسہ پر کفر وشرک وزنا کا ارتکاب کریں گے اور یہ کہیں گے کہ خدا تعالی کریم ہے، وہ اپنا کرم چھوڑ کر ہم کو کبھی عذاب نہ کرے گا۔ اس سے بعثت رسولوں کا عبث ہونا اور احکام حلال و حرام کا بے کار ہونا لازم آیا۔

مرزا قادیانی چونکہ باتفاق جمہور اہل اسلام اس قسم کے عقاید ومقالات کے سبب زندیق ٹھہرا دیا گیا ہے لہذا وہ ایسی باتیں عوام کو سنا کر یہی چاہتا ہے کہ شریعت بے کار ہو اور احکام اسلام درہم برہم ہوں اور سب لوگ میری طرح زندیق بن جائیں۔ اس قسم کی باتیں پہلے زندیقوں نے بھی کہی تھیں مگر بحمد اللہ وہ ناکام رہے

لوگوں کے نزدیک اس تجویز سے جواز ہر ایک گناہ کی وجہ یہ ہے کہ کریم سے اگر کوئی کسی امر کی جس کو وہ گناہ جانتا ہو (مثلاً اس کی عورت سے کسی کا زنا کرنا) درخواست کرے تو اسکو اپنے کریم ہونے کے لحاظ سے اس سوال کو رد نہ کرنا اور اپنی عورت کو سائل کے پاس بھیج دینا جائز ہوگا اور قادیانی کی اس دلیل پر عمل کرنا پڑے گا کہ اگر چہ زنا بری صفت ہے (جیسا کہ کذب) مگر کریم کو بلحاظ کرم، سائل کا دل رکھنے کو اس برائی کا ارتکاب جائز ہے۔

اے نادان قادیانی! خدا تعالی کے حق میں اس کے کرم کی نظر سے تیرا کذب کو تجویز کرنا، اور وعید معین سے اس کا تخلف جائز رکھنا بعینہ ایسا ہی ہے۔ خدا تعالی سے صدور کذب ایسا ہے جیسا کہ انسان سے زنا۔ کچھ تو سوچ، ذرا ہوش کر اور شرم سے کام لے۔ خدا کی نسبت ایسی بات نہ کہہ جو خدا تعالی نے نہیں فرمائی۔

فلا تضر بوا لله الامثال ۔ ان الله یعلم و انتم لا تعلمو ن

دوسرے دعوی (تخلف وعدہ الہی کے جواز) پر جو قادیانی نے آیت قرآن و واعدنا موسی ثلثین لیلة سے استدلال کیا ہے اس میں خدا تعالی پر افتراء کیا ہے۔ اس آیت میں تیس رات کے وعدہ کا ذکر وارشاد نہیں کہ ہم نے صرف تیس ہی رات کا موسیٰ سے وعدہ کیا تھا۔ بلکہ برخلاف اس کے صاف طور یہ ارشاد ہے و اذ واعد نا موسی ثلا ثین لیلة و اتممناها بعشر فتمّ میقات ربه اربعین لیلة (اعرا ف) کہ ہم نے موسی سے تیس رات کا وعدہ کر کے اس کو دس رات سے پورا کیا۔ سو اس کے رب کا وعدہ چالیس رات سے پورا ہوا۔

یہ آیت قطعی نص ہے کہ پورا وعدہ چالیس ہی رات کا تھا۔ مگر اس آیت میں منجملہ چالیس رات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیس کو پہلے ذکر کیا دس کو پیچھے۔ پھر اس تفصیل کے بعد اس کا ٹوٹل کیا۔ اور فرمایا کہ وہ پورا وعدہ چالیس رات کا ہوا جس کو دوسری آیت میں بلا تفصیل چالیس ہی رات کا وعدہ کہا اور صاف فرمادیا

و اذ وا عـد نا مو سی ار بعین لیلةً ثم اتخذ تم العجل من بعده و انتم ظالمو ن (بقره) کہ ہم نے موسی سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔ تو تم نے اس کے پیچھے بچھڑے کو معبود بنایا۔

اس تفصیل کی مثال قرآن کی ایک وہ آیت ہے جس میں خدا تعالی نے حج میں تمتع کرنے والے پر (جو قربانی نہ پاوے) دس روزہ فرض کئے۔ مگر پہلے تین حج کے دنوں میں پھر سات اس کے بعد اور آخر فرمادیا کہ یہ دس پورے ہوئے فـمـن لـم یـجـد فـصـیـام ثلا ثه ایام فی الحج و سبعة اذا ر جعتم تلك عشرة كاملة ۔

یہاں اگر یہ سوال ہو کہ اس آیت میں تو دس دن کو تفصیل مذکور سے بیان کرنے میں فائدہ ظاہر ہے کہ تین روزہ اور سات روزہ کا محل جدا جدا بیان ہوا ہے، اس آیت میں چالیس رات کی تفصیل مذکور سے کیا فائدہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فائدہ تفسیر کبیر کی عبارت میں عنقریب بیان ہوگا۔ ان شا ء الله تعا لی۔

اب قادیانی کے تصرف و بے ایمانی کو دیکھو کہ اس نے پوری آیت کا مضمون بیان نہ کیا اور اس وعدہ الٰہی کو پہلے صرف تیس رات کا وعدہ بتایا، پھر دس رات سے اس وعدہ کا بدل جانا اور اپنے وقت موعود سے ٹل جانا تجویز کیا۔ اور اس چوری پر یہ سینہ زوری کہ اس تبدیلی کو وہ نص قطعی کہتا ہے۔ ہم اپنے اس بیان کی تائید کیلئے علماء مفسرین کے اقوال پیش کرتے ہیں جو بدست آویز آیات مذکورہ اس وعدہ کو چالیس ہی رات کا وعدہ قرار دیتی ہیں، نہ تیس کا۔

امام رازیؒ نے تفسیر کبیر جلد اول ص ۵۲۱ میں کہا ہے

و ایـضـاً فـلـیـس المراد انقضاء ای اربعین کان بل اربعین معین و هو الثلا ثو ن من ذی القعدة و العشر الاول من ذی الحجة لا نّ مو سی كا ن عا لماً با نّ المراد هو هذه ا لار بـعـو ن و ایـضـاً فقوله تعالی و اذ واعد نا موسی ار بعین لیلةً یحتمل ان یکو ن الـمـراد انّـه وعـد قبـل هذه ا لا ربعین ان یجیء الی الجبل هذه الاربعین حتی تنزّل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیه التوراة و یحتمل ان یکو ن المراد انه امر با ن یجیء الی الجبل هذه ا لار بعین و وعد بان تنز ل علیه بعد ذلك التوراة و هذه ا لا حتمال الثا نی هو المتا ید بالاخبار (البحث الرا بع) قو له ههنا وا عد نا موسی اربعین لیلة یفید ان الموا عدة کا نت من اول ا لا مر علی الار بعین و قو له فی الاعراف و وا عد نا موسی ثلا ثین لیلة و اتممنا ها بعشر یفید ان الموا عدة کا نت فی اول الا مر علی الثلا ثین فکیف التوفیق بینهما اجاب الحسن البصری فقال لیس المراد ان وعده کان ثلاثین لیلة ثم بعد ذالك وعده بعشر لکنّه وعده ار بعین لیلة جمیعا۔ و هو کقو له ثلا ثه ایا م فی الحج و سبعة اذا ر جعتم تلك عشر کا مله ۔

اس قول خداوندی سے کہ ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔کوئی (عام) چالیس راتیں مرادنہیں۔ بلکہ (خاص) تیس راتیں ماہ ذی قعد کی اور دس رات ذی الحج کی ۔ کیونکہ موسی کواس تعین کا علم تھااوراس وعدہ کے دینے کے دواحتمال ہیں۔ایک یہ کہ ان چالیس سے پہلے یہ وعدہ دیا گیا ہوکہ موسی ۴۰ رات پہاڑ پرآئیں گے تو توریت ملے گی۔دوسرااحتمال یہ کہ پہلے ۴۰ رات پہاڑ پرآنے کا حکم ہوا ہو۔اوراس کے بعد یہ وعدہ توریت ملنے کا ہوا۔اس احتمال دوم کی تائید حدیث سے ہوتی ہے۔اس قول خداوندی سے کہ ہم نے موسی کو ۴۰ رات کا وعدہ دیا،ثابت ہوتا ہے کہ پہلے ہی سے ۴۰ رات کا وعدہ ہوا تھا۔اور دوسرے قول سے جوسورہ اعراف میں ہے کہ ہم نے موسی کو ۳۰ رات کا وعدہ دیا۔اوراس کودس رات سے پورا کیا،مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے ۳۰ کا وعدہ ہوا تھا۔ان دونوں قول میں موافقت کیونکر ہوسکتی ہے؟ اس کا جواب حسن بصریؒ نے یہ دیا ہے کہ اس قول دوم سے یہ مراد نہیں کہ پہلے وعدہ تیس رات کا دیا تھا پھر دس رات کا دوسرا وعدہ ہوا۔ بلکہ وہ وعدہ پہلے ہی سے اکٹھے چالیس رات کا تھا۔اس کوتیس اور دس رات کے وعدہ سے تعبیر کرنا ایسا ہے جیسا خداتعالی کے اس قول کہ (حج تمتع کرنے والہ) تین روز ایام حج میں روزہ رکھےاور سات دن جب حج کر کے پھرے۔ یہ دس پورے ہوئے۔ پہلے تین کو پھر سات کو بیان کیا گیا ہے۔

پھرامام رازیؒ نے اپنی تفسیر کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۴۷ میں کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعلم انه تعالی قال فی سورة البقرة و اذ واعدنا موسی اربعین لیلة و ذکر تفصیل تلك الاربعین فی هذه الآیة فان قیل و ما الحکمة ھھنا فی ذکر الثلا ثین ثم اتمامها بعشر و ایضاً فقوله فتم میقات ربه اربعین لیلة کلا م عار عن الفا ئده لا ن کل احد یعلم ان الثلا ثین مع العشر یکو ن ار بعین قلنا اما الجوا ب عن السوال الاول فھو من و جوه (ا لاول) انه تعالی امر موسیؑ بصو م ثلا ثین یو ماً وھو شھر ذی القعده فلما اتم الثلاثین انکر خلوف فیه فتسوك فقا لت الملائکة کنا نشم من فیك رائحة المسك فا فسد ته بالسواك فاوحے الله الیه اما علمت ان خلوف فم الصا ئم اطیب عندی من ر یح المسك فا مره الله تعا لی ان یزید علیها عشرة ایام من ذی الحجة لھذا السبب۔

(و الو جه الثانی) فی فا ئدة ھذا التفصیل ان الله امر ہ ان یصو م ثلاثین یوماً و ان یفعل فیها ما یقر به الی الله تعالی ثم انزل التوراة فی العشر البوا قی و کلمه ایضاًفیه فھذا ھو الفا ئدة فی تفصیل الا ربعین الی الثلا ثین و الی العشرة

سورۃ بقرہ میں چالیس رات کا وعدہ بیان ہوا ہے۔اوراس مقام (سورہ اعراف) میں ان چالیس رات کی تیس اوردس تفصیل ہوئی ہے،اس کی حکمت اور فائدہ کیا ہے؟ اس کا جواب کئی وجوہ سے ہے۔وجہ اول یہ کہ حضرت موسیٰ کو ذی قعد کے تیس روزوں کا حکم ہوا تھا جب انہوں نے تیس روزے پورے کر لئے تو اپنے منہ میں ناگوار بو پاکر مسواک کی۔اس پر فرشتوں نے کہا کہ ہم کو آپ کے منہ سے خوشبو آتی تھی۔آپ نے مسواک کر کے اس کو کیوں دور کیا۔اس پر خدا نے حکم دیا کہ دس روزہ اور رکھیں۔

وجہ دوم یہ کہ اللہ تعالی نے ان کو تیس دن روزہ رکھنے اوران میں قربت الٰہی کے کام کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان تیس دن کے بعد باقی دس دن میں تورات ملنے کا وعدہ تھا۔اسی فائدہ کے لئے تیس اوردس کی تفصیل ہوئی

ان دو وجہ کے بعد امام رازیؒ نے دو وجہ اس تفصیل کی اور بیان کی ہیں اور پھر اس سوال کا جواب دیا ہے کہ اس تفصیل کے بعد چالیس رات کا ذکر پھر کیوں کیا۔ہم نے اس بیان کو خوف تطویل سے چھوڑ دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دو وجہ کا (جو بیان ہوئی ہیں) خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیس دن کے روزہ کے حکم سے مقصود قربت و عبادت تھا اور دس دن کے روزہ سے مقصود بوئے دہن پیدا کرنا جس کو حضرت موسیٰ نے مسواک کر کے کھو دیا تھا ۔ اور اگر حضرت موسیٰ مسواک نہ کرتے اور اس بوئے دہن کو نہ کھوتے تو صرف تیس ہی روزہ پر ، مگر انقضائے مدت وعدہ چالیس روز کے بعد کتاب پاتے اور ہم کلام ہوتے ۔ اس مقصود کی نظر سے تیس دن کا روزہ اور قسم کا ہوا ، دس دن کا اور قسم کا ۔ اس لئے ان دونوں کو جدا جدا بیان کیا ۔ جیسے صیام عشرہ کو اختلاف محل کے سبب جدا جدا بیان کیا گیا ہے ۔

اپنی اس دلیل پر جو مرزا قادیانی نے حاشیہ میں بضمن نوٹ اول سوال کر کے اس کا جواب دیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ : وعدہ الٰہی سے تخلف جائز نہیں ، وہ امر مراد ہے جو خدا کے ارادہ قدیمہ میں وعدہ کے نام سے موسوم ہو چکا ہو ، نہ وہ جس کو انسان نے وعدہ سمجھ لیا ہو ۔ یعنی اس کا خلاف ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے ۔

اس سے قادیانی نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس کے نزدیک خدا تعالیٰ کہتا کچھ ہے ، اور ارادہ کچھ اور کرتا ہے ۔ لہذا اس کا ظاہری قول اور وعدہ اپنے ظاہری معنی سے لائق وثوق و اعتماد نہیں ہے جب تک کہ اس کے باطنی معنے اور دلی ارادہ پر اطلاع نہ ہو ۔ اس بیان و اظہار میں قادیانی نے خدا تعالیٰ کو ان منافق دو رخے انسانوں کی مانند قرار دیا ہے جو کہتے تو ہیں کچھ اور دل میں کچھ اور رکھتے ہیں ۔ اور اس وجہ سے یک رنگ اور ظاہر باطن کے یکساں لوگ ان کی باتوں کا اعتبار نہیں کرتے کیونکہ وہ ان کے دلی ارادہ پر مطلع نہیں ہو سکتے اور یہ نہیں سمجھ سکتے کہ جو بات وہ منہ سے کہتے ہیں وہ ان کے دلی ارادہ کے موافق ہے یا اس سے مخالف ۔ اور اس وجہ سے وہ ان کو منافق سمجھتے ہیں اور ان کی باتوں کا اعتبار نہیں کرتے ۔ اور جب کہ انسان کا ارادہ دلی دوسرے انسان کو معلوم نہیں ہو سکتا اور اس وجہ سے دلی ارادہ کے برخلاف بات کہنے والوں کی باتوں پر یقین نہیں کیا جاتا ۔ اور اس کو اظہار خلاف باطن کے سبب منافق و بے اعتبار سمجھا جاتا ہے تو پھر اگر قادیانی کے نزدیک خدا کی باتیں بھی اسی قسم سے ہیں کہ ان کا ظاہر کچھ ہے اور باطن موافق ارادہ قدیمہ کچھ اور ، تو اس سے صاف اور یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کے نزدیک خدا کی کسی بات اور وعدہ پر (جس کے ساتھ اس نے اپنے دلی ارادہ کا اظہار نہیں کیا) وثوق و اعتبار نہیں ہے ۔ کیونکہ خدا کے ارادہ پر جب تک وہ ظاہر نہ کرے کسی کو اطلاع ممکن نہیں اور اس وجہ سے اس کے ہر ایک وعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جس کے ساتھ دلی ارادہ کا اظہار نہ ہو، شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے یہ وعدہ ارادہ قدیمہ الہیہ کے موافق ہے یا ارادہ الہی اس کے مخالف ہے۔ یہ شبہ دین وایمان وعمل حسنات وترک سیئات کی بیخ وبن اکھاڑ کر پھینک دینے والہ ہے۔ جب انسان کو خدا کے وعدہ پر اعتماد وثوق نہ ہوگا اور اس وعدہ کے بھروسہ پر خدا سے نیک عمل کی جزاء کی امید اور عمل بد کی سزا کے خوف کا اس کو یقین نہ ہوگا تو وہ خدا پر ایمان کب لائے گا، اور تکلیف اٹھا کر عمل نیک کیوں کرے گا اور دنیاوی ودم نقد لذت ونفع چھوڑ کر عمل بد سے کیوں بچے گا۔

قادیانی صاحب! آپ نے خدا کے وعدہ اور اس کے ایفاء کی ایسی حقیقت بیان کی ہے جس سے دین ایمان کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ کیا یہی دقائق وحقائق ہیں جن کی نظر سے آپ مجدد کہلاتے ہیں اور دین اسلام کی تجدید واصلاح کرنے آئے ہیں؟...

اس دلیری پر قادیانی کی اس بہادری کو دیکھو کہ وہ اپنی ان کفریات میں اکابر صوفیوں کو بھی شریک کرتا ہے اور یہ جتاتا ہے کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں یہی باتیں بعینھا شیخ عبدالحق دہلوی وشاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ نے کہی ہیں۔

ناظرین! قادیانی اس دعوی میں جھوٹا ہے۔ جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے اس کا مطلب اور ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ کی کلام کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ان حضرات کی اصل عبارات کو نقل نہیں کیا۔ وہ اس دعوی میں سچا ہوتا تو بڑے طمطراق سے ان کی عبارات نقل کرتا اور اس سے اپنی تائید نکالتا۔

اخیر میں جو مرزا قادیانی نے اپنے پہلے دعوی کی دلیل کشتی والی آیت کو بتایا ہے اس کا تفصیلی جواب ہمارے پہلے اعتراض وسوال کے ضمن میں ادا ہو چکا ہے۔ لہذا اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ اس کا اجمال یہ ہے کہ کشتی والوں پر جو طوفان آتا تھا اور وہ تضرع اور توبہ سے ٹالا جاتا تھا، وہ موعود نہ ہوتا تھا۔ کسی آیت میں یہ نہیں آیا کہ اس طوفان سے پہلے اس کا وعدہ آ جاتا تھا۔ مرزا قادیانی نے اس آیت کے استعمال میں لوگوں کو دھوکہ دیا ہے اور خداتعالی پر افتراء کیا ہے۔

یہ عام قطعی موعود عذابوں کے ٹل جانے کا مرزا قادیانی کی طرف سے ثبوت اور اس کا جواب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب خاص حضرت یونسؑ کی قوم سے قطعی موعود عذاب ٹل جانے پر مرزا قادیانی کا ثبوت دیکھو اور اس کا جواب سنو

حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی ہونے اور پھر توبہ سے ٹل جانے کے ثبوت میں قادیانی نے کوئی آیت، کوئی حدیث، کوئی قول صحابی کوئی قول تابعی کوئی عبارت کسی تفسیر کی ایسی پیش نہیں کی جس میں یہ تصریح ہو کہ وہ عذاب خدا کی طرف سے قطعی تھا شرطی نہ تھا۔ اور پھر اس کی دلاوری دیکھو کہ بہت سی تفسیروں کا حوالہ دے دیا۔ اور کئی صحابی و تابعین کا نام لے کر ان کے ذمہ لگا دیا کہ وہ عذاب بلا شرط تھا اور دو عبارتیں تفسیر کبیر نقل کر کے ان کا مطلب بھی یہی بتایا کہ وہ عذاب قطعی تھا۔ اور دو حدیثیں بھی (جو صرف حضرت ابن عباس کے قول ہیں) نقل کر کے اسکا مطلب بھی یہی بتایا کہ وہ عذاب قطعی تھا۔ اخیر میں بائیبل سے یونہ (یعنی یونسؑ) نبی کی کتاب سے کچھ عبارت نقل کی اور اس کا مطلب بھی یہی بتایا کہ عذاب کا وعدہ قطعی تھا۔ اس تمام بیان میں اس نے جھوٹ بولا ہے اور جس قول کا حوالہ دیا، یا جو عبارت نقل کی اس میں مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ اس کے متمسکات سے ایک عبارت یا ایک قول یا ایک حدیث سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ وہ عذاب قطعی تھا۔

ناظرین! قادیانی ہر متمسک بہ قول و عبارت کو سنیں اور پھر ہمارے جوابات و تشریحات کو دیکھیں۔

اولاً، مرزا قادیانی نے تین تفسیروں فتح البیان، ابن کثیر، معالم کا صرف حوالہ (بلا نقل عبارت) دے کر لکھا ہے کہ ان تفاسیر کو پڑھو۔ پھر کہا اور تفسیر کبیر صفحہ ۱۸۸ سے (جلد ششم) غور سے پڑھو، تا معلوم ہو کہ ابتلاء کی وجہ کیا تھی۔ یہی تو تھی کہ حضرت یونس قطعی طور پر عذاب کو سمجھے تھے اگر کوئی شرط ہوتی تو یہ ابتلاء کیوں آتا۔ چنانچہ صاحب تفسیر کبیر نے لکھا ہے: انھم لما لم یؤ منوا اوعد ھم بالعذا ب فلما کشف العذاب عنھم بعد ما توعد ھم خر ج مغا ضباً۔

پھر اس کا ترجمہ کر کے ثانیاً آپ فرماتے ہیں: اور صاحب تفسیر کبیر نے جو پہلا قول نقل کیا ہے اس کے سمجھنے میں نادان (یعنی محمد حسین) نے دھوکہ کھایا اور یہ نہیں سوچا کہ اس کے آگے صفحہ ۱۸۸ میں وہ عبارت لکھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب موت کی پیش گوئی بلا شرط کی تھی۔

پھر ثالثاً فرمایا: اور بھی آخری قول مفسرین اور ابن مسعود اور حسن اور شعبی اور سعید بن جبیر اور وہب کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر بھی آپ کو کھٹکا رہا کہ اس عبارت سے اور ان ناموں سے تو کوئی نہ سمجھے گا کہ وعدہ عذاب قطعی تھا۔ یہی سمجھا جائے گا کہ یہ قطعی ہونا ہم نے یونسؑ کے ابتلاء سے نکالا ہے اور ممکن ہے کہ ابتلاء کی وجہ کوئی ایسی اور پیدا ہو جاتی جس سے وہ عذاب شرطی بھی رہے اور یونسؑ کا ابتلاء بھی صحیح ہو جائے تو پھر آپ نے اس آیت ثلاثین لیلۃً سے جا ہاتھ مارا۔ اور رابعاً یہ فرمایا: پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ جس حالت میں وعدہ کی تاریخ ٹل جانا نصوص قرآنیہ قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جیسا کہ آیت و واعدنا موسی ثلاثین لیلۃ اس کی شاہد ناطق ہے تو وعید کی تاریخیں جو نزول عذاب پر دال ہوتی ہیں جس کا ٹلنا اور رد بلا ہونا توبہ واستغفار اور صدقات سے باتفاق جمیع انبیاء ثابت ہے پس ان تاریخوں کا ٹلنا بوجہ اولی ثابت ہوا۔

پھر آپ (قادیانی) کو تفسیر کی ایک عبارت کا خیال آیا تو آپ نے خامساً فرمایا: اور صاحب تفسیر کبیر اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۶۴ میں (جلد ہفتم) لکھتے ہیں

ان ذنبہ یعنی ذنب یونس کان لان اللہ تعالی وعدہ انزال الاھلاک بقومہ لہ الذین کذبوہ فظن انہ نازل لا محالۃ فلاجل ھذا الطن لم یصبر علی دعائھم فکان الواجب علیہ ان یستمر علی الدعا الجواز ان لا یھلکم بالعذاب

پھر اس عبارت کا ترجمہ کر کے سادساً فرماتے ہیں: اب بولو شیخ جی! کیسی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ یونس نبی وعدہ ہلاک کو قطعی سمجھا تھا۔ اور یہی اس کے ابتلا کا موجب ہوا کہ تاریخ ٹل گئی۔ اور اگر اس پر اکتفا نہ ہو تو دیکھو امام سیوطی کی تفسیر درمنثور سورۃ انبیاء

قال اخرج ابی حاتم عن ابن عباس قال لما دعا یونس علی قومہ اوحی اللہ الیہ ان العذاب یصبحھم .. فلما رائو جائوا الی اللہ و بکی النساء الصبیان و الوالدان و رغت الابل و فصلانھا و خارت البقرۃ و عجاجیلھا وثغت الغنم وسخالھا فرحمھم اللہ ۔ و صرف ذالک العذاب عنھم و غضب یونس و قال کذبت فھو قولہ اذ ذھب مغاضباً۔

پھر اس حدیث کا ترجمہ کر کے اس مضمون کی ایک اور حدیث اسی کتاب سے اسی صحابی ابن عباسؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نقل کرتے ہیں جس میں یہ بیان ہے کہ حضرت یونسؑ کو ان کے ایمان لے آنے اور اس سبب سے عذاب ٹل جانے کی خبر ہوئی تو وہ بولے کہ اب میں جھوٹا کہلا کر ان کی طرف نہ جاؤں گا۔

اس کے بعد قادیانی صاحب سابعاً فرماتے ہیں: اب فرمایئے شیخ جی! اچھی تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے؟ ظاہر ہے کہ اگر وحی قطعی عذاب کی نہ ہوتی اور حضرت یونس کو خدا کی طرف سے علم ہوتا کہ ایمان لانے سے عذاب ٹل جائے گا تو وہ کیوں کہتے کہ اب میں اس قوم کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ میں ان کی نظر میں کذاب ٹھہر چکا ہوں۔ جب کہ وہ سن چکے تھے کہ قوم نے توبہ کی اور ایمان لے آئے۔ پس اگر یہ شرط بھی ان کی وحی میں داخل ہوتی تو ان کو خوش ہونا چاہیے تھا کہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ نہ یہ کہ وطن چھوڑ کر ایک بھاری مصیبت میں اپنے تئیں ڈالتے۔

پھر اس حدیث کے آخری فقرہ کے حاشیہ میں آپ نے یونہ کی کتاب کی کسی قدر عبارت نقل کی اور ثامناً فرمایا ہے: یونہ کی کتاب میں باب ۳۔ آیت ۴ میں لکھا ہے: اور یونہ شہر میں (یعنی نینوی میں) داخل ہونے لگا۔ اور ایک دن کی راہ جا کے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہوں گے تب نینوی برباد کیا جاوے گا۔ تب نینوہ کے باشندوں نے خدا پر اعتقاد کیا اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چھوٹے بڑے تک ٹاٹ پہنا۔ اور خدا نے ان کے کاموں کو دیکھا کہ وہ اپنے برے راہ سے باز آئے۔ تب خدا اس بدی سے کہ اس نے کہی تھی کہ میں ان سے کروں گا، پچھتا کے باز آیا۔ اور اس نے ان سے وہ بدی نہ کی۔

باب ۴۔ پر یونہ اس سے خوش نہ ہوا اور نپٹ رنجیدہ ہو گیا۔ اور اس نے خدا کے آگے دعا مانگی کہ اب اے خدا۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ میری جان مجھ سے لے لے۔ کیونکہ میرا مرنا جینے سے بہتر ہے۔

اور اس کے بعد مرزا صاحب تاسعاً فرماتے ہیں: اب اے شیخ جی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ یونس نبی کی کتاب سے بھی قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ اس پیش گوئی میں کوئی شرط نہ تھی۔ اسی لئے تو یونس نے رنجیدہ ہو کر دعا کی کہ اب میرا مرنا بہتر ہے۔

پھر عاشراً فرمایا ہے: شیخ جی اب تو ہر ایک پہلو سے قابو میں آ گئے۔ آپ عام جلسہ میں بمقام لاہور عہد کر چکے ہو کہ میں اس بات کی قسم کھاؤں گا کہ موت کا عذاب نہیں ٹلتا، اب قسم کھاویں تا خدا جھوٹے کو واصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کرے ورنہ یہ سخت بے ایمانی ہوگی کہ قسم کھانے کا وعدہ کر کے پھر توڑ دیا جاوے۔ اور اگر آپ نے قسم نہ کھائی تو یہی سمجھا جائے گا کہ صرف دوسو روپیہ کے طمع نے آپ میں یہ جوش پیدا کر دیا تھا اور پھر قسم کھانے کی کوئی راہ نہ دیکھی تو اندر ہی اندر وہ جوش تحلیل پا گیا اور بجائے اس کے اپنی بے وقوفی پر ایک ندامت باقی رہ گئی۔ مگر کیا تعجب ہے کہ پھر بھی قسم کھالو کیونکہ بے ایمان آدمی پاک فرشتوں کی بھی کچھ پرواہ نہیں رکھتا۔ اور دہریہ پن کی رگ سے اپنے انجام کو سوچ نہیں سکتا۔ .

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ یہ اس زمانہ کے مسیح کا رفق اور اخلاق کا بھرا ہوا آخری کلام ہے جو اس خاکسار محمد حسین کے مقابل (انوار اسلام ص ۱۲۰۔ ۱۲۱ وغیرہ میں) فرمایا گیا ہے۔ اب اس کا جواب سنیں۔

اجمالی جواب۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے جملہ متمسکات مذکورہ کا یہ مطلب سمجھا اور جتایا ہے کہ:
حضرت یونس اہل نینوی کی طرف رسول ہوکر گئے۔ اور اس قوم نے نہ مانا۔ تو خدا نے ان سے قطعی وعدہ عذاب کیا۔ حضرت یونس اس قوم سے نکل گئے اور عذاب کے منتظر رہے۔ پھر جب قوم کے ایمان لانے سے وہ عذاب اٹھایا گیا تو حضرت یونس اللہ پر خفا ہو گئے اور بولے کہ خدا تعالی نے مجھے قطعی عذاب کا وعدہ دے کر ان کے ایمان لانے سے عذاب کو اٹھالیا۔ اس میں اس نے اپنے وعدہ کا خلاف کیا اور مجھ سے جھوٹ بولا اور مجھے قوم سے شرمندہ کرایا اور جھوٹا کہلایا۔ اب میں کس منہ سے قوم کے پاس جاؤں، اس سے تو میرا مر جانا بہتر ہے۔ اور اسی خیال سے وہ بھاگے۔ یہاں تک کہ دریا میں کود کر مچھلی کے پیٹ میں گئے پھر وہاں لا الہ ا لا انت سبحا نک انی کنت من الظا لمین کہہ کر اپنے اس قصور کا اقرار کر کے اس سے توبہ کی تو اس سے نجات پائی۔ اور اگر خدا تعالی ان کو پہلے سے خبر دیتا کہ یہ عذاب شرطی ہے۔ قوم ایمان نہ لائے گی تب نازل ہوگا ورنہ اٹھایا جائے گا۔ تو وہ کیوں اس ابتلاء میں پڑتے۔ کیوں خدا سے خفا ہوتے؟ کیوں بھاگتے۔ کیوں مچھلی کے پیٹ میں جاتے۔ بلکہ وہ قوم کے ایمان لانے اور اس وجہ سے عذاب اٹھائے جانے سے خوش ہوتے۔ اور کہتے کہ میرا مشن اور سخن پورا ہوا۔ مشن (یعنی جس کام کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تھا وہ کام) یوں پورا ہوا کہ لوگ ایمان لائے۔ اور سخن یوں پورا ہوا کہ عذاب جو بشرط عدم ایمان تھا، ایمان لانے سے ہٹایا گیا۔ لوگ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچ گئے۔ میں بھی اس شرط کے موافق سچا نکلا۔ خدا مجھ سے اور قوم سے راضی ہوا۔ ہم خدا سے راضی ہوئے۔،
اگر قادیانی کے متمسکات جن سے قادیانی نے یہ مطلب نکالا ہے بلا مزاحمت اور بلا معارضہ صحیح اور ثابت ہوں اور ان کا مطلب بھی یہی ہو جو قادیانی نے سمجھا ہے اور واقعی حضرت یونسؑ پر جو ابتلا آیا ہے وہ اسی سبب سے آیا ہے کہ خدا تعالی نے ان سے قطعی وعدہ عذاب کر کے اس کا خلاف کیا تو وہ خدا تعالی سے خفا ہو گئے اور مچھلی کے پیٹ میں گئے تو اس صورت میں بے شک و بلا ریب قادیانی سچا، اور اس کے مخالف جھوٹے۔ اور اگر ہم نے خدا کی توفیق سے اس کے برخلاف:

اولاً یہ بات ثابت کر دی کہ قادیانی کے متمسکات بلا معارضہ صحیح نہیں ہیں بلکہ ان کے معارضہ و مقابلہ میں انہی کتابوں میں جن سے قادیانی نے اپنے متمسکات نکال کر پیش کئے ہیں، یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یونس کا غصہ سے نکل جانا، اور مچھلی کے پیٹ میں تضرع و دعا کرنا پہلے واقعہ ہو چکا تھا۔ اور اہل نینوی کی طرف رسول بن کر جانا اور اس قوم کا ایمان لانے کے سبب عذاب سے بچ جانا اس کے بعد ہوا ہے۔ اور

ثانیاً یہ بات ثابت کر دی کہ جن روایات سے قادیانی نے تمسک کیا ہے ان روایات سے بھی باوجود ان کے نا قابل اعتبار ہونے کے یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا جو قادیانی نے سمجھا ہے۔ بلکہ انہی کتابوں کی دوسری عبارات ونقول کی شہادت سے ان روایات سے بھی اس کے برخلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ حضرت یونس سے خدا تعالی نے وعدہ عذاب قطعی کیا اور نہ حضرت یونس نے اس وعدہ کو قطعی سمجھا اور نہ اس عذاب کے اٹھائے جانے سے ان کو خدا تعالی پر غصہ آیا اور نہ اس غصہ کے سبب سے ان پر عتاب ہوا اور نہ اس جرم کا انہوں نے آیت مذکورہ بالا میں اعتراف کر کے اس سے توبہ کی، بلکہ جو کچھ ہوا وہ اور ہی تھا۔

تو پھر ناظرین داد انصاف دیکر صاف کہیں کہ قادیانی کے برابر دنیا میں کوئی جھوٹا اور دھوکہ دے کر رات کو دن بنانے والا کوئی دوسرا نہیں۔

پہلی بات کا ثبوت۔ قرآن مجید میں اس مضمون کی نص صریح موجود ہے کہ حضرت یونسؑ کا غصہ کر کے نکل جانا اور مچھلی کے پیٹ میں مبتلا ہونا اور پھر مناجات کرنا، پہلے ہوا ہے اور رسول ہو کر جانا اس کے بعد۔ ایسا ہی بائیبل کی کتاب یونہ میں (جس کو قادیانی پاک نوشتہ لکھتا ہے اور اس سے انکار کرنے کو دہریہ پن کی رگ بتاتا ہے) بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے۔

قرآن کی سورہ انبیاء میں ہے:و ذا النّون اذ ذهب مغاضبا فظنّ ان لن نقدر عليه فنادى فى الظلمات ان لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ۔ فاستجبنا له و نجيناه من الغم و كذلك ننجي المؤ منين (انبياء۔ع٦) کہ جب یونس (قوم سے) غصہ ہو کر چلے گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ (اس چلے جانے کے سبب) ہم ان پر تنگی اور خفگی کا حکم نہ کریں گے۔ پھر انہوں نے اندھیروں میں (دریا اور مچھلی کا پیٹ) پکارا کہ اے خداوند تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں (اس بھاگنے اور قوم پر غصہ کرنے کے سبب) ظالم ہوں۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی۔ اور اس غم سے اس کو نجات دی۔ ہم ایسے ہی مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔

اور سورہ صافات میں ہے:و انّ يو نس لمن المرسلين ۔ اذ ابق الى الفلك المشحون۔ فساهم فكان من المدحضين ۔ فالتقمه الحوت و هو مليم ۔ فلو لا انه كان من المسبّحين ۔ للبث فى بطنه الى يوم يبعثو ن ۔ فنبذناه بالعراء و هو سقيم ۔ وانبتنا عليه شجرة من يّقطين ۔ و ارسلناه الى مأة الف او يزيدو ن ۔ فآ منوا فمتّعناهم الى حين ۔ (صافات۔ع ٥)

اور جب یونس بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگے پھر قرعہ ڈالا۔ تو مغلوب ہوئے۔ پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا۔ جب کہ وہ اپنے تئیں ملامت کرنے والے تھے۔ وہ اس میں تسبیح نہ کہتے تو قیامت کے دن تک اس میں رہتے۔ پھر ہم نے ان کو میدان میں ڈالا۔ ایسی حالت میں کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں رہ کر ضعیف (یا بیمار) ہو گئے تھے اور ان پر کدو کا درخت اگایا اور ایک لاکھ بلکہ (دیکھنے والے کی نظر و شمار میں) ایک لاکھ سے بھی زیادہ آدمی کی طرف رسول کر کے بھیجا۔ پس وہ ایمان لائے تو ہم نے ان کو ایک وقت تک دنیا سے نفع پہنچایا۔

یہ آیات نص قطعی ہیں کہ حضرت یونس کا غصہ کرنا اور مچھلی کے پیٹ میں جانا پہلے ہوا اور رسول بن کر قوم کی طرف جانا پیچھے۔

تفسیر کبیر میں (جس سے قادیانی کی پہلی عبارت متمسکہ منقول ہے) کہا ہے: اختلفوا فى وقوعه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیه السلام فی بطن السمكة كان قبل اشتغاله باداء رسالة الله تعالى او بعده (اما القول الاول) فقال ابن عباس كان يونس و قومه يسكنون فلسطين فغزا هم ملك و سبى منهم تسعة اسباطاً و نصفاً و بقى سبطان و نصف فاوحى الله تعالى الى شعيب النبى علیه السلام ان اذهب الى حزقيا الملك و قل له حتى يوجه نبياً قو ياً اميناً فانى القى فى قلوب اولئك ان يرسلوا معه بنى اسرائيل فقال له الملك فمن ترى و كان فى مملكة خمسة من الانبياء فقا ل يونس بن متى فانه قوى امين فدعا الملك بيونس و امره ان يخرج فقال يونس هل امرك الله باخراجى قال لا قال فهل سمّا نى لك قال لا قال فهنا انبياء غيرى.... عليه ـ فخر ج مغا ضباً للملك و لقو مه فاتى بحر الروم.. فركب معهم فلما ... الفينة... و كادوا ان ....فقا ل الملا حو ن ههنا رجل عاص (تفسير كبير ج ٦ ص ١٨٧)

کہ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ واقعہ حضرت یونس کے مچھلی کے پیٹ میں جانے کا اہل نینوی کے پاس رسول ہو کر جانے سے پہلے ہوا یا اس کے بعد۔ اس میں پہلا قول یہ ہے جو ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ یونس اور اس کی قوم فلسطین میں رہتے تھے۔ جن پر ایک بادشاہ نے چڑھائی کی تو ان میں سے نو قبیلے سالم اور ایک کے نصف کو قیدی بنالیا۔ صرف دو قبیلے اور ایک کا نصف باقی رہ گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت شعیب نبی کو حکم دیا کہ تو حزقیا بادشاہ کے پاس جا کر کہہ کہ وہ کسی امانت دار اور قوی نبی کو اس ظالم بادشاہ کے پاس بھیجے اور ان لوگوں کو اس سے چھوڑا لاوے۔ حزقیا نے حضرت شعیب کو کہا کہ آپ کس کو مناسب سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یونس نبی کو مناسب سمجھتا ہوں۔ اور اس وقت اس سلطنت میں پانچ نبی موجود تھے۔ حزقیا نے حضرت یونس کو بلایا اور حکم دیا کہ وہ اس ظالم کی طرف جائیں۔ حضرت یونس بولے کہ کیا خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اور میرا نام لیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضرت یونس نے فرمایا کہ کیا یہاں میرے سوا اور کوئی نہیں۔ مگر بادشاہ نے انہی کے جانے پر اصرار کیا۔ تو اس سے حضرت یونس بادشاہ حزقیاہ اور قوم پر خفا ہو کر چلے گئے اور کشتی پر سوار ہوئے اور اس ابتلاء میں پڑے (پھر اس کو بہ تفصیل ذکر کیا جیسا کہ مشہور اور جملہ تفاسیر میں مذکور ہے۔ اسی واسطے ہم نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کو چھوڑ دیا) اور پھر جب خدا تعالی نے ان پر کرم کیا اور آپ مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اس ظالم بادشاہ کی طرف گئے اور اس سے قیدی چھوڑ دینے کے خواستگار ہوئے۔ اس نے نہ مانا تو خدا تعالی نے حضرت یونس کی طرف اس امر کی وحی کی کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تب ان پر عذاب نازل ہوگا۔ پھر اس عذاب کے نزول کی وہ کیفیت جو تفسیر کبیر سے نقل ہو چکی ہے، بیان کر کے کہا ہے کہ بنا بر اس قول ابن عباسؓ کے حضرت یونسؑ کی رسالت مچھلی کے پیٹ سے نکل آنے کے بعد ہوئی اور اس قول ابن عباس کی دلیل وہ قول خداوندی ہے جو سورہ صافات میں فرمایا ہے کہ پھر ہم نے یونس کو (دریا سے) میدان میں ڈالا اور ان پر کدو کا درخت اگا دیا۔ اور ان کو ایک لاکھ بلکہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ آدمیوں کی طرف رسول کر کے بھیجا۔ اس قول میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت یونس کو نینوی کی طرف جانے کو کہا گیا تھا۔ اس میں ان سے جلدی چاہی گئی تو وہ غصہ ہو کر کشتی کی طرف بھاگے تو ان پر یہ ابتلاء آیا۔

فعلی هذا القول کانت رسالة یونس بعد ما نبذه الحوت و دلیل هذا القول قوله تعالی فی سورة الصافات فنبذناه بالعراء و هو سقیم۔ و انبتنا علیه شجرة من یقطین۔ و ارسلناه الی مأة الف او یزیدون۔ وفی هذا القول روایة اخری و هی ان جبرئیل قال لیونس انطلق الی اهل نینوی و انذرهم ان العذاب قد حضرهم فقال یونس التمس دابة فقال الامر اعجل من ذالك فغضب و انطلق الی السفینة و باقی الحکایة کما مرّت الی ان التقمه الحوت فانطلق الی ان وصل الی نینوی فالقاء هناك۔ (کبیر۔ ج ٦ ص ١٨٨)

دوسرا قول یہ ہے کہ مچھلی کا قصہ حضرت یونس کے اہل نینوی کو دعوت کرنے اور ان کی طرف رسول ہو کر آنے کے بعد ہوا۔ یہ وہ قول ہے جس کو قادیانی نے تفسیر کبیر ص ۱۸۸ سے نقل کیا ہے اور اس سے پہلے قول کو دونوں روایتوں کے ساتھ معالم وغیرہ میں بھی نقل کیا ہے اور اس کو آیت سورہ صافات سے مؤید بتایا ہے۔

اس بیان سے ثابت ہے کہ قرآن کی صریح نصوص سے (جن کے اقوال مفسرین بھی مصدق و مؤید ہیں) صاف ثابت ہے کہ حضرت یونس کا غصہ کرنا اور ابتلاء میں پڑنا پہلے ہوا اور اہل نینوی سے عذاب ٹل جانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے ہوا۔

اب بائیبل کی شہادت سنو۔ بائیبل میں یونہ (یعنی یونس) نبی کی کتاب میں صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت یونس پر مچھلی کے پیٹ میں جانے کا ابتلاء پہلے ہوا اور اہل نینوی کی طرف ان کا جانا پیچھے ہوا۔ اس کتاب کے پہلے باب میں کہا ہے

اور خداوند کا کلام یونہ بن متی کو پہنچا اور اس نے کہا کہ اٹھ اس بڑے شہر نینوی کو جا، اور اس کے برخلاف منادی کر۔ کیونکہ ان کی شرارت میرے سامنے اوپر آئی۔ لیکن یونہ خدا کے حضور سے ترسیس کو بھاگنے کیلئے اٹھا۔ اور وہ یافا میں اتر گیا۔ اور وہاں ایک جہاز کو جو ترسیس کو جانے پر تھا، پایا۔ تب اس کا کرایہ دے کر اس پر چڑھا تا کہ خدا کے حضور سے ترسیس کو ان کے ساتھ جاوے۔ لیکن خدا تعالی نے سمندر پر ایک بڑی آندھی بھیجی۔ اور سمندر کے درمیان طوفان نے شدت کی کہ گمان تھا کہ جہاز تباہ ہو جائے۔

پھر حضرت یونس کا مچھلی کے پیٹ میں جانے اور آخر توبہ کا حال بیان کر کے باب دوم میں بتایا ہے:

اور خداوند نے مچھلی کو کہا اور اس نے یونہ کو خشکی پر اگل دیا۔

پھر باب ۳ میں حضرت یونس کا اہل نینوی کے پاس رسول ہو کر جانا بیان کیا اور کہا، اور خداوند کا کلام دوسری بار یونہ کو پہنچا۔ اور اس نے کہا کہ اٹھ اس بڑے شہر نینوہ کو جا۔ اور وہاں اس کی منادی کر

پھر حضرت یونس کا اہل نینوہ کے پاس جانا اور منادی کرنا اور نینوی کے برباد ہونے کی خبر دینا، اور پھر انکے ایمان لانے سے ان کا بچ جانا بیان کر کے باب ۴ میں بیان کیا ہے

پھر یونہ اس سے نہایت ناخوش ہوا اور نپٹ رنجیدہ ہوا۔ اور اس نے خدا سے دعا مانگی۔ اور کہا کہ اے خداوند میں تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ کیا یہ میرا مقولہ نہ تھا۔ جس وقت میں ہنوز اپنے وطن میں تھا اس لئے میں آگے ترسیس کو بھاگا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ تو کریم اور رحیم خدا ہے۔ جو غصہ کرنے میں دھیما ہے اور نہایت مہربان ہے۔ اور پچھتا کے آپ کو بدی سے باز رکھتا ہے۔ اب اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ میری جان مجھ سے لے لے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے۔ تب خدا نے فرمایا تو شدت سے رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور یونہ شہر سے باہر جا کر شہر کی پورب طرف بیٹھا اور وہاں اپنے لئے ایک چھپر بنایا۔ اور اس کے نیچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھاؤں میں بیٹھ رہا کہ دیکھئے اس شہر کا کیا حال ہوتا ہے۔ تب خداوند نے رینڈی کا درخت اگایا اور اسے یونہ کے اوپر اٹھایا تا کہ وہ اس کے سر پر سایہ کرے اور اسے تکلیف سے چھوڑاوے۔ اور یونہ اس رینڈی کے پیڑ سے نہایت خوش ہوا۔ دوسرے دن صبح کے وقت خدا نے ایک کیڑے کو تیار کیا اور اس نے رینڈی کے درخت کو کاٹا۔ ایسا کہ وہ سوکھ گیا۔ اور جب آفتاب چڑھا تب ایسا ہوا کہ خدا نے پورب کی طرف سے لو چلائی۔ اور آفتاب کی گرمی سے یونہ کے سر میں اثر کیا وہ غش میں آگیا۔ اور اپنی جان کیلئے موت چاہی اور کہا میرے جینے سے میرا مرنا بہتر ہے۔ اور خداوند نے یونہ کو کہا کہ تو اس رینڈی کے درخت کے سبب شدت سے رنجیدہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں میں یہاں تک رنجیدہ ہوں کہ مرنا چاہتا ہوں۔ تب خداوند نے فرمایا کہ تجھے اس رینڈی کے درخت پر رحم آیا جس کے لئے تو نے نہ محنت کی اور نہ تو نے اسے اگایا۔ جو ایک ہی رات میں اگا اور ایک ہی رات میں سوکھ گیا۔ اور کیا مجھے لازم نہ تھا کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ پر جس میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ ہیں۔ جو اپنے دائیں بائیں ہاتھ میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور مواشی بھی بہت ہیں شفقت نہ کروں۔ .

Now the word of The Lord came unto Jonah the son of Amittai saying,

Arise, go to Nineveh, that great city, and cry against it; for their wickedness is come up before me.

But Jonah rose up to flee unto Tarshish from the presence of the Lord and went down to Joppa, and he found a ship going to Tarshish; so he paid the fare thereof, and went down into it, to go with them unto Tarshish from the presence of the Lord.

But the Lord sent out a great wind into the sea, and there was a mighty tempest in the sea, so that the ship was like to be broken....

Now the Lord had prepared a great fish to swallow up Jonah. And Jonah was in the belly of the fish three days and three nights.

And the Lord spoke unto the fish, and it vomited out Jonah upon the dry land.

And the word of Lord came unto Jonah the second time, saying,

Arise, go unto Nineveh, that great city, and preach unto it the preaching that I bid thee.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

So Jonah arose. and went unto Nineveh, according to the word of the Lord. Now Nineveh was an exceedingly great city of three days' journey.

And Jonah began to enter into the city a day's journey, and he cried, and said, Yet forty days, and Nineveh shall be overthrown.

So the people of Nineveh believed God, and proclaimed a fast, and put on sackcloth, from the greatest of them even to the least of them.

And God saw their works, that they turned from their evil way; and God repented of the evil, that he had said that he would do unto them; and he did it not.

But it displeased Jonah exceedingly, and he was very angry.

and he prayed unto the Lord, and said, I pray thee, O Lord, was not this my saying, when I was yet in my country? Therefore I fled before unto Tarshish; for I knew that thou art a gracious God, and merciful, slow to anger, and of great kindness, and repentest thee of the evil.

Therefore now O lord, take, I beseech thee, my life from me; for it is better for me to die than to live.

Then said the Lord, doest thou well to be angry?

So Jonah went out of the city, and sat on the east side of the city, and there made him a booth, and sat under it in the shadow, till he might see what would become of the city.

And the Lord God prepared a gourd, and made it to come up over Jonah, that it might be a shadow over his head, to deliver him from his grief. So Jonah was exceeding glad of the gourd.

But God prepared a worm when the morning rose the next day, and it smote the gourd that it withered.

And it came to pass. When the sun did arise, that God prepared a vehement east wind; and the sun beat upon the head of Jonah, that he fainted, and wished in himself to die, and said, It is better for me to die than to live.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

And God said to Jonah, Doest thou well to be angry for the gourd? And he said, 'I do well to be angry, even unto death.

Then said the Lord, Thou hast had pity on the gourd, for the which thou hast not laboured, neither makest it grow; which came up in a night and perishd in a night.

and should not I spare Nineveh, that great city, wherein are more than sixscore thousand persons that cannot discern between their right hand and their left hand; and also much cattle? (Jonah Chapter 1, 11. 111 and IV)

اس کتاب سے بھی صاف ثابت ہوا کہ ابتلاء حضرت یونس کا پہلے ہوا اور ان کی قوم سے عذاب کا رفع ہونا اس کے بعد ہوا۔ ہاں اس پر حضرت یونس کا رنجیدہ ہونا اس میں بیان ہوا ہے۔ مگر اس رنجیدگی پر حضرت یونس کا وہ ابتلاء وعتاب جس کا قادیانی کو دعوی ہے، بیان نہیں ہوا۔ اور اس رنجیدگی سے جو قادیانی نے وعدہ عذاب کا قطعی ہونا نکالا ہے۔ اس کا ابطال دوسری بات کے ثبوت میں عنقریب آئے گا۔ یہ مقام اس کا محل نہیں

بالجملہ آیات قرآن اور اس کے موافق اقوال مفسرین اور بائیبل سے یہ امر صاف ثابت ہے کہ واقعہ ابتلاء یونس پہلے ہوا اور حضرت یونس کا اہل نینوی کی طرف رسول ہو کر جانا اور ان کو عذاب کی خبر دینا اور پھر اس عذاب کا رفع ہو جانا، بعد میں ہوا۔

اس بیان سے ہماری پہلی بات ثابت ہوئی۔ اور یہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ روایات جن سے قادیانی نے تمسک کیا ہے بلا معارضہ صحیح نہیں۔ بلکہ ان کے مقابلہ ومعارضہ میں آیات قرآن و بائیبل واقوال مفسرین ایسے موجود ہیں جن سے وہ روایات غلط اور نا قابل اعتبار ثابت ہوتی ہیں۔ اور کم سے کم یہ کہ وہ مشکوک ومرجوح ہیں اور ان کے مخالف روایات را جح۔ قادیانی نے ان معارضات کی نقل و بیان کو ترک کر کے تفسیر کبیر سے صرف اپنے مطلب کی ایک روایت نقل کر کے اور باقی کتابوں کا حوالہ دے کر مسلمانوں کو یہ جتایا ہے کہ ان کتابوں میں بلا اختلاف یہی بیان ہوا ہے کہ حضرت یونس کو خدا کی طرف سے ہلاکت اہل نینوی کا قطعی وعدہ ملنے اور پھر اس وعدہ کے ٹل جانے کے بعد، اور اسی سبب سے حضرت یونس کے خدا پر خفا ہو جانے پر حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں مبتلا کئے گئے اور ان کتابوں میں اس کا خلاف مذکور نہیں ہوا۔ اور کتاب یونہ کے پہلے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے باب کا بیان (جس سے حضرت یونس کا وعدہ عذاب سے پہلے مبتلاء ہونا ثابت ہوتا ہے) ترک کر کے صرف تیسرے اور چوتھے باب کی چند آیات کو (جن میں حضرت یونس کا رنجیدہ ہونا بیان ہوا ہے) نقل کر کے یہ جتایا ہے کہ یہ رنجیدگی ہوئی تو حضرت یونس پر وہ بلاء آئی۔ اور ان دونوں قسم کی کتابوں (تفاسیر اور بائیبل) کی نقل وحوالہ میں جھوٹ سے کام لیا اور لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔

دوسری بات کا ثبوت: روایات متمسکہ قادیانی (جیسی کیسی ہیں ان) کا وہ مطلب نہیں جو اس نے سمجھا ہے، بلکہ ان کا مطلب بشہادت دوسری عبارات وروایات انہی کتابوں کے (جن سے وہ روایات قادیانی نے نقل کی ہیں) یہ ہے کہ حضرت یونس نے اہل نینوی یا قوم اس ظالم بادشاہ کو دعوت ایمان کی تو انہوں نے نہ مانا۔ پس حضرت یونسؑ نے ان کو ایمان نہ لانے پر عذاب نازل ہونے کی خبر دی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم عذاب کے آثار واسباب دیکھیں گے، تب ایمان لائیں گے، ابھی سے ایمان نہیں لاتے۔ حضرت یونس نے (اللہ تعالی کی اس سنت قدیمہ کی نظر سے کہ عذاب آجانے کے بعد کسی قوم کا ایمان قبول نہیں ہوا۔ اور وہ عذاب اٹھایا نہیں گیا) ان کے اس عذر و جواب کو قبول و پسند نہ کیا۔ اور ان کے عذر وقول سے اور خدا تعالی کی سنت قدیمہ کے حکم سے (نہ خدا تعالی کے خاص اس قوم کی نسبت قطعی عذاب کی خبر دینے سے) یہ گمان کیا اور سمجھ لیا کہ ان پر عذاب ضرور نازل ہوگا اور اسی خیال وگمان سے وہ اس قوم پر ان کے اس عذر و جواب سے خفا ہو کر اور ان کی دعوت چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر جب انہوں نے دیکھ لیا کہ عذاب آیا، اور پھر وہ ان کی توبہ و استغفار وایمان لانے کے سبب اٹھایا گیا، اور خدا تعالی نے اپنی اس سنت قدیمہ میں استثنا کو ملحق فرمایا ہے، اور قوم یونس کو اور قوموں میں مستثنیٰ کر کے ان کا ایمان بعد معائنہ عذاب قبول کر لیا ہے، تو اس سے ان کو قوم پر (نہ کہ خدا تعالی پر) ملال پیدا ہوا کہ کیوں پہلے سے وہ ایمان نہ لائے۔ اور میرے خیال ومقال کے غلط ہونے کے موجب ہوئے۔ اور یہ خیال کیا کہ جو بات میں ان کو کہہ چکا تھا کہ آثار عذاب دیکھنے کے بعد کسی کا ایمان قبول نہیں ہوتا، لہذا ان پر ضرور عذاب آئے گا اس کا (نہ خدا تعالی کے وعدہ کا) خلاف ظہور میں آگیا ہے، اب میں اس قوم کی نظر میں جھوٹا قرار پا گیا ہوں۔ وہ مجھے کہیں گے کہ تم تو کہتے تھے کہ مشاہدہ عذاب کے بعد ایمان قبول نہیں ہوا کرتا اور تم پر عذاب ضرور آئے گا۔ لو اب اس کا خلاف ہوا، اور ہمارا ایمان بعد مشاہدہ عذاب قبول کیا گیا۔ تمہارا کہنا جھوٹ نکلا لہذا اب میں اس قوم کی طرف جھوٹا کہلا کر نہ جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وٗں گا۔

مرزا قادیانی نے جو ان روایات سے اس مطلب کے (جو ہم نے بیان کیا ہے) برخلاف بیان کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی ان روایات اور بائیبل کے پانچ الفاظ یا فقرات کا مطلب غلط سمجھا ہے۔ یا صحیح سمجھ کر دیدہ دانستہ اس سے اغماض کیا ہے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے غلط مطلب بتایا ہے۔ وہ پانچ الفاظ و فقرات یہ ہیں۔

اول لفظ مغاضب یا غضب (جو تفسیر کبیر اور تفسیر منثور کی پہلی دو روایتوں میں ہیں) جن کے پہلے کشف یا صرف العذاب کے فقرات ہیں۔ اور ان کے معنے مرزا قادیانی یہ سمجھا ہے کہ عذاب کھلا یا پھیرا گیا ہو، تو اس امر کو دیکھ کر یونس، خدا پر خفا ہو کر نکل گئے۔

دوسرا لفظ لا محا له جو فقره فظنّ انه نازل لا محا له میں تفسیر کبیر کی دوسری عبارت میں ہے اور اس کے معنی قادیانی یہ سمجھا ہے کہ خدا کے قطعی وعدہ سے اور اس کی کلام سے یونسؑ نے یہ سمجھ لیا اور ظن کیا تھا کہ عذاب ضرور واقعہ ہوگا۔

تیسرا اور چوتھا لفظ کذبت و کذا با جو درمنثور کی دونوں عبارتوں کے ان فقرات میں صرف ذا لك العذا ب و غضب یو نس و قا ل کذ بت فهو قو له اذ ذهب مغا ضباً و قا ل یو نس عند ذا لك لا ار جع الیهم کذا با جن کے معنی قادیانی یہ سمجھا ہے کہ عذاب پھیرا گیا تو یونسؑ نے خدا پر غصہ ہو کر کہا کہ خدا نے قطعی وعدہ دے کر اپنے اس وعدہ کا خلاف کیا۔ اس میں خدا تعالی نے خود جھوٹ بولا اور مجھے قوم سے جھوٹا اور شرمندہ کرایا۔ لہذا اب میں اس قوم میں نہ جاؤں گا۔

پانچواں لفظ رنجیدہ ہونے یا پچھتانے کا جو بائیبل کے اس فقرہ میں ہے کہ خدا اس بدی سے کہ اس نے کہی تھی کہ میں کروں گا پچھتا کے باز آیا۔ پھر یونہ اس سے ناخوش ہوا اور نپٹ رنجیدہ ہوا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اجمالی جواب کی تقریر سے واضح ہو چکا ہے کہ ان پانچوں الفاظ وفقرات کے معنی ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن سے نہ تو خدا کی طرف سے قطعی وعدہ عذاب کرنا ثابت و معلوم ہو، اور نہ خدا کی طرف سے اور اس کے قول کے حوالہ سے حضرت یونس کا قوم کو قطعی وعدہ عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا مفہوم ہو، اور نہ حضرت یونس کا خدا تعالی پر غصہ کر کے بھاگنا موہوم ہو۔ رہی تشریح و تفصیل ان کلمات و فقرات کی سو عنقریب تفصیلی جواب میں ہوگی جس سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ ان الفاظ وفقرات کے جو معنی قادیانی سمجھا ہے وہ غلط ہیں اور ان کے معنی وہی صحیح ہیں جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ ہمارے اس جواب اجمالی سے آپ کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ روایات متمسکہ بہاء قادیانی کے ایسے معنی بھی ہو سکتے ہیں جو اس کے مطلب کے برخلاف ہوں اور یہ ہماری دوسری بات کا کافی ثبوت ہے۔

تفصیلی جواب: شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ قادیانی کے متمسکات سے پہلی عبارت تفسیر کبیر اور پہلی عبارت تفسیر درمنثور کا جواب اور لفظ مغاضب اور غضب کی تشریح یہ ہے کہ لفظ مغاضب حضرت یونس کے حق میں قرآن میں وارد ہے اور اسی کی تفسیر میں درمنثور کی پہلی عبارت میں غضب کا لفظ بیان کیا گیا ہے۔ پس جو معنی اس لفظ کے قرآن کی آیت میں تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر میں بیان کئے گئے ہیں وہی معنے تفسیر کبیر کے اس عبارت میں مراد ہونے چاہییں اور وہی معنی لفظ غضب کے درمنثور کی عبارت میں صاحب درمنثور نے اس کو تفسیر آیت بتا کر قرار دیئے ہیں۔

تفسیر کبیر (جلد ٦ ص ١٨٩) میں (بجواب اعتراض ان لوگوں کے جو اس لفظ مغاضب سے پیغمبروں کا گناہ گار ہونا نکالتے ہیں) کہا گیا ہے

و الجواب ۔ عن الاول انه ليس فى الآيه من غاضبه لكنا نقطع على انه لا يجوز لنبى الله ان يغا ضب ربه لانّ ذا لك صفة من يجهل كو ن الله لا يكو ن مو مناً فضلاً عن ان يكو ن نبياً ۔ و اذا ثبت انه لا يجوز صرف هذه المغاضبة الى الله تعالى و جب ان يكو ن المراد انه خرج مغاضباً لغيرالله و الغالب انه انما يغاضب من يعصيه فما يامره به فيحتمل قو مه او الملك اوهما جميعاً و معنى مغا ضبة القو م انه اغضبهم بمفارقة لخو فهم حلول العذاب عليهم عندها و قرء ابو شر ف مغضباً۔ اما قوله (اى المعترض) مغاضبة القوم ايضاً كا نت محظورة لقو له تعالى ولاتكن كصاحب الحو ت قلنا لا نسلم انها كا نت محظورة فا ن الله تعا لى امره به تبليغ تلك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرسالة اليهم وما امره بان يبقى معهم ابداً فظاهرالامر لا يقتضى التكرار فلم يكن خروجه من بينهم معصية و اما الغضب فلا نسلم انه معصية و ذلك لا نه لما لم يكن منهيا عنه قيل ذلك فظن ان ذالك جائز من حديث انه لم يفعله ا لا غضبا لله تعالى و انفة لدينه و بغضاء للكفر و اهله بل كان ا لاولى له ان يصابر و ينتظر ا لا ذن من الله تعالى فى المهاجرة عنهم و لهذا قال تعالى و لا تكن كصاحب الحوت كان الله تعالى اراد لمحمد ﷺ افضل المنازل و اعلاها۔

کہ آیت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت یونس کس پر خفا ہوئے۔ لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ نبی کا خدا تعالی پر خفا ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ جاہلوں کا کام ہے اور ایسا جاہل مومن نہیں ہوتا، چہ جائے کہ نبی ہو سکے۔ اور جب غضب خدا کے حق میں جائز نہ ہوا تو واجب ہوا کہ اس سے بجز خدا تعالی کے کسی اور پر حضرت یونس کا غصہ کرنا مراد ہو۔ تو احتمال ہے کہ وہ شخص آپ کی قوم ہو یا بادشاہ (حزقیا) ہو یا دونوں فریق۔ اور قوم سے مغاضب ہونے کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے قوم کو غصہ میں ڈالا۔ یعنی ان سے جدا ہو کر ان کو ناراض کر دیا۔ اور جو معترض نے کہا ہے کہ قوم سے ناراض ہو کر چلے جانا یا ان کو ناراض کرنا بھی گناہ تھا، یونسؑ نے اس کا ارتکاب کیوں کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس امر کا گناہ ہونا مسلّم نہیں۔ خدا نے ان کو تبلیغ رسالت کا حکم دیا تھا۔ نہ یہ کہ وہ ان میں بیٹھے رہیں۔ اور غصہ کرنا اسلئے گناہ نہیں تھا کہ اس سے ان کو ممانعت نہ ہوئی تھی۔ اس لئے یونسؑ نے اس کو جائز خیال کیا۔ کیونکہ وہ غصہ خدا ہی کیلئے تھا اور اس کے دین کی بڑائی کیلئے اور کفر اور کافروں سے بغض سے۔ ہاں بہتر یہی تھا کہ وہ ان لوگوں میں ٹھیرے رہتے اور صبر کرتے اور قوم سے جدا ہونے کیلئے خدا کے حکم کے منتظر رہتے۔ اس ترک اولی کی نظر سے خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ تو یونس کی مانند نہ ہو جائیو۔ جس سے خدا تعالی کی گویا یہ مراد ہے کہ آنحضرت ﷺ کا رتبہ حضرت یونسؑ سے اعلی ہے۔

تفسیر فتح البیان اور معالم وغیرہ (جن کا حوالہ قادیانی نے دیا ہے) میں لکھا ہے: ذهب مغاضباً اى مراغماً لقومه لا لربه و قال الحسن و الشعبى و سعيد بن جبير مغاضباً لربه و اختاره ابن جرير و القتيبى و حكى عن ابن مسعود قال النحاس ربما انكر هذا من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا یعرف اللغة و هو قول صحیح و المعنی مغاضباً لاجل ربه کما تقول غضبت لك ای من اجلك و قال الضحاك مغاضباً لقومه و حکی عن ابن عباس و قالت فرقة منهم الاخفش انما خرج مغاضباً لملك الذی کان فی وقته اسمه حزقیا و قیل لم یغاضب رسولا لقومه و لا الملك و لکنه... من غضب اذا انف (فتح البیان۔ص۱۴۳ج۳والمعالم)

ذهب مغاضباً سے یہ مراد ہے کہ وہ قوم سے خفا ہو کر چلے گئے، نہ اپنے رب سے۔ حسن، شعبی، سعید بن جبیر نے لکھا ہے کہ خدا کیلئے خفا ہوئے۔ اسی کو ابن جریر اور قتیبی نے پسند کیا ہے اور یہی ابن مسعود سے مروی ہے۔ نحاس نے کہا ہے جو شخص لغت و محاورہ عرب سے جاہل ہے وہ اس لفظ یا تفسیر کو پسند نہیں کرتا حالانکہ یہ کہنا صحیح ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کیلئے قوم سے خفا ہوئے۔ جیسے بولتے ہیں میں تمہارے لئے فلاں شخص سے خفا ہوا۔ ضحاک نے کہا ہے اور یہی ابن عباس سے منقول ہے کہ قوم پر خفا ہوئے۔ ایک جماعت نے جن میں اخفش (نحوی) ہے، کہا ہے کہ وہ اس بادشاہ سے خفا ہوئے تھے جو اس وقت تھا جس کا نام حزقیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ کسی سے بھی خفا نہیں ہوئے۔ نہ خدا سے نہ قوم سے نہ بادشاہ سے۔ اور لفظ مغاضبا کے معنی غصہ کرنے کے نہیں بلکہ نفرت و بیزاری کے ہیں۔ یعنی وہ قوم سے متنفر و مستنکف ہو کر نکل گئے۔

ان عبارات خصوصاً تفسیر کبیر کی عبارت پڑھ کر ناظرین کو یقین ہوگا کہ خدا تعالی پر غصہ کرنا کفر ہے اور اس سے انبیاء کی شان پاک اور ارفع ہے۔ لہذا امام رازی کی اس پہلی عبارت میں اور ایسا ہی درمنثور کی پہلی عبارت میں حضرت یونس کا خدا تعالی پر غصہ کرنا مراد نہیں، بلکہ قوم پر غصہ مراد ہے۔

شائد یہاں سوال ہو کہ اس عبارت تفسیر کبیر میں اور ایسا ہی عبارت اول تفسیر درمنثور میں یہ بیان ہے کہ عذاب واقع ہو جانے کے بعد ان کو غضب ہوا، جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ غصہ عذاب اٹھ جانے پر تھا جو خدا کی طرف سے تھا نہ قوم پر کیونکہ عذاب اٹھا دینا ان کا کام نہ تھا،

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غصہ بھی قوم پر ہے، نہ خدا تعالی پر۔ کیونکہ اس عذاب کے اٹھ جانے کا موجب قوم ہی کا فعل (بے موقع وبعداز وقت تضرع واستغفار ہے) حضرت یونس کو ان کے اس فعل پر (باوجودیکہ فی نفسہ فعل نیک تھا) اسلئے غصہ آیا کہ وہ فعل بعداز وقت ہوا۔ انہوں نے غالباً یہ خیال کیا کہ میرے کہنے پر تو وہ قوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ استغفار کی طرف متوجہ نہ ہوئی اور جب میں نے بدست آویز قدیم اور عام سنت اللہ (نہ بحکم جدید وخاص اعلام الہی) کے ان کے عذاب کو قطعی کہہ دیا اور پھر میں مایوس وغصہ ہو کر ان کے بیچ میں سے نکل گیا، تب انہوں نے ایمان وتوبہ واستغفار کی طرف رجوع کیا۔ جس سے میرا وہ خیال ومقال غلط نکلا اور میں انکی نظروں میں جھوٹا بنا

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ غصہ قوم پر تھا، نہ خدا تعالی پر، اور ہمارے اس جواب کی مزید توضیح قادیانی کی پانچویں بات کے جواب میں ہوگی۔

قادیانی کی دوسری بات کا جواب۔ اور اس میں جو پہلے قول کو ذکر کر کے اس میں اس عاجز محمد حسین کے دھوکہ کھانے کا دعوی کیا گیا ہے اس معمہ کی شرح یہ ہے کہ ابتلاء حضرت یونس کی نسبت علماء کے دوقول ہیں جو پہلے منقول ہو چکے۔ از انجملہ پہلا قول یہ ہے کہ حضرت یونس کا ابتلاء پہلے ہوا ہے اور وعدہ عذاب اس کے بعد۔ حضرت یونسؑ نے جب ابتلاء سے نجات پائی تو وہ اس ظالم بادشاہ کے پاس گئے۔ پھر جب اس نے انکار کیا تو خدا نے یونسؑ کی طرف وحی کی کہ ان لوگوں پر بشرط ایمان نہ لانے کے عذاب نازل ہوگا۔ اس قول کی دست آویز سے خاکسار (محمد حسین) نے اپنی مجالس وعظ میں بیان کیا تھا کہ یونسؑ نے جس عذاب کی خبر دی تھی وہ شرطی تھا، قطعی نہ تھا۔ میرے اس قول کے جواب میں قادیانی نے فرمایا ہے: نادان شیخ نے اس قول کے کہنے میں دھوکہ کھایا ہے، مگر اس کلمہ کا مطلب مصداق مطلب دربطن شاعر ہے۔ شائد اس سے قادیانی کی مراد یہ ہو کہ یہ شرطی وعدہ عذاب اور موقع پر ہے۔ یعنی ظالم بادشاہ کو ڈرانے کے وقت ہوا تھا۔ اور ہم (یعنی قادیانی) جس عذاب کو قطعی کہتے ہیں اس کا اور موقع ہے یعنی وہ اہل نینوی کا عذاب تھا۔ پس اگر اس کلمہ سے قادیانی کا یہی مطلب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں تو آپ کو نادان نہیں کہتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ اس قول اول کا مطلب سمجھنے میں آپ نے دھوکہ کھایا، بلکہ یہ کہتا ہوں کہ آپ بڑے ہوشیار و چالاک ہیں۔ آپ نے بھی اس کا مطلب تو وہی سمجھا ہے جو اس خاکسار نے سمجھا ہے مگر دیدہ دانستہ آپ اس مطلب سے انکار کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو عملاً دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ نزول عذاب کی نسبت خدا کا وعدہ یا قول ایک ہی تھا اور وہ ایک ہی دفعہ فرمایا گیا تھا (گو اس کا مورد نزول محل وموقع مختلف ہو) یعنی اس عذاب کا ڈر اہل نینوی کو سنایا گیا ہو یا اس ظالم بادشاہ کو، وہ وعدہ یا قول ایک ہی تھا۔ اور ایک ہی اس کا مورد تھا یہ نہیں ہوا کہ وہ عذاب دو دفعہ آیا ہے، اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نینوی کو جدا اور اس بادشاہ کی قوم پر جداگانہ اور دو ہی دفعہ وہ وعدہ ہوا۔ اور جب کہ وہ وعدہ یا قول ایک ہی دفعہ فرمایا گیا تھا اور اس کا مضمون قول اول مذکور میں شرطی بیان ہوا ہے کہ: اگر وہ ایمان نہ لائیں تب عذاب نازل ہوگا۔ تو پھر اس حکم و قول کو جس موقعہ پر کوئی تسلیم کرے گا اس کو اس کا شرطی ہونا ماننا پڑے گا۔ خواہ کوئی اس کو اہل نینوی کے حق میں تسلیم کرے (جیسا کہ آپ مانتے ہیں) یا اس ظالم بادشاہ اور اس کی قوم کے حق میں جیسا کہ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں، خصوصاً اس حالت میں کہ اس کو اہل نینوی کے حق میں تسلیم کرنے کی حالت میں اہل نینوی کا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ہم آثار عذاب دیکھیں گے تو ایمان لے آویں گے۔ اسی تفسیر کبیر کے اسی صفحہ ۱۸۸ میں منقول ہے اور اس کے جواب میں حضرت یونس سے یہ کہنا کہیں ثابت و منقول نہیں کہ،

اے نادانوں یہ عذاب تو قطعی ہے، خدا تعالی نے اس کے قطعی وقوع کی خبر دی ہے۔ تم یہ بات کیوں کہتے ہو کہ ہم آثار دیکھ کر ایمان لے آویں گے۔

حضرت یونس ؑ کے یہ بات نہ کہنے اور اس معاملہ میں خدا کی طرف سے قطعیت عذاب کی خبر نہ دینے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ عذاب اہل نینوی کو سنایا گیا تھا تو بھی انہی الفاظ سے تھا جو اس قول اول میں بیان کئے گئے ہیں۔ نہ اور الفاظ جن میں خدا کی طرف سے قطعیت عذاب کی خبر ہو۔ قادیانی نے یہ نہ سوچا کہ اس عبارت سے پہلے اسی صفحہ ۱۸۸ میں وعدہ عذاب کی وہ عبارت لکھی ہے جس میں شرط صریح موجود ہے۔ اس شرط کے ہوتے میرے دھوکے میں کون مسلمان آئے گا۔ اور کب کوئی مسلمان یقین کرے گا کہ جو وعدہ عذاب خدا کی طرف سے دیا گیا تھا وہ قطعی تھا۔

☆ قادیانی کی تیسری بات کا جواب یہ ہے کہ یہ آپ نے سفید جھوٹ بولا ہے۔ اور اپنے مریدوں کو یہ جتایا ہے کہ مفسرین نے بلا اختلاف اسی دوسرے قول کو پسند و اختیار کیا ہے جس کو آپ نے اختیار کیا ہے۔ اور یہی قول اجلہ صحابہ و تابعین سے مروی ہے حالانکہ یہ بات محض جھوٹ اور خلاف واقع ہے۔ ناظرین کو ہمارے بیان سے بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ ابن عباس جیسے جلیل الشان صحابی اسی پہلے قول پر ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے۔ اور اس قول کو سبھی اہل تفاسیر نے ذکر کیا ہے۔ کیا آپ کے نزدیک حضرت ابن عباس معتبر مفسر نہیں، یا وہ قول تفسیر معالم و تفسیر کبیر وغیرہ میں بیان کر کے اس کو آیت قرآن سے مدلل نہیں کیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی چوتھی بات کا جواب یہ ہے کہ آپ کا اس آیت وعدہ تیس رات کی طرف رجوع کرنا عین اس بات کا اقبال کرنا ہے کہ حضرت یونس کی خبر عذاب کے قطعی ہونے پر آپ کے پاس کوئی طمانیت بخش دلیل نہیں۔اس لئے آپ نے اس کی تائیداس آیت وعدہ تیس رات سے نکالنی چاہی۔مگر ہم نے پہلے ہی یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس آیت میں صرف تیس رات کا وعدہ ہونا پھراس کا خلاف ہونا ثابت نہیں ہوتا،لہذا یہ وار بھی آپ کا خالی گیا۔

قادیانی کی پانچویں بات کا جواب اور لفظ لا محالہ اور تفسیر کی دوسری عبارت کی تشریح یہ ہے کہ یہ لفظ وعبارت ہمارے اس دعوی پر دلیل ہے کہ وعدہ عذاب خدا کی طرف سے قطعی نہ ہوا تھا،نہ آپ کے اس دعوی کی کہ وہ وعدہ قطعی تھا،کیونکہ اگر خدا کی طرف سے وعدہ عذاب قطعی الفاظ کے ساتھ ہوتا تو اس سے حضرت یونس کو یقین کامل پیدا ہوتا،نہ صرف ظن جس کو اس عبارت میں فظن انہ لا محالة نازل سے بیان کیا گیا ہے۔اور یہ کہا گیا ہے کہ حضرت یونس نے ظن اور گمان کیا کہ وہ عذاب ضرور نازل ہونے والا ہے۔اس لفظ ظن سے صاف اور یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ وعدہ عذاب جو خدا کی طرف سے ہوا تھا وہ قطعی الفاظ سے نہ تھا۔ حضرت یونس نے اپنے ظن سے اس کو قطعی سمجھ لیا تھا۔اور اس ظن کی وجہ وہی معلوم ہوتی ہے جو ہم نے پہلے اجمالی جواب میں پھر تفصیلی جواب میں پہلی عبارت تفسیر کبیر کی تشریح میں کہی ہے کہ جب حضرت یونس کو قوم نے یہ جواب دیا کہ ہم عذاب کے آثار دیکھ کر ایمان لے آئیں گے تو انہوں نے اس قدیم سنت اللہ کے دست آویز سے کہ عذاب آجانے کے بعد ایمان قبول نہیں کیا جاتا، یہ سمجھ لیا اور گمان کیا کہ یہ عذاب قطعی ہے اور ٹلنے والا نہیں ہے۔اور اس خیال وگمان کی وجہ سے وہ اس قوم پر خفا ہو کر ان میں سے نکل گئے۔اس قدیم سنت اللہ کا ثبوت قرآن کی اس آیت میں ہے

افلم یسیروا فی ا لارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم ۔ کانوا اکثر منهم و اشد قوة و آ ثاراً فی الارض فما اغنی عنهم ما کانوا یکسبو ن ۔ فلما جاء تهم رسلهم با لبینا ت فر حوا بما عندهم من العلم و حاق بهم ما کانوا به یستهزئو ن ۔ فلما رئوا بأسنا قا لوا آ منا با لله و حده و کفر نا بما کنا به مشرکین ۔ فلم یك ینفعهم ایمانهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لـمـا رائـوا بـأ سنا. سنّت الله التی قد خلت فی عبادہ ۔ و خسر هنا لك الكا فرو ن ۔ (سورہ مو من۔ ع ۹) کیا یہ لوگ زمین میں پھر کر پہلے لوگوں کا حال (ان کے کھنڈروں سے) نہیں دیکھتے۔ جو ان سے (شمار میں) زیادہ تر اور قوت میں سخت تر اور زمین میں نشان (تصرفات عمارات وغیرہ) میں بڑھ کر تھے، پھر ان کا کمایا ان کے کام نہ آیا۔ جب رسول ان کے پاس نشان لے کر آئے تو وہ اپنے معلومات پر خوش ہوئے۔ اور ان کو عذاب نے گھیر لیا جس سے وہ ٹھٹھہ کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو بولے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور جن کو اللہ کا شریک بتاتے تھے ان سے منکر ہوئے۔ پر وہ ایمان ان کے کام نہ آیا ۔ جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ اللہ کی یہی سنت ہے جو (تمام گذشتہ) بندوں میں گذر چکی ہے۔ تب منکر نقصان میں پڑ گئے۔

اپنی اسی سنت کے موافق خدا تعالی نے فرعون سے معاملہ کیا۔ جب وہ عذاب دیکھ کر ایمان لایا جس کا اس آیت میں ذکر ہے جس میں یہ بیان ہے کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بولا میں ایمان لایا کہ بجز اس معبود کے جس کو بنی اسرائیل مانتے ہیں کوئی دوسرا معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اللہ نے فرمایا کیا اب ایمان لاتا ہے۔ اور اس سے پہلے تو مفسدوں سے رہا۔ پس آج ہم تیری لاش کو زمین پر ڈالیں گے تا کہ تو پچھلے لوگوں کے لئے ایک نشان (عبرت) ہو۔

حتـی اذا ادرکـه الغر ق قال آ منت انه لا اله الا الله الذی آمنت به بنو اسرائیل و انا مـن المسلمین ۔ آ لآ ن و قد عصیت قبل و کنت من المفسدین ۔ فا لیوم ننجّیك ببد نك لتکو ن لمن خلفك آ یة و ان کثیراً من النّاس عن آ یا تنا لغا فلو ن (یو نس۔ ع ۹)

اور چونکہ حضرت یونس اللہ تعالی کے نبی تھے لہذا وہ اس سنت اللہ سے بے خبر نہ تھے اور وہ اللہ تعالی کے سنن و احکام کی تبلیغ و اطلاع کرنے پر مامور تھے۔ لہذا ان کی نسبت یہی اعتقاد کرنا واجبات سے ہے کہ انہوں نے اسی سنت اللہ کی نظر سے اور قوم کے سر دست و دم نقد ایمان لانے سے انکار اور عذاب دیکھ کر ایمان لانے کے اقرار سے وہ گمان کیا، اور سمجھ لیا کہ عذاب دیکھنے کے بعد اس قوم کا ایمان قبول نہ ہوگا اور وہ عذاب ضرور نازل ہوگا۔ اور اسی خیال سے غصہ کھا کر قوم کو چھوڑ دیا اور چلے گئے۔ اور پھر عذاب رفع ہو جانے سے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یہ خوف پیدا ہو گیا کہ میں اس قوم میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا۔ میرا قول تو ان کے سامنے یہ تھا کہ وہ عذاب بحکم قدیم سنت اللہ ایمان لانے سے نہ ٹلے گا اور واقع میں ٹل گیا۔ اور خدا کی اس سنت قدیم میں ایک مستثنی پیدا اور لاحق ہو گیا۔ لہذا ان کو اس قوم پر دوبارہ رنج ہوا اور غصہ آیا کہ کیوں انہوں نے مجھے جھوٹا کرایا اور خود مجھے جھوٹا کہنا چاہا تھا۔ اسی خیال اور رنج سے انہوں نے اس قوم کی طرف آنے سے انکار کیا۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ یونسؑ کو خدا کی طرف سے قطعی وعدہ عذاب قوم نہ دیا گیا تھا بلکہ انہوں نے قوم کے انکار اور خدا کی قدیم سنت سے قطعیت عذاب کا ظن کیا تھا اور اگر حضرت یونس کو خدا کی طرف سے عذاب کا قطعی وعدہ دیا جاتا تو پھر ان کو اس عذاب کا صرف ظن نہ ہوتا بلکہ یقین ہوتا۔ اور نہ وہ عذاب ایمان لانے سے ٹلتا۔ بلکہ اس قوم کو ویسا ہی ہلاک کیا جاتا جیسا کہ اگلی قومیں باوجود ایمان لانے کے ہلاک کی گئیں۔ اور جیسا کہ فرعون لا الہ الا اللہ کہتا ہلاک کیا گیا تھا۔ اور نہ اس قدیم سنت اللہ سے اس قوم کو مستثنی کیا جاتا۔ اور یہ امر نصوص قرآنیہ سے ثابت و معلوم اور اکثر کے نزدیک مسلم ہے کہ یونس کی قوم پر عذاب شروع ہو گیا تھا، اور پھر وہ ایمان لانے سے اٹھایا گیا۔ اور اس امر میں یونس کی قوم تمام امتوں کے حکم سے مخصوص و مستثنی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اصل عذاب نہ آیا تھا صرف اس کی علامات و نشان آئے تھے۔ مگر اس کو ظاہر قول خداوندی (کہ قوم یونس کی ایمان لائی تو ہم نے عذاب کو کھول دیا یعنی اٹھا دیا) رد کرتا ہے اور صاف بتاتا ہے کہ عذاب آچکا تھا، پھر اٹھالیا اور کھولا گیا۔ عذاب نہ آیا تھا تو کھولا کس کو؟

تفسیر معالم التنزیل میں کہا ہے: اختلفوا فی انهم هل رئوا العذا ب عياناً ام لا ۔ فقال بعضهم رئوا دليل العذا ب و الاكثرو ن على انهم رئوا العذا ب عيا ناً بدليل قوله كشفنا عنهم عذا ب الخز ى فى الحيوة الد نيا و الكشف يكون بعد الوقوع او اذا قر ب (معا لم التنز يل ۔ ص ٤٤٠) کہ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ قوم نے اصل عذاب کو دیکھا تھا یا نہیں؟ بعض کا قول ہے کہ صرف عذاب کی علامت دیکھی تھی۔ مگر اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ بعینہ عذاب دیکھا تھا۔ اس کی دلیل یہ قول خداوندی ہے کہ ہم نے ان سے عذاب کھول دیا۔ اور کھولنا یا اٹھانا تب متصور ہے جب کہ عذاب واقع ہو چکے یا قریب الوقوع ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتفسیر فتح البیان میں کہا ہے :قال ابن جریر خصّ قوم یونس من بین الامم بان یتب علیھم من بعد معا ینة العذا ب و حکی ذا لك عن جماعة من المفسّرین و قال الزجاج انه لم یقع العذا ب انما رئوا علامة العذا ب ... عن ابن عباس ان العذاب کان هبط علی قوم یونس لم یکن بینهم و بینه ا لا ثلثی میل فلما دعوا کشف الله عنهم ۔ و قال قتادہ قدر میل وقال غا مت السماء فیما اسود ۔ هائلا یدخن دخانا شدیداً فهبط حتی غشی مدینتهم و اسودت اسطحتهم فتا بوا و اخلصوا نیتهم فر حمهم الله و کشف ما نز ل بهم من العذا ب بعد ما اظلهم ۔ (فتح البیا ن) کہ ابن جریر نے کہا ہے حضرت یونس کی قوم دیگر امتوں سے اس امر میں مخصوص ہوئی ہے کہ عذاب دیکھنے کے بعد ان کا عذاب اٹھایا گیا۔ یہ قول جماعت مفسرین کا ہے۔ زجاج کہتا ہے کہ عذاب نہیں دیکھا تھا۔ صرف اس کی علامت دیکھی تھی۔ اس قول کو صاحب فتح البیان نے پسند کیا ہے مگر یہ اس بیان کے برخلاف ہے جو اس کے بعد ابن عباسؓ وغیرہ سے اس نے نقل کیا ہے کہ عذاب میل یا دوثلث میل کے قریب آ گیا تھا۔ اور آسمان سے سخت سیاہ ہولناک دھواں اتر پڑا جس سے اس کی چھتیں کالی ہوگئیں پھر انھوں نے توبہ کی اور نیک نیت کی تو اللہ نے ان پر رحم کیا اور اس عذاب کو کھول دیا، بعد اس کے کہ وہ ان کے سر آ چکا تھا۔

ا خرج احمد فی الزهد عن ابن عباس ان العذا ب هبط علی قوم یونس حتی لم تکن بینهم و بینه ا لا قدر ثلثی میل فلما دعوا کشف الله عنهم و اخر ج احمد و فلان و فلا ن عن سعید بن جبیر قال غشی قوم یونس العذا ب کما غشی القبر فی الثوب اذا د خل فیه صا حبه و مطر ت السماء د ماً و ا خر ج ابن جر یر و ابن المنذر و ابن ابی حا تم و ابو الشیخ عن قتاده فلو لا کا نت قر یة آ منت یقول لم یکن هذا فی الامم قبل قوم یونس لم ینفع قریة کفر ت ثم آمنت حین عاینت العذاب الا قوم یونس فاستثنی قوم یونس کشف عنهم العذاب بعد ما تدلی علیهم لم یکن بینهم و بینه ا لا میل۔(در منثور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس کی روایت مذکور تفسیر درمنثور میں منقول ہے اور تفسیر درمنثور میں مجاہد سے منقول ہے کہ قوم یونس کو عذاب نے ڈہانک لیا جیسا کہ قبر کو کپڑے سے ڈھانک لیا جاتا ہے۔ جب اس میں مردہ داخل کیا جاتا ہے۔ اور آسمان نے خون برسایا اور تفسیر درمنثور میں قتادہ سے منقول ہے کہ جو معاملہ حضرت یونس کی قوم سے ہوا یہ پہلے کسی امت سے نہیں ہوا۔ کسی بستی کو عذاب دیکھ لینے کے بعد ایمان نے نفع نہیں دیا۔ حضرت یونس کی قوم تمام قوموں سے اس امر میں مستثنیٰ ہوئی ہے۔ ان کا عذاب قریب آجانے کے بعد اٹھایا گیا۔

اس بیان سے ثابت ہے کہ حضرت یونس کی قوم پر جو رحم ہوا اس میں قدیم سنت الٰہی میں ایک استثناو تخصیص واقع ہوئی جس کا حضرت یونس کو پہلے علم نہ دیا گیا تھا۔ اور اسی واسطے انہوں نے باوجود یکہ ان کو شرطی طور پر عذاب آنے کی خبر دی گئی تھی، قوم کا یہ جواب سن کر کہ ہم عذاب کو دیکھ کر ایمان لائیں گے، یہ خیال اور ظن کر لیا تھا کہ بس اب عذاب ضرور نازل ہوگا کیونکہ عذاب دیکھنے کے بعد کسی کا ایمان قبول نہیں ہوا۔ خدا نے ان کو ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ عذاب قطعی ہے۔ اگر خدا ایسا فرماتا تو حضرت یونسؑ کو اس کا یقین ہو جاتا صرف ظن نہ ہوتا۔ جیسا کہ اس عبارت متمسکہ قادیانی میں کہا گیا ہے۔ لہذا یہ عبارت ہمارے خیال کی مؤید اور ہماری دلیل ہوئی، نہ قادیانی کے خیال کی مؤید اور اس کی دلیل۔

قادیانی کی چھٹی بات اور فخریہ الزام کا جواب اور تفسیر درمنثور کی پہلی عبارت متمسکہ قادیانی کے لفظ کذبت اور اس کے متعلق فقرہ کی تشریح۔

اس فخریہ الزام کا جواب تو قادیانی ہی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے

بولو قادیانی جی! اب کیسی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ یونسؑ نے وعدہ ہلاکت کو خدا کے فرمان سے قطعی نہ سمجھا تھا، بلکہ قوم کے سردست ایمان لانے سے انکار اور اس شرطی ایمان کے اقرار سے کہ ہم عذاب دیکھیں گے تب ایمان لائیں گے، اور خدا کی سنت قدیمہ کی دست آویز سے کہ بعد معائنہ عذاب، ایمان قبول نہیں کیا جاتا، اسکا ظن کیا تھا۔

لفظ کذبت اور اس کے متعلق فقرہ کی تشریح آپ کی پہلی اور پانچویں بات کے جواب میں ہو چکی ہے اور یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ حضرت یونس نے اپنے اسی قول سے جو قوم کے انکار سے اور خدا کی سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیمہ کی دست آویز سے سمجھ کرانہوں نے فرمایا، اپنے آپ کوقوم کی نظروں میں جھوٹا قرار دیا تھا۔ نہ یہ کہ خدا کی طرف سے وعدہ خلافی ہونے کے سبب خدا تعالی کو جھوٹا کہا ہو۔ یہاں صرف یہ تشریح ضروری ہے کہ جو قادیانی لفظ کذبت کو بصیغہ مجہول لکھا ہے اوراس کا ترجمہ بھی ایسا ہی کیا ہے جس سے خدا کی طرف کذب اور وعدہ خلافی کی نسبت ہو۔ چنانچہ قادیانی نے کہا ہے کہ: قطعی وعدہ کیوں خلاف واقع نکلا۔ مجھ پر کیوں ایسی وحی نازل ہوئی جس کی پیش گوئی پوری نہ ہوئی،۔ یہ قادیانی کا حضرت یونسؑ اور خدا تعالی پر افتراء ہے۔ اس کتاب میں اس لفظ کو بصیغہ مجہول ضبط نہیں کیا گیا تا کہ اس کے معنے یہ ہوں کہ مجھ سے اس وحی و پیش گوئی میں جھوٹ بولا گیا ۔اور واقع میں بھی یہ لفظ بصیغہ مجہول معلوم نہیں ہوتا، بلکہ یہ لفظ بصیغہ معروف کذبت معلوم ہوتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میں نے اپنے خیال اور ظن سے (جس کی تشریح اوپر گذر چکی ہے) ان لوگوں کو جھوٹ کہا تھا کہ تمہارا ایمان قبول نہ ہوگا۔ اور یہ عذاب نہ ٹلے گا۔

ہمارے اس دعوی پر کہ یہ لفظ بصیغہ معروف معلوم ہوتا ہے نہ بصیغہ مجہول، دو دلیلیں اسی کتاب میں موجود ہیں۔ ایک تو وہی۔ دوسری روایت وعبارت جس کو قادیانی نے درمنثور سے نقل کیا ہے۔ اس میں لفظ لا ارجع الیھم کذابا جو فاعل کا صیغہ ہے اور وہ لفظ حضرت یونسؑ نے اپنے حق میں بولا ہے لہذا وہ لفظ صاف بتاتا ہے کہ کذب کا فاعل انہوں نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے (اور یہ لفظ معروف ہے) نہ خدا تعالی کو جو کہ بصورت مجہول ہونے اس لفظ کا فاعل لم یسمّ بنتا ہے۔

دوسری دلیل اس کتاب کی ایک اور روایت ہے جس کو اس میں بروایت ابن مردویہ، ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے اور اس کے اخیر میں حضرت یونسؑ سے یہ قول نقل کیا گیا ہے فقال لا ارجع الی قوم قد کذبتھم و انطلق مغاضباً یعنی مرا غماً یعنی یونسؑ نے فرمایا اب میں ایسی قوم کی طرف پھر کر نہ جاؤں گا جس کو میں اپنے خیال وظن سے (جس کی تشریح ھو چکی ھے) جھوٹ کہہ چکا ہوں کہ عذاب ضرور آئے گا۔ یہ کہہ کر وہ غصہ ہو کر یعنی بے زار ہو کر چلے گئے۔

اب قادیانی کو چاہیے کہ شرم اور حیا اختیار کر کے اس لفظ کذبت (بصیغہ مجہول) کو اور اس عبارت کو اپنے مدعا کے برخلاف سمجھ کر واپس لے یا کچھ کھا کر مر جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی ساتویں بات اور فخریہ الزام کا جواب بھی اسی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے کہ اب فرمایئے قادیانی جی! ابھی تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے۔ ہم نے صاف طور پر ثابت کر دیا ہے کہ تو نے (باوجودیکہ ان کو بشرط ایمان نہ لانے کے عذاب کا ڈر سنایا گیا تھا اور انہوں نے اس کے جواب میں یہ کہہ بھی دیا تھا کہ ہم عذاب دیکھیں گے تب ایمان لائیں گے) اس لئے اضطراب کیا اور ایسی دردناک صورت بنائی کہ حضرت یونس نے اپنے ظن سے (جس کی تشریح ہو چکی) نہ وحی الٰہی سے ان کو ڈرا دیا تھا۔ کہ عذاب آ جانے کے بعد ایمان قبول نہیں ہوتا۔ اور حضرت یونس بھی (باوجودیکہ ان کو وحی الٰہی نے یہ خبر دی تھی کہ عذاب شرطی ہے اور بحالت عدم ایمان قوم ہے قطعی اور بہر حال) اس لئے قوم کی تکذیب سے ڈر کر ان کی طرف جانے سے انکاری ہوئے کہ وہ اپنے کسی ظن (جس کی تشریح ہو چکی ہے) نہ وحی الٰہی سے اس عذاب کو قطعی ٹھہرا چکے تھے اور قوم کو کہہ چکے تھے کہ تمہارے ایمان لانے یہ عذاب نہ ٹلے گا۔

قادیانی کی آٹھویں بات کا جواب اور عبارت کتاب یونہ کی تشریح۔

اس کتاب کے کسی فقرہ اور کسی لفظ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جو وعدہ حضرت یونس کو عذاب قوم کا دیا گیا تھا، وہ قطعی تھا، بلکہ اس کے باب ۴ کی دوسری آیت میں حضرت یونسؑ کا یہ کہنا کہ: کیا یہ میرا مقولہ نہ تھا جس وقت میں ہنوز وطن میں تھا اس لئے میں آگے سے ترسیس کو بھاگا کیونکہ میں جانتا تھا کہ تو کریم اور رحیم خدا ہے جو غصہ کرنے میں دھیما اور نہایت مہربان ہے۔۔

صاف بتا رہا ہے کہ حضرت یونس کو پہلے ہی سے اس امر کا علم تھا کہ خدا رحیم و کریم ہے وہ اس قوم کو عذاب نہ کرے گا اور جو وعدہ عذاب وہ دے گا وہ قطعی وعدہ نہ ہوگا۔ اور اسی خیال سے اور اسی خوف سے وہ رسالت کے بوجھ سے بھاگ گئے اور اس کی وجہ سے وہ مچھلی کے پیٹ میں قید و مبتلا ہوئے۔ اگر وہ خدا کے وعدہ کو قطعی سمجھتے تو وہ پہلے سے یہ اندیشہ اس کے عدم وقوع کا کر کے ترسیس کو نہ بھاگتے۔ اس خیال عدم وقوع عذاب موعود سے ان کا بھاگنا صاف بتاتا ہے کہ وہ اس وعدہ عذاب کو قطعی اور اس کے وقوع کو یقینی نہ سمجھتے تھے۔

آپ کے ان الفاظ سے یہ بات سمجھی جاتی تھی۔ اس لئے قادیانی نے باب ۴ کی آیات کا انتخاب کیا تو آیت ۲ کا یہ فقرہ نقل نہ کیا۔ اور اس نقل میں سرقہ کا ارتکاب کیا اور ناظرین کو دھوکہ دیا۔

اس آیت کے اخیر میں جو حضرت یونسؑ سے یہ فقرہ منقول ہے کہ: خدا پچھتا کے اپنے کو بدی سے باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے۔

ایسا ہی باب ۳ کی آیات نمبر ۱۰ میں جس کو قادیانی نے نقل کیا ہے، خدا کے پچھتانے کا لفظ ہے۔ شاید قادیانی نے اس سے اس وعدہ کا قطعی ہونا نکالا ہے مگر اس کی یہ دھوکہ دہی ہے۔

اول تو بائیبل کے اس قسم کے مضمون یا الفاظ ان عیسائیوں کیلئے حجت وسند ہو سکتے ہیں جو بائیبل کو جمیع الفاظ و مطالب سے الہامی مانتے ہیں، یا قادیانی کیلئے حجت ہوں گے جو عیسائیوں کا چھوٹا بھائی بنا ہوا ہے ۔مسلمان تو (بحکم منطوق واجب الوثوق آنحضرت کے کہ لا تصدقوا اھل الکتا ب و لا تکذ بوا ھم، نہ تو اہل کتاب کی ہر ایک بات میں تصدیق کرو نہ تکذیب) ان کتابوں کی ایسی باتوں پر جن کی تصدیق قرآن وحدیث میں نہیں ہے، یقین نہیں کرتے ۔اور اگر بطور فرض محال اس لفظ کو صحیح اور تحریف سے محفوظ مان لیا جاوے تو پھر اس لفظ پچھتانے کے وہ معنی مراد نہ سمجھے جاویں گے جو انسانوں میں پائے جاتے ہیں کہ پہلے ایک بات کہیں، پھر اس میں غلطی دیکھ کر اس پر نادم ہو کر برخلاف اس کے کہیں ۔ان معنی کو خدا کو پچھتانے والہ سمجھنا، اسے غلط فہم اور خطا کار انسان کی مانند جاننا ہے، جس سے سے اسکی شان پاک اور ارفع ہے۔ بلکہ اس کے معنی صرف بنظر لوازم نہ بحسب حقیقت (جس کا علم بجز خدا کسی کو نہیں) یہ سمجھنے چاہئیں کہ پہلے ایک حالت (مثلاً بدی) کی نظر سے ایک حکم دینا، پھر دوسری حالت (نیکی) کی نظر سے دوسرا حکم دینا جو صورت و پیرایہ میں اسی انسانی پچھتانے کی ہم شکل ہے اور حقیقت اور معنے میں اس سے جدا گانہ۔ ایسا ہی خدا تعالی کا غصہ ہونا، رحم کرنا وغیرہ صفات میں (جو لوازم و آثار ہیں) انسانی صفات کے مشابہ ہیں اور درحقیقت وہ انسانی صفات کی مانند اور مثل نہیں ہیں۔ قادیانی نے اگر پچھتانے کے وہی انسانی پچھتاوہ کے معنی سمجھ کر اس سے نکالا کہ پہلے خدا نے قوم کے مابعد ایمان لانے سے بے خبر ہونے کی وجہ سے وعدہ قطعی عذاب کا کیا، پھر جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو خدا تعالی کو اس کا پتہ لگا اور علم ہوا تو اس کو پہلے وعدہ پر افسوس ہوا، اور اس کو نادم ہو کر اپنے وعدہ کو بدلنا پڑا تو اس (قادیانی) کے برابر دنیا میں کوئی احمق اور خدا کا منکر نہیں۔ کیا وہ خدا کے غضب کے بھی یہ معنے سمجھتا ہے جو انسانوں میں پیدا ہوتا ہے کہ خون میں جوش آجاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور حواس میں تغیر ہو جاتا ہے؟ اور خدا کے رحم کے بھی یہی معنی سمجھتا ہے کہ اس کے دل میں گدگدی پیدا ہو جاتی ہے اور اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے؟ ایسا ہی اس کا اعتقاد ہے تو پہلے وہ خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی صفات پر ایمان صحیح کرے، پھر بائیبل کی اس آیت پر ہاتھ مارے۔اور اگر قادیانی اس کتاب کے ان الفاظ سے کہ

یونہ اس سے ناخوش اور نپٹ رنجیدہ ہوا۔اور خدا سے دعا مانگی کہ میری جان مجھ سے لے لے کیونکہ میرے جینے سے مرنا بہتر ہے .

قطعیت وعدہ عذاب نکالتا ہے تو یہ بھی اس کی حماقت یا دھوکہ دہی ہے۔ کیا وہ اس کلام کے یہ معنی سمجھتا ہے کہ حضرت یونس عذاب ٹل جانے سے خدا پر غصہ اور رنجیدہ ہوگئے؟ اور اسی معنے کے ساتھ وہ اس کلام کو پاک نوشتہ کہتا ہے اور پھر مسلمان ہونے کا دعوی کرتا ہے؟

ہم بحوالہ تفسیر کبیر وغیرہ ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالی پر غصہ کرنا کافروں کا کام ہے، نہ مسلمانوں کا ۔چہ جائے کہ انبیاء کا ہو جو خلقت کو ہدایت کرنے اور کفر سے بچانے کیلئے آئے ہیں۔لہذا اس کلام کے معنی (اگر اس کو الہامی اور تحریف سے محفوظ تسلیم کر لیا جائے) وہی ہیں جو قرآن کے لفظ مغاضب اور دونوں پہلی روایات (تفسیر کبیر ودرمنثور) کی شرح میں بیان ہو چکے ہیں کہ آپ قوم سے رنجیدہ ہوئے ہیں کہ وہ کیوں بچ گئے جو میرا کہنا نہیں مانتے تھے۔اور اسی رنج میں وہ کلمہ بے ساختہ ان کے منہ سے نکل گیا۔اس رنجیدہ ہونے اور اس پر وہ کلمہ کہنے کی نظیر حضرت یونس کا درخت رینڈی کے خشک ہو جانے پر رنجیدہ ہونا اور بعینھا وہی کلمہ کہنا جو اس کتاب کے باب ۴ آیت ۸ و ۹ میں موجود ہے اور وہ صفحہ ۸۱ رسالہ میں منقول ہے جس سے کوئی احمق بھی نہیں نکالتا کہ رنجیدہ ہونا خدا پر تھا اور اس پر موت کی آرزو کرنا خدا کی وعدہ خلافی کے سبب تھا۔ بلکہ یہ رنجیدگی ایسی ہے جیسے ہر ایک بشر کو نعمت کے فوت ہونے یا کسی مصیبت کے پیش آنے سے ہوتی ہے جس کو دوسرے لفظوں میں غم وافسوس وملال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ایسے کلمات کے سبب نیک لوگوں پر یہ گمان نہیں کیا جاتا کہ وہ خدا پر خفا ہو گئے ہیں۔ان پر ایسا گمان انہی لوگوں کا کام ہے جن کا خود خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان واعتقاد نہیں ہوتا۔

قادیانی کی نویں (نہم) بات اور الزام کا جواب اسی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے۔

اب اے قادیانی جی! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ یونس نبی کی کتاب کے الفاظ وفقرات کی تشریح سے کیسا ثابت ہو گیا کہ حضرت یونسؑ نے اس وعدہ اور خبر عذاب کو جو خدا کی طرف سے ان کو ملی تھی، قطعی نہ سمجھا تھا۔ بلکہ شرطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایمان سے ٹل جانے والی سمجھا تھا۔ اور ان کا خدا کی نسبت پچھتانے کا لفظ استعمال کرنا (اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے) ان معنی سے نہیں ہوا جن سے اس وعدہ کا قطعی ہونا ثابت ہو، اور آپ کا رنجیدہ ہونا خدا پر نہ تھا۔ اور نہ موت کی آرزو کرنا خدا کی وعدہ خلافی کے گمان سے تھا۔ مگر آپ میں کچھ شرم ہو تو آپ اب بھی مان جائیں کہ ہم نے کتاب یونہ کا حوالہ غلطی سے دیا ہے اور اس سے ہمارا مطلب ثابت نہیں ہوتا

قادیانی کی دسویں بات کا جواب بھی اسی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے۔

قادیانی جی! اب تو ہر ایک پہلو سے آپ قابو میں آ گئے۔ آپ کی ہر ایک بات کے متعدد جوابات دندان شکن دیئے گئے جن میں آپ کو چون چرا کرنے گنجائش نہیں۔ اور اگر آپ گنجائش سمجھتے ہیں تو جواب دیں اور دو ہزار روپیہ انعام لیں جس کا وعدہ ہم جداگانہ اشتہار میں دینے کو تیار ہیں۔

اس دسویں بات کے اخیر میں آپ نے خاکسار سے قسم کھانے کی درخواست کی ہے۔ (مولانا بٹالوی فرماتے ہیں کہ) اس کی اجابت وقبولیت تفصیل کے ساتھ اس مضمون میں ہوگی جو اشتہار متضمن عذر عدم وفات شوہر ثانی زوجہ فرضی قادیانی کے جواب میں شائع کیا جائے گا۔ اس مقام میں اس درخواست کی ایک بات نوٹس لینے اور ناظرین کو توجہ دلانے کے قابل ہے کہ اس درخواست میں پہلے آپ نے ہمارے قسم کھانے پر مستعدی ظاہر کرنے کو طمع مال اور لالچ کی وجہ سے قرار دیا اور اخیر میں اس کو بے ایمانی ٹھہرایا ہے جس سے آپ نے یقین دلایا ہے کہ جو شخص آپ کے مقابلہ میں قسم کھا نے کو مستعد ہوگا اس کو آپ پہلے قسم کھانے سے لالچی بنا کر اس قسم سے ہٹا دیں گے اور جب وہ اپنی صداقت پر جرأت کر کے قسم کھا لے گا تب آپ اس کو بے ایمان کہہ کر یہ طعن کریں گے کہ بے ایمان جھوٹی قسم کھا گیا ہے۔ اس سے اہل انصاف یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آپ کے مقابلہ میں اگر کوئی شخص (کسی قسم کی دین یا دنیا میں عزت وحیثیت رکھنے والا) قسم کھانے سے انکار کرے تو حق بجانب اسکے ہے اور مسٹر عبداللہ آتھم جو آپ کے چار ہزار روپیہ دینے پر بھی قسم نہیں کھاتا تو اس کی ایک وجہ (علاوہ ممانعت مذہبی کے جس کا وہ مدعی ہے) یہ بھی ہے کہ وہ دنیا میں آپ سے زیادہ عزت وحیثیت رکھتا ہے۔ آپ کا گذارہ تو اسی گدائی اور کہانت کی کمائی پر ہے جو آپ جھوٹے مسیح اور جھوٹے مہدی بن کر کما رہے ہیں اور وہ اس وقت پنشن یاب ہونے کی حالت میں بھی ایک ہزار روپیہ ماہوار کے قریب آمدنی رکھتا ہے۔ لہذا وہ اس دنیاوی عزت کے لحاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی قسم کھانا قبول نہیں کرتا اور آپ سے لالچی و بے ایمان کہلانا نہیں چاہتا۔ وہ قسم کھانے کو مستعد ہو گا تو آپ اس کو ضرور لالچی کہیں گے اور جب وہ قسم کھا جائے گا تب آپ اس کو بے ایمان بتائیں گے۔ اور ایسے لوگ مالدار اور ذی عزت دنیا میں بہت ملیں گے جو ہزاروں کا نقصان قبول کرتے ہیں مگر سچے ہو کر بھی قسم نہیں کھاتے اور بے ایمان معترضین کی اس تہمت سے ڈرتے ہیں کہ فلاں شخص جھوٹی قسم کھا گیا۔

عبداللہ آتھم کے قسم کھانے کی یہی وجہ ہم نے اپنی کسی مجلس وعظ میں بیان کی تھی جس کو آپ نے اپنے اشتہار چار ہزار میں نقل کر کے اس کا جواب دیا ہے کہ ایسا روپیہ جو بغیر میل نفس کے ہو، لالچ نہیں۔ مگر آپ کی اس بدنامی اور اتہام لالچ و بے ایمانی سے جو (خاکسار محمد حسین کے ارادہ قسم کھانے پر آپ سے ظاہر ہوئی ہے) وہ جواب رد ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ گو واقعہ میں سچی قسم کھانا اور اس ذریعہ سے مال حاصل کرنا لالچ نہیں مگر آپ اس کو ضرور لالچ بنا دیں گے۔ مگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ خاکسار آپ کی دھمکی اور تہمت لالچ و بے ایمانی سے نہ ڈرے گا اور آپ کے مقابلہ میں ضرور قسم کھائے گا اور اس تہمت سے آپ کی زبان بندی یوں کرے گا کہ اس قسم کے عوض میں آپ سے مال دنیا کا طالب نہ ہو گا بلکہ اس چیز کا طالب ہو گا جس کو کوئی بے ایمان بھی طمع دنیاوی نہ کہہ سکے گا ...۔

تفہیم حق پر تبصرہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ بیان بالا سے مرزا غلام احمد قادیانی کے اشتہار چار ہزار کے ان دلائل کا جو وعید (وعدہ عذاب) کے ٹل جانے پر اس نے پیش کیے ہیں، جواب ہو گیا ۔ ذیل میں اس کے ایک حواری کے رسالہ کے اس قسم کے دلایل کا جواب دیا جاتا ہے تا کہ ان کے جملہ دلائل کا جواب یک جا ادا ہو اور طالب تحقیق کو پراگندگی نہ ہو۔

قادیانی کے ایک سیالکوٹی مرید نے ایک رسالہ تفہیم حق میں گیارہ آیتیں پیش کی ہیں جن سے بزعم خود قادیانی کا دعوی ثابت کرنا چاہا ہے۔

ازانجملہ چھ آیات تو وہی یا ان کے مضمون کی آیات ہیں جن کو قادیانی نے پیش کیا اور ہم نے اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیدیا۔ پانچ اور ہیں جن کا جواب اس مقام میں مناسب ہے۔

اول۔ جواس رسالہ میں بھی نمبراول ہے، وہ آیت ہے جس میں یہ بیان ہے کہ ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگراس کے لوگوں کو فقیری اور بیماری میں پکڑا تا کہ وہ لوگ عاجزی کریں و ما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذ نا اھلھا با لبا ساء و الضراء لعلھم یضرعون۔

دوسری وہ آیت جواس رسالہ میں نمبر ۸ ہے اوراس میں بیان ہے کہ مکہ والوں نے کہا اے رب ہمارا عذاب (قحط) اٹھادے، ہم ایمان لائیں گے تو خدانے فرمایا کہ ہم یہ عذاب اٹھادیں گے مگر تم کفر میں عود کرو گے ربنا اکشف عنا العذا ب انا مؤ منون۔ .... قلیلاً انکم عا ئدو ن۔

تیسری وہ آیت جواس رسالہ میں نمبر ۱۰ ہے اوراس میں یہ بیان ہے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ وہ ہمارا عذاب اٹھاوے تو ہم ایمان لاویں گے اور جب عذاب اٹھایا گیا تو پھرانہوں نے وہی کفرکیا۔قا لوا یا موسی ادع لنا ربك بما عهد عند ك لئن كشفت عنّا الر جز لنؤمننّ

مگراس سیالکوٹی مرید نے اتنانہ سوچا کہ قادیانی کا دعوی تو موعود عذاب کےٹل جانے کا ہےاوران آیات میں جن عذابوں کے تضرع اوردعاوایمان سےٹل جانے کا ذکر ہے وہ عذاب نہ تو موت وہلاکت کے عذاب ہیں اور نہ موعودوموقت الزمان۔ پھران آیات سے اس کا استدلال کرنا اپنی حماقت کا اظہارنہیں تواورکیا ہے؟ ایسے عذاب ما دون الھلاك قطعی موعودوموقت الزمان نہیں ہوتے۔اس لئے یہ توبہ واستغفار سے (اگر چہ عارضی وجھوٹی ہو) ٹل جاتے ہیں بلکہ تمہاری پہلی متمسک بہا آیت میں صاف بیان ہے کہ یہ عذاب اسی واسطے بھیجے جاتے ہیں کہ لوگ ان عذابوں سے ڈرکر عاجزی کریں اوروہ عذاب ٹلیں۔لفظ لعلھم یضر عو ن کو پڑھواوراس کے معنی کسی اہل علم سے پوچھ لو۔

چوتھی آیت و ما کان اللہ معذ بھم و ھم یستغفرو ن ۔ یہ اس کے رسالہ میں نمبر ۷ پر ہے اوراس میں یہ بیان ہے کہ خدا اس حالت میں عذاب نہیں بھیجتا جب کہ لوگ خدا سے بخشش مانگتے ہوں۔اس آیت کے تمسک سے بھی اس سیالکوٹی مرید نے اپنا جہل ظاہر کیا ہےاوراتنا نہ سوچا کہ جس خیالی وفرضی استغفار نے آتھم کی موت کوٹلا دیا وہ اس پیش گوئی کے وقت اوراس سے پہلے بھی آتھم میں موجود تھا، پھراس استغفار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ عذاب موت کا ڈر کیوں سنایا گیا۔ قادیانی کے احمق ملہم (معلم الملکوت) کو اتنی خبر نہیں کہ ایسا استغفار تو تمام پادری اور خاص کر عبداللہ آتھم اکثر اوقات اور خاص کر نمازوں میں کرتے رہے ہیں۔ یہ تو نہیں ہوا کہ جب پیش گوئی کا وقت ٹلنے لگا تھا اسی وقت وہ استغفار اس سے وقوع میں آیا۔

پانچویں آیت وہ ہے جو اس رسالہ تفہیم الحق میں نمبر ۹ ہے اذ جاؤکم من فوقکم و من اسفل منکم ۔اس میں یہ بیان ہے کہ جنگ احزاب میں دشمن تلے اوپر سے آپڑے تو تم لوگ اللہ تعالی پر برے گمان کرنے لگ گئے۔ اور منافق بول اٹھے کہ خدا اور رسول نے ہم سے دھوکہ کا وعدہ کیا تھا۔

اس سے اس حواری قادیانی نے یہ بات نکالی ہے کہ خدا تعالی اپنے قطعی وعدوں کو ان کے وقت سے ٹلا کر دوسرے وقت پر ظاہر کیا کرتا ہے جس سے لوگوں میں برے گمان پیدا ہوتے ہیں۔ اس استدلال میں بھی اس نے اپنا جہل ظاہر کیا اور اتنا نہیں سمجھا کہ جس نصرت اور وعدہ کے ظہور میں توقف ہوا، اور اس سے کچھ لوگوں کو برا گمان پیدا ہوا، اس کا وقت ظہور خدا نے مقرر و موقت نہ کیا تھا۔ جن لوگوں کو برا گمان ہوا انہوں نے اس کی مدت قریب سمجھنے میں دھوکہ کھایا، خدا نے ان کو دھوکہ نہیں دیا اور نہ خود جھوٹ بولا ہے۔ اس آیت اور اس کے نظائر متی نصر الله ۔ و ظنوا انهم قد كذبوا کی تفسیر دواوین سنت میں نکلوا کر کسی عالم حدیث سے سن لو اور اپنے ایسے اعتقاد سے کہ خدا اپنے موقت وعدوں کو دوسرے وقت پر ٹلا دیا کرتا ہے، اور کسی قدر جھوٹ بھی بول لیا کرتا ہے، توبہ کرو۔

اس تفصیل سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جن آیات سے قادیانی اور اس کے گمراہ مرید موقت و موعود عذاب موت کے ٹل جانے پر استدلال کرتے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس سے ان کا دعوی اور باطل اعتقاد ثابت ہو۔ ان آیات کی تفسیر میں قادیانی اور اس کے مریدوں نے دجالیت سے کام لیا ہے اور آیات قرآن میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعی موعود عذاب

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ بیان بالا قادیانی کے دعوی: کسی قدر ڈر جانے سے عذاب قطعی موعود ٹل جایا کرتا ہے،، اور اس کے دلائل کا ردو ابطال ہے۔اب ہم اس کا معارضہ کر کے اس کے مقابلہ میں یہ ثابت کرتے ہیں کہ عذاب موعود قطعی جس میں موت و ہلاکت کی وعید ہو، نہ کسی قدر ڈر جانے سے ٹلتا ہے، نہ پورے ایمان لانے سے۔اور خدا تعالی اپنے وعید (عذاب کی خبر) میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔مرزا قادیانی اور اس کے اتباع مفتری وملعون ہیں جو خدا تعالی کا اپنے وعید میں جھوٹا ہونا تجویز کرتے ہیں۔

کسی قدر ڈر جانے سے عذاب موعود کے نہ ٹلنے پر یہ دلیل ہے کہ خوفناک خبر سنا کر کسی قدر ڈر جانا ایک طبعی اور فطرتی اور قدرتی امر ہے۔گو مخبر کے صدق کا سننے والے کو یقین نہ ہو۔یہ خوف صرف احتمال صدق سے پیدا ہو جاتا ہے گو آخر کو قائم نہ رہے۔مثلاً

ا۔کوئی طبیب کسی کو کہہ دے کہ تو فلاں مرض کے سبب اتنے دنوں کے بعد مر جائے گا تو سننے والہ گو کیسا ہی صاحب حوصلہ ہو، اور اس طبیب کا پورا معتقد بھی نہ ہو، تب بھی ایسی بات سن کر اول وہ ضرور ڈر جائے گا کہ شائد بحکم

گاہ باشد کہ کودکے نادان　　　بغلط بر ہدف زند تیرے

اس کی تشخیص درست ہو۔گو وہ آخر سنبھل جائے اور اس طبیب کا کاذب یا غیر ماہر ہونا ثابت ہونے پر اس خوف کو دور کرے۔

۲۔کوئی رمال یا جوتشی یا نجومی کسی کو اگر یہ کہہ دے کہ اتنے دنوں میں تیری جان یا مال کو کوئی نقصان پہنچے گا تو سننے والہ گو مطلق علم نجوم یا رمل یا جوتش کا منکر ہو یا خاص کر اس شخص کے نجومی جوتشی ہونے کا انکاری ہو، ایک دفعہ تو ضرور خائف ومتردد ہو جائے گا اور یہ کہے گا کہ شائد علم نجوم و جوتش و رمل واقعی علوم ہوں۔یا اس شخص میں ان علوم کا حصہ ہو۔گو آخر وہ ان علوم کی نفی یا اس شخص میں ان علوم کے پائے نہ جانے پر دلائل قائم کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنبھل جائے اور بے فکر ہو جائے۔

۳۔ جس شخص کو کوئی جھوٹا جانتا ہو، وہ اگر اس کو یکا یک خبر دے کہ فلاں شخص تیرے مارڈالنے کی فکر میں ہے۔ اس کی یہ خبر سن کر سننے والے کو ضرور خوف پیدا ہوگا۔ اور وہ یہ کہے گا کہ شائد یہ شخص بحکم ان الکذوب قد یصدق اس خبر میں سچا ہو، گو آخر بعد تحقیقات اس کے جھوٹ کا یقین کر کے بے فکر ہو جائے۔

۴۔ جو لوگ نئی روش نئے علوم کے دلدادہ ہو کر جنوں اور شیاطین سے منکر ہیں ان میں سے اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ فلاں مکان میں جن رہتا ہے اور اس کے ایسے ایسے افعال وحرکات مشاہدہ میں آچکے ہیں تو وہ تنہا خصوصاً رات کے وقت اس مکان میں جائے گا تو اس کے دل میں کسی قدر خوف ودھڑکہ ضرور پیدا ہوگا، گو آخر کو وہ سنبھل جائے۔

۵۔ مسلمان ہندوؤں کو اور ہندو مسلمانوں کو گمراہ جانتے ہیں، مگر بعض لوگ ایک فریق کے دوسرے فریق کے فقیروں اور عاملوں سے ضرور ڈرتے ہیں۔ اور ان کی بددعا سے بچتے ہیں۔ اور ان کی دعا اور جھاڑ پھونک کے طالب ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کو بالیقین حق ونجات پر نہیں سمجھتے۔

۶۔ قوم فرعون، حضرت موسیٰ کو نبی برحق نہ جانتے بلکہ جادوگر کہتے تھے، مگر ساتھ ہی اس وہ ان عذابوں کو جوان پر وارد ہوتے، موسیٰ کی نافرمانی کا نتیجہ سمجھ کر ڈرتے بھی تھے اور کہتے تھے ایھا الساحر ادع لنا ربك بما عهد عندك.... او ساحر تو خدا سے دعا مانگ کہ وہ عذاب اٹھاوے۔ تب ہم ایمان لے آویں گے۔

۷۔ مکہ کے کافر آنحضرت ﷺ کو نبی برحق نہ مانتے مگر ان پر قحط آیا تو وہ اس سے ڈر کر آنحضرت ﷺ سے دعا کے ملتجی ہوئے (ان دونوں مثالوں کو قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے اور ان سے غلط نتیجہ نکالا ہے)

ان تمثیلات سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ ایک خوفناک خبر سنکر کسی قدر ڈر جانا ایک طبعی اور فطرتی امر ہے جس سے کوئی صاحب فطرت سلیمہ انکار نہیں کر سکتا۔ اس قاعدہ سے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ اقوام عاد اور ثمود پر خدا کا عذاب آیا، وہ اس عذاب کی خبر سن کر ضرور کسی قدر ڈر گئے ہوں گے۔ مع ہذا وہ عذاب ان سے نہیں ٹلا اور وہ لوگ ہلاک کئے گئے۔ اس تجویز کی مؤید قرآن کی وہ آیت ہے جس میں عام اقوام کا حال بیان ہوا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی اذا اخذ نا متر فیهم بالعذا ب اذا هم یجئرو ن ۔ لا تجئروا الیوم انکم منا لا تنصرو ن (مومنون ۔ ع۴) کہ ان پر خدا کا عذاب آیا تو وہ ڈر گئے اور چلّا اٹھے ۔اس سے وہ عذاب نہ ٹلا ۔

اور خاص کر وہ حالات شاہد و مؤید ہیں جو مفسرین نے قصہ عاد و ثمود میں بیان کئے ہیں ۔قوم عاد کے حالات میں مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اس قوم نے حضرت ہود نبی کو نہ مانا تو ان پر خدا تعالی نے تین برس قحط کو مسلط کر دیا ۔پس ان کے وکیل قیل بن عنز وغیرہ دعا بارش کیلئے مکہ شریف پہنچے ۔ جب خاص حرم میں دعا کرنے لگے تو قیل بولا کہ اے ہمارے خدا ہود سچا ہے تو ہمارے لئے بارش نازل فرما ۔اس وقت تین بدلیاں نمودار ہوئیں ۔سفید سرخ اور سیاہ ۔اور آسمان سے آواز آئی کہ اے قیل جس بدلی کو تو پسند کرتا ہے، پسند کرلے ۔ اس نے سیاہ بدلی کو پسند کیا تو خدا نے اسی بدلی کو قوم عاد کی بستیوں کی طرف متوجہ کیا ۔ان لوگوں نے اس بدلی کو دیکھا تو خوش ہوئے اور بولے یہ مینہ آیا ۔مگر درحقیقت وہ آندھی تھی جو آٹھ دن ان پر مسلط رہی اور اس نے اس قوم کے گھروں کو اکھاڑ کر پھینک دیا ۔سب سے پہلے اس آندھی کو ایک عورت نے دیکھا تو وہ دیکھ کر چلا اٹھی اور بے ہوش ہوگئی ۔ جب وہ ہوش میں آئی تو لوگوں نے سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے اس آندھی میں آگ دیکھی ہے جس کو کئی آدمی کھینچے ہوئے ہیں ۔سو دیکھو قیل کی دعا میں نہ کسی قدر، بلکہ اس سے بڑھ کر خوف وانابت موجود تھی ۔ایسا ہی اس عورت میں پرلے درجے کا خوف پیدا ہو گیا تھا مگر چونکہ عذاب کا وعدہ ہو چکا تھا لہذا وہ اس خوف وانابت سے نہ ٹلا ۔

و قال قیل بن عنز حین دعا یا اظنا ان کان هود صادقاً فاسقنا قد هلکنا فانشاء الله سحا ئب ثلا ثا بیضاء و حمراء و سو داء ثم ناداه مناد من السحاب یا قیل اختر لنفسك وقومك من هذه السحائب ما شئت فقال اخترت السحابة السوداء فانها اکثر السحا ب ماءً و ساق الله السحا بة السوداء التی اختارها قیل بما فیها من النقمة الی عاد حتی خرجت علیهم من ولد لهم یقال له المغیه فلما رأ وها استبشروا قالوا هذا عارض ممطرنا یقول الله تعالی بل هو ما استعجلتم بریح فیها عذاب الیم فدمّر کل شیء بامر ربها ای هلك کل شیء به و کان اول من ابصروا فیها و عرف انها ریح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يهلكه امرئة من عاد يقال لها مهدد فلما اتبينت ما فيها صا حت ثم صعقت فلما افاضت قالوا لها ما ذا رأت قالت ر أيت ريحاً فيها كشهب النار امامها رجال يقودونها فسخر ها الله عليهم سبع ليال وثمانية ايام حسوما فلم تدع من عاد احداً الا هلك (معالم۔ص ٣٤٤)

اورقوم ثمود کے حالات میں مفسرین نے کہا ہے کہ جب انہوں نے اونٹنی کو کاٹ دیا تو حضرت صالح نے ان کو کہہ دیا کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب نازل ہوگا اور اس کی علامت یہ فرمائی کہ جمعرات کے دن تمہارے منہ زرد ہو جائیں، جمعہ کو سرخ، ہفتہ کے دن سیاہ۔ پھر عذاب نازل ہوگا۔ جب جمعرات کا دن آیا تو ان کے منہ زرد ہو گئے اور ان کو عذاب کا یقین ہو گیا اور انہوں نے جان لیا کہ صالح نے سچ کہا تھا۔ دوسرے دن ان کے منہ سرخ ہو گئے پھر وہ چلائے اور رونے لگے اور پہچان گئے کہ عذاب آئے گا اور سب کے سب بول اٹھے کہ دو دن گذر گئے اب عذاب آئے گا۔ تیسرا دن ہوا تو ان کے منہ کالے ہو گئے اور سب کے سب چلا اٹھے کہ بس اب عذاب آ گیا اور ہفتہ کے دن سب نے کفن پہن لئے اور زمین پر گر گئے اور ہلاک ہو گئے۔

و قال لهم صالح انتهكتم حر مة الله فابشروا بعذا ب الله و نقمته قا لوا و هم يهزئو ن به و متى ذا لك يا صالح و ما آ ية ذالك فقا ل لهم صا لح حين قا لوا ذا لك تصبحو ن غداة يو م مو نس و و جو هكم مصفرة ثم تصبحو ن يو م العرو بة و وجو هكم محمرة ثم تصبحو ن يوم شياء و وجو هكم مسودة ثم يصبحكم العذا ب فاصبحوا يوم الخميس ووجوههم مصفرة كا نما طلبت ... صغيرهم كبيرهم و انثا هم فا يقنوا بالعذا ب وعر فوا ان صا لحاً صد قهم فلما ايسوا صاحوا با جمعهم ا لا و قد مضى يو م من الاجل فلما اصبحوا اليو م الثا نى اذا وجوههم محمرة كانما خضبت با لد ماء فصا حوا و ... و بكوا وعر فوا انه العذا ب فلما ايسوا صا حوا باجمعهم ا لا و قد مضى يو ما ن من ا لا جل و يحضركم العذا ب فلما اصبحوا اليو م الثا لث اذا و جو ههم مسودة كا نما طليت بالقار فصاحوا جميعاً ا لا قد حضركم العذاب فلما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کان لیلة الاحد خرج صالح من بین اظھر ھم و من اسلم معه الی الشام فنزل رملة فلسطین فلما اصبح القوم تکفنوا و تحنطوا و القوا انفسھم بالارض (معالم ص ۳٤٦

دیکھو اس قوم نے بھی عذاب کے آنے سے پیشتر پہلے اور دوسرے اور تیسرے دن اس کی علامات دیکھ کر کیسا خوف کیا تھا مگر چونکہ وعدہ عذاب ہو چکا تھا لہذا یہ خوف ان کے کام نہ آیا اور وہ عذاب نہ ٹلا۔

ایمان لانے سے قطعی موعود عذاب کے نہ ٹلنے پر دلیل وہ نص قرآن ہے جس میں بیان ہے کہ فرعون ڈوبنے لگا تو بولا میں اس خدا پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں سے ہوں (مگر خدا نے اس منظور نہ کیا) فلما ادرکه الغرق قال آمنت انه لا اله الا الذی آمنت به بنو اسرائیل و انا من المسلمین ۔ آلآن و قد عصیت قبل وکنت من المفسدین ۔ فالیوم ننجیك ببدنك لتكون لمن خلفك آیة (یونس ۔ ع ۹)

اور دوسری جگہ فرمایا کہ فرعون اور اس کے پیرو صبح و شام آگ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن کہا جائے گا آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کرو،

النّار یعرضون علیھا غدوّا وّ عشیّاً ۔ و یوم تقوم السّاعة ۔ ادخلوا آل فرعون اشدّ العذاب ۔ (مومن ۔ ع ٥)

اس آیت سے صاف ثابت ہوا کہ قطعی موعود عذاب پورا ایمان لانے سے بھی نہیں ٹلتا۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہے کہ قوم یونس کا عذاب جو ایمان لانے سے ٹل گیا وہ قطعی موعود نہ تھا بلکہ شرطی مشروط بہ عدم ایمان تھا۔ اس واسطے وہ ایمان لانے سے ٹل گیا۔

بعض علماء نے یہ فارق بیان کیا ہے کہ فرعون کا ایمان عذاب آنے کے بعد تھا اس لئے نہیں ٹلا، اور قوم یونس کا ایمان عذاب آنے سے پہلے تھا، اس لئے ٹل گیا۔ مگر یہ فارق لائق لحاظ نہیں ہے۔ اولاً نص قرآن کشفنا عنھم عذاب الخزی کہہ رہی ہے کہ قوم یونس پر بھی عذاب آ گیا تھا اور آثار ظاہر ہو گئے۔ تب ہی خداتعالیٰ نے کشفنا (یعنی عذاب کو ہم نے کھول دیا) فرمایا۔ ثانیاً قطعی موعود کے نہ ٹلنے کی وجہ وعدہ الٰہی میں لزوم کذب ہے۔ سو جیسا عذاب آنے کے بعد ہے ایسا ہی آ جانے سے پیشتر ہے۔ لہذا کوئی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ عذاب آنے سے پیشتر ایمان ہو،تو خدا کے وعدہ میں لزوم کذب جائز ہو۔

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ قادیانی کا یہ دعوی کہ کسی قدر ڈر جانے سے عذاب قطعی موعود ٹل جاتا ہے ،دروغ بے فروغ ہے اور اس دروغ پر یہ دروغ کہ کسی قدر ڈر جانے سے عذاب قطعی موعود کا ٹل جانا قرآن سے ثابت ہے،قادیانی کی بے ایمانی اور بے حیائی ہے۔پھر اس بے حیائی کے ساتھ یہ دعوی کرنا کہ عبداللہ آتھم کسی قدر ڈر گیا تھا اس لئے اس کی موت کا موعود عذاب ٹلایا گیا،روز روشن کو رات بتانا اور اپنے معتقدوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر رات ہونے کا اعتراف کرانا ہے۔

اس کے دلیرانہ دعوی کے جواب میں مسلمان اہل بصیرت یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ کسی قدر ڈر جانا تو درکنار رہا،اگر عبداللہ آتھم صاف لفظوں میں کلمہ شہادت پڑھتا اور اشھد ان لا الہ ا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ کہہ دیتا (جس پر وہ اب قائم نہیں رہا اور صاف کہہ رہا ہے کہ میں اسلام کو سچا نہیں جانتا،نہ اس وقت پیش گوئی میں کبھی اس کو سچا جانا ہے) تو بھی اس کا وہ عذاب ہرگز نہ ٹلایا جاتا،اگر وہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا۔وہ قادیانی کا اپنا یا اس کے ملہم شیطان کا ڈھکوسلہ تھا اس واسطے باوجود عدم تحقق رجوع بحق،یعنی ایمان کامل،وہ عذاب ٹل گیا اور اس پیش گوئی کا کذب ظاہر ہوا۔

اس مقام تک قادیانی کی دوسری بات کا جواب ہے جو عذر سوم کی تائید میں اس نے کہی تھی اور اس کے ضمن میں حضرت یونس کی قوم سے عذاب ٹل جانے پر بحث ہوئی۔اب عذر سوم کے بقیہ مؤیدات کا (جو اس سے منقول ہیں) جواب دیا جاتا ہے۔

آتھم سے قسم کا قادیانی مطالبہ

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ کہتے ہیں کہ عذر سوم کی تائید میں ثالثاً قادیانی نے کہا ہے کہ:

عبداللہ آتھم کا میری پیش گوئی سے کسی قدر ڈر جانا اس کے شہر بشہر بھاگے پھرنے سے ثابت ہے،وہ اگر نہیں ڈرا تو اب قسم کھائے اور ہزار روپیہ انعام لے اگر ایک سال کے عرصہ میں نہ مر جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی اس بات سے عبداللہ آتھم کا واقعی ڈر جانا اور اس ڈر کی وجہ سے موت سے بچ جانا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ اس سے قادیانی کا دجال اور، دھوکہ باز ہونا ثابت ہوتا ہے۔اور اس کلام سے اس کا مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ مزید ایک سال اس کا دام تزویر بچھا رہے۔

قادیانی نے یہ محض حیلہ بنایا ہے اور در حقیقت نہ عبداللہ آتھم کی نقل مکانی سے اس کا ڈر جانا ثابت ہوتا ہے اور نہ صرف ڈر جانے سے پیش گوئی کا سچا ہونا۔ممکن ہے کہ آتھم کا شہر بشہر پھرنا اس کی پیشگوئی کے قدرتی اور غیر اختیاری اثر سے ڈر کر نہ ہو، بلکہ وہ قادیانی کی اختیاری تدابیر واسباب ہلاکت کے خوف سے ہو۔کیونکہ آتھم امرتسر میں پنشن پانے کے بعد عوام الناس کے طور پر قیام پذیر تھا، وہاں اس کا حاکمانہ رعب نہ تھا۔لودہانہ میں وہ اس لئے پناہ گزین ہوا کہ وہاں اس کا ایک داماد مسٹر لوئیس ڈسٹرکٹ جج کی حکومت اور رعب داب رکھتا تھا۔ وہاں جب قادیانی کے مخفی اسباب و تدابیر ہلاکت کا اس نے مشاہدہ کیا تو وہاں سے فیروز پور میں اپنے دوسرے داماد مسٹر میاداس، اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے یہاں وہ پناہ گزین ہوا یہاں تک کہ میعاد پیشگوئی ختم ہوگئی ۔چنانچہ اس امر کا آتھم اور اس کے عیسائی بھائیوں نے خود اظہار کیا ہے اور مشتہر کر دیا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کے قدرتی اثر سے نہیں ڈرا، اور نہ اس نے اسلامی عظمت کو اپنے دل میں دخل دیا ہے بلکہ وہ قادیانی کی اختیاری تدابیر واسباب ہلاکت سے ڈر کر بھاگتا پھرا۔

اخبار وفادار لاہور ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء میں آتھم کا ایک خط کا بالفاظ ذیل منقول ہے

میں خدا کے فضل سے تندرست ہوں اور آپ کی توجہ صفحہ ۸۱، ۸۲ مرزا صاحب کی بنائی ہوئی کتاب نزول مسیح موعود کی طرف دلاتا ہوں جو میری نسبت اور دیگر صاحبان کی موت کی پیشینگوئی ہے۔اسے شروع کر کے آج تک جو کچھ گذرا ہے آپ کو معلوم ہے۔اب مرزا صاحب کہتے ہیں کہ آتھم نے دل میں اسلام قبول کر لیا ہے اسلئے نہیں مرا۔خیر ان کو اختیار ہے جو چاہیں سو کہیں، جب انہوں نے میرے مرنے کی بابت جو چاہا سو کہا اور اس کو خدا نے جھوٹا کیا، اب بھی ان کو اختیار ہے جو چاہیں سو تاویل کریں، کون کسی کو روک سکتا ہے۔میں دل سے اور ظاہرا پہلے بھی عیسائی تھا اب بھی عیسائی ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں۔جب میں امرتسر میں جلسہ عیسائی بھائیوں میں شامل ہونے کو آیا تھا تو وہاں بعض اشخاص نے پہلے تو ظاہر کر دیا تھا کہ آتھم مر گیا ہے، نہیں آوے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب مجھے ریلوے پلیٹ فارم پر دیکھا گیا تو کہنے لگے کہ یہ آتھم کی شکل کا ربڑ کا آدمی بنا ہوا ہے، انگریز بڑے حکمت والے ہیں، ربڑ کے آدمی میں کل لگا دی ہے۔ایسی ایسی باتوں کا جواب صرف خاموشی ہے۔میں راضی و خوشی تندرست ہوں اور ویسے ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے، زندگی موت رب العالمین کے ہاتھ میں ہے۔اب میری عمر ۶۸ سال سے زیادہ ہے۔اور جو کوئی چاہے پیشگوئی کر سکتا ہے کہ ایک سو سال کے اندر اندر اس وقت کے جو باشندے اس دنیا کے ہیں، سب مر جائیں گے

اخبار نور افشاں لودہانہ ۱۴ستمبر ۱۸۹۴ء میں درج ہے: اس مقام پر اس بات کا ذکر کرنا خالی از لطف نہ ہوگا کہ امرتسر میں ڈپٹی (آتھم) صاحب کے ہلاک کرنے کیلئے تین دفعہ حملے کئے گئے چونکہ ان کا امرت سر میں رہنا باعث اندیشہ تھا اسلئے ڈپٹی صاحب ۳۰۔اپریل کو امرتسر سے جنڈیالہ تشریف لے گئے اور وہاں سے لودہانہ کو چلے گئے۔ جہاں ایک شخص برچھی سے ڈپٹی صاحب کا کام تمام کرنا چاہتا تھا۔لودہانہ میں کچھ دن رہ کر ڈپٹی صاحب فیروز پور میں رونق افروز ہوئے۔اس جگہ ان پر چار حملے ہوئے۔ بندوق سے دو دفعہ گولی چلی۔ایک دفعہ ایک شخص گنڈاسا لئے ہوئے نظر آیا۔دو دفعہ تین تین آدمی رات کے وقت قریب کے کھیتوں میں چھپے ہوئے معلوم ہوئے جو پولیس کے تعاقب کرنے پر مفرور ہو گئے۔اور انہیں میں سے ایک دفعہ رات کے وقت ۳ آدمی کوٹھی کا دروازہ توڑ رہے تھے چونکہ ایسے وقت میں زیادہ حفاظت کی ضرورت تھی (جو پیشگوئی کا آخری روز تھا) اسلئے ڈاکٹر کلارک صاحب ۵ستمبر ۱۸۹۴ کو امرتسر سے فیروز پور تشریف لے گئے۔رات کے وقت حسب معمول پولیس کا پہرہ رہا۔

اس کے بعد اسی پرچہ نور افشاں میں آتھم کے امرتسر پہنچنے کا حال یوں بیان ہوا: بعد ازاں ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب نے محفل میں کھڑے ہو کر اپنا حال سنایا۔کہ میرے لئے البتہ یہ امتحان آیا تھا اور میرا خیال تھا کہ شائد میں مارا ہی جاؤں گا، لیکن تس پر بھی کلیسا خداوند کی کلام کو یاد رکھے جو موسیٰ کی معرفت ہوا کہ اگر کوئی تمہارے درمیان جھوٹا نبی آوے، اور نشان مقرر کرے اور اس کے کہنے کے بموجب ہو تو خبردار تم اس کے پیچھے نہ جانا، کیونکہ خداوند تمہارا خدا تم کو آزماتا ہے۔اور یہ جو مہینے گذرے ہیں انکی بابت انہوں نے فرمایا کہ میں نے فقط دو باتیں دیکھیں جن سے میری تسلی رہی یعنی خداوند روح القدس کا سہارا اور خداوند یسوع مسیح کا خون۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ کر بے اختیار ان کے آنسو نکل پڑے۔ نیز جماعت کے بھی آنسو بہے۔

قادیانی چونکہ ایسا دلیر ہے کہ عقل اور حیا دونوں سے اکیلا مقابلہ کر رہا ہے لہذا اس نے عبداللہ آتھم کے اس بات کہنے کو کہ میں مارا جاتا اور اس پر رو دینے کو اپنے دعوی کی دلیل بنالیا اور یہ مشتہر کر دیا کہ عبداللہ آتھم میری پیش گوئی سے ڈر کر یہ کلمہ بولا اور اس پر رو پڑا۔ اس کے رد و جواب میں اور نیز قادیانی کی درخواست وطمع دہی انعام کے جواب میں آتھم کو یہ مشتہر کرنا پڑا کہ میں تیری پیشگوئی کی عظمت سے نہیں ڈرا، بلکہ تیرے ناجائز وسائل و تدابیر سے ڈرتا پھرا اور قسم کھانا اور مال کا لالچ کرنا میرے مذہب میں منع ہے۔ چنانچہ نور افشان ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء میں عبداللہ آتھم کا یہ خط مشتہر ہوا ہے:

بخدمت مکرم اڈیٹر صاحب نور افشاں۔ بعد نیاز تصدیعہ یہ ہے کہ فتح اسلام اور مختصر تقریر مرزا صاحب قادیانی کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ میں کچھ بھی عظمت اسلام سے جناب کی نبوت اولین میں نجات کیلئے مدد نہیں لی۔ ہاں البتہ میں جناب کے خونی فرشتوں سے ڈر کر چھپتا رہا ہوں۔ خصوصاً چار مہینے آخری آپ کے ۱۵ ماہ کی نبوت میں نہ اسلام کی عظمت الہامی سے اور نہ اسلامی توحید کی تعظیم سے اور تثلیث میں کچھ تزلزل ہو کر (ابنیت والوہیت میرے نزدیک وہی صحیح ہے جو بوقت مباحثہ میں نے شرح کی تھی) باقی رہی یہ بات کہ میں پہلے جناب کے ساتھ کوئی شرط یا قسم باندھی نہیں اور نہ آئندہ باندھونگا اور نہ آپ کے روپئوں کا مجھے کچھ لالچ ہے اور جنہوں نے آپ کے ساتھ کچھ بے ہودگی کی ہے اور جو آپ کے ساتھ کرتے ہیں اس کے شامل میں نہیں یہ بھی جناب مرزا صاحب کو معلوم ہو کہ قریب سترّ برس کی تو عمر میری ہے۔ پھر آئندہ سال بڑھانا جناب کے کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا جناب کے خونی فرشتوں کو پہلے موقع میرے مارنے کا نہیں ملا جو ایک سال کی مہلت اور طلب ہوتی ہے۔ مرزا صاحب سچے خدا سے ڈرو، میں تو موت کیلئے تیار ہی بیٹھا ہوں مگر آپ کو بھی مرنا ہے۔ میں آپ سے بدلہ کچھ نہیں چاہتا۔ مگر خدا سے آپ کی خیر و عافیت کی دعا مانگتا ہوں۔

عبداللہ آتھم فیروز پور۔ محررہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء

اس مضمون کا ایک خط عبداللہ آتھم کا بنام ملا محمد بخش صاحب مالک اخبار جعفر زٹلی لاہور میں چھپ کر مشتہر ہوا ہے اور اصل خط دستخطی خاص مسٹر آتھم کا ہم نے بمقام لاہور دیکھا ہے۔ اس کی نقل بھی اس مقام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب ہے۔ڈپٹی عبداللہ صاحب کا خط۔آمدہ مورخہ ۲۷ستمبر ۱۸۹۴ء

جناب محسن بندہ جناب مولانا محمد بخش صاحب مالک اخبار جعفر زٹلی لاہور۔تسلیم

آپ کے خط کے جواب میں قلمی ہے کہ میں اپنے ایمان مسیحی کی بابت مفصل اخبار نور افشان وغیرہ میں اشتہار دے چکا ہوں کہ میں سچے دل سے عیسائی ،جس طرح تھا اب تک اپنے ایمان پر قائم ہوں۔اور ہرگز اسلام کی طرف ذرا بھی مائل نہیں ہوا،نہ ظاہرا،نہ باطن میں۔تو اب فرمایئے کہ اس سے زیادہ کیا کرسکتا ہوں۔جو آدمی کچھ بھی عقل رکھتا ہے اس سے صاف جان سکتا ہے۔باقی رہا مرزا صاحب کا شرط لگانا کہ آتھم قسم کھا کر یہ بات کہہ دے۔سو صاحب من!میرے مذہب میں تو قسم کھانا منع ہے۔متی کی انجیل میں صاف لکھا ہے کہ تم ہرگز قسم مت کھاؤ۔ہاں کی ہاں۔اور نہ کی نہ ہونی چاہیے اور ہزار دو ہزار کی شرط لگانا تو ایک طرح کی جوا بازی ہے۔میرے خیال اور میرے مذہب میں اس طرح کا لالچ بھی منع ہے۔مرزا صاحب کی مرضی جو چاہیں سو کہتے جائیں۔میں تو پہلے بھی یہ دعا مانگتا تھا اور اب بھی دعا مانگتا ہوں کہ یا خدا تعالی،تو مرزا صاحب قادیانی پر رحم کر۔اور اس کو ہدایت کر کہ راہ راست پر آوے۔اور اس کو صحت اور تندرستی جسمی اور دماغی بخش۔آمین۔اس سے زیادہ سب کچھ فضول ہے اور میں ایک ضعیف العمر آدمی ہوں قریب ستّر سال کی عمر کا ہوں۔آخر کہاں تک جئوں گا کون جانتا ہے کہ کب خدا تعالی بلالے۔زیادہ نیاز۔

آپ کا مشکور بندہ عبداللہ آتھم پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر از مقام فیروز پور

مسٹر آتھم کے اس بیان پر کہ وہ اس پیش گوئی کی قدرتی تاثیر سے نہیں بلکہ قادیانی کے اختیاری اسباب وتدابیر ہلاکت سے ڈر کر نقل مکانی کرتے رہے،ہم ایک ایسی دلیل پیش کرتے ہیں جس سے کسی شخص کو (اگر وہ ادنی فہم وانصاف بھی رکھتا ہوگا) شک نہ ہوگا۔اور وہ دلیل یہ ہے کہ عبداللہ آتھم ایک مذہبی آدمی ہے اور وہ اپنے مذہب کی کتابوں کی رو سے خدا کی سلطنت اور قدرت ہر جگہ مساوی سمجھتا ہے۔پس اگر اس پیشگوئی کو خدا کی طرف سے سمجھتا اور خدا کے مواخذہ سے ڈرتا تو وہ اس خوف سے نقل مکانی ہرگز نہ کرتا کیونکہ وہ خوب یقین رکھتا تھا کہ خدا کی پکڑ ہر جگہ مساوی ہے۔اس کو نہ مسٹر لوئیس ڈسٹرکٹ جج لودہانہ کا رعب روک سکتا ہے،نہ مسٹر میا داس اکسٹرا اسسٹنٹ فیروز پور کا رعب۔لہذا اس کی اس نقل مکانی سے صاف ثابت ہے کہ وہ اس پیشگوئی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی طرف سے نہ سمجھا تھا۔ اور اس کے قدرتی اثر اور خدا کے مواخذہ سے ہرگز نہ ڈرا تھا۔ بلکہ وہ قادیانی کے اختیاری وسائل ومخفی تدابیر سے ڈر کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرتا رہا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: لیجئے جناب قادیانی صاحب! یہ نقل مکانی عبداللہ آتھم کی قدرتی مواخذہ سے نہ ڈرنے پر دلیل ہوئی اور آپ کی دلیل الٹی آپ پر پڑی۔

اختیاری وسائل وتدابیر ہلاکت سے خوف کے جواب میں مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ انوار کے صفحہ ۱۰ میں ایک نوٹ کے ضمن میں لکھا ہے کہ میں کسی جگہ کا بادشاہ نہ تھا، چال چلن کے رو سے خونریز اور ڈاکو نہ تھا، پھر اس قدر دہشت کہاں سے پڑ گئی، اگر یہ حق کا خوف نہ تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اعتقاداً وعلماً تمہارے ڈاکو وخونریز ہونے میں کیا شک ہے۔ جب تم اپنی کتاب وساوس کے صفحہ ۱۰۶ میں صاف لکھ چکے ہو کہ کافر کا مال اور جان اس کی ملک نہیں رہتی، خدا جس کے ہاتھ سے چاہے تلف کر دے۔ اب اگر عملاً ڈاکو ہونے میں یعنی اس مسئلہ کو عمل میں لانے اور لوٹ مار شروع کرنے میں کسر ہے، تو جمعیت کی کسر ہے۔ اور یہ بات مسلّم کل ہے کہ عمل اور چال چلن ہمیشہ اعتقاد کے تابع ہوتا ہے۔ آپ کا اعتقاد ثابت ومعلوم ہو گیا تو اب عمل میں بجز جمعیت کیا کسر رہی؟

ہم تھوڑی دیر کیلئے بطور فرض محال یہ فرض کر لیتے ہیں کہ مسٹر آتھم آپ کی پیشگوئی کی قدرتی تاثیر سے ڈر کر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور اس پیشگوئی میں وہ آپ کو نجومی یا جفری یا جوتشی یا مسمریزسٹ سمجھ کر یا (اس سے بھی بڑھ کر کہتا ہوں) آپ کو ملہم مان کر اس پیشگوئی کے قدرتی اثر سے ڈر گیا اور اس ڈر سے شہر بشہر پھرا، بلکہ کسی وقت منہ سے اظہار ایمان بھی اس نے کر دیا۔ پھر اس فرض پر یہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی اس پیشگوئی کا (اگر وہ خدا کی طرف سے تھی) پورا ہونا اور اس کا مر جانا ضروری تھا۔ اولاً اسلئے کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ موت کا عذاب موعود ڈرنے سے نہیں ٹلا کرتا (جیسا کہ قوم عاد وثمود اور ہر قوم سے جس پر عذاب آیا اور وہ چلانے سے نہیں ٹلا) نہ وہ ایمان لانے سے ٹلتا ہے (جیسا کہ فرعون سے جو ایمان لایا تھا وہ عذاب نہیں ٹلا)۔ ثانیاً اسلئے کہ اگر اس عذاب کی شرط عدم رجوع بحق کی نظر سے اس کو شرطی تسلیم کیا جائے تو بھی اس کا وقوع ضروری تھا کیونکہ اس شرط کا تحقق ہو گیا اور عبداللہ آتھم نے رجوع بحق نہیں کیا، یعنی وہ پورا اور سچا مسلمان نہیں ہوا صرف پیشگوئی سے ڈر کر ظاہری اسلام لایا جو شرعاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح نہ تھا۔ بلکہ وہ اسلام عارضی، جھوٹا تھا جس کا عارضی اور جھوٹا ہونا اس کی تحریرات مابعد سے (جو منقول ہوئیں) ثابت ہو گیا ہے۔ اگر وہ الہام اور وعدہ عذاب موت خدا کی طرف سے ہوتا، جو عالم الغیب تھا اور آتھم کی حالت بعد سے واقف تھا، تو ایسے عارضی اور جھوٹے ایمان کو قبول نہ کرتا، اور اس کو موت کے عذاب سے نہ بچاتا اور ضرور مار ڈالتا۔

از آنجا کہ آتھم باوجود تحقق شرط عذاب زندہ رہا، لہذا باوجود تسلیم وفرض اس امر کے کہ وہ اس پیشگوئی سے ڈر گیا، یا وہ کسی وقت ایمان لایا تھا، عذاب موت کا واقع نہ ہونا اور اس کا مارا نہ جانا، اس امر پر کامل دلیل ہے کہ وہ الہام خدا کی طرف سے نہ تھا بلکہ قادیانی کا من گھڑت ڈھکوسلہ یا اسکے ملہم (معلم الملکوت) کا وسوسہ تھا جو جھوٹا نکلا اور اس نے قادیانی کو جھوٹا کیا اور تمام جہان کی لعنتوں کا مورد بنایا۔ لہذا اب اس جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے قادیانی کا ان باتوں کو زبان پر لانا، اور آتھم کا ڈر جانا یا خفیہ ایمان لانا تجویز کرنا اور درصورت انکار آتھم، اس کو قسم دینا اور اس پر وعدہ انعام کرنا، حیلہ سازی کی باتیں ہیں۔

مزید اس قادیانی نے اس قسم پر پہلے ایک ہزار روپیہ انعام تجویز کیا جس سے آتھم نے انکار کیا تو پھر دو ہزار کا اشتہار دیا۔ اس سے بھی اس نے انکار کیا تو تین ہزار کا اشتہار دیا۔ اب چار ہزار کا اشتہار چھپوا دیا ہے۔ اور آئندہ دس ہزار تک اشتہار دینے کا بھی اس کا ارادہ سنا جاتا ہے۔ عقل مند بخوبی جانتے ہیں کہ جس شخص نے ایک ہزار روپیہ لے کر قسم کھانے سے بدست آویز ایک حکم مذہب کے انکار کیا ہے، وہ دو ہزار یا تین ہزار یا دس ہزار روپیہ لے کر بھی قسم نہ کھائے گا۔ اور اس امر کا قادیانی کو یہ یقین ہو گیا ہے تب ہی وہ تعداد بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اس سے احمقوں کو فریب میں لاتا ہے۔

مزید یہ کہ قادیانی نے اس دھوکہ پر پردہ ڈالنے کیلئے اپنے مریدوں کو اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۶ میں یہ کہا ہے کہ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں، دیوانہ ہوں، کہ اگر قطعی طور پر یہ مجھے علم نہیں دیا گیا تو یوں ہی تین ہزار برباد کرنے کو تیار ہو گیا ہوں؟

اس دھوکے کا ازالہ یہ ہے کہ قادیانی صاحب آپ کو پاگل یا دیوانہ کون کہتا ہے؟ آپ بڑے ہوشیار، عیار ہیں اور اس انعام میں بڑھتے جانا آپ کی اس ہوشیاری پر مبنی ہے۔ آپ کو قطعی طور پر علم ویقین ہے کہ آتھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مذہب کی مخالفت کی وجہ سے ہرگز قسم نہ کھائے گا اور وہ دن کبھی نہ آئے گا جس میں آپ کا ایک پیسہ ہاتھ سے نکلے۔ پھر آپ بلاخوف کیوں تعداد میں بڑھتے نہ جاویں اور کیوں احمقوں کو دام میں نہ لاویں؟

مزید براں قادیانی نے اس دھوکہ پر ایک پیش گوئی کا ڈھکوسلہ بنالیا، جس سے اپنے مریدوں کے پاؤں میں ایک اور رسّہ یا آہنی کڑا ڈالنا چاہا ہے۔ اس نے آتھم کے قسم سے انکار کرنے پر اشتہار دوہزار و چار ہزار میں یہ الہامی پیش گوئی کی ہے کہ وہ قسم نہ کھائے گا اور قادیانی کے مقابلہ میں کبھی نہ آئے گا۔ بنا بریں اس کے مرید اب یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ پیشگوئی الہامی نہیں اور آتھم کے قسم نہ کھانے کی خدا نے قادیانی کو خبر نہیں دی، تو وہ قسم کھا کر اس پیشگوئی میں قادیانی کو کیوں جھوٹا نہیں کرتا؟

اس ڈھکوسلہ کا جواب ترکی بترکی عیسائیوں نے ایسا دیدیا ہے جس نے اس پیشگوئی کے الہام کی قلعی کھول دی ہے۔ اس مقام میں اسی جواب کا نقل کر دینا کافی ووافی ہے۔ ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک نے نیشنل پریس امرتسر میں اشتہار چھپوا کر شائع کیا ہے۔

اشتہار

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی ہے کہ میں محمدی ہوں اور علمائے اسلام کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کفر کا فتوی لگا کر اسلام سے خارج کرتے ہیں۔

اب ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب مجمع عام میں ایک لقمہ خنزیر کے گوشت کا سبھوں کے سامنے کھا کر کہیں کہ میں مسلمان ہوں تو ہم یقین کریں گے کہ علمائے اسلام کا فتوی غلط اور یہ درحقیقت مسلمان ہیں اور اگر مرزا صاحب یہ نہیں کر سکتے تو وہ مسٹر آتھم صاحب کو بھی قسم کھانے سے معذور سمجھیں کیونکہ جیسے قرآن کے حکم سے وہ سور نہیں کھا سکتے، اسی طرح آتھم صاحب انجیل کے حکم سے قسم نہیں کھا سکتے۔ جب تک کہ کسی حاکم سے قسم پر مجبور نہ کرائے جائیں، عیسائی کو قسم کھانا جائز نہیں۔

اگر آتھم صاحب قسم کھاتے تو ثابت کر دیتے کہ میرا عمل انجیل پر نہیں ہے، پس مرزا صاحب کو لازم ہے کہ ہماری اس دعوت کو قبول کر کے اس شرط کے بموجب اپنے تئیں محمدی ثابت کریں ورنہ بار بار قسم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار آتھم صاحب کے نام دینے بند کریں۔

اور مرزا صاحب گویا الہام سے یہ بھی کہتے ہیں کہ آتھم صاحب ہرگز قسم نہ کھائیں گے۔ سو معلوم ہو کہ اگرچہ ہمیں الہام نہیں ہوتا اور جبریل ہمارے پاس نہیں آتا، تو بھی ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب ہر گز خنزیر کا گوشت کھا کر اپنے تئیں مسلمان ثابت نہ کر سکیں گے۔

الراقم۔ ڈاکٹر ایچ ایم کلارک۔ ایم ڈی میڈیکل مشنری امرتسر۔

عیسائیوں کے قسم سے انکار و عذر کے جواب میں قادیانی نے اشتہار چار ہزار میں طولانی بحث کی ہے اور اس میں کہا ہے کہ عہد عتیق میں قسم کھانے کا حکم ہے اور اس پر کتاب یرمیاہ اور زبور کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے کہ عہد جدید میں بھی قسم کھانا ثابت ہے۔ اور اس پر پولس اور پطرس کا قسم کھانا انجیل متی و اعمال سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ پادری لوگ عدالتوں میں بلائے جاتے ہیں، تو قسمیں کھاتے ہیں، اور انگریزی سلطنت کے کل معتمد عہدہ دار اور پارلیمنٹ کے ممبر یہاں تک کہ گورنر جنرل سب حلف اٹھانے کے بعد اپنے عہدوں پر مامور کئے جاتے ہیں۔ پھر کہا: کیا یہ سب کے سب انجیل پر ایمان رکھنے سے بے نصیب تھے اور صرف ایک عبداللہ آتھم ہی سچے عیسائی ہیں جو قسم کھانے کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔

اس کا جواب معلوم نہیں عیسائیوں نے کیا دیا ہے (یا آئندہ دیں گے) مگر ہم اسلامی طرز و اصول پر اس کا جواب دیتے ہیں اور مسلمانوں پر ظاہر کرتے ہیں کہ جو ثبوت جواز قسم کا قادیانی نے پیش کیا ہے وہ اسلامی اصول پر کافی ثبوت نہیں ہے۔

عہد عتیق میں جو قسم کھانے کا حکم ہے اس کو تو بحسب اعتقاد مسیحیوں کے حضرت مسیح نے اپنے اس قول سے منسوخ کر دیا ہے جو انجیل متی کے باب ۵ میں ہے کہ

(۳۳)۔ پھر سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ تو جھوٹی قسم نہ کھا، بلکہ اپنی قسمیں خداوند کے لئے پوری کرو۔ (۳۴)۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کھانا۔ نہ تو آسمان کی، کیونکہ وہ خدا کا تخت کا۔ (۳۵)۔ نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے اور نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے (۳۶)۔ اور نہ اپنے سر کی قسم کھا کیونکہ تو ایک بال کو سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔ (۳۷)۔ پر تماری گفتگو میں ہاں کی ہاں اور نہیں کی نہیں ہو کیونکہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے زیادہ ہے، سو برائی سے ہوتا ہے۔

Again, ye have heard that it hath been said by them of old time, "Thou shalt not forswear thyself, but shalt perform unto the lord thine oaths;

But I say unto you, "Swear not at all; neither by heaven; for it is God's throne;

Nor by the Earth; for it is his foot-stool; neither by Jerusalem; for it is the city of the great king.

Neither shalt thou swear by thy head, because thou canst make one hair white or black.

But let your communication be, Yea, yea; Nay, nay; for whatsoever is more than those cometh of evil. (Matthew 5: 33-37)

رہا عہد جدید میں پولوس یا پطرس کا قسم کھانا، سو اسلامی اصول کی رو سے اس حکم مسیح کو نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ غیر نبی کا قول یا فعل، نبی کے حکم کا ناسخ نہیں ہوسکتا۔ اگر حضرت مسیح کا فعل قسم ثابت ہو تو وہ بھی ان کے قول کا ناسخ نہیں ہوسکتا۔

اب رہا انگریزی عدالتوں اور پارلیمنٹ میں قسم کا مروج ہونا اور ان میں پادریوں اور عہدہ داروں کا قسم کھانا، سو عیسائی مذہب کا حکم نہیں بن سکتا۔ اور ان کا فعل وعمل عیسائی مذہب کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ انگریزی سلطنت وعدالت اور دیگر عیسائی قوموں کی سلطنت کے آئین وقانون میں اور کون سا امر ہے جو احکام توریت یا انجیل کے مطابق ہے، اور اس کو کوئی محمدی یا اور منصف، عیسائی مذہب کہہ سکتا ہے؟ جملہ عیسائی سلطنتوں اور تمام عیسائیوں اور پادریوں نے احکام توریت وانجیل کو بالائے طاق رکھ دیا ہوا ہے۔ اور ان کے نزدیک عیسائی ہونے کے لئے مسیح کے خون وکفارہ پر ایمان رکھنا کافی ووافی ہے۔ یہ بات ان کے ہادی پولوس نے تعلیم کی ہے اور احکام شریعت سے آزادی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ عبرانیوں کے خط باب ۷ میں پولوس مقدس Saint Paul فرماتے ہیں

(۱۸). پس اگر قانون اس لئے کہ کمزور اور بے فائدہ تھا، اٹھ گیا۔ (۱۹) کیونکہ شریعت نے کچھ کار نہ کیا مگر ایک بہتر امید درمیان میں داخل ہوئی جس کے وسیلے ہم خدا کے حضور پہنچتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

For there is verily a disannulling of the commandment going before for the weakness and unprofitableness thereof.

For the law made nothing perfect, but the bringing in of a better hope did; by thw which we draw nigh unto God. (Hebrews 7:18-19)

بناءعلیہ عیسائی سلطنتوں کے قانون وآئین اورعیسائیوں کے افعال واعمال جوتوریت انجیل کے مخالف ہیں، عیسائی مذہب قرار نہیں دیئے جاسکتے ۔ جوشخص اس قانون وعمل کوعیسائی مذہب قرار دے اور اس سے قسم یااورکسی حکم کا مذہب عیسائی ہونا ثابت کرے، وہ احمق ہے یا دھوکہ باز۔

مزید یہ کہ عبداللہ آتھم کے ڈرجانے اورایمان لانے اوراس پرقسم کھانے سے انکارکرنے پرمرزا قادیانی نے ایک اورمکرکیااوراپنے مریدوں کودھوکہ دیااورکہا کہ یہ باتیں آتھم کے منہ سے بطورمدعاعلیہ ہونے کے نکل رہی ہیں۔اورمیں چاہتا ہوں کہ وہ بطورگواہ یہ باتیں کہیں اوراس پرقسم کھائیں اورخدا کے عذاب موت کے مستحق ہوں، کیونکہ مدعاعلیہ خواہ کتنا جھوٹ بولے اس پرعدالت میں مواخذہ نہیں ہوتا۔اوراگرکوئی گواہ بن کرجھوٹ بولے تووہ حلف دروغی میں پکڑا جاتا ہے۔اس کا جواب آتھم اوراس کے عیسائی بھائیوں نے تو یہ دیا کہ

آپ حاکم مجاز ہیں تو مجھے عدالت میں طلب کریں اورمجھ سے جبراً قسم لیں۔ہم تو آپ کوحاکم مجاز نہیں سمجھتے۔اوراپنے مذہب کی روسے قسم کھانا جائزنہیں سمجھتے.

اسلامی اصول پراس کا جواب یہ ہے:اس قول میں قادیانی نے خداتعالی کوعیسائی بنایاہے اورعیسائی حکومت کے قانون کا پابندٹھہرایاہے،اوریہ جتایاہے کہ خدابہ پابندی مذہب عیسائی مدعاعلیہ کوجھوٹ کی سزانہیں دے سکتااس لئے اس کوگواہ بنا کرقسم دلوا کرحلف دروغی کی سزامیں معذب بعذاب موت کرنا چاہتا ہے۔اوریہ سراسراس کا دھوکہ ہے۔خداتعالی کے حکم وشریعت میں (جواسلام میں مقررہیں) جھوٹ بولنے اورجھوٹی قسم کھانے میں گواہ اورمدعاعلیہ بلکہ مدعی سب برابرہیں بناءعلیہ آتھم اگرمدعاعلیہ ہونے کی حیثیت سے جھوٹ بولے یااس پرقسم کھائے تو ویساہی لائق سزاہوگا جیسا کہ ایک گواہ کی حیثیت سے جھوٹ بولے یااس پرقسم کھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے۔قسم تو وہ گواہ کی حیثیت سے بھی نہیں کھائے گا جیسا کہ مدعا علیہ بن کرنہیں کھاتا۔پس اگر وہ واقع میں جھوٹا ہے اور خدا تعالی بقول قادیانی اس کو سزا موت دینا چاہتا ہے تو پھراس میں کیوں توقف کررہا ہے اور کیوں اس امر کا منتظر ہے کہ وہ بطور گواہ جھوٹ بولے اور جھوٹی قسم کھائے اور اس پر حلف دروغی کی دفعہ قائم ہووے،تب اس کو سزا موت دے۔کیا وہ اپنے اس حکم و شریعت کو جو اسلام میں مقرر کر چکا ہے منسوخ کرنا چاہتا ہے اور اب وہ آئین قانون حکومت انگریزی کا تابع ہوگیا ہے؟نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

قادیانی اس امر کو تسلیم کرلے تو اس کو مناسب ہے کہ عبداللہ آتھم کے مدعا علیہ ہو کر جھوٹ بولنے پر ہی اس کو جھوٹ کی سزا موت دلوادے۔مگراس کی سزا کی میعاد ایک سال مقرر نہ کراوے بلکہ گھنٹوں یا دنوں یا زیادہ سے زیادہ ایک مہینے کے ہفتوں کی میعاد مقرر کرادے۔قادیانی نے ایسا نہ کیا اور ہمارے اس جواب کو سن کر بھی قانون انگریزی کی دفعہ قائم ہونے کا منتظر رہا تو اسکے مریدوں کو (اگر وہ کچھ عقل رکھتے ہیں) یہ سمجھنا چاہیے کہ قادیانی اس بات بتانے میں کہ خدا اس پر عذاب بھیجنے میں قانون انگریزی کی دفعہ قائم ہونے کے انتظار میں ہے،خدا تعالی پر افتراء کرتا ہے۔

اور اگر قادیانی نے میعاد سزا ایک مہینے کے ہفتوں سے زیادہ مقرر کی تو پھر وہ انہی اعتراضات کا تختہ مشق ہوگی جو پہلی مدت موت آتھم پر کیے گئے تھے اور جن کی نظر سے قادیانی کے ملہم (معلم الملکوت) کو وہ موت منسوخ کرنی پڑی تھی۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بیان بابرہان سے ناظرین کو بخوبی روشن و ثابت ہوگا کہ قادیانی نے جو قول سوم میں کہا ہے اس سے اولاً یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ آتھم اس کی پیشگوئی سے ڈر گیا۔اور اگر ڈر جانا تسلیم بھی کیا جائے تو اس سے عذاب موعود موت کا ٹل جانا جائز نہیں ہوسکتا۔اور ڈر جانے سے انکار پر آتھم کا قسم کھانا کوئی وجہ اور ضرورت نہیں رکھتا اس بیان میں آتھم کو جھوٹا فرض کرنے اور اس کے خوف بلکہ عارضی ایمان کو مان لینے پر بھی قادیانی کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس صورت کذب آتھم میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا اور اس کا مارا جانا ضروری تھا۔اور اگر اس میں قادیانی کے فرضی ملہم یا جعلی خدا (عبداللہ آتھم کی حالت مابعد سے ناواقف و بے علم) سے غلطی ہوئی ہے تو وہ اب آتھم کو گھنٹوں یا دنوں یا چند ہفتوں میں مار دے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قسم کا منتظر نہ ہو۔ ورنہ اس کے علم، قدرت کو بٹہ لگے گا اور اس پر پیروی عیسائی حکومت کا الزام عائد ہوگا (جس سے خداوند عالم قادر و عالم الغیب پاک ومنزہ ہے)

عذر سوم کی تائید میں جو رابعاً قادیانی نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جب دیکھا کہ موت کا پہلو مجروح و تختہ مشق اعتراضات ہو گیا ہے، تب اس نے اس کو بدل دیا ہے۔ اس سے ثابت و متیقن ہوتا ہے کہ قادیانی دہریہ ہے۔ وہ اس خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا جس کو اسلام اور جملہ مذاہب سماوی نے عالم الغیب و قادر مطلق تسلیم کیا ہوا ہے، بلکہ کسی ایسی ذات بے برکات، عجز مآب کو خدا جانتا ہے جو نہ علم رکھتا ہے، نہ قدرت نہ عقل نہ فہم جس سے وہ نفع ونقصان کا موازنہ کر سکے جو حقیقی خدا کو نہ ماننے اور دہریہ ہو جانے کے مساوی ہے۔ پس اگر واقعی قادیانی کا اعتقاد یہی ہے جو اس کے اس قول سے مفہوم ہوتا ہے تو پھر اس سے کسی مسئلہ شرعی میں مسلمانوں کو بحث کرنا مناسب نہیں۔ وہ سب مسائل کو چھوڑ کر پہلے اس مسئلہ میں بحث کرے کہ خدا تعالیٰ کو کن صفات سے ماننا چاہیے۔ اور اگر اس کا دلی اعتقاد یہ نہیں جو اس قول سے مفہوم ہوتا ہے اور وہ خدا کو قادر و عالم الغیب مانتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس قول کو واپس لے اور یہ خیال کرے کہ خدا کی شان اس بے ضبطی و بے عقلی سے اعلیٰ وارفع ہے کہ وہ ایک واقعہ (موت آتھم) کی نسبت اپنے حظیرۃ القدس اور دفتر قضا وقدر میں ایک تجویز مقرر کر کے ایک وقت اور تاریخ معین پر اس کے وقوع کی خبر دیدے، پھر جب اس واقعہ کے وقوع کی نسبت لوگوں کے اعتراضات سنے اور اس واقعہ کے وقوع کو تختہ مشق اعتراضات ہونا دیکھ لے، تب اس واقعہ کے وقوع کی خبر کو منسوخ کر دے، مگر اس نسخ کو اپنے حظیرۃ الغیب میں چھپائے رکھے، یا قادیانی کے دل و دماغ میں اس کو چھپا رکھے۔ اور اس واقعہ کی مدت وقوع تک اس کو اور کوئی بشر نہ سنے۔ اور جب وہ واقعہ وقوع میں نہ آوے اور اس کی تاریخ وقوع گذر جائے، تب اس نسخ کا اظہار کرے یا اظہار کا حکم دے۔ پھر جب اس نسخ پر اعتراض کا اندیشہ پیدا ہو کہ یہ محض حیلہ بنایا گیا ہے تو اس کے جواب میں اپنی تصدیق کیلئے پھر اسی واقعہ کے وقوع کی خبر کو دلیل ٹھہرا کر پیش کرے اور یہ کہے کہ اگر تم نہیں مانتے اور ہمارے اس نسخ پر اعتراض کرتے ہو، تو پھر ہم وہ واقعہ وقوع میں لائیں گے اور اس شخص (آتھم) کو اتنی ہی مدت (ایک سال) میں ماردیں گے، اور یہ نہ سوچے کہ اس خبر کے وقوع پر وہی اعتراضات ہوں گے جن سے بھاگ کر ہم نے اس خبر کو منسوخ کیا تھا۔ اور ہم اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل کے مصداق بن جائیں گے فرّ من المطر و قام تحت المیزاب (مینہ سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے جا کھڑا ہوا)...

ان باتوں کو سوچ کر قادیانی اس قول اور الہام کے دعویٰ کو واپس نہ لے تو یقین ہوگا کہ وہ دہریہ ہے، خدا کو صفات کمال سے نہیں مانتا اور خدا کو بے ضبطی، بے عقلی، کم فہمی و غلطی کے نقائص سے پاک نہیں سمجھتا۔ مرزا قادیانی خود تو علوم اسلامی سے جاہل ہی ہے وہ خدا کو بھی اس مسئلہ سے ناواقف سمجھتا ہے جو اسلام میں مقرر ہے کہ نسخ صرف احکام میں ہوتا ہے، اخبار میں اس کا وقوع ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ اس سے مخبر صادق کا کذب لازم آتا ہے۔ لہٰذا مخبر صادق اپنی کسی خبر کے وقوع کو کبھی نہیں بدلتا اور جس امر کے وقوع کی وہ خبر دے چکا ہو اس کو اعتراضات کے خوف سے (خواہ کس قدر ہوں) ملتوی نہیں کرتا۔

قادیانی اگر اپنے فرضی خدا کو ایسا ہی سمجھتا ہے اور ان نقائص سے اس کو پاک نہیں سمجھتا تو کم سے کم اس کو لوگوں کے عام خیال کا پاس و لحاظ ضروری تھا۔ اگر یہ ڈھکوسلہ بنا کر اس کو خدا کے ذمہ لگانا ہی تھا تو وہ پاس و لحاظ اس عام خیال کے اتنا تو ضرور کرتا کہ اس کو ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء (جو آخری تاریخ میعاد وفات عبداللہ آتھم تھی، نہ کہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء جس کو قادیانی نے اپنی حماقت سے آخری تاریخ بنایا ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس تاریخ سے کوئی مہینہ شمار کیا جاتا ہے اس تاریخ سے ایک دن پہلے اس مہینے کا اختتام ہوتا ہے اور جس مہینے سے کوئی سال شروع ہوتا ہے، اس مہینے سے ایک مہینہ پہلے اس سال کا اختتام ہوتا ہے۔ بناءعلیہ آتھم کی میعاد وفات پندرہ ماہ کی ۵ جون ۱۸۹۳ء سے، جو پہلا دن الہام قادیانی کا تھا، شروع ہوئی تھی۔ تو چاہیے کہ اس سال کا اختتام ۴ جون ۱۸۹۴ء کو ہو، اور ۱۵ ماہ کا اختتام ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہو) سے پیشتر مشتہر کر دیتا۔

اس صورت میں بھی گو ہمارے اعتراضات مذکورہ (۱۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو منسوخ نہیں کرتے۔ ۲۔ اور نسخ اخبار میں جاری نہیں ہوتا۔ ۳۔ اور پہلے ایسا وعدہ ہی کیوں کیا تھا جو مورد اعتراض ہونا تھا۔ کیا اس کو ان اعتراضات کا علم پہلے سے نہ ہوا تھا۔ ۴۔ پھر دوبارہ اسی امر محل اعتراضات وفات آتھم کو کیوں اس نے پیش کیا) تو واقع ہوتے، مگر لوگ یہ اعتراض تو نہ کرتے جو اب کر رہے ہیں کہ میعاد پیشگوئی گذر گئی اور آتھم کو موت نہ آئی، تب یہ بات بنائی گئی ہے۔ یہ بات اگر خدا کی طرف سے تھی تو انقضاء میعاد سے پہلے کیوں مشتہر نہ کی گئی؟

یہ اعتراض ایک طرف سے نہیں بلکہ جمہور خلائق کی طرف سے (جس میں مسلمان ہندو عیسائی سب داخل ہیں) ہو رہا ہے، اور یہ امر قادیانی کو معلوم ہے، چنانچہ اس نے اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۱۸ کے فٹ نوٹ میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونقل کیا اور کہا ہے: بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ الہام پندرہ مہینے کے اندر کیوں شائع نہ کیا۔

مگر قادیانی نے اس کا کوئی جواب نہیں، صرف اس قدر کہہ دیا ہے:

سو واضح ہو کہ پندرہ مہینے کے اندر ہی یہ الہام ہو چکا تھا۔ پھر جب کہ الہام نے اپنی صداقت کا پورا ثبوت دیدیا تو ثابت شدہ امر کا انکار کرنا بے ایمانی ہے۔، .

اور کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اس میں اس سوال کا جواب کوئی نہیں دیا۔ اور عدم اشاعت الہام قبل از انقضاء مدت کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ صرف اس کے ثبوت کا دعویٰ بلا دلیل کر دیا اور نہ ماننے والوں کو بے ایمان کہدیا ہے۔

ہم اس مقام میں اس اعتراض کو چند اشخاص مختلف مذاہب سے نقل کر کے بتاتے ہیں کہ یہ اعتراض بعض کی طرف سے نہیں (جیسا کہ قادیانی نے کہا) بلکہ جمہور کی جانب سے ہے۔ اور قادیانی سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اس کا کیا جواب دیا اور کہاں دیا؟ اور کس تاریخ آپ کو یہ الہام ہوا تھا اور کس شخص کو آپ نے سنایا تھا؟

اخبار نور علی نور کے پرچہ ۱۶ ربیع الاول میں اس کا سنی مسلمان اڈیٹر لکھتا ہے (جس کو مرزا قادیانی کے چھپے حواری دوسرے اڈیٹر نے اپنے سکوت کے ساتھ تسلیم کیا ہے):۔

۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک تو یہ دعویٰ کہ جب تک عبداللہ آتھم نہ مرے، سورج غروب نہ ہوگا۔ جب عبداللہ آتھم ۵ ستمبر تک نہ مرا اور سارے جہان نے تمہیں لعنت اور ملامت کی تو یہ الہام ہوا کہ عبداللہ آتھم نے اپنے دل میں کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ اگر ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے کہ وہ دل میں مسلمان ہو گیا، اب نہ مرے گا تو ایک بات بھی تھی

آخر میں سوال و جواب کے طور پر موت کے پہلو بدلنے کا عذر ایسا ہے کہ بس آپ کے خدا کی خدائی ظاہر ہوگئی۔ جب آپ کے خدا نے دیکھا کہ موت کا پہلو تختہ مشق اعتراضات ہو گیا۔ تو ناچار دوسرا پہلو اختیار کیا۔ مگر تمہارے خدا کو اتنی عقل بھی نہ تھی کہ موت پہلو میں تو صرف بعض مخالفوں کے اعتراض ہوتے اور ہزارہا انسان مخالف آپ کے مطیع اور تابعدار ہو جاتے اور مرید علم الیقین سے عین الیقین کے درجہ کو پہنچتے۔ برخلاف دوسرے پہلو کے جو تمہارے خدا نے اختیار کیا، تم کو سارا جہان موافق و مخالف سب لعنت اور ملامت کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مینہ سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے پناہ لینا تمہارے فرضی خدا کا کام کا ہے نہ علام الغیب کا۔

☆ ایک اور اسلامی اخبار (پیسہ اخبار) لکھتا ہے: پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی کے غلط نکلنے کی خبر چھاپ چکے ہیں۔ اگر اتفاقاً مرزا صاحب کی پیش گوئی صحیح بھی ہو جاتی تو بہت سے خوش اعتقادوں اور عام لوگوں کے بھکنے کا اندیشہ تھا۔ مرزا صاحب بجائے اس کے کہ پیشین گوئی کے غلط نکلنے پر اقرار ندامت کرتے کہ یہ کام خدا ہی کے سپرد رہے۔ انہوں نے ایک اشتہار چھاپ کر دعوی کیا ہے کہ حقیقت میں انہیں ہی فتح ہوئی ہے۔ وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ عبداللہ آتھم صاحب نے کسی وقت دل میں اسلام کی صداقت تسلیم کی ہو گی اس لئے ان کے الہام کی شرط کے مطاق خدا نے انہیں نہیں مارا۔ کیا مرزا صاحب کا خدا اتنا بھی عالم الغیب نہیں تھا کہ وہ انہیں پہلے ہی نتیجہ سے مطلع کر دیتا؟ اس کے علاوہ دوسرا الہام مرزا صاحب کو ایسے آخری وقت میں ہوا جب کہ ساری دنیا پر ان کی قلعی کھل گئی۔ اگر وہ ۵ ستمبر سے دس روز پہلے بھی وہ ایسا مشتہر کر دیتے تو ایک بات تھی۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کے مثال مرزا صاحب کے آخری اشتہار سے بہتر کہیں نہیں ملی۔ اور ہمیں سخت افسوس ہے کہ ایسے لائق آدمی ایسی بے ہودہ دلیلوں کی آڑ میں پناہ لیں

عیسائیوں کے نور افشاں نے پرچہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۴ء میں پادری جی ایل ٹھاکر داس سے نقل کیا ہے:۔

کم ترین نے نور افشان مطبوعہ ۱۷۔ اگست میں مضمون الہام الٰہی اور الہام اور وحی کے آخر میں اپنی دور اندیشی سے یہ لکھا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو جو آپ کی پیش گوئی کی تاریخ بڑھ جائے اور اگر ایسا ہوا کرے تو مسٹر آتھم کیا، جس کو چاہیں تاریخوں ہی سے مار سکتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی نے اپنے اس اشتہار کی رو سے جس کی کیفیت سنا رہا ہوں کمترین کی دور اندیشی کی تکمیل کر دی اور ایک سال کی زیادہ تاریخ بڑھانے کے لئے مسٹر آتھم صاحب سے درخواست کی ہے۔ اگر مرزا صاحب کو سچ مچ الہام ہوا تھا تو اس الہام کی خدا کو زیادہ فکر ہونی چاہیے تھی اور لازم تھا کہ جب ہم نے اندیشہ ازیاد تاریخ کا ظاہر کیا تھا تو مرزا صاحب بھی ترمیم الہام ۵ ستمبر (۱۸۹۴ء) سے پہلے مشتہر کر دیتے لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ مرزا صاحب اب الہام کی عادت چھوڑ دیں اور سچے دل سے توبہ کریں۔ خداوند ایسوں کو قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے اور ان کے مریدوں کو چاہیے کہ مرزا صاحب کی اس نئی ترمیم الہام کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اب مرزا صاحب کا پیچھا چھوڑیں۔ جو کچھ ہو چکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو کافی ہے۔

ہندوؤں کا اخبار کوہ نور لکھتا ہے:

جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں لکھ چکے ہیں، ہمیں پوری امید تھی کہ مرزا صاحب اس پیش گوئی کے غلط ثابت ہونے پر ضرور کوئی نہ کوئی تاویل فرمائیں گے۔

ہمارا یہ خیال صحیح نکلا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے فتح اسلام کے نام سے ایک اشتہار مشتہر کیا ہے۔ جس میں وہ ایک تازہ الہام کے بموجب یوں تاویل فرماتے ہیں۔

اب ہمیں خدا تعالی نے اپنے خاص الہام سے جتلایا کہ آتھم صاحب نے عظمت اسلام کا خوف اور ہم وغم اپنے دل میں ڈال کر کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ جس سے وعدہ موت میں تاخیر ہوئی۔ یہ ایک نہایت بے ہودہ اور لچر تاویل ہے۔ اگر مرزا صاحب ملہم صادق ہوتے تو ان کو میعاد مذکور کے اندر ہی یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے ظاہر کر دینا چاہیے تھا کہ عبداللہ آتھم نہیں مرے گا۔ اب کہ پیش گوئی غلط ثابت ہو چکی اور چاروں طرف سے لعن طعن کی بوچھاڑ ہوئی تو پھر ان کو یہ الہام ہوا جو مشتے بعد از جنگ کے مصداق ہے۔ اس، کسی قدر، کے لفظ نے اور بھی جان ڈال دی ہے۔

ایسا ہی بہت سے اخبارات میں شائع ہوا ہے، انہی معترضین کے سلسلہ میں لدھیانہ کے مسلمانوں نے مرزا قادیانی پر اشتہار ۱۶ ستمبر میں یہ اعتراض کیا ہے کہ: نئے مسیحیو! جائے غور ہے۔ خدا نے تو تمہارے مسیح کو آتھم کے رجوع بحق کی اطلاع دیدی اور وہ علانیہ اپنے اقرار کفر اور تثلیث پر اپنے حال وقال اور چال سے قادیانی کی تکذیب کر رہا اور قادیانی کہتا ہے کہ نہیں یہ دل میں راجع بحق ہے۔

عیسائی، قادیانی کو اسی بات پر مفتری کہہ رہے ہیں اور آتھم اس کی تائید کرتا ہے بلکہ اسی بنا پر اسلام کو عیب لگا رہے ہیں۔ یقین جانو کہ یہ اطلاع خدا نے ہرگز نہیں دی۔ قادیانی کے مرشد ابلیس علیہ اللعنۃ نے سبق پڑھایا ہے کہ چل بچہ اب یہ پہلو پلٹ جا، جہان میں احمق بہت ہیں، پھر بھی تیرا جال خالی نہ رہے گا۔

(اور پھر قادیانی کے اس قول کو کہ اگر آتھم مر جاتا تو لوگ کہتے مرزا جادو کرنا بھی جانتا ہے، اس لئے خدا تعالی نے آتھم کا دل حق کی طرف پھیر کو موت سے بچالیا، نقل کر کے اس کے جواب میں کہا ہے): چور کی داڑھی میں تنکا معلوم ہوتا ہے کہ ان پندرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینوں میں ایسی ہی کاروائیاں کی ہیں، جب کوئی عمل نہ چلاتو رجوع بحق بطور خفیہ کا ڈھکوسلہ بنالیا۔

اس جواب کو دیکھ کر قادیانی نے اشتہار تین ہزار میں تہذیب وشرافت کے جامہ سے باہر ہو کر منشی سعداللہ لدھیانوی کو ان الفاظ سے خطاب کیا: ہاں اے ہندوزادہ اب ثابت ہو گیا کہ ضرور تو حلال زادہ ہے۔ ہماری اس شرط پر (کہ) کوئی آتھم کو قسم دینے سے پہلے تکذیب نہ کرے، خوب ہی تو نے عمل کیا۔ آفریں آفرین! سچ کہہ یہ ڈھکوسلہ اب بنالیا یا الہام میں پہلے ہی سے شرط تھی۔

اس کے جواب میں قادیانی کو اگر منشی سعد اللہ یوں کہیں: تیرے اس جواب سے معلوم ہو گیا کہ تو بے شک حلال زادہ ہے اور دھوکہ دینا اور روز روشن میں اپنے اتباع کی آنکھوں میں خاک ڈال کر دن کو رات بتانا تجھ پر ہی ختم ہے بے شک یہ شرط تو، تو نے پہلے ہی الہام میں رکھ لی تھی تا کہ عبداللہ آتھم کے فوت نہ ہونے پر تو خواہ مخواہ اس شرط کو متحقق بنا کر اپنی دروغ گوئی کو سچا کرلے۔ مگر اگر تو حلال زادہ ہے تو یہ بتا اور سچ کہہ کہ اس شرط کا تحقق میعاد گذر جانے سے پہلے ہوا تھا یا پیچھے؟ اگر پہلے ہوا تھا تو، تو نے اس کا اظہار پہلے کیوں نہ کیا تھا اور ۵ تاریخ ستمبر سے پہلے کسی ایک آدمی کو کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ شرط عدم وفات وقوع میں آ گئی ہے۔ اس لئے اب موت عبداللہ آتھم بھی وقوع میں نہ آئے گی۔ بلکہ برخلاف اس کے پانچ تاریخ ستمبر کی شام تک تو موت کا منتظر رہا۔ اور تو اور تمام تیرے پیرو حاضرین قادیان اس امر کے منتظر رہے کہ اب موت کی تار خبر آتی ہے اور آج آفتاب غروب نہ ہو گا جب تک آتھم مر نہ جائے گا۔ مگر شام کے قریب اس مضمون کا تار پہنچ گیا کہ آتھم زندہ ہے۔ تب تو نے یہ ڈھکوسلہ لوگوں کو سنایا۔ اب اگر تو حلال زادہ ہے تو کچھ شرم کر کے کہہ کہ ڈھکوسلہ اب بنایا گیا ہے یا پہلے سے الہام میں درج تھا۔ ارے احمق! الہام میں صرف شرط درج تھی، نہ اس کا وقوع۔ اور یہ ڈھکوسلہ عدم وقوع شرط موت انقضائے مدت موت کے بعد بنایا گیا تھا، نہ قبل ازاں۔

تو معلوم نہیں قادیانی صاحب اس کا کیا جواب دیں گے۔ اس جواب کے طالب ومنتظر سعدی لودہانوی ہی نہیں ہیں بلکہ سب لوگ مسلمان، ہندو، عیسائی وغیرہ ہیں جو قادیانی کے اس عذر کو بعد از وقت سمجھتے ہیں اور اس کو ڈھکوسلہ قرار دے چکے ہیں۔ امید ہے آپ ان سب کے جواب میں یہی کہیں گے کہ تم سب حرام زادے ہو۔ چنانچہ آپ اپنے متعدد اشتہارات میں کہہ چکے ہیں۔ مگر از روئے انصاف یہ اس سوال کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔گالیاں آپ ایک نہیں ہزار دے لیں، مگر اس کے ساتھ اس سوال کا جواب ضرور دیں۔ بلکہ اگر آپ کو یہ الہام میعاد گذر جانے سے پہلے ہو چکا تھا کہ آتھم دل سے مسلمان ہو گیا تھا اس لئے نہیں مرے گا، تو آپ نے اس کو میعاد گذرنے سے پہلے کیوں شائع نہ کیا؟ اس کا شیوع نہ ہو سکا تھا، نہ سہی، اپنے خاص لوگوں کو (جو تا ربع اخیر کے قریب آپ سے ملے اور قادیان میں حاضر تھے اور وہ آپ سے مستفسر ہوئے تھے کہ آتھم کی موت ہو گی یا اس میں کوئی تاویل ہو گی) کہا ہوتا کہ وہ دل سے مسلمان ہو گیا ہے لہذا اب اس کی موت کا وقوع نہ ہو گا۔

قادیانی کے اپنے جملہ مخالفین عیسائیوں، ہندوؤں، مسلمانوں واز انجملہ شیخ سعد اللہ لودہانوی کو حلال زادہ کہنے پر ہم قادیانی کو کوئی الزام نہیں دے سکتے کیونکہ یہ بدزبانی ودشنام دہی اس کی طینت کا ایک جزء ہے۔ براہین احمدیہ میں اس نے اس طینت کا اظہار کیا تو ہم نے ریویو براہین احمدیہ میں اس کو اس بدگوئی سے روکا۔ مگر چونکہ اپنی طینت کوئی شخص نہیں بدل سکتا، لہذا اس روکنے کا اثر برعکس یہ نکلا کہ رسالہ شحنہ حق کے صفحہ ۱۹ میں اس نے اپنے مخالفین کو ایسی گالیاں دیں جیسے بازاری لوگ آپس میں دیا کرتے ہیں۔ اور جب سے آپ مسیح موعود بنے ہیں تب سے حرامی، حرام زادہ، بے ایمان تو آپ کا تکیہ کلام ہو گیا ہے۔

ہم نے ایک خاص دخل یاب بارگاہ قادیانی سے سنا ہے کہ وہ اپنے اتباع کو ان گالیوں کا یہ فائدہ سناتا رہتا ہے کہ یہ داروئے تلخ یا ایک مسہل کا نسخہ ہے جس سے ان لوگوں کے دل کے بخار نکل آتے ہیں، جن کو یہ گالیاں دی جاتی ہیں۔ اگر مرزائی اکابرین کو بھی مرزا قادیانی نے یہ فائدہ سنا کر ان گالیوں کے سننے پر خوش اور اپنا تابع یا حامی کر رکھا ہے تو وہ اپنے خداداد فہم اور ایمان سے کام لے کر یہ خیال فرماویں کہ اس نسخہ کو قادیانی نے رجسٹری تو نہیں کرایا ہوا کہ اور کوئی اس کو استعمال میں نہ لا سکے، بلکہ یہ تو ایسا عام نسخہ ہے کہ ہر کوئی اس کو استعمال میں لا سکتا ہے۔ دور نہ جایئے اپنے مخاطب خاص شیخ سعد اللہ ہی کو دیکھ لیجئے۔ مرزا قادیانی نے ان کے حق میں یہ نسخہ استعمال کیا اور ان کو ان الفاظ سے یاد کیا تو انہوں نے اپنی نظم ملحقہ مضمون حملہ آسمانی دربارہ شکست قادیانی میں (جو مالیر کوٹلہ کے مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوا ہے) اس کو بھی حلال زادہ بنایا ہے اور ایک تاریخی ثبوت اس امر کا دے دیا ہے۔ اب فرمایئے کہ اس نسخہ کا فائدہ قادیانی تک کہاں محدود ومخصوص رہا۔ اب لوگ یہ بات مرزا قادیانی کو کہیں اور اگر آپ لوگوں کی اس نصیحت پر بھی وہ گالی گلوچ سے باز نہ آوے تو آپ لوگ اس سے اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق قطع کریں۔

شیخ سعد اللہ کو جوان مردی کے ساتھ مشرف باسلام ہونے اور اپنے ہندو راجپوت ماں باپ زوجہ وغیرہ اقرباء کو چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہونے پر قادیانی کا اس کو ہندوزادہ کہنا بھی ان اصحاب اور دیگر اہل انصاف کے نوٹس لینے کے لائق ہے۔

تائید عذر سوم میں جو خامساً قادیانی نے کہا ہے کہ اگر آتھم مرجاتا تو اس نشان کو دیکھ کر ہمارے پاک اور شریفوں کی جماعت میں ناپاک اور کمینہ لوگ داخل ہو جاتے۔ یہ عجیب مکر ہے جس سے اس کے دجال ہونے کا پورا ثبوت ملتا ہے جس پر دو روشن دلیلیں ہیں

اول۔ یہ کہ جو مذہب خدا کی طرف سے ہو وہ دریا کے مثل ہونا چاہیے کہ اس میں ناپاک داخل ہو کر پاک ہو جائیں اور جو مذہب ناپاک کے چھونے سے ناپاک ہو جائے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا۔قادیانی کا مذہب اور جماعت اگر ایسی ہے کہ ناپاکوں کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے، تو وہ قادیانی کے اپنے اقبال سے خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ پھر قادیانی کا ایسے مذہب کو خدا کی طرف سے ٹھہرانا اور لوگوں کو اس کی طرف بلانا دجالیت نہیں تو پھر دجالیت کس کا نام ہے؟

دوسری دلیل یہ کہ اگر شرافت اور کمینگی سے آپکی مراد دنیاوی اصطلاح کی شرافت وکمینگی ہے جس میں بعض قوموں اور بعض پیشوں کی نظر سے لوگوں کو شریف یا کمینہ سمجھا جاتا ہے، تو مرزا قادیانی کا اپنی جماعت کو شریف کہنا ایک دھوکہ ہے۔ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اور شرم وحیا سے کام لے کر فرماویں کہ کیا ان کی جماعت میں ایسی اقوام اور پیشوں کے لوگ داخل نہیں؟ آپ اس سے انکار کریں گے تو ہم بشرط اجازت ودرخواست آپ کے ان لوگوں کی فہرست شائع کریں گے جوان اقوام اور پیشوں کے لوگ آپ کی جماعت کے رکن رکین اور آپ کے دستور یسار و یمین ہیں۔

اگر شرافت سے خدا اور رسول ودین واسلام کی اصطلاح میں شرافت وکمینگی مراد ہے (انّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم) جس کی رو سے شریف وہ ہے جو متقی وپرہیزگار ہے اور کمینہ وہ جو بدکار ہے، تو بھی قادیانی کا اپنی جماعت کو شریف کہنا صریح جھوٹ ہے۔ وہ اپنے گھر کی خبر لے کر اور اپنی جماعت کے حالات ٹٹول کر یہ بتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں کہ کیا ان کی جماعت کے اکثر لوگ (قطع نظر ان عقائد باطلہ کفریہ کے جو آپ نے ان کو سکھائے ہیں) عام اصول اخلاق کی نظر سے بدمعاش و بدکردار نہیں ہیں؟ کیا ان کے بعض خواص جھوٹ نہیں بولتے؟ زنا، شراب و مال مردم خوری، دغابازی سے متہم نہیں ہیں؟ اس سے انکار کریں گے تو ہم بشرط درخواست و اجازت ایسے لوگوں کی فہرست شائع کریں گے جن کے جھوٹ بولنے پر تحریری شہادتیں موجود ہیں۔ اور تو برکنار رہے خود بدولت پریسیڈنٹ جماعت جھوٹ بولنے میں ایسے یکتا ہیں کہ دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ وعلی ہذا القیاس ان کے خلیفہ اول (بھیروی)، دوم (امروہی)، سوم و چہارم و پنجم (سیالکوٹی) اس جھوٹ بولنے میں ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ بعض لوگ بیگانی عورتوں کے اغوا کے جرم میں متہم ہو کر عدالت میں جا چکے ہیں۔ بعض لوگ اسلامی انجمنوں کے وکیل بن کر وصولی چندہ کے لئے باہر جاتے ہیں تو اس مال کو زنا میں خرچ کرتے ہیں اور اس سے شرابیں پیتے ہیں۔ ایک بڑے خلیفہ قادیانی ان کی تصانیف ہر وقت بغل میں رکھتے ہیں، جوان عورتوں کو پڑھاتے پڑھاتے ان سے مبتلاء و متہم ہو گئے۔ ان کی بھاوجہ نے دیکھ کر ان کو منع کیا تو اس کو ایسا ضرب شدید سے مارا کہ وہ قریب بہلاکت پہنچ گئی۔ جب اس کے شوہر سے خوف نالش ہوا تو اسے پیسے دے کر راضی کیا۔ وہ بے چارہ اپنی غریبی کے سبب اس سے راضی ہو گیا۔ اس قسم کی کاروائیاں اس جماعت میں اور بہت ہیں، جن کی تفصیل آپ کی درخواست پر ہوگی۔ اس بیان سے ہمارا مقصود کسی پر ذاتی حملہ نہیں ہے، اور نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کسی کا نام نہیں لیا، بلکہ اس سے مقصود عام لوگوں کی اصلاح ہے اور اس امر کا اظہار ہے اور ہوگا کہ یہ جماعت بلحاظ اخلاق اکثر ممبران و ارکان ایسی ناپاک جماعت ہے کہ اس سے ہر ایک مسلمان کو بچنا اور اس سے الگ رہنا ضروریات ایمان و اسلام سے ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ ان دلائل سے ثابت ہے کہ مرزا کا دعوی: عبداللہ آتھم اس لئے نہیں مرا کہ اس کو دیکھ کر عام لوگ آپ کی شریف جماعت میں داخل نہ ہوں،

ایک مکر ہے اور وہ کسی معنے صحیح نہیں ہو سکتا۔ دنیاوی شرافت کا ادعا ہے تو وہ اکثر حصہ جماعت سے مفقود ہے اور اگر اخلاقی شرافت کا دعوی ہے تو بھی اکثر سے مفقود ہے۔

عذر سوم کی تائید میں جو ساد ساً آپ نے کہا ہے کہ: معجزات انبیاء بھی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ عام فہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوں، اوران کو دیکھ کر عام لوگ جن میں رضیع وکمینہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں، داخل اتباع نہ ہوں۔

اس میں آپ نے اپنے مخفی کفر کا اظہار کیا اور یہ ثابت کر دکھایا کہ آپ کسی عام فہم معجزہ (آنحضرت ﷺ کے شق القمر، حضرت موسی کے من وسلوی، فلق حجر، ید بیضاء، عصا کے سانپ ہونے اور حضرت صالح کی ناقہ اور حضرت ابراہیم پر آگ سرد ہو جانے و امثال ذالک) کے دل سے قائل نہیں، کیونکہ یہ معجزات ایسے عام فہم ہیں کہ ان کو عوام سمجھ سکتے ہیں اور سمجھ گئے، اور صدہا عوام ان معجزات انبیاء کو دیکھ کر تابع انبیاء ہو گئے جن کو آپ جیسے متکبرین کمینہ سمجھتے رہے اور ان کی نظر سے انبیاء کو کہتے رہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تیرے پیرو وہی لوگ ہیں جو ہمارے بادی الرائے میں کمینہ ہیں و ما نراك اتبعك الا الذين هم اراذلنا بادى الرائى اور انبیاء جواب میں یہ کہتے رہے کہ ہم ان لوگوں کے حق میں جن کو تم حقیر جانتے ہو نہیں کہتے کہ خدا ان کو نیکی وایمان وثواب نہ دے گا و لا اقول للذين تزدرى اعينكم .... يؤتيهم الله خيراً صحیح بخاری میں ان کی نسبت ابن عباسؓ کی تقریر سے ثابت ہے کہ انبیاء کے پیرو (ابتداء میں) وہی لوگ ہوتے ہیں جن کو لوگ کمینہ سمجھتے ہیں اشراف الناس اتبعوه ام ضعفاء هم فذكرت ان ضعفاء هم اتبعوه و كذا لك اتباع الرسل ۔ بخاری۔ مگر آپ (قادیانی) کے اس قول سے صاف ثابت ہے کہ آپ کے نزدیک یہ معجزات عام فہم اپنے ظاہری معنی سے وقوع میں نہیں آئے۔ ان کے بھی آپ کے نزدیک کوئی تاویلی وتحریفی معنی ہیں جیسا کہ معجزات مسیح احیا موتی و خلق طیور، ابراء ابرص واکمہ کے تحریفی معنے آپ نے بیان کئے ہیں۔ اور اس قول سے آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ شق القمر کے ثبوت میں جو آپ نے سرمہ چشم آریہ میں دلائل لکھے ہیں، ان پر آپ کا دلی یقین وایمان نہیں ہے۔ وہ تقریریں ودلیلیں آپ نے منافقانہ طور پر اپنے دلی اعتقاد کے برخلاف صرف میدان مناظرہ جیتنے کو بیان کئے ہیں۔ دل سے آپ معجزہ شق القمر کو (جس کو عام لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہیں) نہیں مانتے اور جو عام لوگ ایسے ظاہر معجزات کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے ان کو آپ مسلمانوں میں داخل ہونے کے لائق نہیں سمجھتے۔ آپ کے نزدیک پیغمبر خدا ﷺ نے غلطی کی (معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد) کہ ایسے عام لوگوں (بلال، صہیب عمار وغیرہ) کو مسلمانوں میں شمار کر لیا۔ بلکہ آپ کے نزدیک خود خدا تعالی نے غلطی کی (تعالى الله عما يقول الظالمون) عام فہم معجزات انبیاء کے ہاتھ پر ظاہر کئے جن کو دیکھ کر عام لوگ داخل اسلام ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے معجزہ کے عام فہم نہ ہونے کی ضرورت پر ایک دلیل قائم کی ہے جس میں نادان مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ہم اس دلیل کا جواب دے کر اس دھوکہ کو اٹھانا اور ان مسلمانوں کو اس کے دام سے نکالنا چاہتے ہیں۔و باللہ التوفیق

اس کی دلیل یہ ہے کہ معجزہ ایسا عام فہم ہوتو پھر ایمان بالغیب نہیں رہتا۔ایسا بدیہی امر مشاہدہ میں آ گیا تو ایمان بالغیب کہاں رہا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ایک معجزہ کے سمجھ میں آجانے اور بدیہی ہونے سے اور اس کا مشاہدہ ہوجانے سے وہ تمام امور غیبیہ جن پر ایمان بالغیب مطلوب ہوتا ہے (جیسے خدا کی ذات وصفات دوزخ وبہشت اور ان کے احوال واہوال اور حساب وکتاب) سب کے سب ظاہر عیاں نہیں ہوجاتے اور مشاہدہ میں نہیں آجاتے۔ ایمان کو جو بالغیب کہا گیا ہے تو انہی امور کی نسبت کہا گیا ہے جو معجزہ دیکھنے کے بعد بھی غیب ہی رہتے ہیں۔ معجزہ میں جو امر مشاہدہ کرایا جاتا ہے وہ ایک ایسا امر ہے جو ان امور غیبیہ سے جداگانہ ہوتا ہے اور اس کو انہی امور غیبیہ پر ایمان لانے اور یقین دلانے کیلئے مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔اس کا مشاہدہ ہونے سے وہ سب امور غیبیہ مشاہدہ میں نہیں آجاتے۔

تائید عذر سوم میں سابعاً قادیانی نے ان مسلمانوں کو جو اس کو شکست یافتہ کہہ چکے ہیں، نیم عیسائی کہہ کر ان پر لے دے کی ہے۔اس کا جواب تو اس کے قول ہشتم کے جواب کے ضمن میں ایک مستقل مضمون، حرامزادہ، میں دیا جائے گا۔اس مقام میں اس کی دلیل کا مغالطہ ظاہر کیا جاتا ہے جو اس قول ہفتم میں اس نے بیان کی ہے۔وہ دلیل یہ ہے کہ اگرچہ میں تمہارے نزدیک کافر ومرتد تھا، مگر عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت کا مدعی بنا تھا۔اور اسی اسلام کی تصدیق وتائید میں وہ پیشگوئی کی تھی، اس میں مجھے تم نے جھوٹا کہا تو گویا اسلام کو جھوٹا کہا۔ پھر اس کی تمثیل میں یہ مثال بیان کی کہ اگر چوہڑا یا چمار اسلام کی حمایت میں عیسائیوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوجائے تو خدا اس کے چوہڑے ہونے کو نہ دیکھے گا بلکہ اس کی جانب اسلامی کا لحاظ کر کے عیسائیوں کے مقابلہ میں اس کو فتح دے گا، اسکے چوہڑے ہونے کے لحاظ سے عیسائیوں کو فتح نہ دے گا۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ بے شک تیرا دعوی اظہار حمایت اسلام کا تھا اور یہ پیشگوئی بھی بظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی تائید کیلئے تو نے پیش کی ہے مگر در حقیقت نہ تیرا دعوی حمایت اسلام سچا اور مطابق واقع تھا اور نہ اس پیش گوئی سے اس اسلام کی تائید تجھے مدنظر تھی جو محمد رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اور مسلمان اس کو اسلام سمجھتے ہیں، بلکہ جس اسلام کا تو مدعی ہے وہ اسلام کفر کے برابر ہے، جس میں خدا کی صفات سے انکار، رسول پر نزول ملائکہ وحی سے انکار، معجزات انبیاء سے انکار، اعتقادات اسلامی سے انکار ہے۔ اسی خانہ ساز اسلام کی تائید اور تصدیق کیلئے تو نے پیشگوئی کی تھی۔ لہذا اس میں تجھے جھوٹا کہنا اسلام کو جھوٹا کہنا نہ ہوا۔ بلکہ اس کفر کو جھوٹا کہنا ہوا جس کو تو اسلام کے نام سے دنیا میں پھیلانا اور ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا چاہتا ہے۔ اس سے تیری تمثیل کا جواب ادا ہوا۔

اب مزید تشریح کیلئے اس کا جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے کہ اگر چوہڑا یا چمار بظاہر اسلام کا نام لے کر عیسائیوں کا یا اور کسی کا مقابلہ کرے اور در حقیقت وہ اس ذریعہ سے اپنے دین لال بیگی کو مدد پہنچانا چاہتا ہو اور اس کا مقصود یہ ہو کہ اسلام کا نام سن کر لوگ میرے دام میں آجائیں گے، تو میں ان کو لال بیگی بناؤں گا۔ تو خدا تعالی جو دل کے بھید جانتا ہے اور الفاظ اور ظاہری بیان پر کسی کا دھوکہ نہیں کھاتا، اس کو اس مقابلہ میں (گو عیسائیوں یا اور مخالفین اسلام سے ہو) ذلیل کرے گا، ہرگز ہرگز فتح یاب نہ کرے گا اور ساتھ ہی اس کے اسکے مقابلہ میں مخالفین اسلام کو بھی ذلیل کریگا، جیسا کہ قادیانی کے مباحثہ میں ہوا۔ قادیانی کو بھی خدا نے ذلیل کیا اور عیسائیوں کو بھی، جن سے اس مباحثہ میں کچھ بن نہ پڑا (ہمارا ریویو مباحثہ دیکھو اور فریقین کی ذلت کا معائنہ ومشاہدہ کرو۔ محمد حسین)

تائید عذر سوم میں جو تاسعاً اس نے اپنے دام سے نکلنے والوں کو دھمکی دی ہے وہ فضول یا تحصیل حاصل ہے جو لوگ اس کے دام میں ایسے پھنس چکے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی دن کو رات کہے تو وہ لوگ ستارے دکھانے کو تیار ہو جاتے ہیں وہ تو اس کے دام سے نکلنے کے نہیں جب تک کہ اس کی پوری کساد بازاری نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ دھوکہ میں آکر اس کے دام میں پھنس گئے تھے، ان میں سے بہت سے نکل گئے اور اب اس کو جھوٹا اور بے حیا کہتے ہیں۔ اور رہے سہے آئندہ وقتاً فوقتاً نکلتے جاویں گے۔ جوں جوں اس کی دھوکہ بازیاں حیلہ سازیاں دیکھیں گے۔ لہذا اس کی یہ دھمکی اس فریق کے حق میں فضول اور لا حاصل ہے اور پہلے فریق کے حق میں تحصیل حاصل۔

اشتہار ایک ہزار مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور رسالہ انوار ۲۱ صفحی کے بعد قادیانی نے تین مزید اشتہار (ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو ہزار کا، ایک تین ہزار کا، ایک چار ہزار کا) شائع کیے ہیں ۔اور رسالہ انوار ۲۱ صفحہ کو بڑھا کر ۵۲ صفحہ میں دوبارہ شائع کیا ۔ان سب اشتہارات ورسالہ مکررہ میں جونئی باتیں اصل مقاصد اشتہار ایک ہزار ورسالہ اول کے متعلق قادیانی نے کہی ہیں، ان کے جوابات ہم ادا کر چکے ہیں ۔ یہاں بعض زائد باتوں کا جواب دیا جاتا ہے اور بعض باتوں کو صرف ناظرین کی توجہ وانصاف کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔وہ باتیں محتاج ومتقاضی جواب نہیں صرف ناظرین کی توجہ چاہتی ہیں۔

از انجملہ یہ کہ اس اشتہار کے صفحہ ۴ میں آپ نے مسٹر آتھم کے اس خط اور عہد (جو قادیانی کے رسالہ حجۃ اردو سے اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ میں بصفحہ ۲۴۴ منقول ہے، کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اگر قادیانی کوئی نشان دکھائے گا تو میں جہاں تک ہو سکے گا اپنی غلطی کی اصلاح کرونگا اور مسلمان ہو جاؤں گا) کو ذکر کر کے اس سے ایک عمدہ نتیجہ نکالا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس خط سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ (عبداللہ آتھم) ہرگز تثلیث اور مسیح کے خون اور کفارہ پر مطمئن نہیں کیونکہ ایسا شخص جو اپنے مسیحی عقائد پر دل سے مطمئن ہو وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہیں لا سکتا کہ بعض نشانوں کے دیکھنے سے ان عقائد کو ترک کر دے گا۔

قادیانی کے اس نتیجہ سے دو نتیجے بطور خاص نکلتے ہیں۔اول یہ کہ قادیانی کو عقائد اسلامی پر اطمینان نہیں ولہذا وہ درحقیقت مسلمان نہیں کیونکہ یہی بات جس سے قادیانی نے آتھم کا عقائد مذہب عیسائی پر بے اطمینان ہونا نکالا ہے قادیانی خود اپنے منہ سے کہہ چکا ہے کہ: اگر عیسائی اس کو بالمقابلہ نشان آسمانی دکھائیں گے تو وہ مذہب اسلام ترک کر کے عیسائی ہو جائے گا۔

اس کا یہ اقرار اسی رسالہ حجۃ سے اسی نمبر ۹ جلد ۱۵۔اشاعۃ السنۃ کے صفحہ ۲۴۳ میں منقول ہے۔لہذا از روئے انصاف قادیانی کے اس اقرار سے بھی وہی نتیجہ نکلنا لازم ہے، جو اس نے آتھم کے عہد واقرار سے نکالا ہے، کہ قادیانی اسلامی عقائد پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ (بقول قادیانی) جو شخص اپنے سچے عقائد پر دل سے مطمئن ہوتا ہے وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہیں لا سکتا کہ میں بعض نشانوں کے دیکھنے سے اپنے ان عقائد کو ترک کر دوں گا

اگر یہ نتیجہ لازمی ہے تو اس سے وہ ہمارا دعوی کہ: قادیانی زندیق، دہریہ ہے اور وہ درحقیقت اسلام بلکہ کسی اور مذہب آسمانی کا قائل و پابند ومصدق نہیں ہے۔اور وہ اسلام کے دعوی اور اس کی زبانی تائید سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف مسلمانوں کو دام میں لانا اوران کا مال لوٹ کر کھانا چاہتا ہے،، ثابت ومدلل ومبرہن ہوا۔

دوسرا نتیجہ اس کے نتیجہ سے یہ نکلتا ہے کہ قادیانی کی پیش گوئی موت آتھم نے آتھم پر کوئی اثر نہیں کیا اور وہ عقائد مذہب عیسائی میں اس کی پیشگوئی سے ڈر کر مذبذب یا متزلزل نہیں ہوا۔ بلکہ وہ پہلے ہی سے ان عقائد میں متزلزل تھا۔ چنانچہ قادیانی نے اس نتیجہ و بیان میں تسلیم کیا ہے اوراس کے سیالکوٹی مریدوں نے بھی اس اشتہار مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ میں جو نورافشان ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء کے مندرجہ نوٹس عیسائیوں کے جواب میں انہوں نے شائع کیا ہے، اس کو تسلیم کیا ہے۔

تیسرا نتیجہ اس نتیجہ سے یہ نکلتا ہے کہ اب جو قادیانی اشتہارات میں یہ کہہ رہا ہے کہ: آتھم میری پیش گوئی سے ڈر کر عیسائی عقائد میں متزلزل ہو گیا ہے۔ اور اگر وہ نہیں ڈرا تو قسم کھا کر کہہ دے کہ میں درحقیقت مسیح کی ابنیت اور الوہیت اور کفارہ پر یقین کامل کے ساتھ اعتقاد رکھتا ہوں اور اس میں کبھی ایک ذرہ متزلزل نہیں ہوا۔ اور اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو مجھے ذلت کے ساتھ ایک سال کے اندر موت آوے،

یہ محض قادیانی کی دھوکہ دہی ہے۔ ورنہ اسے بشہادت اس نتیجہ کے جو اس نے آتھم کے خط اور عہد سے نکالا ہے، خوب یقین ہے کہ آتھم پہلے ہی سے ان عقائد میں متزلزل ہے اوراس پر میری پیشگوئی کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور آتھم کا قسم کھانے پر مستعد نہ ہونا بھی اسی وجہ سے ہے کہ پہلے ہی سے متزلزل ہے اوراس تزلزل کی وجہ سے وہ کبھی قسم نہ کھائے گا۔ خواہ کتنے ہزار کا اشتہار دیا جاوے۔ مگر میرے احمق مرید اس بات کو نہیں سمجھتے اور نہ سمجھیں گے۔ چلو ان کو اسی دام میں لاؤ کہ وہ پیشگوئی کے اثر سے اپنے عقائد میں متزلزل ہو گیا ہے، اسی وجہ سے قسم نہیں کھاتا۔ اوراس پر ہزاروں کے اشتہار جاری کرتے جاؤ۔ دینی تو کوڑی بھی نہیں پڑے گی۔

قادیانی کے دام افتادہ واقعی ایسی عقل کے آدمی ہیں کہ وہ قادیانی کے اس فریب کو نہیں سمجھتے۔ باوجودیکہ اس کی تحریرات واشتہارات میں اس کا اعتراف پڑھ چکے ہیں کہ وہ پہلے ہی سے عقائد عیسائی میں متزلزل تھا۔ پھر اتنا نہیں سوچتے کہ پھراس پیش گوئی کا اس پر اس کا اثر کیا ہوا۔ نہیں ہوا تو پھر کیوں ہزاروں کے اشتہار دے کر اس پر زور دیا جاتا ہے کہ تم قسم کھاؤ کہ میں کبھی تثلیث الوہیت وابنیت کے اعتقاد میں ایک ذرہ متزلزل نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وازانجملہ یہ ہے کہ جو اس اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۱۰ میں بجواب اعتراض: اگر پادری رائٹ کے مر جانے سے ڈاکٹر کلارک ہاویہ میں پڑ گیا ہے تو پھر کیا آپ کے کئی مریدوں کے عیسائی ہو جانے سے آپ ہاویہ میں نہ پڑے۔

مرزا غلام احمد نے کہا ہے کہ: وہ لوگ منافقانہ طور پر سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے تھے ان لوگوں کا بد چلن ہونا معلوم کر کے میں نے انکو اپنے مکان سے نکال دیا اور بیعت کے سلسلہ سے خارج کر دیا تھا۔

پھر کہا کہ قادیان میں آؤ اور اس کا ثبوت لو ..

اور کیسا آسان طریق ثبوت کا بتایا ہے کہ معترض دہلی میں رہتا ہو تو ثبوت لینے قادیان میں آوے۔ پھر آپ اس کے سامنے اپنے مریدوں اور خادموں سے کہلوا دیں گے کہ ہاں واقعی اس کو مکان سے نکالا گیا تھا۔

اے صاحب! اپنے اس ثبوت کی جگہ بذریعہ اشتہار (جو آپ کا رات دن کا شعار اور ہر وقت کا ہتھیار رہے) کیوں شائع نہ کر دیا کہ فلاں فلاں بدچلن ہیں، منافقانہ طور پر بیعت میں داخل ہو گئے تھے۔ اب ہم نے ان کا بدچلن ہونا معلوم کر کے سلسلہ بیعت سے خارج کر دیا ہے جیسا کہ آپ نے اپنے لائق بیٹے کو عاق کرنا، اور عاجزہ اور عمر رسیدہ بیوی کو طلاق دینا صرف اس قدر گناہ کے بدلے کہ وہ آپ کی خیالی زوجہ دختر احمد بیگ کا دوسرے سے نکاح ہو جانے پر راضی ومساعی تھے، بذریعہ اشتہار مشتہر کر دیا تھا۔ اور کئی بار اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا مشتہر کر دیا جو عام رسم شرافت کے خلاف ہے۔

وازانجملہ یہ ہے کہ قادیانی نے اسی اشتہار کے صفحہ ۶ میں کسی کا اعتراض:

آئندہ قسم کھا جانے پر آتھم کی موت کیلئے ایک سال کی میعاد کیا ضرورت تھی؟

نقل کر کے اس کے جواب میں ایک بات یہ کہی ہے کہ یہ میعاد الہام سے مقرر ہو چکی ہے، اس میں چون و چرا کرنا نہائت بے جا اور گستاخی ہے۔ پھر صفحہ ۷ میں دوسری بات یہ کہی ہے کہ اگر آتھم یہ اقرار کر لیں کہ مسیح ابن اللہ انہیں ایک سال تک نہیں بچا سکتا ہے تو ہم اس اقرار کے بعد تین ہی دن منظور کر لیں گے۔ یہ دوسری بات مرزا قادیانی نے اشتہار دو ہزار میں بھی بصفحہ ۴ لکھی ہے۔

ناظرین! یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کی مکذب ہیں۔ پہلی بات میں صاف تصریح ہے کہ یہ تحدید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتعیین الہامی ہے، اس میں تبدیلی ممکن نہیں بلکہ تبدیلی کی درخواست کرنا گستاخی ہے، لہذا وہ دوسری بات کی مکذب ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ ایک سال کی جگہ تین دن مقرر کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور دوسری بات میں مرزا قادیانی نے جو اس تبدیلی کا وعدہ کیا ہے تو اس میں جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا ہے۔ اس میں صاف کہا گیا ہے کہ آتھم کے اقرار مذکور پر اس میعاد یک سال کا تین دن سے بدل جانا ممکن ہے اور اس تبدیلی کیلئے مرزا قادیانی کو اختیار حاصل ہے۔ لہذا وہ پہلی بات کی مکذب ہے اور صاف بتاتی ہے کہ وہ تحدید وتعیین الہامی نہیں ہے۔ الہامی ہوتی تو اس میں تبدیلی ممکن نہ ہوتی۔ اور یہ تعارض وتخالف دونوں باتوں کا اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں الہام کا دخل نہیں ہے۔

پہلی بات کے جواب میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات آپ کی وہ شخص مان لے گا جو آپ کو ملہم اور آپ کی اس تحدید میعاد کو الہامی مان چکا ہو۔ ایسا شخص آپ پر اعتراض ہی کیوں کرے گا؟ اور جو معترض ہو وہ تو آپ کو ملہم اور آپ کی کلام کو الہام نہیں مانتا، بلکہ آپ کو دجال کذاب اور آپ کے الہام کو شیطانی جان کر یہ اعتراض کرتا ہے۔ پھر کیا اس کے جواب میں آپ کا اس بات کو پیش کرنا صحیح ہے؟ ہرگز نہیں، آپ میں کچھ بھی شرم ہوتی تو اس کے جواب میں آپ کی طرف سے یہ بات پیش نہ کی جاتی۔

دوسری بات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ قسم کھانے والے کی تحدید میعاد ایک سال کی حتمی نہیں ہے، اس کا بدل دینا آپ کے اختیار میں ہے۔ اس سے ہم کو حق پیدا ہو گیا ہے کہ جو قسم ہم آپ کی درخواست پر کھانا چاہتے ہیں اس کی میعاد سزا بصورت ناراستی تین دن ہی مقرر کرا دیں۔

وازانجملہ یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۲۱ میں قادیانی نے دعوی: خوف اور ایمان لانے کے وقت کافروں سے دنیوی عذاب ٹل جایا کرتا ہے، پیش کر کے اس کی تمثیل وتائید میں قریب الغرق کشتیوں کے دعا وعاجزی سے بچ جانے اور مکہ کے کافروں سے عذاب جھوٹے وعدہ ایمان پر ٹل جانے کو ذکر کر کے اس پر ہم سے حلفی شہادت کی درخواست کی ہے۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ قریب الغرق کشتی والے کافروں سے غرق ہونے کا عذاب اور مکہ والے کافروں سے قحط کا عذاب بے شک تضرع ووعدہ ایمان سے ٹلایا گیا، مگر یہ عذاب قطعی موعود نہ تھا۔ لہذا ایسے نظائر کو قادیانی کا پیش کرنا مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ اور جو عذاب خدا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے قطعی موعود ہوا ہے اور اس میں ہلاکت کا وعدہ دیا گیا ہے وہ کبھی نہیں ٹلا۔ اس پر ہم قسم کھانے کو حاضر و مستعد ہیں۔ مگر پہلے قادیانی وعدہ کرے کہ درصورت ہماری قسم کے ناراست ہونے کے، جو اثر اس کا ہم پر پڑے گا وہ تین ہی دن میں ظاہر ہوگا جیسا کہ قادیانی نے آتھم سے بھی وہ وعدہ کیا ہے۔ اور قادیانی یہ بھی بتا دے کہ دعا کا اثر کیا ہوگا، اور وعدہ کرے کہ درصورت ظاہر نہ ہونے اس اثر کے وہ ہماری تجویز کردہ سزا کو منظور کرے گا۔ اس منظوری کے بعد ہم اس کیلئے سزا مناسب تجویز کریں گے۔

وازانجملہ یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۱۴۔ ۱۵ میں اور نیز اشتہار چار ہزار کے صفحہ ۱۔ ۲ میں قادیانی نے اپنے مخلص مریدوں کی رائے: ازروئے انصاف قسم کھانا عبداللہ آتھم پر واجب نہیں، کے جواب میں کہا ہے کہ ایام پیشگوئی میں ڈر جانے کا آتھم نے اقرار کیا ہے۔ اس میں اس کو عذر ہے تو صرف یہ ہے کہ وہ ڈر جانا پیشگوئی کے اثر سے نہ تھا، بلکہ تمہارے فرستادہ قاتلوں سے تھا جنہوں نے کئی دفعہ مجھ پر حملہ کیا۔ لہذا اس کا بار ثبوت آتھم پر ہے کہ وہ پیشگوئی سے نہیں ڈرا، بلکہ قاتلوں سے ڈرا ہے۔ جیسے اگر کوئی کسی کے گھر میں مداخلت بے جا کرتا ہوا پکڑا جائے اور وہ اس امر کا اقراری ہو جاوے کہ میں اس گھر میں بلا اجازت داخل ہوا، مگر اس کے ساتھ یہ عذر کرے کہ میں صرف حقّہ پینے کیلئے آگ لینے گیا تھا تو وہ صرف اتنی بات کہہ دینے سے جرم مداخلت سے بری نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس پر اس بات کا بار ثبوت ہے کہ وہ چور نہیں، بدچلن نہیں صرف آگ لینے گیا تھا، نہ کسی اور بدنیت سے۔ اس بات کو کسی جج یا بیرسٹر سے پوچھو گے تو یہی قانونی جواب پاؤ گے۔

ناظرین! یہاں قادیانی نے یہ دھوکہ دیا ہے کہ مسلمان، پھر مہدی موعود، مسیح مسعود، مجدد، محدث وغیرہ کہلا کر اپنے دعوی کے ثبوت کیلئے صرف قانونی شہادت کو پیش کیا اور جج و بیرسٹر کا حوالہ دیا، کسی آیت قرآن یا حدیث یا قول مذہب کو پیش نہ کیا جس سے اس کا دعوی ثابت ہوتا کہ آتھم اس کی پیشگوئی سے ڈر گیا تھا۔ اسلام میں تو بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے، نہ مدعا علیہ پر۔ جو لوگ اس کو مسلمان اور مسیح مہدی سمجھتے ہیں ان پر افسوس ہے کہ وہ اس کی ایسی باتوں پر بھی اس کو شرمندہ نہیں کرتے اور اس کو فریبی جان کر اس سے دست بردار نہیں ہوتے۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ مہدی مسیح ہو کر آیت وحدیث کی بجائے انگریزی قانون پیش کرتا ہے۔ پھر یہ کیوں کر مہدی و مسیح ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا یہ دھوکہ ہے کہ یہ نظیر بھی اس کے دعوی کے مطابق نہیں ہے کیونکہ آتھم کا یہ اقرار و اظہار کہ میں قادیانی کے قاتلوں سے ڈر گیا تھا، اس شخص کے اقرار کی مانند نہیں جس نے کسی کے گھر میں بلا اجازت گھس جانے کا اقرار اور پھر عذر کیا ہو کہ میں تو حقّہ کیلئے آگ لینے گیا تھا۔ یہ شخص اس جرم استغاثہ یعنی بلا اجازت دوسرے گھر میں گھس جانے کا اقراری ہو کر اس جرم کو ایک فعل جائز بناتا ہے اور نیت جائز سے اسکو جرم کی حد سے خارج کرتا ہے۔ اسلئے اس پر اس فعل کے جائز اور نیک نیت ہونے کا ثبوت دینا قانوناً ضروری ہے۔
بخلاف آتھم کہ وہ اپنے فعل (ڈرنے کے اقرار) میں قادیانی کے دعوی خوف کا معترف نہیں ہوا، یعنی ویسے ڈرنے کا اقراری نہیں ہوا جس کو الہام یا پیشگوئی سے تعلق ہو، بلکہ وہ اس سے مغائر بلکہ تبائن خوف یعنی قادیانی کے فرستادہ قاتلوں سے ڈرنے کا اقراری ہوا ہے۔ لہذا اس خوف کے اقرار میں قادیانی کے دعوی خوف کا اقرار پایا نہیں جاتا۔ اور نہ اس دعوی کے خلاف کا بار ثبوت قانوناً آتھم پر ہے۔ ہاں اگر قادیانی، آتھم پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرے اور یہ کہے کہ اس نے مجھے ناحق قاتل اور خونی بنایا ہے تو اس وقت بار ثبوت اس امر کا (کہ جو لوگ آتھم کو مارنے کیلئے کئی دفعہ حملہ آور ہوئے تھے، وہ قادیانی کے فرستادہ تھے) آتھم پر ہوگا۔ قادیانی کے دعوی (کہ آتھم میری پیشگوئی کے غیبی اثر سے ڈرا) کا ثبوت تو قادیانی پر ہے، نہ عبداللہ آتھم پر جس نے قادیانی کے دعوی کے برخلاف اور قسم کے ڈرنے کا اعتراف کیا ہے (نہ عین اس خوف کا جس کا قادیانی کو دعوی ہے یا اس کی جزء یا اس کے ماتحت شاخ کا)۔
ناظرین! آپ جس جج یا بیرسٹر سے پوچھیں گے یہی قانونی جواب پائیں گے اور اس بات پر ایمان لائیں گے کہ اس نظیر کو پیش کرنے میں قادیانی نے دھوکہ دیا ہے اور یہ شخص بڑا ہی دھوکہ باز ہے۔
اس دھوکے کے بعد اشتہار چار ہزار میں قادیانی نے قسم کے متعلق عیسائیوں سے مذہبی بحث کی ہے اس کے متعلق جو مناسب تھا، ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں۔
وازانجملہ یہ کہ اشتہار چار ہزار کے صفحہ ۲ کے حاشیہ دوم کے اخیر سطر میں لکھا ہے کہ ان (آتھم) کے حق میں موت کی پیشگوئی ان کی درخواست پر کی تھی نہ خود بخود، کیونکہ انہوں نے الہامی نشان مانگا تھا۔
اس قول سے قادیانی نے ہمارے اس بیان کی تصدیق کی جو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۶ میں ہو چکی ہے کہ یہ پیشگوئی جو قادیانی نے ایک طالب نشان (آتھم) کو نشان دکھانے کیلئے کی ہے، درحقیقت اس کیلئے نشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتی۔ بے شک آتھم نے قادیانی سے آسمانی نشان اور معجزہ طلب کیا تھا اور اس کے دیکھنے کے بعد ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا وعدہ بھی اس نے کیا تھا، مگر یہ سوال نہ کیا تھا کہ بتاؤ میری موت کب ہوگی۔ بلکہ اس کے برخلاف ایسے نشان کا سوال کیا تھا جس کو وہ زندہ رہ کر دیکھ سکے، اور اس کو دیکھ کر ایمان لاوے۔ ایسے شخص کو یہ کہنا کہ تو ایمان لے آ، ورنہ تو مارا جائے گا، تخویف مجرمانہ ہے۔ طالب نشان کیلئے اسی کی موت نشان ہو تو وہ اس کو کیونکر دیکھ سکتا ہے اور اس کیلئے وہ نشان کیونکر ہوسکتا ہے؟ کیا مرنے کے بعد وہ اس کو دیکھ سکتا ہے اور اس پر ایمان لا سکتا ہے؟

رسالہ انوار کے صفحہ ۵۲ میں تو مرزا قادیانی نے بہت عجیب گل کھلائے ہیں مگر یہاں ان کی صرف چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

ازانجملہ ایک یہ ہے جو اس کے صفحہ ۲۶ کے حاشیہ میں بجواب سوال منشی سعد اللہ (اگر پادری رائٹ کی موت کے سبب ڈاکٹر کلارک ہاویہ میں پڑے تو حکیم نور الدین کے ایک ہی لڑکے کے فوت ہو جانے کے سبب تم اور تمہارے حواری نور الدین ہاویہ میں نہ پڑے؟) کہا ہے کہ مولوی نور الدین کا بچہ نادان شیر خوار تھا، وہ فریق کے لفظ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد حاشیہ در حاشیہ میں کہا ہے کہ اس تحریر کے بعد مجھ (قادیانی) پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ مولوی نور الدین کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے، جو انہیں کا ہے۔ میں نے حکیم صاحب کو کہا کہ خدا نے بعوض (متوفی) محمد احمد آپ کو یہ لڑکا دیا ہے۔ پھر میرے دل میں یہ آیت گذری ما ننسخ من آيةٍ او ننسها نأت بخير منها او مثلها اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا کی طرف سے اس کا (سعدی کا) جواب ہے۔

منشی سعد اللہ سعدی کے سوال کے جواب میں جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔ سعدی نے یہ نہ کہا تھا کہ بچہ بھی فریق میں داخل ہے اور اس کا مرجانا اس کیلئے ہاویہ ہوا ہے۔ انہوں نے تو یہ اعتراض کیا تھا کہ جیسے رائٹ کا مرجانا ڈاکٹر کلارک کیلئے غم والم کے سبب ہاویہ بنایا گیا ہے، ویسا ہی اس بچہ شیر خوار کا مرجانا حکیم نور الدین کے غم والم کا باعث ہوا، اور ان کے ذریعہ سے آپ کے غم والم کا باعث ہوا۔ اور اس سبب سے آپ دونوں کو ہاویہ نصیب ہوا۔ اب بتاؤ اس اعتراض کے جواب میں قادیانی کا یہ کہنا کہ بچہ داخل فریق نہ تھا، دھوکہ اور مغالطہ نہیں تو اور کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازانجملہ یہ ہے جواس رسالہ کے صفحہ ۲۷ کے حاشیہ میں سعداللہ کے اعتراض (اگر مباحثہ کے بعد دو چار پادری بیمار ہو گئے ہیں تو تم بھی تو اکثر بیمار رہتے ہو) کے جواب میں کہا ہے کہ اگر اس عرصہ میں، میں بیمار رہا تو تمام عربی کتابیں کس نے لکھی ہیں؟

ناظرین! کیا یہ امر ممکن بلکہ واقع نہیں ہوا کہ کتاب کوئی لکھے اور نام کسی اور کا ہو؟ قادیانی صاحب کی عربی نویسی تب لائق تسلیم ہے جب وہ کسی مجلس میں مخالفین کے سامنے بیٹھ کر عربی لکھیں۔ اس بات کی طرف انہیں بلایا گیا، تب بھی انہوں نے حوصلہ نہ پایا، جس سے عام یقین ہو گیا ہے کہ وہ عربی ان کی نہیں، پرائی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے رعنا لاہوری اخبار درۃ الاسلام کے نمبر ۲ جلد اول میں یوں رقم طراز ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے الہام شیطانی

پہلے ہم مرزا صاحب کی پیش گوئی (اس رسالہ کے صفحہ میں) متعلق بہ عبداللہ آتھم پر کچھ لکھ چکے جس میں وہ کذاب ثابت ہو چکا ہے۔ چونکہ ہم جھوٹے کو قبر تک پہنچانا چاہتے ہیں اس واسطے ہم اس کے رسالہ عربی کے متعلق بھی کچھ لکھتے ہیں۔ تاکہ خود مرزا صاحب اور ان کے پیرووں کا جو دعوی ہے کہ یہ کتاب ایک معجزہ اور الہامی ہے، اس سے باز آئیں۔ اس پر بھی مرزا صاحب اور ان کے پیرو اگر ایسی خرافات سے باز نہ آئیں اور انہیں ادعاء لایعنی پر قائم رہنا چاہیں تو پھر مرد میدان بن کر آئیں اور ہمارے حکم کی تعمیل کر کے ہماری اس تحریر کو غلط ثابت کر دکھائیں۔ نہیں تو ہم کیا، کل دنیا یہ سمجھے گی کہ مرزا صاحب نے ہمارے راست ہونے پر مہر کر دی۔ اور ہماری کل تحریر کو مان لیا اور اپنے عجز و کم علمی کے مقرّ ہوئے۔ یہ کہنا بھی شائد کارآمد ہوگا کہ اگر مرزا صاحب ہماری تحریر کے موافق لاہور آئے تو اسکے کل اخراجات سفر معہ اس کے دو چار حواریوں کے خرچ کے ہم کفیل ہوں گے اور مکان وغیرہ کی اور ہر ایک طرح کی مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو آسائش دیں گے۔

اب ہم رسالہ عربی کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ جو رسائل عربی کہ مرزا صاحب کے نام سے منسوب کئے جاتے ہیں وہ دراصل مرزا صاحب کے لکھے ہوئے نہیں بلکہ مولوی محمد سعید صاحب طرابلسی کے ہیں (حکیم نورالدین صاحب بھیروی پر بھی اکثروں کا خیال ہے کہ یہ رسالہ ان کی جودت طبع کا نمونہ ہے مگر ہم بوثوق کہتے ہیں کہ حکیم صاحب کا لکھا ہوا نہیں، بلکہ محمد سعید طرابلسی کا لکھا ہوا ہے) اور جس پر مرزا صاحب بڑے غرور سے اترا رہے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ: ابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفت واحمق باور کرد، اس کے حواری اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ مرزا کی تحریر ہے۔اس غیر کی تحریر پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی کسے باشد اسی طرز کی عربی عبارت میں کسی مضمون پر کوئی رسالہ لکھے تو اس کو اس قدر انعام دیا جائے گا ..... ہمیں اس امر سے کوئی بحث نہیں کہ یہ رسالہ محمد سعید صاحب طرابلسی کا یا مولوی حکیم نورالدین صاحب کا لکھا ہوا ہے، یا مرزا صاحب کا۔ چونکہ ہمیں عرصہ سے مرزا صاحب کا مبلغ علم عربی (شائد اب علم لدنی انہیں حاصل ہوا ہو تو وہ علیحدہ بات ہے۔اگر فی الواقعہ مرزا صاحب کو علم لدنی حاصل ہو گیا ہے تو ان پر واجب ہے کہ بہت جلد اس بدظنی کو جو عام لوگوں کو مرزا صاحب پر ہے، دور کریں۔اور ہماری خواہش کے مطابق کاربند ہوں اور لاہور آ کر مجمع عام میں ایک دو ورق عربی عبارت کا لکھ دیں) معلوم ہے۔اس واسطے ہم بڑے دعوے سے یہ رائے پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب عام مجمع میں جس کا انتظام (مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیان کے اخراجات وآسائش وحفظ ادب وغیرہ) بخوبی کیا جائے گا۔ صرف دو ورقہ معمولی تقطیع ۲۰۔۲۶ کی بعبارت عربی (جس کا اردو مضمون اسی وقت مرزا صاحب کے سامنے پیش کیا جائے گا) اپنی خاص دستخطی تحریر فرما دیں۔ پھر اس دو ورقہ کو علمائے ذیل کی خدمت میں پیش کر کے رائے طلب کی جاوے گی کہ آیا مرزا صاحب نے یہ عبارت درست تحریر فرمائی ہے یا غلط (اس کے بعد رعنا صاحب نے علماء کے نام درج اخبار کئے ہیں۔اس کے بعد کہا ہے) ہمیں امید قوی ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کو بھی ایسے فضلاء کے منصف مقرر کرنے میں انکار نہ ہوگا۔ ہمارے خیال مرزا صاحب پر فرض ہے کہ وہ اس بات کو فی الفور منظور کر کے مجمع عام میں صرف دو ورقہ عربی عبارت کا تحریر فرما دیں اور کل پبلک کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنے علم کا جھنڈا لہرا کر دکھلا دیں کہ فی الواقع یہ رسالہ تیرا ہی لکھا ہوا ہے نہ کسی اور کا۔ ہم بڑے دعوی سے یہ تحریر کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کبھی بھی مجمع عام میں تشریف نہیں لائیں گے اور نہ انہیں اس قدر علم عربی میں ملکہ ہی حاصل ہے کہ بلا جھجک مجمع عام میں آسکیں۔اور ان خیالات عامہ کا دفعیہ کر سکیں (بلکہ فارسی زبان میں بھی چنداں لیاقت نہیں رکھتے۔البتہ اردو تحریر کے منشی ہیں نہ کہ عربی فارسی کے عالم)۔مرزا صاحب کا اگر مجمع عام میں تشریف لا کر عام کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچانے کا ارادہ کریں (گو اس بات کی ہمیں کبھی بھی امید نہیں ہوسکتی کہ مرزا صاحب مجمع عام میں تشریف لانے کا وعدہ فرمائیں یا تشریف لائیں کیونکہ ہمیں پہلے کئی دفعہ اس بات کا تجربہ دہلی، لودہانہ، لاہور، سیالکوٹ وغیرہ کے مباحثہ میں ہو چکا ہے جہاں مرزا صاحب بمقابلہ مولانا مخدومنا مولوی ابوسعید محمد حسین محدث بٹالوی کے مجمع عام میں تشریف لانے میں لیت ولعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے اور کبھی بھی مقابلہ میں نہ آئے) تو بایں پتہ (ایم۔ای۔آر۔رعنا معرفت منشی فخرالدین پریس لاہور) اطلاع دیں۔تا کہ تاریخ ومقام مجمع بتراضی طرفین مقرر کر کے اعلان عام جاری کیا جائے۔اور جس پر مرزا صاحب کو اعتماد ہو اس کے پاس مرزا صاحب کے اخراجات سفر کی رقم جمع کرادی جائے تا کہ مرزا صاحب کو اس بات سے اطمینان رہے کہ دین کے ضائع ہونے کے ساتھ (جو کہ پہلے ہی ضائع ہو چکا ہوا ہے) دنیاوی نقصان بھی ان کو نہ ہوگا۔

والسلام علی من اتبع الھدی۔ایم۔ای۔آر۔رعنا۔لاہور

اس تحریر کا قادیانی نے (جہاں تک ہم کو معلوم ہے) اب تک کوئی جواب نہیں دیا اور اس چیلنج (طلب مقابلہ) پر مقابلہ کرنا نہیں چاہا جس سے گویا تسلیم کرلیا کہ واقعی وہ تحریرات عربیہ غیر کی ہیں، یا بمدد غیر لکھی گئی ہیں۔

وازانجملہ یہ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۲۹۔۳۰۔۳۷ میں خاندان صوفیہ وسادات سے مولوی عبد الجبار غزنوی اور صوفی عبدالحق غزنوی کو مخاطب کر کے قادیانی نے کہا ہے کہ

اگر وہ آتھم کو قسم دینے کے بغیر قادیانی کو شکست یافتہ کہیں تو وہ حلال زادہ و نیک ذات نہیں۔حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس راہ کو اختیار نہ کرے۔اگر وہ ولدالحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کیلئے کھڑے ہوں۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ کون اس فیصلہ کے لئے بلاتوقف سعی کرتا ہے ۔اور کون ولدالحرام بننے پر راضی ہے ..

ناظرین! ان الفاظ کی نسبت جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہیں وہ ہم مضمون حرام زادہ میں کہیں گے، اس مقام میں ہم آپ کو صرف اس سوال کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کیا آپ لوگوں کے نزدیک ان الفاظ کے ساتھ قادیانی ایک ادنی درجہ کا مہذب انسان یا مسلمان یا انسان کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔اور کبھی کسی شریف مہذب یا مسلمان یا انسان نے اپنی تجویز یا فیصلہ کی نسبت یہ دعوی کیا ہے کہ جو شخص اس کو نہ مانے وہ ولدالحرام یا حرامزادہ ہے۔اس سوال کا جواب اگر آپ بشق اثبات دیں تو ہم کو کم سے کم ایک شخص کی نشان دہی کریں۔اور اگر جواب بشق نفی دیں تو پھر بتادیں کہ ان الفاظ کے ساتھ قادیانی کو ملہم، ولی، ومسیح، مہدی مان لینا کب زیبا ہے؟ ہمارے اس سوال کے مخاطب خصوصیت کے ساتھ وہ اصحاب اربعہ ہیں جن کے نام پہلے ذکر ہو چکے ہیں (یعنی حافظ یوسف وغیرہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازانجملہ یہ ہے جو صفحہ ۳۸، ۳۹ رسالہ مذکور میں صوفی عبدالحق غزنوی کو مخاطب کر کے مرزا قادیانی نے فرمایا ہے کہ تم اپنے نکاح کو انعام الٰہی کیوں سمجھتے ہو؟ تمہارا بھائی فوت ہو گیا اور اس کی فرسودہ رانڈ تمہارے نکاح میں آئی۔ تمام عمر باکرہ نصیب نہ ہوئی، یہ کیا نعمت ہوئی (جس میں یہ تعریض واشارہ بھی ہے کہ ہمارے پاس نوجوان باکرہ ہے) اور فرمایا ہے کہ اولاد کیلئے دن رات ہمت کرتے رہو، کوئی مردہ لڑکی بھی پیدا ہوئی تو کہنا۔ اور فرمایا کہ مجھ کو یہ بشارت ملی ہے انا نبشّرك بغلام (یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں)۔ جس سے آپ نے جتایا ہے کہ ہماری دن رات کی محنت بار آور ہوگی۔

ناظرین! یہ الفاظ بھی آپ لوگوں کی توجہ کے لائق ہیں۔ کیا ولایت والہام کی علامت یہی ہے کہ باکرہ عورتوں پر فخر کریں؟ ولایت والہام کی علامت یہی ہے تو فحش گو اوباش کیوں بدنام ہیں۔ وہ تو پھر اول درجہ کے ولی وملہم مانے جانے چاہییں۔

یہ امر بھی توجہ کے لائق ہے کہ اس قول میں جو کچھ قادیانی نے کہا ہے اس میں کذب سے بھی کام لیا ہے۔ صوفی عبدالحق کا بھائی عبدالصمد مرحوم، مباہلہ قادیانی (۲۷ مئی ۱۸۹۳ء) سے پہلے فوت ہو چکا تھا۔ اس کا فوت ہونا قادیانی کے مباہلہ کا اثر نہیں ہے۔ اور صوفی عبدالحق کے نکاح میں صرف یہی رانڈ عورت نہیں آئی، وہ اس رانڈ سے پہلے دو باکرہ عورتیں نکاح میں لا چکے ہیں۔ قادیانی کو اس خصوصیت پر فخر تھا تو وہ جاتی رہی۔

ازانجملہ یہ ہے جو اس رسالہ (انوار الاسلام) کے صفحہ ۱۳، ۳۲، ۳۳ میں آپ نے صوفی عبدالحق غزنوی کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تم سے جو ہم نے مباہلہ کیا، تو اس کے بعد چار باتیں ہمارے حق میں ایسی ظاہر ہوئی ہیں جن سے ہماری عزت ثابت ہوتی ہے۔ اور تمہاری ذلت۔ (وہ باتیں یہ ہیں) ۱۔ ہمارے لئے رمضان کے مہینے میں کسوف وخسوف جمع ہوئے۔ ۲۔ ہمارا لڑکا بیمار تھا وہ اچھا ہوا۔ ۳۔ عبداللہ آتھم کے متعلق ہماری پیش گوئی سچی نکلی۔ ۴۔ ہماری عربی کتابوں کا جواب کسی نے نہ لکھا۔ (مولانا بٹالوی کہتے ہیں کہ اس چوتھی بات پر وہ عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی فخر کر چکا ہے اور اس جواب نہ لکھنے کو وہ ان کیلئے ہاویہ قرار دے چکا ہے)

پھر (قادیانی نے) کہا کہ اگر ان باتوں کی نسبت کوئی منصفانہ قسم کھا کر کہہ دے کہ ان باتوں سے ہماری عزت اور تمہاری ذلت نہیں ہوئی تو ہم تم کو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ ہم شیخ محمد حسین بٹالوی کو منصف کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس کے پاس روپیہ جمع کرا دیتے ہیں۔ اس نے قسم کھا کر یہ تقریر کی کہ ان باتوں سے تم کو ذلت نہیں پہنچی، اور پھر اس قسم کے بعد ایک سال کے اندر اس پر کوئی بلا نہ آئی، تو پانچ سو روپیہ تمہارے ملک ہوگا۔ بشرطیکہ وہ ان باتوں کے ساتھ ان چار چار باتوں کو بھی ملا لے جو ہمارے مہدی ہونے کی علامات وقوع میں آئی ہیں۔ اور وہ رسالہ کے اخیر میں بصفحہ ۴۶ لغایت ۴۸ درج ہیں۔

۱۔ علامت ونشان مہدی یہ ہے کہ عام علماء اس کو کافر و دجال کہیں گے۔

۲۔ اس کے وقت میں کسوف وخسوف ماہ رمضان میں جمع ہوں گے۔

۳۔ مہدی کا نصاری سے جھگڑا پڑ جائے گا۔ اس میں شیطان یہ آواز کرے گا کہ نصارے حق پر ہیں۔ مہدی کیلئے آسمان سے آواز آئے گی کہ مہدی کے لوگ حق پر ہیں۔

۴۔ مہدی کے وقت میں بہت سے مسلمان دجال سے مل جائیں گے۔

پھر (قادیانی نے) کہا ہے کہ ان باتوں کے علاوہ وہ اس سے بھی انکار کریں کہ مباہلہ کے بعد ایک سال کے اندر ہم نے عمدہ کتابیں تالیف کی ہیں۔ اور ان کتابوں کے چھپنے کیلئے ہزار ہا روپیہ آیا اور ہزار ہا لوگ ہماری جماعت میں داخل ہوئے۔ پس لازم ہوگا کہ شیخ محمد حسین اپنی قسم کے وقت ان سب باتوں کو جمع کر کے ان سے انکار کریں۔

مرزا قادیانی کو انعامی چیلنج

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! اس قول میں قادیانی نے صوفی عبدالحق غزنوی کو پانچ سو روپیہ انعام کا وعدہ تو دیا مگر اس کو اپنی دانست میں ایسی شرط (قسم خاکسار سے وابستہ اور مشروط کر دیا) جو نہ بحسب خیال قادیانی وقوع میں آوے اور نہ ایک پیسہ قادیانی کی گرہ سے نکلے۔ اس شرط کو اسلئے اس نے ناقابل وقوع سمجھا کہ اس قسم میں بعض ایسے امور سے انکار شامل و داخل کر دیا جن سے نہ تو یہ خاکسار محمد حسین انکار کر سکے اور نہ اس انکار پر قسم کھا سکے۔ مثلاً قادیانی کے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا، یا اس کا اس سال میں کئی کتابیں باعانت غیر تصنیف کرنا، اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپنے کو یا قادیانی کی دیگر ضروریات کیلئے ہزار ہا روپیہ کا اس کے پاس آنا، یا علماء وقت کا اس کو کافر کہنا وغیرہ، جس سے یوں ہی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چہ جائے اس انکار کے ساتھ قسم بھی ہو۔ (مولانا بٹالوی فرماتے ہیں کہ یہاں یہ کہنا قادیانی صاحب شائد بھول گئے تھے کہ ان باتوں کے ساتھ یہ بھی شیخ محمد حسین کہے اور اس پر قسم کھالے کہ اس عرصہ سال تک قادیانی نے کھانا نہیں کھایا، یا پائخانہ نہیں پھرا، سانس نہیں لیا) مگر اے حضرات یہ عاجز و خاکسار اس کے اس مکر و فریب کو بے کار کرنے کیلئے اس درخواست قسم و منصفی کو قبول کرنے کیلئے حاضر و مستعد ہے اور حق کو قادیانی فریب سے ممتاز کرنے کیلئے کہتا ہے کہ منجملہ ان امور کے جن پر آپ میری قسم چاہتے ہیں، جو امور وقوع میں آ چکے ہیں (جیسے آپ کے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا، یا آپ کے پاس ہزار ہا روپیہ کا آنا و علی هذا القیاس) ان امور سے آپ کے بمقابلہ صوفی عبدالحق غزنوی عزت اور صوفی صاحب کی ذلت ثابت نہیں ہوتی۔ اور جو امور آپ کی عزت اور ان کی ذلت کے موجب ہو سکتے ہیں (جیسے آپ کیلئے خسوف و کسوف کا حسب مضمون پیش گوئی واقع ہونا، یا آتھم کے متعلق آپ کی پیش گوئی کا صادق ہونا۔ وعلی ہذا القیاس) ان میں ایک بھی وقوع میں نہیں آیا۔ ان دونوں مضمونوں پر خاکسار قسم کھانے کو حاضر ہے۔ اب تھیلی کا منہ کھولئے اور مبلغات صوفی صاحب کا حق، میرے پاس امانت رکھنے کو ارسال فرمائیے۔

جہاں تک قسم دینے کا آپ کا حق ہے وہاں تک یہ خاکسار قسم کھانے کو حاضر ہے اور جس امر سے انکار کرنے اور اس پر قسم کھانے سے خاکسار کو انکار ہے وہ واقع اور نفس الامر میں لائق انکار و قسم نہیں ہے۔ اس میں آپ کو شک ہو تو کسی منصف کی رائے سے اس کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ واضح رہے کہ خاکسار اسی صورت میں قسم کھانا بشرح بالا منظور کرے گا کہ آپ مجھ پر جھوٹی قسم کھانے کا اثر تین دن کی مدت میں ظاہر کر دیویں۔

☆ ازانجملہ یہ ہے جو آپ نے مہدی ہونے کی علامات چہارگانہ مذکورہ رسالہ انوار بیان کر کے پہلے اپنے مکفرین علماء سے یہ سوال کیا ہے کہ بتلاؤ یہ باتیں پوری ہو گئی ہیں یا نہیں۔ پھر یہ سوال کیا ہے کہ مجھ سے پہلے جن لوگوں نے مہدی ہونے کا دعوی کیا ہے ان کے زمانہ میں یہ چاروں باتیں پائی گئی ہوں تو اس کی نظیر پیش کریں اور اس پر ایک ہزار روپیہ انعام لیں۔ مگر اس انعام کیلئے یہ شرط لگا دی ہے کہ مولوی محمد حسن لودھانوی اس فقیر کی تصدیق کر کے اس پر قسم کھالیں اور درصورت جھوٹی ہونے قسم کے اپنے لئے قہر و عذاب کے نزول کی دعا کریں۔ پھر کہا ہے کہ اس عذاب کیلئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے۔ مولوی محمد حسن قسم کھائیں تو اس کے ثمرات دیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قول میں بھی قادیانی ویسا ہی دھوکہ دیتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے قول میں تجویز کیا مگر اس کو ایسی شروط سے مشروط کر دیا کہ وہ کسی صورت میں وقوع میں نہیں آئیں گے اور نہ ایک کوڑی آپ کی گرہ سے کھلے گی۔ ازانجملہ ایک شرط ایسی نظیروں کا پیش کرنا ہے جو نہ قادیانی کے وقت موجود ہوئے ہیں نہ اس سے پیشتر وقوع میں آئے ہیں۔ اور نہ آئندہ ان کے وقوع کا کسی مسلمان کو یقین ہے۔

دوسری شرط مولوی محمد حسن لدھیانوی کی ایسی غیر واقع وغیر متوقع نظائر کے موجود ہونے پر قسم ہے، جس کے عدم وقوع کے بابت قادیانی کو دو وجہ سے یقین ہے۔

اول۔ یہ ایسی نظیر نہ کہیں موجود ہوئی اور نہ ہوگی۔ لہذا مولوی محمد حسن صاحب کا ان کے وقوع کی نسبت قسم کھانا بھی غیر متوقع الوقوع ہے۔

دوم۔ یہ کہ اگر کسی نے میری طرح ایسی بناوٹی نظیریں بنا کر دکھا بھی دیں، تو بھی مولوی محمد حسن اس کی تصدیق پر قسم نہ کھائیں گے کیونکہ اولاً وہ عقل مند و سمجھ دار ہیں، وہ ایسی بناوٹی نظیروں پر یقین نہ لائیں گے۔ ثانیاً وہ بڑے اہل مروت ہیں۔ وہ دو شخصوں کے مقابلہ میں ایک کی طرف ہو کر دوسرے کو ذلیل کرنا نہیں چاہتے۔

ان وجوہات سے کوئی نظیر پیش نہ ہوگی اور نہ ان کی قسم وقوع میں آئے گی اور نہ مجھے کوڑی دینی پڑے گی اور ہینگ پھٹکری لگائے بغیر میری بات صحیح سمجھی جائے گی کہ میں واقعی مہدی موعود ہوں جس کیلئے یہ چاروں علامات بلا معارضہ پائی جاتی ہیں جس کو میں نے موجود واقع بنا کر دکھایا ہے۔

ازانجملہ ایک حافظ صاحب ہیں، انہوں نے ہم کو انہی دنوں جب خسوف کسوف ہوا تھا، اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ اب تو خدا نے مرزا قادیانی کی تصدیق کیلئے خسوف کسوف کو جمع کیا ہے، اب تو اس کو مہدی موعود مان لو۔

مگر خدا نے اس خاکسار کو کفریات قادیانی کی بیخ کنی اور اس کے مکاید کی پردہ دری کیلئے مامور و موفق کیا ہے۔

لہذا یہ عاجز باوجود عدم تحقق شروط قادیانی اور بلا طلب انعام ایک ہزار روپیہ جو ان شروط کے تحقق پر موقوف ہے اور غیر کے اختیار میں ہے، اس کے دعوی مہدی ہونے کے رد میں اور اسکے سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ مہدی کی جو چار علامتیں (جس عنوان سے اور جس مضمون کی) قادیانی نے بتائی اور اپنے اوپر لگائی ہیں، یہ کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح میں مہدی موعود کیلئے وارد نہیں۔ اور جو علامات مہدی موعود کی حدیثوں میں ہیں (خواہ وہ احادیث صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یا غیر صحیح، مرسل، منقطع) اس قادیانی میں پائی نہیں جاتیں۔ اس پر خاکسار قسم کھانے کو حاضر ہے مگر اسکی شرط وہی ہے کہ جو اثر ناراستی مجھ پر ظاہر ہو وہ تین ہی دن میں ہو اور اس اثر کے ظاہر نہ ہونیکے بعد مجھے قادیانی کے حق میں سزا کا اختیار ملے جو میں چاہوں۔

ازانجملہ یہ ہے جو مرزا قادیانی نے رسالہ انوار کے صفحہ ۴۵ میں اپنی عربی کتابوں کے جواب نہ لکھے جانے کو ایک قسم کی لعنت قرار دے کر کہا ہے کہ درحقیقت یہ لعنت کچھ تھوڑی نہیں، بلکہ ایک ہزار لعنت ہے کہ اگر زنجیروں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر ان کی لمبائی دکھلائی جائے تو ایک بڑا رسہ بنتا ہے جو تمام مکفرین کے گلے میں ڈالنے کیلئے کافی ہوگا اور اس سے اس رسالہ کے صفحہ ۸۔۹،۱۶ میں یہی بات اس نے عیسائیوں کو کہی ہے اور ان کی طرف سے رسالہ کا جواب نہ لکھے جانے کو ہاویہ و لعنت بنا کر ان کے گلے میں ڈالی ہے۔

مگر اے ناظرین! آپ لوگ بخوبی جان چکے ہیں کہ اس قسم کی لعنت قادیانی اور اس کے اتباع کے گلے میں ایسی پڑی ہوئی ہے کہ اس میں آپ اپنی زبان سے تمام جہانوں کے ملعونوں سے سبقت لے گئے ہیں ۔اگر کسی کے کہنے سے دوسرے پر لعنت پڑ جاتی ہے تو قادیانی صاحب اس رسالہ انوار کے صفحہ ۵۰ وغیرہ میں خود مان چکے ہیں کہ اس پر چاروں طرف سے لعنتوں کی بارش ہورہی ہے۔ اور اگر کسی کی بات یا کتاب کا جواب نہ لکھنا لعنت یا ہاویہ ہے تو قادیانی صاحب مدت سے اس میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اشاعۃ السنہ چار سال سے قادیانی کے ردو جواب میں رسائل و مضامین شائع کر رہا ہے اور بعض مضامین کے جواب پر وعدہ انعام صدہا روپیہ دے چکا ہے (دیکھو ج ۱۴۔ اشاعۃ السنہ کا صفحہ ۷۵،۷۷،۸۰ جن میں چار سو روپیہ انعام کا وعدہ کیا ہے اور جلد ۱۵ کا صفحہ ۱۵۸ و غیرہ جن میں چھ سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے) مگر قادیانی نے کسی مضمون کا جواب نہیں دیا۔ لہذا وہ اپنی تجویز سے لعنت کا مستحق و مورد ہو چکا ہے۔ ہاں اشاعۃ السنہ کی طرف سے یہ کسر رہ گئی تھی کہ اس نے جواب نہ لکھنے پر اپنی طرف سے لعنت کا انعام اس کو نہیں دیا۔ سو اب دیا جاتا ہے کہ اگر قادیانی ان مضامین کا جواب نہ دے تو اس پر دس ہزار لعنت ہے۔ یہ انعام خاکسار کی طرف سے ہے۔

یہ صلہ و انعام مضامین سابقہ کے علاوہ اس تازہ مضمون پر بھی ہے جو خدا تعالی کے وعدہ کے نہ ٹلنے اور حضرت یونس کی قوم کے عذاب کے قطعی نہ ہونے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اور اس مضمون کو کمزور و غلط ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر دو ہزار روپیہ انعام کا وعدہ بھی دیا گیا ہے

قادیانی کے جملہ اشتہارات وتحریرات کی زائد باتوں کا جواب پورا ہوا۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ ملخصاً)

اب قادیانی کے قول ہشتم رسالہ انوار صفحہ ۳۰ کا جواب دیا جاتا ہے جس کا عنوان حلال زادہ ہے۔

حلال زادہ

حرام زادہ کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب

سوال: کیا جھوٹ بولنے سے یا کسی مسئلہ میں غلطی یا کوئی گناہ کرنے سے یا کسی کی بات یا شرط نہ ماننے سے انسان حرام زادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے؟

جواب: جب سے مذہب، تہذیب اور انسانیت کا بنیادی پتھر رکھا گیا ہے کسی اہل مذہب یا مہذب انسان کے خواب وخیال میں بھی یہ مسئلہ نہ آیا ہوگا کہ انسان جھوٹ بولنے یا اور گناہ کرنے یا غلطی کا مرتکب ہونے یا کسی کا خلاف کرنے اور اپنے مخالف کی بات یا کوئی شرط (جائز یا ناجائز) کو نہ ماننے سے حرام زادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ہاں بازاری شہدے، یا بے تمیز بچے، آپس میں تخاطب کرتے ہیں تو وہ ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں اور ایک دوسرے کو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہماری بات نہ مانے وہ حرام کا ہے، یا جو ہمارے ساتھ نہ دوڑے یا نہ کھیلے وہ اپنے باپ کا نہیں۔ مگر عاقل انسانوں کے نزدیک یہ لوگ اچھے انسانوں میں شمار نہیں کئے جاتے اور ان کے ایسے اقوال اور افعال بہیمی سیرت کا نتیجہ سمجھے جاتے ہیں، اور وہ لوگ بہائم یا نیم وحشی۔

مدعیان تہذیب سے صرف مرزا غلام احمد قادیانی اب نظر آیا ہے جس نے اپنی الہامی ڈکشنری (لغت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کتاب) سے یہ لغت نکالا اور اسکی دست آویز سے کہا ہے: کہ جو شخص جھوٹ بولے یا غلطی کرے یا اس (قادیانی) کی شرط اور بات کو نہ مانے، وہ حرامی یا حرام زادہ ہے۔

اور اس الہامی لغت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ اس کا تکیہ کلام ہو گیا ہے۔ ہم اس امر کے ثبوت کیلئے اس کی الہامی ڈکشنری سے چند حوالے نقل کرتے ہیں جن سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ نادر لغت آپ ہی کی ایجاد ہے، اور اسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

ا۔ آپ اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۳۹۲ میں فرماتے ہیں: جو شخص متقی اور حلال زادہ ہوتا ہے وہ جرأت کر کے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل الزام نہیں لگاتا۔

اس عبارت کا مفہوم ہم وزن منطوق یہ ہے کہ جو شخص کسی اپنے بھائی پر بے تحقیق الزام لگا دے وہ آپ کی الہامی لغت میں حرام زادہ کہلاتا ہے۔

۲۔ اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ قادیانی نے ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کر کے چھپوائی ہے۔ اس میں گورنمنٹ کو یہ جتایا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے آپ جہاد کو جائز نہیں سمجھتے۔ پھر اپنی اس تقریر کے صفحہ ۳ میں کہا ہے: محسن کی بدخواہی کرنا (انگریزی حکومت سے جہاد کو جائز کہنا) ایک حرامی اور بدکار کا کام ہے

۳۔ آپ فتح اسلام کے بارہ میں مختصر تقریر مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء میں لکھتے ہیں: اگر اب بھی کوئی مخالف مولوی یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کیسوں والہ سکھ ہماری اس فتح نمایاں کا قائل نہ ہو تو اس کیلئے طریق یہ ہے کہ مسٹر عبداللہ (آتھم) صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کھانے پر آمادہ کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو سمجھا جائے گا کہ وہ شریف نہیں۔ اس کی فطرت میں خلل ہے۔ یہ نہائت صفائی کا فیصلہ اور کسی حلال زادہ کا کام نہیں جو بغیر رعائت اس فیصلہ کے ہم کو جھوٹا شکست خوردہ قرار دے۔

۴۔ آپ نے اپنے اشتہار تین ہزار مطبوعہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں منشی سعد اللہ لودہانوی کو (جنہوں نے اس کی شرط مذکور کا خلاف کیا تھا) مخاطب کر کے فرمایا ہے: ہاں اے ہندو زادہ! اب ثابت ہو گیا ہے کہ ضرور تو حلال زادہ ہے، ہماری اس شرط پر کہ کوئی آتھم کو قسم دینے سے پہلے ہماری تکذیب نہ کرے، خوب ہی تو نے عمل کیا

۵۔ آپ اپنے رسالہ انوار کے صفحہ ۲۴ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: اگر کوئی مولویوں میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھے کہ عبداللہ آتھم کا حق کی طرف رجوع کرنا ثابت نہیں تو اگر اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے تو عبداللہ آتھم کو حلف پر آمادہ کرے۔

۶۔اور اس رسالہ کے صفحہ ۲۹ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں: پھر بھی اگر کوئی ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ نہ ہو اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بے شک وہ حلال زادہ نہیں ہوگا۔

۷۔ اور اس رسالہ کے صفحہ ۳۰ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں: جو شخص اس فیصلہ (قسم) کے برخلاف بکواس کرے گا اور ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے، اور حلال زادہ نہیں ہے۔

۸۔ پھر اسی صفحہ میں مرزا قادیانی صاحب فرماتے ہیں: حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔

۹۔اس رسالہ کے صفحہ ۳۱ میں اس شخص کے حق میں جو آپ کے فیصلہ مذکور کو نہ مانے، فرماتے ہیں: یک خطا، دو خطا، سوئم مادر بخطا۔

۱۰۔اسی رسالہ کے صفحہ ۳۷ میں فرماتے ہیں: اگر وہ ولد الحرام نہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس مضمون کو پڑھ کر فیصلہ کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔

۱۱۔پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں: اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں سے کون بلا توقف اس فیصلہ (قسم) کے لئے سعی کرتا ہے، اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔

یہ تازہ الہامی تصنیفات قادیانی کے حوالہ جات ہیں۔ اب ایک دو حوالے پرانی الہامی تصانیف مرزا قادیانی سے نقل کئے جاتے ہیں تا کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ الہام قادیانی کو قدیم سے ہو رہا ہے اور یہ الہامی محاورہ اس کا قدیمی محاورہ ہے۔

۱۲۔رسالہ شحنہ حق مطبوعہ ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۵۰ میں آپ ایک آریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: اگر وہ حلال زادہ ہے تو اب وہ امتحان کیلئے بپابندی شرائط متذکرہ بالا ہمارے ساتھ آویں۔

۱۳۔اور اسی رسالہ شحنہ حق کے صفحہ ۶۰ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں: وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔

اس مضمون کے اور اس الہامی لغت نادر اور محاورہ شریفہ کے متضمن آپ کی الہامی ڈکشنری کے حوالہ جات اور بہت ہیں جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے۔ ان حوالہ جات سیزدہ گانہ سے ناظرین کو ثابت ہوگا کہ قادیانی کی الہامی ڈکشنری میں اس پاکیزہ لغت کے یہ شریفانہ معنے بیان ہوئے ہیں۔ اور قادیانی کا یہ شریفانہ والہامی محاورہ اور تکیہ کلام ہے جس سے وہ ہر شخص کو جو اس کی بات نہ مانے یا شرط کے خلاف کرے یا اس کے نزدیک خطا یا غلطی کرتا ہو، حرامی یا حرام زادہ کہہ دیتا ہے۔

مگر عام اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام اور جملہ اہل تہذیب اور کافّہ انام جو انسان کہلاتے ہیں، قادیانی کی اس ڈکشنری کو مستند نہیں مانتے۔ اور اس لغت اور محاورہ سے وہ اتفاق نہیں رکھتے۔ اور وہ یہ تحقیق و اعتقاد رکھتے اور کہتے ہیں کہ حرام زادہ یا حلال زادہ ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہے۔ جو شخص واقع میں حرام زادہ ہو، وہ نیک عمل کرنے یا اچھی صفت پیدا کرنے سے حلال زادہ نہیں بن جاتا۔ اور جو شخص واقع میں حلال زادہ ہو وہ برا فعل کرنے یا بری خصلت اختیار کرنے سے حرام زادہ نہیں ہو جاتا۔

اور واقعی معیار حلال زادہ ہونے کا وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جو بیٹا اپنے باپ کی منکوحہ (اسلامی طور پر اس کا نکاح ہوا ہو، خواہ عیسائی طور پر یا کسی اور مذہب کے طور پر) یا مملوکہ (وہ خرید سے مملوکہ ہو، یا ہبہ سے، یا اور جائز وجوہ سے) سے پیدا ہو، وہ حلال زادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا جھوٹ بولے، یا اور گناہ شرک کفر وغیرہ کا مرتکب ہو، یا وہ اور کسی اور کا تو درکنار، اپنے باپ ہی کا خلاف کرے، دین و دنیا میں باپ کا مخالف بن جائے، کافر باپ کا بیٹا مسلمان ہو جائے، یا مسلمان کا بیٹا کافر بن جائے، وہ حرام زادہ نہیں کہلاتا۔

ا۔ دیکھو انبیاء میں سے حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ آذر کے (جو بشہادت نص قرآن کافر و بت پرست تھا) مخالف رہے۔ وہ باپ کو کہتے آئے کہ باپ تو میرا پیرو ہو جا، مجھے خدا نے وہ علم دیا ہے جو تجھے نہیں دیا۔ ان کا باپ کہتا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے نفرت کرتا ہے؟ اگر باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کروں گا۔

یا ابت انی قد جائنی من العلم مالم یأتك فا تبعنی اهد ك صراطاً سو یاً ۔ یا ابت لا تعبد الشیطا ن ۔ ان الشیطان کا ن للرحمن عصیاً ۔ یا ابت انی اخاف ان یمسّك عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الرحمن فتكون للشيطان ولیاً ۔ قال اراغب انت عن آلھتی یا ابراھیم ۔ لئن لّم تنتہ لا رجمنّك و ھجر نی ملیاً ۔ (مریم ۔ ع ۳) ۔

اے بابا مجھے خدا کی طرف سے علم پہنچا ہے جو تجھے نہیں پہنچا، پس تو میری تابعداری کر، میں تجھے سیدھی راہ کی ہدایت کروں گا۔ اے میرے بابا تو شیطان کی عبادت نہ کر بے شک شیطان، رحمٰن کا بے فرمان ہے۔ اے میرے بابا مجھے خوف ہے کہ تجھے خدائے رحمان سے کوئی عذاب نہ پہنچ جائے پھر تو بھی شیطان کا قریبی ہو جائے۔ اس نے کہا اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے روگردان ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کروں گا اور مجھ سے دور ہو جا۔

۲۔ حضرت نوح کا بیٹا کافر تھا اور اپنے باپ کا سخت مخالف رہا۔ جب طوفان آیا تو حضرت نوح نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ

و نادی نوح ابنہ و کان فی معزل یا بنی ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین ۔ قال سآوی الی جبل یعصمنی من الماء ۔ رب ان ابنی من اھلی و ان وعدك الحق و انت احکم الحاکمین۔ قال انہ لیس من اھلك ۔ انہ عمل غیر صالح ۔ (ھود ۔ ع ٤) وہ بولا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا۔ پھر حضرت نوح نے خدا کی جناب میں عرض کیا کہ میرا بیٹا میرا اہل ہے (جن کی نجات کا تو نے وعدہ دیا ہے) خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ نہ فرمایا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں، حرامزادہ ہے۔ بلکہ فرمایا وہ تیرا اہل یعنی تابع و پیرو نہیں ہے۔ وہ بدعمل ہے۔

اس سخت مخالفت کے ساتھ بھی حضرت ابراہیم اپنے باپ کے بیٹے کہلائے۔ اور نوح کا بیٹا ان کا بیٹا ۔ اور کوئی ناپاک لفظ و خطاب کا مستحق نہ ہوا۔ جس کا مستحق ان کو قادیانی کا ناپاک محاورہ بناتا ہے۔

۳۔ آنحضرت ﷺ کے جلیل الشان اصحاب جو مولود فی الاسلام نہ تھے۔ ان میں اکثر اپنے والد کے مذہب کے مخالف تھے۔ یہ حضرات مشرف باسلام ہوگئے اور وہ کافر رہے۔

۴۔ پھر مسلمان جماعت صحابہ و تابعین و آئمہ دین صدہا مسائل فروعی میں باہم متخالف رہے مگر کسی نے اس اختلاف و خلاف کے سبب ان پر اس الہامی لقب قادیانی کا اطلاق جائز نہیں رکھا جو قادیانی ان کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تجویز کر رہا ہے۔

۵۔ اپنے خاندان کو قادیانی دیکھ لے۔ اس کے اجداد خصوصاً مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد بحسب ادعا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۳۱ وغیرہ) مسلمانوں کے قاضی وولی متقی تھے مگر اسکا بیٹا اور قادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضی جس کو میں نے بھی دیکھا ہے۔ اور اس کے دیکھنے والے بہت سے لوگ اس وقت زندہ ہیں، عملاً واعتقاداً اپنے ان آباء واجداد کا مخالف تھا۔ وہ صرف حکیمانہ مذہب رکھتا تھا۔ اگر کچھ میلان مذہب کی طرف تھا تو تشیع کی طرف تھا۔ اور اس پیرانہ سالی میں جس میں، میں نے اس کو دیکھا ہے اس کو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ ارکان شرع کا التزام نہ تھا۔ ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کا حال ہم نہیں لکھتے۔ یہ خود قادیانی سے یا اس کے اور دوستوں سے پوچھنا چاہیے۔ پھر کیا اس مخالفت طریق آبائی کے ساتھ مرزا غلام مرتضی ان کا بیٹا تسلیم نہیں کیا جاتا ہے۔ اور اس مکروہ خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

۶۔ اس کے بعد اپنے آپ کو قادیانی دیکھے۔ کیا اس کے آباء واجداد اعلی مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد کا بھی یہی مذہب واعتقاد تھا جو قادیانی نے ظاہر کیا۔ کیا اس کے باپ مرزا غلام مرتضی کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح موعود یہی ہے جو میرے نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔ علی ہذا القیاس۔ قادیانی کے اور کفریات ہیں جن کا اس کے آباء واجداد سے کوئی قائل نہ تھا۔ ومع ہذا قادیانی اپنے باپ کا بیٹا اور حلال زادہ کہلاتا ہے۔ اس کا خلاف اس کے خیال میں کبھی نہیں آتا۔

۷۔ اپنے بعد وہ اپنے بیٹوں کو دیکھے۔ اسکا بیٹا مرزا سلطان احمد اس کا کیسا مخالف ہے، حتی کہ اس مخالفت کے سبب اس نے اس کو عاق بھی کر دیا ہوا ہے۔ اور اس مضمون کا اشتہار دے دیا ہوا ہے۔ ومعہذا وہ اس کو بیٹا اور حلال زادہ ضرور سمجھتا ہے۔ اس لفظ مکروہ کا اس پر اطلاق نہیں کرتا۔

ان تمثیلات ہفتگانہ سے صاف اور یقینی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا ہے وہ کسی اختلاف سے اور کسی گناہ سے اور کسی غلطی سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو جاتا۔ ایسا ہی وہ واقع میں حرامزادہ ہونے کا معیار بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص کسی کی منکوحہ (بشرح مذکور) یا کسی کی مملوکہ (بہ تفصیل مذبور) متولد نہیں ہے وہ حرامزادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا ہی واقعی راست گفتار، نیک کردار و پرہیز گار بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ یا ادعائے مجدد ومحدث اور خدا کا ملہم ومخاطب کہلائے، اور باوجود ختم ہوجانے نبوت کے پیغمبری کا دعوی کرے۔ اور آدم۔عیسی۔احمد وغیرہ نبی (علی نبینا وعلیھم السلام) بن بیٹھے۔ اور چند خران بے تمیز اس کی تصدیق بھی کردیں، تو ان واقعی یا ادعائی کمالات ومحاسن کے ساتھ بھی حرامزادہ کا حرامزادہ ہی رہتا ہے۔ ان عارضی (واقعی ہوں خواہ ادعائی) خوبیوں سے حلال زادہ مجدد محدث نبی ملہم آدم عیسی نہیں بن جاتا۔ سائب نے کہا ہے

بہ نماء بصاحب نظرے گوہر خود را　　　عیسی نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند

ایک اور بزرگ نے کہا ہے

خرے عیسی اگر بمکہ رود　　　چون بیاید ہنوز خر باش

اور وہ سب کادیانی کی ڈکشنری کے مقابلہ میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اگر یہ معنے اس لفظ کے جو کادیانی نے الہامی ڈکشنری سے نکال کر بیان کئے ہیں صحیح مانے جائیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ سب سے پہلے اس الہامی محاورہ کے محل استعمال اور اس پاک لفظ اور مقدس لغت کے مصداق کادیانی صاحب اور اس کے تمام حواری اور پیرو اور اس محاورہ کو صحیح سمجھنے والے اور اس استعمال کادیانی کو پسند کرنے والے ہوں۔ کیونکہ جھوٹ بولنے میں کادیانی اور وہ لوگ مسلم کل ہیں۔ کسی کی بات نہ ماننا یا کسی کا خلاف کرنا ان میں ایسا پایا جاتا ہے جس کا ان کو خود بھی اعتراف ہے۔ اور خاص کر اس کا یہ الہامی محاورہ اور اس معنی سے اس پاکیزہ لفظ کو استعمال کرنا یا اس کے استعمال کو جائز سمجھنا ایک ایسا خلافی فعل ہے جس میں کوئی انسان مہذب اہل مذہب ان کا موافق نہیں ہے۔ پھر وہ اس محاورانہ لغت کی شہادت سے خود اس کے مصداق کیوں نہ ہوں۔

قادیانی کے کذب کی تفصیل

خود قادیانی صاحب، خدا تعالی پر افتراء کرنے میں مسلّم کافہ اہل اسلام ہیں۔ جو قدیم اسلام پر ایمان رکھتے ہیں وہ یقین رکھتے ہیں کہ اس کا یہ دعوی کہ مجھے الہام ہوتا ہے، اور فلاں آیت مجھ پر نازل ہوئی ہے، خدا تعالی پر افتراء ہے۔ اور اس کے یہ دعاوی کہ میں نبی ہوں، میں ہی مسیح موعود ہوں، میں ہی وہ احمد ہوں جس کی شہادت حضرت عیسی نے دی اور اس کی آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت ہوئی ہے وغیرہ، سب کے سب خدا تعالی پر افتراء ہیں۔

ایسے اس کے اور دعاوی درج ذیل ہیں۔ ا۔ لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ ایک تاریکی کا زمانہ مراد ہے۔ ۲۔ اور آنے والے مسیح سے مثیل مسیح اس کی ذات مراد ہے۔ ۳۔ دمشق سے (جہاں مسیح کا نزول ہوگا) موضع قادیان مراد ہے۔ ۴۔ محل نزول مسیح منارہ شرقی سے اس کی مسجد قادیان کا منارہ مراد ہے۔ ۵۔ دجال سے عیسائی پادری مراد ہیں۔ ۶۔ دجال کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ ۷۔ یاجوج ماجوج سے انگریز و روس مراد ہیں۔ ۸۔ قیامت سے پہلے اونٹوں کے بے کار ہونے سے ریل جاری ہونے کے سبب بار برداری میں ان کا کام نہ آنا مراد ہے۔ ۹۔ قیامت کے دن صحیفوں کے کھلنے سے اس وقت چٹھی رسانوں کا چٹھیات اور تار خبریں بانٹے پھرنا مراد ہے۔ ۱۰۔ اس دن روحوں کو جسموں کے ساتھ ملائے جانے سے اس وقت کی کمیٹیاں مراد ہیں۔ ۱۱۔ اس دن پہاڑوں کے چلائے جانے اور ۱۲۔ دریاؤں کے جاری ہونے سے اس وقت انگریزوں کا پہاڑوں کو کاٹ کر سڑکیں نکالنا اور دریاؤں سے نہریں نکالنا۔ وغیرہ مراد ہے (جو اس کے رسائل ازالہ اوہام، توضیح مرام، فتح اسلام، شہادۃ القرآن وغیرہ میں بیان ہوئے ہیں) ان کو تمام اہل اسلام خدا اور رسول پر افتراء جانتے ہیں۔

لوگوں پر افتراء کرنا اور عام جھوٹ بولنا بھی مرزا قادیانی کا عام اہل اسلام میں مسلّم ہے اور اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳، ۱۴، ۱۵ شاہد ہے جس کے دیکھنے کے بعد کسی کو اعتراض وشک پیدا نہیں ہوتا۔ حتی کہ قادیانی کو بھی اس میں چون وچرا کرنے کی جگہ نہیں اور اسی وجہ سے وہ ان کے ردّ وجواب سے ساکت ہو رہا ہے۔

کیا یہ اس کا جھوٹ نہیں ہے جو اس نے اپنے ازالہ اوہام کے صفحہ اخیر میں بولا ہے کہ ابوسعید محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر نے لودہانہ سے حکماً نکلوایا۔ بلکہ ڈپٹی دلاور علی کی حفاظت میں ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیا؟

کیا یہ اس کا جھوٹ نہیں جو رسالہ اظہار میں بولا ہے کہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے مباحثہ امرتسر میں عیسائیوں کو مدد دی؟

کیا یہ اس کا جھوٹ نہیں جو اسی رسالہ میں بولا کہ عرب وشام کے مستند علماء اس کے ساتھ ہو گئے؟

کیا اسی رسالہ میں اس کا یہ جھوٹ نہیں ہے کہ جن لوگوں نے اس پر فتوی کفر لگایا تھا ان میں سے اکثر نے رجوع کر لیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس کا یہ جھوٹ نہیں جو کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۴ میں بولا اور خاکسار کے حق میں چالیس روز کا میعادی منذر الہام شائع کیا؟

اگر ان جھوٹوں میں سے کوئی جھوٹ صحیح ہوسکتا تھا تو کیوں ہمارے ان الزاموں کے جواب میں اس نے سکوت اختیار کیا؟

الزام اول کے ثبوت میں جو ہم نے ڈپٹی کمشنر لودہانہ کی چھٹی اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۳ میں مشتہر کی، اس کا جواب کیوں نہ دیا؟

الزام نمبر ۲ کے ثبوت میں جو ہم نے اس کا یہ محاورہ اور شریفانہ اصول پیش کر کے اس کو ملزم کیا تھا، اس کا جواب کیوں نہ دیا؟

الزام نمبر ۳ کے ثبوت میں جو ہم نے قادیانی کے سفر حج کا خرچ اپنے ذمہ لے کر حرمین میں اس کو لے جا کر اسکے عقائد ومقالات کا فیصلہ کرانا چاہا تھا، اسکو کیوں قبول نہ کیا؟

الزام نمبر ۴ کے ثبوت میں جس فہرست اہل رجوع کا ہم نے مطالبہ کیا تھا، اس کو کیوں پیش نہ کیا؟

الزام نمبر ۵ کی تائید میں جو ہم نے اپنی ترقی دنیوی کا حال کہا تھا، کیوں اس نے جواب نہ دیا؟

اس کے اتباع کا خدا ورسول پر افتراء کرنا اور عام جھوٹ بولنا بھی اس تفصیل سے ثابت ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ان سب افتراؤں کا افتراء ہونا دلائل سے ثابت و مدلل دیکھ کر ان کو قبول کرتے ہیں۔ اور عام لوگوں میں ان کو رواج دیتے ہیں۔ اور بحکم اس قاعدہ مسلّمہ کہ جھوٹ کا رواج دینے والہ بھی جھوٹا ہے، وہ سب جھوٹے ہیں۔

علاوہ براں قادیانی اکابر خلفاء اور اخص حواریوں کے جھوٹ بھی اشاعۃ السنہ میں ثابت ہو چکے ہیں۔ حکیم نورالدین بھیروی نے مباحثہ لاہور سے جان چھوڑانے کیلئے جھوٹ کہا کہ ہم کو لودہانہ میں ایک شب کیلئے جا کر وہاں سے جموں چلا جانا ضروری ہے ورنہ مسلمانوں کا حرج عظیم ہوگا۔ جس کے بعد آپ لودہانہ چلے گئے۔ وہاں پانچ روز قیام کیا۔ جو اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۱۳ میں ثابت کیا گیا ہے (خود مرزائیوں کو بھی اس کا اقرار ہے، دیکھو تاریخ احمدیت جلد ۴ ص ۱۳۱ میں لکھا ہے کہ ۱۳۔ اپریل کو نورالدین صبح چار بجے سے شام چار بجے تک نزیل لاہور رہ کر رات کی گاڑی سے لدھیانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے جہاں ۱۸۔اپریل تک قیام فرمایا، پھر ۱۹۔اپریل کو لاہور آئے اور لاہور سے جموں پہنچ گئے۔ بہا) اور منشی محمد احسن امروہی نے واقعہ مباحثہ بٹالہ کی نسبت تین جھوٹ بولے۔

۱۔آپ (خاکسار محمد حسین کو لکھتے ہیں) بلا اجازت لاہور چلے گئے۔

۲۔جس پر میر ممتاز علی منصف نے کہا کہ ہم کو اب منہ دکھانے کی جگہ نہیں رہی۔

۳۔آپ مباحثہ شروع کر کے چلے گئے۔

ہم نے یہ تینوں جھوٹ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ ج ۱۴ بصفحہ نمبر ۴۰۹ ثابت کئے ہیں۔

اور ایڈیٹر رسالہ الحق نے کئی جھوٹ بولے۔ مثلاً اس کا کہنا کہ: ۱۔مسٹر ویب صاحب کو قادیانی کی بدولت اسلام نصیب ہوا ہے۔ ۲۔قادیانی کے مخالفین ذلت و مسکنت میں مبتلا ہیں۔ ۳۔مدراس کے یوروشئین نومسلم جماعت کی طرف سے مسٹر حامد سنو وغیرہ کا ڈیپوٹیشن قادیانی کے پاس آنے والہ ہے۔

ہم نے نمبر اول و دوم جھوٹ، اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ میں ثابت کئے ہیں۔ اور نمبر تین کا ثبوت بعد یوں ہوا کہ مسٹر حامد سنو کئی مہینے لاہور میں رہے اور انجمن حمایت اسلام کے مدرس رہے۔ اور، باوجودیکہ حواریان قادیانی نے ان کو قادیان پہنچنے کی بہت ترغیب دلائی، وہ قادیان کی طرف منہ کر کے تھوکتے بھی نہیں تھے۔

اور حامد سیالکوٹی کے کئی جھوٹ (جن میں بعض خاکسار کے حق میں افتراء ہیں، بعض مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودہانہ وغیرہ مسلمانوں پر افتراء ہیں) اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ میں ثابت کئے جا چکے ہیں۔

عام اہل اسلام سے اس گروہ کے پیروان کی مخالفت عیاں ہے محتاج بیان نہیں۔ قادیانی کے عقائد (کہ ازانجملہ مشتے نمونہ ازخروارے بیان ہو چکے ہیں) ایسے عقائد ہیں جن میں وہ کافّہ اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور خاص کر اس مقولہ یا محاورہ الہامیہ میں کہ: جو شخص جھوٹ بولے، یا غلطی کرے۔ یا قادیانی کی بات یا شرط نہ مانے وہ حلال زادہ نہیں،۔ تو سارے جہان کے مخالف ہیں۔

پھر اس مخالفت عام اہل اسلام اور اس کذب وافتراء کے ساتھ یہ حضرت اس پاک خطاب سے مخاطب اور اس مقدس لفظ کے مورد نہ ہوں۔ اور برخلاف اس کے، سب کے سب حلال زادے کہلائیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اہل اسلام صرف قادیانی کے خیالی جھوٹ بولنے میں یا کسی مسئلہ میں غلطی کرنے سے یا قادیانی کا کسی بات یا شرط میں خلاف کرنے سے حرام زادے متصور ہوں۔اس کی کوئی وجہ وجیہ ہے تو قادیانی صاحب بیان فرمادیں۔اوراس الہامی ڈکشنری کی شرح تصنیف کریں جس میں اس وجہ کی تفصیل ودلیل ہو۔

اوراگر قادیانی کوئی دلیل فارق (جو قادیانی اوراس کے اتباع کو باوجود جھوٹ بولنےاور تمام جہان کا خلاف کرنے کے حلال زادہ قرار دے،اور تمام مسلمانوں کو کسی غلطی یا جھوٹ یا خلاف قادیانی کے سبب حرامزادہ بنادے)بیان نہ کریں گےتو عام مسلمان یہ سمجھ جائیں گے کہ آپ کا یہ محاورہ الہامی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔اورآپ باوصف دعوی نبوت والہام ومجددیت ومسیحائیت عام بازاریوں کی طرح لوگوں کو گالیاں دیتے ہیں۔اوراس وجہ سے آپ نبی،مجدد،محدث تو کجا مسلمان یا مہذب انسان بھی نہیں ہوسکتے۔ بلکہ بہائم سیرت ،وحشی صفت ہیں جو جوش کے وقت اپنے اختیار میں نہیں رہتے۔اس صورت میں ان کی طرف سے یہ شعر صائب کا آپ کی خدمت میں پیش ہوتا ہےاوراسی پر یہ مضمون ختم ہوتا ہے

دہن خوش بدشنام میا لا صائب۔ لیکن زرقلب بہرکس کہ دہی بازآید

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔جلد۱۶۔ص۱۶۷تا۱۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان محمد کی موت وحیات

مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی نامی ایک خاتون سے اپنے نکاح کی پیش گوئی فرمائی لیکن اس خاتون کا نکاح سلطان محمد نامی ایک شخص سے ہونے لگا تو آپ نے پیشگوئی فرمائی کہ سلطان محمد عرصہ نکاح سے ڈھائی سال کے اندر مرجائے گا۔سلطان محمد کا محمدی سے نکاح ہوگیا اور اللہ نے اس کی زندگی بھی دراز فرمادی تو مرزا صاحب نے تاویلات وعذرات کا پٹارہ کھول لیا۔اس پر شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے ،فرضی زوجہ قادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات پر قادیانی کی راست بیانی، کے عنوان سے ایک بسیط مقالہ تحریر فرمایا جسے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔مولانا لکھتے ہیں:

مرزا سلطان محمد ہم سے آشفتہ نہ ہوں اور یہ اعتراض نہ کریں کہ کیوں ہماری منکوحہ (محمدی بیگم بنت احمد بیگ ہوشیار پوری) کو قادیانی کی زوجہ بنایا اور قادیانی کو اس کا شوہر اوّل ٹھہرا کر ہم کو شوہر ثانی قرار دیا۔(مولانا بٹالویؒ کہتے ہیں کہ) یہ جرأت ہم نے نہیں کی، یہ گستاخی قادیانی ہی سے ہوئی ہے ہم تو صرف ناقل ہیں نقل کفر،کفر نباشد آپ نے بھی سنا ہوگا۔ہاں آپ یہ سوال کرسکتے ہیں کہ قادیانی نے ہماری منکوحہ (محمدی بیگم) کو اپنی زوجہ کب اور کہاں بنایا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دو دفعہ اس نے یہ جرأت کی ہے۔پہلی مرتبہ ۱۸۸۸ء میں بضمن اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور دوسری مرتبہ ۱۸۹۱ء میں بضمن فیصلہ آسمانی

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں قادیانی نے آپ کی اہلیہ کی نسبت یہ الہام گھڑ کر شائع کیا تھا فسیکفیکھم اللہ و یردّھا الیك جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تجھ سے ٹھٹھا کرنے والوں کو خود سنبھال لے گا اور اس عورت کو تیری طرف پھرلاوے گا،واپس لائے گا۔عربی کے لفظ ردّ یا اس کے ترجمہ پھر لانے، یا واپس لانے ، کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ ایک چیز پہلے کسی کے پاس ہو، پھر جدا ہونے کے بعد اس کے پاس آجاوے۔عربی کے الفاظ قرآن میں ایسے بہت ہیں جن کے یہی معنی ہیں آیات لرادّك الی معاد ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا رادوه اليك ۔ فرددناه الى امّه کے معنی کسی سے پوچھیں یا مترجم قرآن میں ان کے معنی دیکھ لیں ۔اردو میں اس مضمون کا یہ شعر پڑھو

جا کے گلزار سے صیاد پھر آیا الٹا　　　کیا نصیبا ہے تیرا بلبل شیدا الٹا

جس سے یہی معنی سمجھ میں آتے ہیں کہ صیاد پہلے اس باغ میں تھا جس میں وہ پھر آیا۔

فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر کے حاشیہ میں مرزا قادیانی نے آپ کی زوجہ عفیفہ کی نسبت یہ الہام گھڑا اور شائع کیا ہے ۔ يسئلو نك احقّ هو۔ قل اى و ربّى انّه لحقّ وما انتم بمعجز ين۔ زوّجنا كها لا مبدّ ل لكلما تى جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ نکاح یا پیشگوئی متعلق نکاح حق ہے؟ تو کہہ دے بخدا وہ حق ہے، اورتم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ہم نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔ خدا کی بات کوئی بدلنے والا نہیں۔

اس میں قادیانی ے صاف تصریح سے کہد یا کہ اس عورت سے اللہ تعالی نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے۔ یہ وہ کلمہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالی نے ام المؤمنین حضرت زینبؓ کا نکاح آنحضرتﷺ سے کر دیا تھا اور قرآن میں اس کو نقل فرمایا۔لہذا پھر آنحضرتﷺ نے اپنا نکاح حضرت زینبؓ سے خود نہیں پڑھا، بلکہ خدا کے پڑھے ہوئے نکاح کو کافی سمجھا۔ پس اگر بحسب ادعاء قادیانی، آپ کی زوجہ سے خدا تعالی نے اس کا نکاح کر دیا ہوا ہے تو پھر اس کے خیال میں آپ کی منکوحہ کے زوجہ قادیانی ہونے میں کیا کسر رہی؟ کیا خدا تعالی کا پڑھا ہوا نکاح، ملاّ وقاضی کے پڑھے ہوئے نکاح سے کچھ کم ہے؟ ہرگز نہیں۔

ہم نے قادیانی کے اسی قول وادعاء کی نظر سے اس محمدی بیگم کا پہلا شوہر قادیانی کو اور دوسرا آپ (یعنی سلطان محمد) کو کہا ہے۔اس پر آپ کو آشفتگی ہو تو آپ قادیانی پر مؤاخذہ کریں کہ وہ کیوں آپ کی زوجہ کو اپنی زوجہ قرار دیتا ہے، خاکسار کو ناقل سمجھ کر معاف رکھیں۔

قادیانی کے اتباع کو اگر یہ جوش آوے کہ ایک عورت فراش غیر کو مرزا صاحب کی زوجہ بنا کر اس کیلئے شوہر ثانی کیوں تجویز کیا؟ تو وہ بھی انہی حضرت (قادیانی) سے کہیں کہ اپنے ان الہامات میں اس عورت کو (جو فراش غیر ہے) کیوں اپنی زوجہ بنایا،؟ اوران لوگوں سے ہم کو شرمندہ کرایا جو ہمیں کہتے ہیں کہ تمہارے مسیح کی زوجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے شوہر کے گھر میں بس رہی ہے۔

اس بیان کے بعد شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں:

مرزا سلطان محمد بیگ (ساکن پٹی علاقہ قصور، پنجاب) کی نسبت قادیانی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر وہ محمدی بیگم کو اپنے نکاح میں لائے گا تو تاریخ نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں وہ فوت ہو جائے گا۔ اور اسکے مرنے کے بعد خدا اس خاتون کو میری طرف واپس لائے گا۔ پیشگوئی کی اصل عبارت اس کے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کی جاتی ہے:

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا قدرت حق کا عجب ایک تماشہ ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

(اس کے بعد قادیانی نے شروع اشتہار سے صفحہ ۳ تک اخبار نور افشان پر لے دے کی جس میں اس پیش گوئی کو شہوت پرستی قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد صفحہ ۳ میں کہا ہے)

اب یہ جاننا چاہیے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشان میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت دراز سے بعض سرگردہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے، اور اب بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرتسر میں ان کی طرف سے اشتہار چھپا تھا، یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں بھی مندرج ہے۔ ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا باعث شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمان بردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور ہر باب میں اس کے مدار المہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کیلئے ہو رہے ہیں۔ تبھی تو نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی شہرت دیدی۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا۔ آفرین بریں عقل و دانش۔ ماموں ہونے کا خوب حق ادا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماموں ہوں تو ایسے ہی ہوں۔غرض یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعوی الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے، اور مجھ سے کوئی نشانی آسمانی مانگتے تھے، تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کیلئے دعا بھی کی گئی تھی۔سووہ دعا قبول ہو کر خدا تعالی نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کیلئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔غلام حسین عرصہ ۲۵ سال سے کہیں چلا گیا اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے، نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام سرکاری کاغذات میں درج کرادی گئی تھی۔اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے، نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ قیمت کی ہے، اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں۔چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔چونکہ وہ ہبہ نامہ بغیر ہماری رضامندی کے بے کار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمام تر عجز وانکسار ہماری طرف رجوع کیا، تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب باری میں استخارہ کر لینا چاہیے۔سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا، جس کو خدا تعالی نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا۔اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہائت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی پڑے گی۔اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے یہ مقرر کیا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی، ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بناویگا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے كذبوا بآياتنا وكانوا بها يستهزئون ۔ فسيكفيكهم الله و يردها اليك لا تبديل لكلمات الله ۔ انّ الله فعّال لّما يريد ۔ انت معي وانا معك ۔ عسى ان يبعثك ربّك مقاماً محموداً ۔یعنی انہوں نے ہمارے نشان کو جھٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔ یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں، اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر خدا تعالی کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔،

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ اس کے بعد قادیانی نے اخبار نور افشاں کے اس اعتراض کا کہ: اگر یہ الہام خدا کی طرف سے تھا تو اس کو پوشیدہ کیوں رکھا۔ اپنے خطوں میں اس کو پوشیدہ رکھنے کی تاکید کیوں کی،۔ ایسا واہی جواب دیا ہے جو عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اخیر میں کہا ہے کہ) یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی تھی جب کہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی یعنی آٹھ یا نو برس کی تھی۔ تو اس پر نفسانی افتراء کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) از آنجا کہ پیش گوئی یا الہام صرف شیطانی القاء تھا اور اس وجہ سے قادیانی اس پیشگوئی کے مضمون اور وعدہ پر دل سے مطمئن نہ تھا اور خوب جانتا تھا کہ میں نے ایک شکار کیلئے جال پھیلایا ہے، جو ہاتھ پاؤں مارنے کے بغیر دام میں آنا نہایت مشکل ہے، لہذا اس نے اس وعدہ پر صبر و سکوت اختیار نہ کیا۔ بلکہ بے قرار ہو کر ناجائز وسائل و تدبیروں کے درپئے ہو گیا۔ پس پہلے تو اس نے مرزا احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگ (اپنی فرضی زوجہ کے والد) کو ڈرانا اور پھسلانا شروع کیا۔ اور کئی خط متضمن ترغیب وترہیب کے ذریعہ سے اس کو دام میں لانا چاہا۔ اور جب وہ قابو میں نہ آیا تو پھر اس کی ہمشیرہ کو جو قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی خوش دامن تھی ، ڈرانا اور پھسلانا چاہا اور اس کے نام ایک خط رجسٹری شدہ متضمن ترغیب وترہیب روانہ کیا۔ وہ عورت بھی جوان مرد نکلی ، تو پھر اس کے شوہر کے نام اسی مضمون کا خط لکھا جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں پہلے خطوں کی بھی تصدیق پائی جاتی ہے۔ لکھا ہے

مشفقی مرزا علی شیر بیگ سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا۔ اور میں آپ کو ایک غریب مزاج اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو میں آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گذرے گا ، مگر میں محض للّٰہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہورہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والہ ہے۔ اور آپکے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا ، دین اسلام کے سخت دشمن ہیں ۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ، ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ اور رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا چاہیے ، ذلیل کیا چاہیے ، روسیاہ کیا چاہیے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالی کا کام ہے۔ اگر میں اسکا ہوں تو ضرور مجھے بچائے گا۔ اگر آپکے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کرکے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑہ یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو ایک ہاں سے ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب یک سو ہوگئے۔ یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض ، کہیں جائے ، مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی لینی چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور میری وارث ہو ، وہی میرے خون کے پیاسے رہے ، میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو ۔ خدا تعالی بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھا کہ پرانا رشتہ مت توڑو، خدا سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آ کر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں مانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کی خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا، مگر کوئی جواب نہ دیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اس کیلئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا، کہیں مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپکی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں، اور خوار ہوں مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہٰذا میں نے آپکی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ لیں تو پھر جیسا کہ آپ کا خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپکی لڑکی کو نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب محمدی (بیگم) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دیدے گا۔ اور اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لا وارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے۔ اور یہ ارادہ اس کا بند کرو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کروں گا۔ اور میرا مال اس کا مال ہوگا۔ لہٰذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھالیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آ جائیں۔ اور گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے رشتہ ناتے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

الراقم۔ خاکسار غلام احمد۔ لودیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۰ء۔

جب مرزا علی شیر بیگ بھی قابو میں نہ آئے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پہلی بیوی اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کو (جو مرزا احمد بیگ کے خیر خواہ وصلاح کار تھے) گھورنا اور ڈرانا شروع کیا۔ عاجز اور ضعیف العمر بیوی کو طلاق دینے کا ڈر سنایا اور بچوں کو عاق اور لاوارث کر دینے کا۔ اور ادھر فریق ثانی ناکح اور اس کے وارثوں کو دھمکانا اور ڈرانا شروع کیا۔ مرزا سلطان محمد بیگ کو یہ لکھا کہ تم اس تعلق کو قطع کر دو، تمہارا نکاح دوسری جگہ کرا دیا جاوے گا۔ تمہاری جوانی پر مجھے رحم آتا ہے تم اس ارادہ سے باز آؤ۔ اور اس کے وارثوں کو متعدد خطوں کے ذریعہ ڈرایا اور دھمکایا۔ مگر وہ لوگ بھی اپنے خیال پر قائم و مستحکم رہے۔ ان کے نام کے خطوط کو اس مقام میں نقل کرنے کی ہم گنجائش نہیں دیکھتے اور بجائے اس کے قادیانی کے اعتراف واقرار تخویف (ڈرانے) وخطوط نویسی کو نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ آپ اپنے اشتہار چار ہزار کے نوٹ صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں:

احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے، ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا، کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا۔ بلکہ وہ سب گستاخی واستہزاء میں شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تھا کہ پیش گوئی کو سن کر پھر ناطہ کرنے پر راضی ہوئے۔

مگر چونکہ وہ الہام محض کذب تھا (اگر اس میں صدق کا دخل ہوتا تو قادیانی اس کو سچ بنانے کیلئے بیوی کو طلاق دینے اور بیٹوں کو عاق کرنے اور بہو کو بیٹے سے طلاق دلوانے جیسے مکروہات کا مرتکب نہ ہوتا) لہذا اس کا کوئی ناجائز حیلہ کارگر نہ ہوا۔ اور سات تاریخ اپریل ۱۸۹۲ء کو قادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح ثانی مرزا سلطان محمد سے ہو گیا۔

اس نکاح سے چار مہینے کے بعد مرزا احمد بیگ نے حسب مقتضائے قضاوقدر وتقاضاء عمر رحلت کی تو قادیانی نے متعدد تحریرات میں دعوی کیا کہ اسکی موت میری پیش گوئی کا اثر ہے اور آئندہ سلطان محمد کیلئے بھی موت تیار ہے۔

ہر چند ہم نے قادیانی کی ان باتوں کا دندان شکن جواب دے دیا اور اس پر پچاسی سوالات جرح کر کے اس کو مجروح و نیم بسمل بلکہ مردہ کر دیا۔ ان سوالات میں ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ ایسی پیش گوئیاں نجومی و جفری، جوتشی بھی کیا کرتے ہیں جو بعض اوقات سچی نکلتی ہیں۔ یہ پیش گوئی الہامی نہیں ہو سکتی۔ جواب میں مرزا قادیانی سے بجز سکوت کچھ بن نہ پڑا (جرح اور جواب جرح، تحریک ختم نبوت کی چوتھی جلد میں نقل ہو چکی ہے۔ بہاء)۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑے عرصہ بعد پھر سرک پڑا اور مرزا احمد بیگ کی موت کو اپنے الہام کا نتیجہ قرار دے کر اس سے مرزا سلطان محمد اوران کے بہی خواہان اہل اسلام کو ڈرانے لگ گیا چنانچہ رسالہ شہادۃ القرآن مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ نمبر ۸۰ میں اس نے کہا ہے:

پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں۔ جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں، ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو، خدا تعالی اس کی خاطر سے اسکے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو، بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے، بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر وہ دختر کلاں تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ ہمیشہ آخر کار جھوٹوں کا منہ کالا کرتا ہے (گوایک وقت تک ان کے چہرہ پر حمرۃ الخجل ،ندامت کی سرخی ،رہے) لہذا سات اپریل ۱۸۹۴ء سے اڑھائی سال کی مدت گذر گئی ،مرزا سلطان محمد زندہ صحیح وسالم خوش وخرم رہا۔اور اس نکاح سے ان کو خدا نے ولد صالح بھی عطا کیا جس سے قادیانی کی دروغگوئی اور ذلت اور رسوائی اسلامی دنیا پر ظاہر ہوئی اور اسکی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔مگر وہ اس ذلت اور رسوائی کو بھی شیر مادر کی طرح نوش فرما کر ہضم کر گیا۔اور اس نو جوان کی عدم وفات پر اس نے ایسی راست بیانی کی جس نے جہان کے بے شرموں اور جھوٹوں کو مات کر دیا۔ ۶۔اکتوبر ۱۸۹۵ء کو اس نے عنوان ذیل کی ایک تحریر شائع کی۔

مرزا احمد بیگ اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی ،اسکی حقیقت

اس تحریر میں چونکہ قادیانی نے حسب عادت قدیم تطویل بلا طائل کی ہے اور پورے آٹھ صفحہ میں بیہودہ سرائی کی ہے لہذا ہم اس کی پوری عبارت کے نقل کرنے کی اس مقام میں گنجائش نہیں پاتے۔صرف اس کا خلاصہ مطلب ذیل میں نقل کرتے ہیں۔کہتے ہیں:

۱۔اس پیش گوئی کے دو حصے ہیں۔پہلا اور بڑا امر مرزا احمد بیگ کی وفات تھی۔دوسرا حصہ اس کے داماد مرزا سلطان محمد بیگ کی وفات۔

۲۔پہلا حصہ پورا ہو گیا۔جس کا اقرار صاحب اشاعۃ السنہ بھی کیا ہے۔اور کہا ہے کہ اگرچہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی مگر یہ الہام سے نہیں ،بلکہ نجوم یا رمل وغیرہ سے کی گئی تھی۔

۳۔دوسرا حصہ گو میعاد میں پورا نہیں ہوا مگر بعد میعاد پورا ہوگا۔میعاد میں پورا نہ ہونیکی وجہ یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بھی آتھم کی طرح ڈر گیا تھا۔بلکہ اس کے دل پر شدید خوف وحزن وارد ہوا تھا۔اس لئے وعدہ عذاب موت کو خدا نے میعاد سے ٹلا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر دو دلیلیں ہیں۔ایک عقلی دوسری نقلی (روایتی)۔عقلی یہ کہ جب ایک پیشگوئی میں دو شخصوں کے مرنے کی خبر دی جاوے،اوران میں سے ایک شخص مطابق پیشگوئی فوت ہو جاوے تو اس سے دوسرے کا ڈر جانا لازمی امر ہے۔بناء علیہ خبر پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کے مر جانے سے سلطان محمد بیگ ایسا ڈر گیا ہوگا کہ گویا وہ جیتا ہی مر گیا۔

نقلی (روایتی) دلیل یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کے بزرگوں کی طرف سے ہمیں دو خط پہنچے جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے،جن میں انہوں نے اپنی توبہ واستغفار کا حال لکھا ہے۔

سوان تمام قرائن کو دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی۔

۵۔مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے سے اس عذاب موت کا ٹل جانا تو اس پیش گوئی میں بطور شرط مذکور نہ تھا۔مگر یہ ربانی کتابوں کی تعلیم سے ثابت و معلوم ہے کہ خدا تعالی موقت وموعود عذاب موت کو لوگوں کے ڈر جانے سے اپنے وقت سے ٹلا دیا کرتا ہے۔اور یہ خدا تعالی کی قدیم سنت ہے۔لہذا اگر کسی خبر و پیشگوئی میں اس کا ذکر بطور شرط نہ بھی ہو تو بھی خدا تعالی اس کا لحاظ کرتا ہے اور اس کا خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

۶۔اس سنت الٰہی سے مولوی عبدالجبار امرتسری،اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور ابوسعید محمد حسین واقف ہیں۔اگر وہ اس سے انکار کریں تو وہ تینوں یا ان میں سے کوئی ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ عام میں مجھ (قادیانی) سے اس بارہ میں نصوص صریحہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ سنیں اور صرف دو گھنٹے تک مجھے انکے بیان کرنے کی مہلت دیویں۔پھر اگر ان کا یہ خیال ہوگا کہ یہ دعوی نصوص صریحہ سے ثابت نہیں اور جو دلائل بیان کئے گئے ہیں،وہ باطل ہیں تو ہم دو سو روپیہ انعام دیں گے اگر وہ قسم کھا کر کہہ دیں کہ وہ دلائل باطل ہیں اور خدا تعالی کی عادت نہیں ہے کہ وہ اپنے وعدوں اور میعادوں میں کسی کی توبہ یا خوف سے تاخیر ڈال دیتا ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوئ فرماتے ہیں) یہ مرزا صاحب کے آٹھ صفحہ کے پورے مطالب کا خلاصہ ہے۔اب اس پر ہمارے ریمارکس سنیں۔

نمبر اول میں جو آپ نے فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کا بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی موت تھی،یہ اس لئے فرمایا ہے کہ احمد بیگ مر چکا تھا۔وہ نہ مرتا تو یہی چھوٹا حصہ ہو جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مگر قادیانی کے اصل الہام اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۲ء اور اس کے خط مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۲ء اور اس کے مضمون شہادت القرآن منقول ص ۱۸۷ کے ناظرین پر مخفی نہ ہوگا کہ بڑا حصہ اس الہام و پیش گوئی کا اور اصل مقصود الہام منکوحہ آسمانی قادیانی کا اس کے پاس واپس آنا ہے۔ موت مرزا احمد بیگ تو اس کا ایک چھوٹا حصہ اور ایک ذریعہ یا زینہ ہے۔ اس کو بڑا حصہ قرار دینا مرزا قادیانی کا جھوٹ ہے۔

نمبر ۲ میں جو قادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ کے پورا ہونے کا صاحب اشاعۃ السنہ نے اعتراف کر لیا ہے، یہ بھی جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی سچا ہے تو بتا دے کہ اشاعۃ السنہ کا یہ اعتراف کس صفحہ میں مرقوم ہے۔ اشاعۃ السنہ صفحہ ۳۹ جلد ۱۵ نمبر ۲ میں تو اس کے وقوع سے لاعلمی ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۳ میں جو قادیانی نے مرزا سلطان احمد بیگ کا ڈر جانا بیان کیا ہے، یہ بھی محض کذب ہے۔ ہم نے ایک دوست (منشی محمد سعید نقشہ نویس راولپنڈی) کی معرفت مرزا سلطان محمد بیگ سے اس امر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب میں ڈر جانے سے انکار کیا ۔ یہ سوال و جواب بالفاظ ذیل ہوئے۔

سوال۔ مرزا غلام احمد کے الہام سے آپ کے دل پر کیا اثر ہوا تھا؟ کیا آپ ڈر گئے تھے یا نہیں۔

جواب۔ مرزا صاحب کو میں جھوٹا اور دروغ گو جانتا ہوں اور میں مسلمان آدمی ہوں۔ خدا کا ہر وقت شکر گزار ہوں۔ سلطان محمد بیگ بقلم خود۔

ناظرین! کیا آپ جانتے ہیں کہ درصورت انکار خوف مرزا سلطان محمد بیگ سے قادیانی نے قسم کا مطالبہ بوعدہ انعام ایک ہزار لغایت چہار ہزار کیوں نہیں کیا، جیسا کہ آتھم سے کیا تھا؟ اس کی وجہ ہم سے سنیں۔ قادیانی کو خوب یقین تھا کہ سلطان محمد مسلمان، پھر نوجوان، پھر انگریزی خواں، پھر پولیس والوں کا صحبتی اور متعلق ہے، وہ اپنے سچے انکار پر فوراً قسم کھا کر روپیہ وصول کرے گا۔ آتھم کی طرح بڈھا اور ضعیف القلب عیسائی نہیں کہ وہ سچی قسم سے بھی ڈر جائے گا۔

نمبر ۴۔ میں جو مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر عقلی دلیل بیان کی ہے وہ بھی محض دروغ و مغالطہ ہے۔ عقل مند انسان اگر کسی پیشگوئی کرنے والے کو جھوٹا جانتا ہے تو ایک بار نہیں ہزار بار اگر وہ کسی شخص کی موت کی نسبت پیش گوئی کرے، اور پھر وہ شخص فوت بھی ہو جاوے، تو وہ عقل منداس موت کو پیش گوئی کا اثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھتا اور نہ اس سے ڈرتا ہے۔ بناء علیہ، مرزا احمد بیگ کی موت سے مرزا سلطان محمد کا ڈر جانا لازمی اور ضروری نہیں۔ اور جو نقلی (روایتی) دلیل بیان کی ہے۔ وہ ہرگز لائق اعتماد وقبول نہیں کیونکہ اس روایت کے راوی اوران خطوں کے کاتب حکیم فضل الہٰی (متوطن کوٹ بھوانی داس ضلع گوجرانوالہ مقیم لاہور) سے خاکسار نے اپنے فرودگاہ لاہور میں بلا کر حال دریافت کیا تو انہوں نے چند اشخاص کے سامنے اقرار واظہار کیا کہ: ان خطوط کا کاتب میں ہی ہوں۔

اوران کی یہ روایت قادیانی کی تائید وتصدیق میں درج ذیل تین وجہ سے لائق اعتماد نہیں۔

وجہ اول۔ کہ ان خطوں میں بقول قادیانی وحسب بیان حکیم صاحب مرزا سلطان محمد کا کوئی اعتراف قصور وتوبہ درج نہیں۔ جو کچھ ہے ان کے بزرگوں کی طرف سے ہے۔ واز آنحالیکہ قصور نکاح ثانی زوجہ آسمانی قادیانی کا مرتکب اور اصل مباشر خود مرزا سلطان محمد بیگ ہیں، نہ ان کے بزرگ جو صرف معاون ومشیر ہیں۔ لہذا وہ اعتراف قصور وتوبہ اصل مباشر کے انکار واصرار کے مقابل کا ن لم یکن وناقابل اعتبار ہے۔

وجہ دوم یہ کہ مرزا سلطان محمد نے اپنی اس تحریر میں جو ہمارے سوالات کے جوابات میں انہوں نے ارسال کی ہے، اس سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے کسی رشتہ دار نے کوئی خط متضمن توبہ واستغفار مرزا غلام احمد کے نام بھیجا ہو۔ لہذا ان خطوں کا اعتراف قصور وتوبہ باوجودیکہ وہ غیر مباشر کا اعتراف ہے، اور غیر راقم کی قلم سے لکھا ہوا ہے، لائق اعتبار نہیں۔

وجہ سوم یہ کہ اس اعتراف توبہ کے ناقل وکاتب حکیم فضل الہٰی ہیں اور وہ مرزا قادیانی کے چھپے حواری (مددگار) اور ذو الوجهین (دورخے) ہیں۔ مسلمانوں کی جماعت میں وہ جب آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میں قادیانی کا حواری نہیں ہوں، اور جب قادیانی کے حواریوں اور مریدوں سے خلوت کرتے ہیں تو ان کے ہم صفیر ومددگار بن جاتے ہیں۔ ان کی اس دوسری حالت پر سردست تین دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ وہ ان کے خاص مذہبی جلسوں اور کمیٹیوں کے ممبر ہوتے ہیں اوران کی بعض مذہبی مجلسیں انہی کے خاص اہتمام سے اور انہی کے خاص مکان پر ہوتی ہیں اس کی تصدیق چاہو تو حافظ فضل احمد ومولا بخش کا اشتہار مباحثہ جو حکیم صاحب ہی کے مکان کے پتہ سے جاری کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری دلیل یہ کہ وہ وقتاً فوقتاً قادیانی کے عقائد کفریہ کی تائید وتصدیق کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ دودفعہ خاکسار کے فرودگاہ پر آئے اور عقائد قادیانی کے حامی بنے۔ایک دفعہ اس بات کا ثبوت لے کر آئے کہ جو قادیانی نے ملائکہ کو ارواح کواکب قرار دیا ہے، یہ کفر نہیں۔ دوسری دفعہ اس امر کا ثبوت آپ نے پیش کیا کہ جو قادیانی نے آیت ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے اوپر لگایا ہے، یہ کفر نہیں۔ جب ہم نے ان باتوں کا کفر ہونا ان کے سامنے ثابت کیا۔تو باوجودیکہ عاجز ولاجواب ہوگئے مگر پھر بھی ان باتوں میں قادیانی کی تائید کرنے سے باز نہ آئے۔اور اس لاجواب ہونے کے بعد شیخ محی الدین واعظ انجمن حمایت اسلام کے نام اس مضمون کا رقعہ لکھا کہ: جو قادیانی نے اپنے آپ کو مرسل یزدانی لکھا ہے اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے اور اس کی تفصیل میں پورا مرزائی بن کر دکھادیا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے حواریوں اور اس کا مذہب پھیلانے والوں کو تبرعاً واحساناً بلا معاوضہ مالی مدد دیتے ہیں۔تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لاہور میں ایک شخص قطب الدین واعظ (ساکن موضع بدوملہی) قادیانی کی تائید میں برسر بازار وعظ کہتا پھرتا تھا، اس کو حکیم صاحب نے علی رؤس الاشہاد دوروپیہ دیئے تاکہ اور لوگ بھی ان کی تقلید کریں اور اس کو مالی مدد دیں۔

ان وجوہات ثلاثہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حکیم صاحب، قادیانی کے حواری ہیں۔لہذا ان کی روایت و شہادت قادیانی کی تائید میں مقبول نہیں۔

مرزا سلطان محمد کے خوف پر عقلی ونقلی دلیلیں بیان کر کے جو قادیانی نے کہا ہے: کہ ان تمام قرائن کو دیکھ کر ہمیں یقین ہوگیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی۔

یہ بھی محض جھوٹ ہے اور بناء فاسد علی الفاسد ۔آپ کو یہ یقین یا کم سے کم ظن غالب یا ادنی درجہ کا وہم بھی اس کا گذرتا تو آپ ۶۔اکتوبر ۱۸۹۴ء سے پہلے اس مضمون کا اشتہار جاری کرتے۔آپ اشتہار جاری کرنے کے ایسے عادی ہیں کہ اپنی محبوبہ زوجہ کا حمل اور مبغوضہ زوجہ کی طلاق اور اولاد کو عاق کرنے کے اشتہار سے نہیں رک سکے۔پس اگر ان کو کچھ بھی اشارہ عالم بالا سے ہوتا، یا آپ کا ملہم (معلم الملکوت) آپ کو القاء کرتا یا واقعہ میں آپ کو کوئی خط بزرگان سلطان محمد کی طرف سے ملتا تو آپ ضرور اس کا اشتہار کردیتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ وفات مرزا سلطان محمد گذر گئی اور اس کی صحت کے ساتھ زندگی آپ کی شرمندگی کا موجب ہوئی، تب آپ نے اپنے ایک چھپے حواری (حکیم فضل الٰہی) کی مدد سے یہ ڈھکوسلہ بنالیا۔

نمبر۵ میں جو آپ نے ڈر جانے سے الٰہی وعدہ عذاب کے ٹل جانے کو سنت قدیم خداوندی قرار دیا ہے، یہ بھی محض کذب ہے جس کا کافی بیان اس جلد میں ہو چکا ہے۔

۶۔ قادیانیوں کو انعامی چیلنج

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ نمبر۶ میں جو آپ نے ہم تینوں میں سے کسی ایک کی قسم اس بیان پر چاہی ہے اس قسم کیلئے خاکسار جس تاریخ و جس مقام میں (بجز قادیان) آپ چاہیں، حاضر ہے۔ مگر اس پر انعام دوسو روپیہ نہیں چاہتا، بلکہ بجائے دوسو روپیہ کے آپکے مسلمان ہو جانے اور عقائد جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونے کا طالب ہے۔ اور اگر آپ اس سے انکار کریں تو پھر کوئی اور انعام تجویز کیا جاوے گا جو از قسم مال نہ ہوگا۔ اس کا اظہار آپ کے عقائد کفریہ سے تائب ہونے سے انکار کے بعد کیا جائے گا۔

قسم کے نادرست ہونے پر آپ مجھے کوئی ڈرسنانا چاہتے ہیں تو اس کی میعاد تین دن مقرر کریں۔ زیادہ میعاد مقرر کریں گے تو اس کو منظور نہ کیا جائے گا۔ اور کمی میعاد کا آپ کو اختیار بھی دیا گیا ہے چنانچہ پہلے معروض ہو چکا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ، مرزا صاحب کے خطاب میں فرماتے ہیں کہ اور اگر آپ درج بالا انعام و شرط سے میری قسم منظور نہ کریں تو بالمقابل قسم پیش کریں اور اس پر وہی دوسو روپیہ جو آپ نے تجویز کئے ہیں، انعام لیں۔ مگر میں آپ کے ان حواریوں کی جن کو میں آپ کی مانند دہریہ ولامذہب جانتا ہوں، قسم ہرگز منظور نہ کرونگا (آپ اور وہ لوگ دوسو روپیہ تو کجا، دو روپیہ پر بھی قسم کھانے کو تیار ہو جائیں گے) بلکہ میں

اولاً محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ کی قسم چاہتا ہوں۔ وہ انہی الفاظ سے، جو آپ مجھ سے کہلانا چاہتے ہیں، یہ کہیں اور اس پر قسم کھا جائیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (محمد علی) نے ان دلائل فریقین کو جو خدا تعالی کے موعود موقت عذاب کے ٹل جانے یا نہ ٹلنے کی بابت قادیانی کے اشتہارات اور اشاعۃ السنہ کے مضامین میں بیان ہوئے ہیں، غور وتعمق سے ملاحظہ کیا ہے۔ میرے ایمان وکانشنس conscience کی شہادت سے قادیانی کے دلائل غالب وراجح ہیں۔اور اشاعۃ السنہ کے دلائل مرجوح ومغلوب ہیں۔اور مجھے موازنہ دلائل سے یقین ہوگیا ہے کہ خدا تعالی اپنے موقت وموعود عذاب موت کو لوگوں کے سچے مسلمان ہوجانے سے، بلکہ جھوٹے ایمان لانے سے، بلکہ کافرہ کرکسی قدر ڈر جانے سے، ٹلا دیا کرتا ہے۔

اس بیان میں میں اپنے دلی اعتقاد وکانشنس کے خلاف کرتا ہوں تو خدا تعالی مجھے ایسے دکھ وعذاب سے ہلاک کرے جو کسی جھوٹے پر نہ ہوا ہو۔

محمد علی خان بہ تسلیم کذب قادیانی اس قسم سے انکار کریں تو دوسرے درجہ پر حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر اسی تفصیل سے قسم کھائیں۔

وہ بھی طرح انکار کر جائیں تو بدرجہ سوم منشی عبدالحق اکاؤنٹنٹ لاہور قسم کھائیں۔

وہ بھی انکاری ہوں تو بدرجہ چہارم منشی الہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہور قسم کھائیں۔

وہ بھی انکاری ہوں تو بدرجہ پنجم سید فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر نہر قسم کھائیں۔

یہ لوگ چونکہ عربی ودینی علوم میں دخل نہیں رکھتے لہذا ان میں سے ہر ایک کو عربی عبارات کا مطلب سمجھنے کیلئے محمد احسن امروہی کو اپنے ساتھ شریک کرنا ضروری ہوگا۔اور ان کو بھی ان کے ساتھ قسم کھانی پڑے گی اگر یہ لوگ قادیانی کے پچھلے اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہ ہوں اور ان کو ہمارے دلائل وجواب کے مقابلہ میں کمزور سمجھیں تو وہ قادیانی سے درخواست کریں کہ وہ اپنے دعوی: الہی وعدہ عذاب موت کے ٹل جانے پر،. دیگر قوی دلائل جو وہ دوگھنٹہ میں بیان کرنا چاہتے ہیں، قلم بند کرا کر ہمارے پاس بھیج دیں اور ہم سے ان کا جواب لیں۔پھر جانبین کے دلائل کا موازنہ ومقابلہ کر کے اس کے دلائل کو غالب پاویں تو اسی تفصیل اور اسی ترتیب سے قسم کھائیں اور قادیانی کو وہی انعام دلوائیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، مرزائی اکابرین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اگر وہ دلائل وعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب موت کے ٹل جانے کے علاوہ قادیانی سے جملہ الزامات مندرجہ مضامین اربعہ ا۔ اشاعۃ السنہ کی کیفیت سالانہ اور ایک غنیم دشمن اسلام (قادیانی) پر اسکی فتح یابی کا شکرانہ ۔۲۔ لعنت اللہ علی الکاذبین مع تکملہ ۔۳۔ حرامزادہ سے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب ۔۴۔ فرضی زوجہ قادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات پر قادیانی کی راست بیانی، کا پورا جواب لکھوائیں ۔ اور پھر اس کا جواب ہم سے لکھوا کر ان میں موازنہ و مقابلہ کر کے قادیانی کی جانب کو غالب اور اشاعۃ السنہ کو مغلوب سمجھیں، تو اس پر بھی اسی ترتیب سے اور اسی تفصیل سے قسم کھائیں ۔ اور اس کے صلہ میں دو ہزار روپیہ انعام قادیانی کو دلوائیں ۔ اس دو ہزار روپیہ کی کفالت چاہیں تو ہمارا نیا مکان (دیوان خانہ) مکفول کرالیں، جیسا کہ جواب براہین احمدیہ کے انعام میں اپنی زمین مکفول کراتے تھے

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ بات مرزا قادیانی نے نہ مانی اور جواب مضامین اربعہ مذکور کے لکھنے کی جرأت نہ کی اور اس کے موجودہ اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہ ہونے کے سبب ان لوگوں نے قسم نہ کھائی تو عام مسلمان جان لیں کہ: خوف سے موعود عذاب موت ٹل جانے ،. کے دعوی پر مرزا قادیانی اور اس کے اتباع مذکورین کو یقین و طمانیت نہیں ہے اور اس دعوی میں وہ ہٹ دھرمی کر رہا ہے اور دیدہ دانستہ دھوکہ دے رہے ہیں

نمبر ۷ میں آپ نے منکوحہ آسمانی کی واپسی کی پھر پیش گوئی کی ہے لیکن اس کی کوئی میعاد نہیں بتائی لہذا یہ پیش گوئی آپ کے کسی دعوی الہام یا مسیحائی کی دلیل نہیں ہوسکتی ۔ ایسی پیش گوئی اگر کوئی آپ کی موجودہ منکوحہ کی نسبت کر دے کہ آپ کے مرنے کے بعد وہ اس کے نکاح میں آوے گی، تو اس سے آپ اس کو ملہم یا مسیح وغیرہ ہرگز نہیں کہیں گے ۔ لہذا مناسب ہے کہ اگر اس پیش گوئی سے آپ اپنا کوئی دعوی الہام یا مسیحائی و غیرہ ثابت کرنا چاہتے ہیں تو اس کی میعاد مقرر کریں ورنہ اس کو ابھی ڈھانکے رکھیں ۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ آخر میں لکھتے ہیں کہ ان تشریحات سے قادیانی کی راست بیانی اچھی طرح ثابت ہوگئی ہے، اب داد انصاف ناظرین کے ہاتھ میں ہے ۔ خدا تعالی توفیق انصاف دے ۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ ۔ جلد ۱۶ ۔ ص ۱۷۹ ۔ ۱۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی مجسٹریٹ کے حضور

۱۸۹۷ء میں عیسائیوں نے قادیانی کے خلاف الزام ارادہ قتل کا ایک مقدمہ دائر کیا۔ اس مقدمہ میں مرزا صاحب کی طرف مولوی فضل الدین پلیڈر تھے جو حنفی المسلک تھے اور شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کو عدالت نے بطور گواہ کے طلب کیا تھا۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ مقدمہ ۱۸۹۷ء پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرات! فریق جنگ ایک تو سچے اور مردوں کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح بن مریم کی پیرو عیسائی گورنمنٹ ہے جو بواسطہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میدان جنگ میں اتری تھی۔ دوسرا فریق جھوٹا اور خونی مسیح، زندوں کو مارنے والا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت ہے جو نئے عیسائی مرزائی کہلاتے ہیں اور وہ بڑی جمعیت اور ٹھاٹھ کے ساتھ پنجاب کے اکثر شہروں لاہور، گجرات، جہلم وغیرہ سے آ کر گورنمنٹ اور دیگر عیسائیوں کے مقابلہ کیلئے بٹالہ میں جمع ہوئے تھے۔

درحقیقت تو مقابلہ ومقدمہ جوڈیشیل تھا مگر دجال قادیانی نے اپنے گروہ اور ناواقف مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی غرض سے اس کو مذہبی جنگ بنالیا۔ اور اپنے ایک نائب کی قلم سے اس کا نام جنگ مقدس رکھ کر ایک پمفلٹ کی صورت میں اس کو چھاپنا شروع کر دیا۔ ان کی اصطلاح کی پیروی واتباع سے ہم نے بھی اس کا نام جنگ مقدس رکھا ورنہ ہمارے نزدیک ایک جوڈیشیل مقدمہ ہے، نہ مذہبی جنگ۔

اس تعریف فریقین کو سن کر ناظرین جنہوں نے ہمارے مضمون، عیسائیوں کی باہمی جنگ مقدس پر اسلامی رائے، اشاعۃ السنہ جلد ۱۶ میں نہ دیکھا ہو تعجب سے یہ سوال کریں گے کہ اتباع قادیانی تو اس معنی سے عیسائی ہوئے کہ وہ جھوٹے عیسیٰ وخونی مسیح کی امت ہے، خود بدولت دجال صاحب جو فریق مخالف گورنمنٹ کے رئیس ورئیس ہیں کیونکر عیسائی کہلانے کے مستحق ہوئے۔ وہ تو خود عیسیٰ ہیں پھر وہ کیونکر عیسائی کہلا سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی ہی ذات کی طرف ان کی نسبت کیونکر جائز ہے؟

حضرات ان کے باوجود خود عیسی ہونے کے عیسائی کہلانے کی وجہ ایک اور ہے جو ذیل میں معروض ہوتی ہے۔

حضرات! قادیانی اگرچہ درحقیقت کوئی مذہب نہیں رکھتا اور وہ لامذہب، باطنیہ، دہریہ ہے اور اس کا ایک مدت سے دعوی مسلمانی کرنا اور اسلام کی حمایت و نصرت میں مخالفین اسلام کے مقابلہ کا دم بھرنا محض دام تزویر ہے جس سے عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مسلمانوں کو پھنسانا اور ان سے ٹکے وصول کر کے عیش اڑانا اس کا مقصود ہے۔ مگر تاہم مذاہب مشہورہ سے اس کو کچھ نسبت و مناسبت ہے، تو صرف عیسائی مذہب سے ہے کیونکہ عیسائی مذہب میں حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا مانا جاتا ہے اور تثلیث وکفارہ کا اعتقاد اس مذہب کا جزء ہے۔ ایسا ہی دجال قادیانی اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا ہے اور ایک معنی سے تثلیث پر (اس کو پاک کہہ کر) اور ایک قسم کے کفارہ پر اعتقاد رکھتا ہے۔ اس کا رسالہ فتح اسلام، اور توضیح مرام ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے تو ہمارے اس بیان پر یقین لائیں گے۔ جن کو اس امر کا علم ہے کہ اہل اسلام سے سلف سے خلف تک کوئی ایک بھی ایسا نہیں گذرا جس نے خدا کے کسی پیارے (نبی ہو یا فرشتہ) کو خدا کا بیٹا کہا ہو، یا تثلیث کو پاک بنا کر اور کفارہ کو تجویز کیا ہو۔ مسلمان کہلا کر یہ کام قادیانی ہی نے کیا ہے۔ اس لئے ہم نے اگر بطور تشبیہ و مماثلت اس کو عیسائی کہا ہے تو یہ اس کے حال پر ہماری کمال مہربانی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے پہلے جنگ مقدس میں جو ۱۸۹۳ء میں اس میں اور اس کے بڑے بھائیوں عیسائیوں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک و عبداللہ آتھم وغیرہ میں ہوئی تھی، اور حال کے جوڈیشیل (judicial) جنگ میں جس کو اس نے مقدس بنا لیا، عیسائی کہا ہے۔ اور ان جنگوں کو عیسائیوں کے باہمی جنگ سے قرار دیا ہے۔ امید ہے اس وجہ کو سن کر ناظرین داد دیں گے۔ انٹروڈکشن ہو چکا اب اصل مدعا کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

اس جنگ کی تفصیل بیان کرنا اور پھر کسی جانب کی تائید کرنا ہم کو پسند و منظور نہیں ہے کیونکہ نہ ہم کو کسی فریق سے مذہبی ہمدردی ہے، اور نہ اس کی وجہ سے طرف داری کا خیال ہے، اور نہ اصل واقعات کی نسبت ہم کو خارجی علم اور ذاتی واقفیت ہے، اور نہ عدالت میں بیانات و اظہارات فریقین پر ہم کو پورا بھروسہ و اعتماد ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ہم اس واقعہ کی نسبت پوری پوری رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ اور اسی وجہ سے اس کی پوری تفصیل بیان کرنا بھی فضول جانتے ہیں۔ ہاں اس کی مجمل کیفیت بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میڈیکل مشنری امرت سر نے پولیس میں رپورٹ کی کہ ایک شخص عبدالحمید نامی قادیانی کی طرف سے میرے قتل یا نقصان کیلئے مامور ہو کر میرے پاس آیا تھا جس پر سرکار مدعی ہوئی اور ڈاکٹر کلارک سرکار کی طرف سے پیروکار اور قادیانی ملزم و مستغاث علیہ ٹھہرایا گیا۔ اور پہلے مجسٹریٹ امرتسر کی کچہری میں بذریعہ وارنٹ ضمانتی چالیس ہزار روپئہ اس کا حاضر ہونا تجویز ہوا۔ پھر مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کی کچہری میں بذریعہ سمن طلب ہو کر بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور حاضر عدالت مجسٹریٹ ہوا۔ اور مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی۔ عبدالحمید مذکور نے دونوں مجسٹریٹوں (مجسٹریٹ امرتسر و مجسٹریٹ گورداسپور) کے سامنے بیان ڈاکٹر کلارک کی تائید کی۔ اور جب تک کہ وہ مشنری عیسائیوں کے ہاتھ میں رہا، اس پر پختہ و قائم رہا۔ جب وہ ڈسٹرکٹ پولیس گورداسپور کی تحویل میں گیا، تو وہ پھر اپنے بیان سے پھر گیا اور صاف بول اٹھا کہ مجھے عیسائیوں نے بہکایا اور سکھایا تھا کہ میں ایسا بیان کروں۔ جس پر مجسٹریٹ کو اشتباہ ہو گیا اور قادیانی الزام قتل سے بری کیا گیا۔

اس کے اس تبدیل بیان کی وجہ جو لوگ بیان کرتے ہیں ہم اس کو تحریر میں نہیں لا سکتے جو سننے کے شائق ہوں وہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں آئیں اور اس کی عام گلی کوچوں میں سن لیں۔ اسی نظر سے ہم ان بیانات کو مشتبہ کہتے ہیں اور انکی نسبت اپنی قطعی رائے کو ظاہر نہیں کر سکتے کہ فریقین میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق پر۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ جس فریق نے جھوٹ بولا ہے وہ دنیا میں لعنت اور آخرت میں جہنم کا مستحق ہو گیا ہے۔ اور جو سچا ہے وہ دنیا میں آفرین اور آخرت میں اجر کا مستحق ہے۔

ہر چند مرزا قادیانی اس مقدمہ میں الزام قتل سے بری کیا گیا ہے مگر مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے اس کے مشن کو اس سے چھین لیا اور اس کی نبوت کو ختم کر دیا اور اس کے الہاموں کے مخرج پر آہنی میخ یا فولادی بولٹ کا ڈاٹ کا لگا کر الہامی گوئی کو بند کر دیا اور اس سے عہد لے لیا اور لکھوا لیا کہ وہ آئندہ فتنہ انگیز اور اشتعال خیز الفاظ (جن میں اس کے ڈرانے والے الہامات بھی داخل ہیں) تحریرات و مباحثات میں استعمال نہ کرے گا اور ان کی اشاعت عمل میں نہ لائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات اس کے اخص ّمریدوں اور وکیلوں نے شائع کی ہے اور بعض اخبارات میں بھی مشتہر ہوچکی ہے (اخبار جعفرزٹلی لاہور ۲۸ستمبر ۱۸۹۷ء میں عنوان، قادیانی کی پردہ دری، قائم کر کے لکھا ہے: مرزا قادیانی نے ڈپٹی کمشنر کے روبرو اقرار کرلیا ہے بلکہ دستخط کردیئے ہیں کہ میں آئندہ کوئی پیش گوئی نہیں کرونگا اور کسی کو موت کا پیغام بھیج کر ڈرانے اور دھمکانے کی کوشش نہیں کرونگا۔ اور کوئی ایسی تحریر میری طرف سے شائع نہ ہوگی)۔ جس سے اس کو پوری شکست ہوئی، اور اسکے مقابل عیسائیوں بلکہ محمدیوں اور دیگر مذاہب کے ان مخالفوں کو جن کو وہ ایسے الفاظ سے ڈرایا اور دھمکایا کرتا تھا، اس پر فتح حاصل ہوئی۔ وہ بے دست وپا ہوگیا ہے اور اس کو الہامی قبض لاحق ہے.. مجسٹریٹ ضلع اس سے نبوت اور الہامات کو چھین کر اس کو یہ شکست فاش نہ دیتا تو وہ الزام قتل سے بری ہونے کے وقت سے اس وقت تک اپنے جملہ مخالفوں اور مخاطبوں کو صدہا ڈرانے والے الہامات کو سنا کر زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتا اور ہزاروں نئے جانوروں (عقل کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں) کا شکار کرتا اور بیسیوں رسالے اور صدہا اشتہارات شائع کر دیتا۔ اس وقت تک جو وہ چپ ہے اور ایک آدھ دفعہ بولا ہے تو برعکس روش قدیم یہی بولا ہے کہ آئندہ میں کسی کے حق میں ڈرانے دھمکانے والے الہام شائع نہ کرونگا۔ اور کسی کی دل آزاری بھی نہ کرونگا۔ آئندہ میرے مرید بھی کسی کی دل آزاری نہ کریں، نرمی اور تہذیب سے کام لیں ورنہ وہ مجھ سے جدا ہو جائیں گے، تو اس کی وجہ وہی شکست فاش ہے جسکی جگہ وہ خداترسی ونرم دلی کو اختیار کرنا وجہ بیان کرتا ہے اور اس بیت کا مصداق بن گیا ہے:

زاہد نہ تاب داشت وصال پری رخاں　　　کنجے گرفت وترس خدارا بہانہ ساخت

مگر اے حضرات ناظرین اس کی اور اس کے بعض اتباع کی جرأت ودلاوری وحیا وشیر بہادری کو دیکھو کہ وہ اس شکست کو فتح مشہور کررہے ہیں۔ اور الزام قتل سے برأت کو فتح بنا بیٹھے ہیں اور ان کے مشن اور نبوت کے حکماً بند ہو جانے سے (جو ان کو ہزیمت حاصل ہوئی ہے) اس کو شِیرِ مادر کی طرح غٹ غٹ کر کے نوش کر گئے ہیں اور اس کا ڈکار بھی نہیں لیتے بلکہ برعکس یہ مشہور کررہے ہیں کہ ڈرانے والے الہامات کی اشاعت کو ہم نے اپنی مرضی سے بند کر دیا ہے۔ عدالت مجسٹریٹ سے اس کی ممانعت کا کوئی حکم نہیں ہوا۔ چنانچہ ان دروغ گوئیوں کے امام قادیانی نے اپنے اس اشتہار کے صفحہ ۹ میں جس کو ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء میں اس نے چھاپ کر مشتہر کیا ہے اور اس پر پریس کا نام (جس میں وہ اشتہار چھاپا ہے) درج نہیں کیا (یہ اشتہار مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد دوم کے صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۶ سے ۴۷۳ پر موجود ہے ۔بہاء)، لکھا ہے کہ

چونکہ باوجود اجازت دینے کے پھر ڈاکٹر کلارک صاحب نے ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا، اور اصل واقعات کو چھپایا، اس لئے آئندہ میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی درخواستوں پر کوئی انذاری پیش گوئی کی جاوے بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہیگا کہ اگر کوئی ایسی انذاری پیش گوئی کیلئے درخواست کرے تو ان کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے۔

پھر اس کے حاشیہ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

بعض ہمارے مخالف جن کو افتراء اور جھوٹ بولنے کی عادت ہے، لوگوں کے پاس کہتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے آئندہ پیش گوئیوں سے سخت ممانعت کی ہے سو واضح رہے کہ یہ باتیں سراسر جھوٹی ہیں ہم کو کوئی ممانعت نہیں ہوئی۔ اور عذابی پیش گوئیوں میں جس طریق کو ہم نے اختیار کیا ہے، یعنی رضامندی لینے کے بعد پیش گوئی کرنا، اس طریق پر عدالت اور قانون کا کوئی اعتراض نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ جلد۲۔ ص۴۶۶)

لیکن جاننے والے جان گئے ہیں کہ آپ کی یہ خلوت نشینی وعزلت گزینی یعنی آئندہ انذاری پیشگوئی سے کفّ لسانی اور نرم زبانی کا وعدہ بلاجہ نہیں ہے۔ مجسٹریٹ ضلع آپ کو اس سے نہ روکتا تو آپ کبھی نہ رکتے۔ مجسٹریٹ صاحب کا آئندہ فتنہ انگیز واشتعال خیز الفاظ سے جن میں انذاری پیش گوئیاں بھی داخل ہیں آپ سے عہد لے لینا آپ کے اعترافات وعبارات آئندہ سے روز روشن کی طرح کی عیاں ہے مگر بحکم آنکہ دروغ گورا حافظہ نباشد آپ کو اپنی کلام کا مابعد و ماسبق کچھ یاد نہیں رہتا۔ لیجئے ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں اور آپ کی اصل عبارات نقل کرتے ہیں۔ اسی اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء میں بصفحہ ۱۱، آپ فرماتے ہیں:

جیسا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقدمہ کے فیصلہ پر مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ آئندہ اشتعال کو روکنے کے لئے مباحثات میں نرم اور مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں، میں اس پر کاربند رہنا چاہتا ہوں۔ اور اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنے تمام مریدوں کو جو پنجاب اور ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت رکھتے ہوں نہایت تاکید سے سمجھاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے مباحثات میں اس طرز کے پابند رہیں اور ہر ایک سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فتنہ انگیز لفظ سے پرہیز کریں۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲۔ ص ۴۶۸)

پھر اس اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۱۳ میں آپ کہتے ہیں:

اور یاد رہے کہ یہ اشتہار مخالفین کیلئے بطور نوٹس ہے۔ چونکہ ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے عہد کرلیا ہے کہ آئندہ سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے، اس لئے حفظ امن کی تکمیل کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام مخالف بھی اس عہد کے پابند ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲۔ ص ۴۷۰)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اب ہم قادیانی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس عہد میں جو سخت الفاظ اور ہر ایک سخت اور فتنہ انگیز لفظ آپ نے بولا یہ انذاری پیش گوئی کو شامل ومحیط ہے یا نہیں۔ ہے تو انہوں نے کیا افتراء کیا جنہوں نے کہا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے آپ کو انذاری پیشگوئیوں سے منع کر دیا ہے۔ اور اگر وہ لفظ انذاری پیش گوئیوں کو شامل نہیں تو پھر آپ نے انذاری پیش گوئیوں کو کیوں بند کر رکھا ہے۔ آپ کو روک نہیں ہوئی، تو انفصال مقدمہ کی تاریخ سے اس وقت تک کوئی تو الہامی گولہ چلایا ہوتا۔ اگر آپ کی طبیعت اور عادت اس کو پسند نہیں کرتی، جیسا کہ صفحہ ۱۱، اشتہار مذکور میں آپ نے دعوی کیا ہے، تو پہلے یہ طبیعت اور عادت کہاں چلی گئی تھی۔ اور اگر اخلاق یا تہذیب مانع ہے جس کا آپ اس اشتہار کے صفحہ ۱۰، ۱۱ میں دعوی کرتے ہیں تو پہلے اس تہذیب واخلاق کو کون لے گیا تھا۔ اور اگر قانون عدالت مانع ہے جن سے آپ اس اشتہار کے حاشیہ صفحہ ۹ میں ڈرتے ہیں تو پہلے وہ قانون کہاں تھا۔

ان سب موانع کے موجود ہونے کے ساتھ اپنی تمام الہامی زندگی اور پوری پیغمبری عمر کو انہیں انذاری الہاموں میں صرف کیا ہے، تو آپ کا اس سے یکا یک رک جانا اور بذریعہ تحریرات بار بار عدالت اور گورنمنٹ سے عہد کرنا، اور اپنے مریدوں کو وہ عہد یاد دلانا صاف یقین دلاتا ہے کہ یہ روک مجسٹریٹ ضلع کے حکم اور اس عہد کا (جو اس کے سامنے آپ نے کیا ہے) نتیجہ ہے اور مجسٹریٹ ضلع آپ کے ملہم سے زبردست اور غالب نکلا جس نے آپکے الہامات پر آئندہ کیلئے قفل یا ڈاٹ لگا دیا اور آپ کی نبوت کو آپ سے چھین لیا۔ اس سے اہل فہم وبصیرت نے یقین کرلیا ہے کہ آپ نے باوجود بری ہو جانے کے الزام قتل سے اس جنگ میں شکست فاش کھائی ہے اور پھر آپکا اس شکست کو فتح سے مشہور کرنا، آپ کی دلیری اور بہادری ہے جو آپ جیسے ملہموں کا ہی خاصہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں: اب اس مقدمہ میں بعض مسلمانوں کی کشمکش وکشش ومجبورانہ شراکت کو بیان کیا جاتا ہے۔

پس واضح ہو کہ منجملہ ان مسلمانوں کے جن کو اس مقدمہ میں مجبوراً کشش ہوئی، ایک یہ خاکسار راقم مضمون (محمد حسین) ہے جس کو مجبوراً اس مقدمہ میں مجسٹریٹ کے حکم طلبی نے بطور گواہ شامل کیا۔

عدالت میں پیش ہونے سے پہلے ۱۰۔ اگست (۱۸۹۷ء) کو مرزا قادیانی کا ایک نائب وشاگرد (مگر جھوٹ بولنے اور اس پر مواخذہ دنیوی واخروی کی شرم وخوف نہ رکھنے میں اس کا استاذ ومرشد) جس نے کیفیت مقدمہ کو بعنوان دوسرا جنگ مقدس چھاپا ہے، میری ہوا خوری کے وقت سڑک پر مجھے ملا اور بولا کہ اس مقدمہ میں ہمارے مرزا صاحب آپ کی شہادت پیش کرانے والے ہیں، اور یہ بھی کہا کہ سنا ہے فریق ثانی نے بھی آپ کو گواہ لکھوایا ہے۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ میرے پاس اس وقت تک کوئی سمن نہیں آیا اور اگر عدالت نے مجھے طلب کیا تو مجھے شہادت دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا، کیونکہ جو بات میں اپنے رسالے میں لکھ چکا ہوں اس کے بیان میں اور حق کے اظہار میں کیا عذر ہے۔ پھر ۱۳۔ اگست ۱۸۹۷ء کے ۱۲ بجے تک نہ میرے پاس کوئی سمن آیا اور نہ مجھے کوئی پختہ خیال شہادت کا تھا۔ اس تاریخ کے ایک بجے کے قریب جب کہ میں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تیار تھا میرے پاس ڈپٹی کمشنر کا چپراسی آیا اور زبانی یہ پیغام لایا کہ ڈپٹی کمشنر آپ کو یاد کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں کوئی سمن یا خط نہ تھا، اس وجہ سے مجھے اس وقت تک معلوم نہ ہوا کہ فریقین میں سے، جو مجھے گواہ بنانا چاہتے تھے، کس کی طرف سے گواہ بنایا گیا ہوں اور کس نے مجھے طلب کرایا ہے۔ پیچھے کر معلوم ہوا کہ قادیانی ہی میرے طلب کرانے کے موجب ومحرک ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس مقدمہ کو میرے ہی سر تھوپا تھا اور کہا تھا کہ یہ شخص میرا دشمن ہے، اسی نے ترغیب ومشورہ دے کر اور تجویز کر کے یہ مقدمہ ناحق مجھ پر قائم کرایا ہے۔ ڈاکٹر کلارک پیروکار سرکار نے اس کے جواب میں کہا کہ میں نے مولوی محمد حسین کو ۱۸۹۵ء سے کبھی نہیں دیکھا، پھر ان کی ترغیب وتجویز کے کیا معنی اور ان سے مشورہ لینا کیونکر ممکن تھا۔ لہذا اس امر کے دریافت کرنے کے لئے عدالت نے مجھے بلایا۔ اس سے ناظرین خود سمجھ لیں گے کہ مجھے عدالت میں کس نے بلوایا اور میں کس کا گواہ تھا۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر میں چپراسی کے ساتھ عدالت کے دروازہ پر پہنچا تو میں نے اپنا وزٹ کارڈ (ملاقاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکٹ) ڈپٹی کمشنر کے پاس بھجوایا۔ صاحب نے اردلی کو حکم دیا کہ ان کو بٹھاؤ اور کرسی دو (یہ بات خاکسار محمد حسین کو ڈاکٹر کلارک کے خط سے اور زبانی پیچھے کو معلوم ہوئی) اس وقت اردلی نے مجھے کرسی دے دی اور صرف یہ بات کہی کہ ہم نے آپ کا ٹکٹ دے دیا، صاحب نے کہا ہے کہ بٹھاؤ۔ جب ڈپٹی کمشنر پہلے گواہ کا اظہار لینے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ جب میں عدالت کے کمرہ میں داخل ہوا تو بلا توقف ایک منٹ کے میرا اظہار شروع ہوا ۔حسب ضابطہ عدالت نام ولدیت قومیت وعمر کے بعد سوالات شروع ہوئے:

ا۔ پہلا سوال مجھ سے یہ ہوا کہ آپ مرزا غلام احمد کو جانتے ہیں؟ میری طرف سے اس کا جواب تھا۔ ہاں میں جانتا ہوں اور خوب جانتا ہوں۔

سوال ۲۔ اس نے کوئی پیش گوئی کی ہے۔ جواب: ہاں بیس پچیس اشخاص کے حق میں پیش گوئیاں کی ہیں۔

سوال ۳۔ انجام آتھم کے صفحہ ۴۴ پر جو عبارت درج ہے کہ جھوٹ کی بیخ کنی خدا کرے گا، اس کا کیا مطلب ہے۔ (ناظرین اس سوال سے ڈاکٹر کلارک صاحب کا یہ مقصود تھا کہ شاید میں ان کے اس دعوی کی تائید کرونگا کہ اس عبارت میں ان کے مارے جانے یا بیخ کنی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وازانجا کہ میرے خیال سے اس عبارت کا یہ مطلب نہ تھا لہذا میں نے ڈاکٹر کلارک کے مقصود کو پورا نہ کیا اور اپنے ایمان اور صداقت سے کام لے کر اس سوال کا جواب دجال قادیانی کے حق میں مفید حسب ذیل دیا)

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹ ضائع ہوگا۔ اس عبارت سے میں یہ نہیں سمجھتا کہ کوئی خاص ذاتی دشمنی مرزا کی کلارک سے ہے۔

سوال ۴۔ مرزا غلام احمد سے تمہاری موافقت ہے یا مخالفت۔

جواب۔ مرزا سے میری ذاتی کوئی مخالفت نہیں، ہاں مذہبی معاملات میں اس سے اتفاق نہیں۔

سوال ۵۔ کیا مرزا فتنہ انگیز آدمی ہے (یہ سوال ڈاکٹر کلارک نے کیا تھا)۔

جواب: بیشک وہ فتنہ انگیز آدمی ہے۔ اس نے ہندو اور مسلمانوں اور عیسائیوں میں فتنہ کھڑا کر دیا ہے۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے ہیں۔ یہ اس کی تعلیم کا اثر ہے۔ اس کی تعلیم یہ ہے جو آئینہ کمالات کے صفحہ ۶۰۱ میں اس نے کی ہے کہ:

نافرمان انسان کی جان اور مال اس کے مِلک سے خارج ہو کر خدا کے مِلک میں داخل ہو جاتی ہے پھر جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے خدا چاہے ان کو تلف کرادے،

اور اشتہار متعلق حسین کامی سفیر روم میں اس نے کہا ہے کہ: خدا تعالی نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ،

عبارت آئینہ کمالات اور اس عبارت اشتہار کا مطلب یہ ہے کہ نافرمان انسان خصوصاً جو مرزا سے جدا رہے وہ کاٹے جانے کے لائق ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ اس کے پیرو اسکے مخالفوں کو کاٹنے کے لائق سمجھتے ہیں اور ان کے خون کے پیاسے ہیں۔

(عبارت آئینہ کمالات اس وقت پڑھ کر سنائی گئی اور عبارت اشتہار متعلق سفیر روم بھی عدالت میں پڑھی گئی مگر معلوم نہیں عدالت نے اظہارات میں کیوں عبارت آئینہ کمالات کا حوالہ صفحہ درج کیا اور عبارت اشتہار متعلق سفیر روم کا ذکر تک نہ کیا)۔

عبارت آئینہ کمالات کی قادیانی نے حسب عادت قدیمہ خود عدالت کے سامنے یہ تاویل کی ہے کہ یہ بات حضرت موسیٰ کی حمایت اور اس الزام سے ان کی برأت کے لئے لکھی گئی ہے جو ان پر لگایا جاتا ہے کہ وہ مصر سے نکلنے کے وقت فرعونیوں کے زیورات و برتن لے نکلے تھے۔ اور قادیانی نے کہا کہ کیا پیغمبر حضرت موسی کو اس الزام سے بری نہ کیا جاتا۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے (جس کو سن کو مجسٹریٹ صاحب مسکرائے)، یہ عبارت اس نے اپنے اوپر سے اس الزام کو اٹھانے کے لئے لکھی ہے جو اس پر ماہنامہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۱۵ الگایا گیا ہے کہ کیا تم نے اللہ دیا طوائف کے خبیث مال زنا کی کمائی کے دو سو روپے نہیں لئے۔ اور کیا جو شخص ناجائز کمائی کھائے وہ خدا کا ملہم ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس الزام کو اس نے آئینہ کمالات کے صفحہ ۶۰۰ میں نقل کیا ہے اور پھر اس کے جواب میں یہ بات کہی ہے جو اس کتاب کے صفحہ ۶۰۱ سے نقل کی ہے۔

(عدالت نے اس سوال و جواب کو درج اظہارات نہ کیا اور صرف آئینہ کمالات کے صفحات ۶۰۰، ۶۰۱ کا حوالہ دیدیا)

(مولوی شمس الدین صاحب پلیڈر باوجودیکہ وہ پکے حنفی کہلاتے ہیں قادیانی کی حمایت میں کھڑے ہوگئے اور بولے کہ اس عبارت سے یہ بات نہیں نکلتی کہ قادیانی اور اس کے پیرو اس کے مخالفوں کی جان و مال کو معصوم و محفوظ نہیں سمجھتے اور ان کو کاٹنے اور تلف کرنے کے لائق سمجھتے ہیں۔ اس عبارت کو نقل کیا جائے تا کہ دنیا اس کا فیصلہ کرے۔ ہم نے اس عبارت کو اس مقام میں اور صفحہ ۱۵۲ میں اسی غرض سے نقل کر دیا ہے صفحہ ۲۶۳ میں اس کے معنی کی تشریح بھی کر دی ہے۔ اب ہمارے حنفی بھائی صاحب پلیڈر اس عبارت کی تشریح کسی اخبار میں کر کے دنیا کو سمجھا ویں کہ کیوں اس سے وہ بات نہیں نکلتی جو ہم نے کہی ہے۔ ہمارے دوست پلیڈر صاحب اس عبارت کے ایسے معنی کسی اخبار میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے تو ہم ان کے شکر گذار ہوں گے)

سوال ۶۔ محمدیوں کے مذہبی خیالات سے آپ واقف ہیں؟

جواب: ہاں میں محمدیوں کے مختلف مذہبی خیالات سے واقف ہوں۔

سوال ۷۔ ڈاکٹر کلارک مر جائیں تو کیا مرزا کا اس سے فائدہ ہوگا؟

جواب: بے شک۔ ڈاکٹر کلارک مرجائیں تو بے شک مرزا کا اس سے فائدہ ہوگا۔ اس سے مرزا کی کرامت ثابت ہوگی کیونکہ عبداللہ آتھم بعد میعاد مقررہ قادیانی فوت ہوا تو بھی مرزا نے اس کو اپنی کرامت جتایا اور انجام آتھم میں لکھ دیا ہے کہ وہ میری پیش گوئی کے مطابق فوت ہوا ہے۔

(ناظرین! اس جواب میں لفظ کرامت مثل میں موجود ہے (جس کی نقل حسب ضابطہ سرکاری اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے) قادیانی کے نائب نے اپنی جنگ مقدس کے نمبر ۳ میں میرے اظہارات کو چھاپا تو اس میں لفظ کرامت کو شراکت بنالیا۔ باوجودیکہ اسی پرچہ نمبر ۳ میں سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں اس نے میرا صریح یہ قول نقل کیا ہے کہ میں مرزا کو لیکھ رام کا قاتل نہیں کہتا اور نہ اس کی سازش کا قائل ہوں، صرف نشان دہی کا ذمہ دار ٹھہراتا ہوں، اس احمق نائب قادیانی کو یہ خیال نہ آیا کہ وہاں تو میں نے دعوی سازش کی نفی اس گواہ سے نقل کی ہے پھر یہاں کرامت کا شراکت بنالینا کیا فائدہ دے گا۔ اور مثل مشہور دروغ گورا حافظہ نباشد کو اپنے اوپر صادق کر کے دکھا دیا)۔

سوال ۸۔ آپ ڈاکٹر کلارک کو ملے تھے یا نہیں؟

جواب: ۱۸۹۵ء میں ڈاکٹر کلارک کو ملا تھا اس کے بعد کبھی نہیں ملا، بلکہ مجھے ان سے شکائت اور رنج ہے کہ ایک خاص امر کے واسطے ان کو ۱۸۹۵ء میں ملا تھا اور انہوں نے میری ہمدردی نہ کی۔ اس کے ثبوت پر میرے پاس چٹھیات موجود ہیں جن کو میں عدالت میں پیش کر سکتا ہوں۔

سوال ۹۔ آپ کے بھائی ان سے ملے؟

جواب: میرے علم میں وہ بھی اس کو نہیں ملے۔

سوال ۱۰۔ لیکھ رام کے قتل کی بابت آپ کا کیا خیال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس بات میں بھی میں نے ۸۰ صفحہ کا ایک آرٹیکل لکھا ہے جو رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ نمبر ا یک تا تین میں درج ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لیکھ رام کے قتل کی نشان دہی کا مرزا قادیانی ذمہ دار ہے کیونکہ وہ بقول خود اللہ تعالی کو سو دفعہ بلاتا ہے تو خدا اسکا جواب دیتا ہے۔ پھر وہ خدا سے کیوں پوچھ نہیں دیتا کہ لیکھ رام کا قاتل کون ہے۔

سوال ۱۱: ڈاکٹر کلارک کے حق میں مرزا نے سوائے اس پیش گوئی کے جو انجام آتھم کے صفحہ ۴۲ میں کی ہے، کوئی اور پیش گوئی بھی ہے۔

جواب: اس مضمون کی اور پیش گوئی نہیں کی۔ ہاں ایک اور مضمون کی پیش گوئی ڈاکٹر کلارک کی نسبت بشمول دیگر عیسائیوں کے کی ہے (مگر عدالت نے اسکی طرف توجہ نہ کی نہ ڈاکٹر کلارک نے اس کو سنا، لہذا پیش گوئی درج اظہارات نہ ہوئی)

ذیل میں وہ سوالات اور ان کے جوابات درج ہوتے ہیں جو ہمارے دوست مولوی فضل الدین پلیڈر نے قادیانی دجال والا مذہب کی تائید کی غرض سے خاکسار پر کئے تھے۔

سوال ۱۲: بلحاظ مذہب آپ کون ہیں؟

جواب: میں سنی اہل حدیث ہوں۔

سوال ۱۳: کیا ان لوگوں میں سے جن کو پہلے وہابی کہا جاتا ہے؟

جواب: ہاں جن کو پہلے غلطی سے وہابی کہا جاتا تھا۔

سوال ۱۴: وہابیوں کے برخلاف دیگر مذاہب کے مسلمان حنفی شیعہ وغیرہ ہیں یا نہیں؟

اس سوال پر میں نے اپنے دوست پلیڈر صاحب کو کہا کہ آپ کو جس حالت میں پہلے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کو غلطی سے وہابی کہا جاتا تھا وہ اہل حدیث ہیں، تو پھر آپ نے اس لفظ وہابی کو جو دل آزار سمجھا گیا ہے اور گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار تسلیم کر کے سرکاری کاغذات میں اس کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے، دوبارہ کیوں بولا، آئندہ آپ یہ لفظ بولیں گے تو (صاحب مجسٹریٹ سنتے ہیں) میں آپ پر نالش کر دونگا۔ میرے اس قول کی تائید میں مجسٹریٹ نے بھی ان کو اس لفظ کے استعمال سے منع کیا، تو آپ نے سوال کو بدل کر یہ سوال کیا کہ اہل حدیث کے برخلاف دیگر مذاہب کے مسلمان شیعہ و حنفی وغیرہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نہیں۔، پھر بھی عدالت نے اس سوال کو نا منظور کیا اور مجھ سے جواب کا مطالبہ نہ کیا۔

(اس مقام میں ہم اپنے دوست پلیڈر صاحب کو دوستانہ نصیحت کرنے اور اس کی طرف ان کو توجہ دلانے کی غرض سے یہ کہنا ضروری جانتے ہیں کہ پلیڈر صاحب کو جب کبھی خوش قسمتی سے کسی مقدمہ میں اہل حدیث کے مقابلہ کا موقعہ ملتا ہے تو آپ بڑے شوق و ذوق سے حنفیت کا جوش دکھانے کے لئے اہل حدیث کو وہابی کے لفظ سے یاد فرمایا کرتے ہیں چنانچہ انارکلی لاہور کے مقدمہ مسجد متعلق جنگڑوں کے وقت بھی بار بار یہی لفظ آپ کے دہان مبارک سے نکلتا تھا باوجودیکہ وہ بھی آفیشل موقع تھا، نہ پرائیویٹ۔ اس موقع پر وکیل صاحب کے اہلحدیث کو وہابی کہنے پر خاکسار ان اور کل اعیان اہل حدیث کو کمال رنج پہنچا اوران کی دل آزاری ہوئی جس پر بعض احباب نے ہم کو استغاثہ کی رغبت دلائی مگر ہم کو یہ شعر یاد آیا جس نے استغاثہ سے روک دیا تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی۔ لہذا ہم نے بجائے اس کے کہ عدالت کی طرف رجوع کریں وکیل کی اس دل آزاری اور رنج دہی کا اپیل ان ہی کے سامنے پیش کرنا، اور دوستانہ ریمارک کے ذریعہ آئندہ ان کو اس لفظ کے استعمال سے رک جانے کی سفارش کرنا مناسب اور کافی سمجھا۔ وکیل صاحب سے امید ہے کہ وہ آئندہ کسی آفیشیل کاروائی میں اہل حدیث کو اس دل آزار لفظ وہابی سے یاد نہ فرمائیں گے۔ گورنمنٹ کے قانون واحکام کی تعمیل وتعظیم وکیلوں سے زیادہ ہونی چاہیے۔ وکیل ہی اس کا خلاف کریں گے تو اوروں سے اس کی تعمیل کیونکر ہوگی وکیل صاحب کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ نے استعمال وہابی بحق اہل حدیث دل آزار سمجھ کر حکماً بند کر دیا ہے)

سوال ۱۵: خون کے پیاسے ہونے سے آپ کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب پہلے ادا ہو چکا۔

سوال ۱۶: براہین احمدیہ پر ریویو آپ کی تصنیف ہے اور اس میں ص ۱۷۰ تا ۱۸۸ کی عبارت جس پر حرف ٹی کا نشان ہے آپ کی عبارت ہے (یعنی جس میں مرزا غلام احمد کی طرف سے گورنمنٹ کو مطمئن کیا گیا ہے، اور مرزا کے والد نے غدر میں سرکار انگریزی کو مدد دی تھی)۔

جواب: بے شک براہین احمدیہ پر ریویو میں نے لکھا اور اس کی عبارت زیر نشان حرف ٹی میری عبارت ہے۔ مگر میرا یہ خیال مرزا کی نسبت اس وقت تھا جب کہ اس نے مہدی ہونے کا دعوی نہ کیا تھا۔ اور جب سے یہ مہدی بن گیا ہے میرا خیال ان کی نسبت اچھا نہیں رہا جس کو میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۱۸ میں، اور اس سے پہلے بارہا ظاہر کر چکا ہوں۔ پھر میں نے اپنے رسالہ مذکور اور اس کی عبارت کا جس میں میں نے خیال مذکور ظاہر کیا ہے حوالہ ونشان دیا اور وہ رسالہ شامل مثل کیا گیا۔ (مگر وکیل صاحب نے قادیانی کو گورنمنٹ کی مخالفت سے بری کرنے کی غرض سے میری اس تشریح کے جواب میں فرمایا کہ ہم نے اس تشریح کا سوال نہیں کیا۔ اور اس وجہ سے میری وہ تشریح درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہارات نہیں ہوئی)۔

سوال ۱۷۔ مرزا کی نسبت آپ نے کفر کا فتوی (جو جلد ۱۳۔ اشاعۃ السنہ میں درج ہے) اور اس پر حرف یو کا نشان ہے، لکھا ہے؟

جواب: وہ فتوی علمائے پنجاب و ہندوستان کا ہے۔ میں صرف اس کا جمع کرنے والا اور رسالہ کا اڈیٹر ہوں اور میں خود بھی مرزا کو مسلمان نہیں جانتا، دہریہ سمجھتا ہوں۔

سوال ۱۸: مولوی غلام قادر حنفی آپ کو فتنہ انگیز اور اہل حدیث کو کافر نہیں کہتے؟

جواب: مولوی غلام قادر مجھے فتنہ انگیز اور اہل حدیث کو کافر نہیں کہتے۔ وہ جب بھی مجھے ملتے ہیں محبت سے ملتے ہیں سلام و مصافحہ کرتے ہیں۔

سوال ۱۹: آپ لوگوں کی تحریرات اور تعلیمات کی وجہ سے لوگوں میں تنازعات برپا نہیں ہوتے؟

جواب: تنازعات ہوتے ہیں مگر ایسے نہیں جن سے خون ہو۔ عدالت میں مقدمات بھی ہوتے ہیں مگر فروعی اور جزئی اختلافات کی وجہ سے، نہ اختلاف اصول مذہب کی وجہ سے جس سے ایک دوسرے کا جانی دشمن ہو جاتا ہے۔

سوال ۲۰: آپ نے سلطان روم کی تائید میں کوئی کتاب لکھی ہے اور کیا مرزا نے سلطان روم کے برخلاف لکھا ہے؟

جواب: میں نے کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ ایک آرٹیکل لکھا ہے جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ میں چھپا ہے۔

(وہ یہ ہے: امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم کی ہمدردی کا مشورہ: ایک مدت سے (جب سے کہ آرمینیا، کریٹ، وغیرہ کا ہنگامہ برپا ہوا ہے) انگریزی اخبارات ولایت نے حضرت سلطان المعظم کی عالی جناب کی نسبت بے باکی اور دریدہ ذہنی سے بدگوئی اختیار کی ہوئی ہے اور یہ امر نہ صرف مسلمانوں کی دل آزاری اور رنجش کا موجب ہے بلکہ سلطنت برطانیہ کے لئے بھی محل خوف واندیشہ ہے کیونکہ اس سے مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ کے دلوں میں.. یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس بدگوئی میں برٹش گورنمنٹ خوش ہے تب ہی ان اخبار نویسوں کو جو اس کے ماتحت ہیں، اس بدگوئی سے منع نہیں کرتی۔ اس خیال سے ان کے دلوں میں گورنمنٹ کی اطاعت اور جان نثاری ...میں کمی پیدا ہونے کا احتمال ہے اور بعض اوقات مسلمانوں کی قلم یا زبان سے ایسے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں جن سے رنجش کی بو آتی ہے۔ وازآنجا کہ ہم کو اولاً اپنے دین ومذہب اسلام سے کمال ہمدردی ہے اور اس کی نظر سے حضرت سلطان المعظم سے، پھر برٹش گورنمنٹ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی ہے اور بلحاظ پولیٹکل تعلقات کے اس سلطنت کے والی سے ہمدردی ہے۔ لہذا ہم اپنے برادران اعیان اہل اسلام کو اوران کی پبلک کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ حضرت سلطان المعظم کی ہمدردی کے جلسے کریں اوراس مضمون کے ریزولیوشن پاس کریں کہ وہ قومی حمیت کے ساتھ اپنی گورنمنٹ کے حضور میں اس مضمون کے میموریل روانہ کریں کہ حضرت سلطان معظم کو کل طبقات مذہب اسلامیہ بلحاظ مذہب اپنا خلیفہ جانتے ہیں اوراس وجہ سے ان کی توہین کو اپنے مذہب اسلام کی توہین سمجھتے ہیں۔ گورنمنٹ ان اخباروں کواس بدگوئی وتوہین سے روک دے اور اپنی مسلمان رعایا کے رنج رسیدہ دل کو خوش کرے، اوران کے رنج وملال کی تلافی کرے ..... اور اپنی اس ارادت وعقیدت کی اطلاع حضرت سلطان المعظم کو بھی بذریعہ ایک جمہوری یاداشت سے دیں۔

بعض انگریزی اخباروں نے اوران کی تقلید سے مسلمان مگرناواقف وناداں اخبارنویسوں نے جولکھ دیا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو بعضے اسلامی فرقے اپنا خلیفہ نہیں سمجھتے یہ ان کی غلطی ہے جو غلط فہمی پرمبنی ہے شائدسب سے اشاعۃ السنہ کی جلد ششم وغیرہ میں یہ مسئلہ تو بیان ہوا ہے کہ حضرت سلطان المعظم خلیفہ نہیں کیونکہ خلیفہ کا قریش سے ہونا ضروری ہے اورآپ ترک ہیں قریش نہیں مگراس مسئلہ کے یہ معنی نہیں ہیں حضرت سلطان المعظم بلحاظ مذہب بھی مسلمانوں کے خلیفہ نہیں بلکہ اسکے معنی تو اسی جلد میں یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ پولیٹکل تعلقات اور ملکی امور میں مسلمانان ہند کے خلیفہ نہیں، یہ تعلق مسلمانان ہند کو برٹش گورنمنٹ سے ہے۔

پس اگران اخبارنویسوں نے اشاعۃ السنہ کے اس مسئلہ سے دھوکہ کھایا اور سمجھ لیا تھا کہ حضرت سلطان المعظم مسلمانوں کے مذہبی خلیفہ نہیں ہیں تو وہ اس خیال کو واپس لیں اور یقین کرلیں کہ اشاعۃ السنہ حضرت سلطان المعظم کو بلحاظ مذہب اپنا ویسا ہی خلیفہ جانتا ہے جیسے کہ عرب اور ترکی میں وہ خلیفہ تسلیم کئے جاتے ہیں، گو پولیٹکل طور پر وہ ہندوستانیوں کے خلیفہ نہیں ہیں۔

اس معنی کی مزید تشریح ہم عنقریب ایک مستقل مضمون لکھ کر کریں گے انشاءاللہ تعالی۔ بالفعل ہم اس قدرلکھنا چاہتے ہیں کہ... اس خلافت کے مذہبی حصہ کی نظر سے ہرایک ملک کے مسلمانوں کو ان سلطنتوں (ترکی افغانستان وغیرہ) کے والیوں سے تعلق ہے اوران کی ہمدردی واجب ہے ان سب میں سے بڑھ کر حضرت سلطان المعظم ہیں جو کہ روئے زمین کے مسلمانوں کے متبرک معابد ومزارات اور ان کے شعائرمذہبی حج وعمرہ کے محافظ ہیں۔ ان سب امور کی نظر سے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ ان کو اپنا خلیفہ وامیر وسردار نہ سمجھتا ہو)

اور مرزا نے سلطان روم کے برخلاف ایک اشتہار لکھا ہے جو، حسین کامی سفیر سلطان روم، کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ وہ اشتہار اس وقت پڑھا گیا اور عدالت کو جتایا گیا کہ مرزا سلطان کے مخالف ہے اور خاکسار موافق۔

(اس سوال سے اگر پلیڈر نے عدالت کو یہ جتانا چاہا ہے کہ یہ گواہ سلطان روم کا موافق ہے اور مرزا ان کا مخالف ہے اس وجہ سے مرزا کو لائل اوراس گواہ کو ڈس لائل (غیر وفادار) سمجھ کر مرزا کے حق میں اس کی شہادت قبول نہ کرنی چاہیے تو یہ امر دوستانہ شکایت اور کمال افسوس کا موجب ہے اوراس صورت میں تعجب سے کہا جا سکتا ہے کہ اس سوال میں پلیڈر صاحب نے اپنی حنفیت چھوڑ، اسلام کا بھی پاس نہ کیا اور سلطان روم کی ہمدردی کو ڈس لائلٹی ٹھہرادیا اور فرط حمیت قادیانی نے ان سے اپنی اس ہمدردی سلطان المعظم کو بھلا دیا جو جلسہ عام اہل اسلام یکم جون ۱۸۹۷ء میں ان سے سرزد ہوئی تھی جس کا ذکر اخبار چودھویں صدی کے پرچہ ۲۳جون ۱۸۹۷ء میں ہے جس کی نقل یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روئداد جلسہ ہمدردی سلطنت روم منعقدہ لاہور: یکم جون ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار، جنگ روم و یونان کے متعلق مسلمانوں کو مژدہ، کے عنوان سے منشی محمد ضیاء الدین خان صاحب ..محمڈن ایجوکیشنل کلب لاہور کی طرف سے شائع ہوا اور اسی روز شام کو ۶ بجے ... قریباً دو ہزار مسلمان ..جمع ہوئے جس میں اکثر رؤسائے عمائد اور علماء وفضلاء اور بیرسٹر و وکلاء وغیرہ بھی شریک تھے۔ ۶ بجے کاروائی جلسہ شروع ہوئی۔ پہلے مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے وعظ فرمایا اس کے بعد .بیرسٹر کی تحریک اور منشی محرم علی چشتی کی تائید .سے .مولوی محمد فضل الدین پلیڈر و میونسپل کمشنر لاہور پریذیڈنٹ قرار پائے۔ مولوی صاحب موصوف نے ایک مختصر اور جامع تقریر میں اس عقیدت ومحبت کا جو کل مسلمانوں کو اعلی حضرت سلطان المعظم کے ساتھ ہے ذکر کیا اور مختصر طور پر جنگ کے واقعات بیان کئے اور مولوی صاحب ممدوح نے ترکوں کے اس شفقت آمیز اور نیک سلوک کا جن کی تعلیم اسلام نے دی ہے اور جو انہوں نے ہزیمت خوردہ اور مفتوح یونانیوں سے کیا ہے، خاص طور پر ذکر فرمایا اور بڑے زور سے فرمایا کہ ہم کو اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے جس نے اپنی مہربانی سے ہمیں ایسی آزادی دی ہے کہ ہم اپنے مذہبی اور قومی فرائض کو بہ آزادی تمام انجام دے سکتے ہیں اور جس کی وجہ سے آج ہم اپنے خلیفہ وقت کی فتح پر اظہار مسرت کے واسطے جمع ہوئے ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنی فاضلانہ تقریر میں ان نوجوانوں کا خاص طور پر ذکر کیا جنہوں نے اس جلسہ کا اشتہار وغیرہ دیا اور انتظام کیا ہے اور فرمایا کہ چونکہ وقت بہت کم ہے اسلئے جو صاحب ریزولیوشن پیش کریں یا تائید کریں وہ اپنی تقریر میں بہت اختصار کو ملحوظ رکھیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب بیٹھ گئے اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔ اخیر پر ۳۱ گولے آتش بازی کے چلائے گئے اور شاہ ایران جو بیمار ہیں ان کی صحت وتندرستی کے واسطے دعا کی گئی۔ آخر پر تین چیئرز حضرت سلطان المعظم کے واسطے دیئے گئے اور تین حضور قیصرہ ہند کے واسطے اور جلسہ برخاست ہوا۔ ریزولیوشن اول: پیش کیا منشی محرم علی چشتی نے تائید کی منشی شمس الدین شائق مالک شمس الہند و اڈیٹر اینگلو ورنیکولر پیپر نے: یہ جلسہ مسلمانان پنجاب کی طرف سے اعلی حضرت خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالحمید خان ثانی کے ساتھ اس جنگ کے متعلق دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے جو اعلی حضرت کو یونان کی زیادتی کے باعث مجبوراً کرنا پڑا۔ اور جو دلی عقیدت ومحبت وارادت مسلمانوں کو اعلی حضرت خلیفۃ المسلمین کے ساتھ ہے اس کے لحاظ سے اس نمایاں فتح ونصرت پر صدق دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے جو حضور ممدوح کو یونانیوں کے مقابل حاصل ہوئی ہے اور یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ اس مضمون کی مبارک باد حضرت سلطان المعظم کی خدمت میں بھیجی جائے۔ دوسرا ریزولیوشن پیش کیا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے اور تائید کی مولوی تاج الدین احمد مختار عدالت سکرٹری انجمن ...لاہور، نیز منشی محمد حفیظ نے۔ یہ جلسہ حضرت سلطان المعظم کی اس کاروائی کو نہایت قابل تحسین سمجھتا ہے کہ اس نے یونانیوں کے وحشیانہ سلوک کے انہوں نے حسب الحکم حضور ... یونانی ہزیمت خوردہ افواج اور قیدیوں، مفتوح شہروں کے باشندوں پوری پوری اسلامی احکام کے مطابق نرمی اور شفقت سے سلوک کیا اور اس طرح اسلام کی خوبیوں کا ایک زندہ نمونہ غیر اسلامی اقوام کے سامنے پیش کیا۔ تیسرا ریزولیوشن منشی محمد شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے پیش کیا اور شیخ الہی بخش نے تائید کی چوتھا ریزولیوشن منشی عبدالرشید چشتی نے پیش کیا اور منشی اعجاز حسین بی اے نے تائید کی۔

مذکورہ بالا روداد کے باوصف پلیڈر کو یہ خیال نہ آیا کہ حضرت سلطان روم کی ہم دردی برٹش گورنمنٹ کی ڈس لائلٹی کیونکر ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔جس حالت میں ہم از خود بدولت یہ ہمدردی ایک جلسہ عام میں ظاہر کر چکے ہیں اور وہ اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔کیا اس سوال کے وقت موکلانہ حمایت یا کسی کثیر فیس نے پلیڈر صاحب کا دلی خیال اور کانشنس ان سے چھین لیا اور اس بیت کا مصداق بنا دیا :

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد صد حجاب اندل بسوئے دیدہ شد

یا اس سوال سے ان کی غرض کوئی اور ہے)

سوال ۲۱۔ لیکھ رام کے قتل کی بابت جو کچھ آپ نے کہا ہے کہاں سے اخذ کیا ہے؟

جواب: لیکھ رام کے قتل کی بابت جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میں نے مرزا کی تحریروں سے اخذ کیا ہے میں مرزا کو لیکھ رام کا قاتل نہیں کہتا اس کی سازش کا مدعی نہیں، وہ نشان دہی کا ذمہ دار ہے (چنانچہ ایک پہلے سوال کے جواب میں کہا گیا)

سوال ۲۲۔ مرزا کے مریدوں کی تعداد کس قدر ہے۔

جواب: اس کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مرید و پیروان کی تعداد بموجب ایک فہرست کے تین سو تیرہ ہے ایک تحریر میں ۳۲۷۔

سوال ۲۳۔ سوائے ان مریدوں کے تمام مسلمان لوگ ہندوستان میں مرزا کے برخلاف ہیں تو یہ ان کو کیوں کر کاٹ سکتے ہیں؟

(اس سوال کو عدالت نے نامنظور کیا۔تاہم میں نے اس وقت یہ جواب دیا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ کاٹ سکتے ہیں، صرف یہ کہا ہے کہ وہ کاٹنے کو جائز رکھتے ہیں۔کاٹنا اس وقت ہو سکتا ہے جب جمیعت وشوکت ہو۔ یہ جواب اس لئے اظہارات میں درج نہیں ہوا کہ وہ سوال غیر متعلق سمجھ کر عدالت نے رد کر دیا تھا)۔

سوال ۲۴۔ عبدالحمید کو آپ نے دیکھا؟

جواب: میں نے ۸ (یا ۹) اگست کو اس کو ایک عیسائی کے ساتھ دیکھا تھا اس سے میری بات چیت کوئی نہیں ہوئی

سوال ۲۵۔ ڈاکٹر کلارک کے مرنے سے مرزا کو فائدہ ہوگا؟

جواب: ڈاکٹر کلارک کے متعلق مرزا کی پیش گوئی ہو یا نہ ہو مرزا اس سے فائدہ اٹھائے گا کہ یہ میرا مخالف تھا اس لئے فوت ہو گیا جیسا کہ عبداللہ آتھم کے مرجانے کا فائدہ اٹھایا تھا باوجودیکہ وہ اس کی میعاد مقررہ کے بعد فوت ہوا۔ایسا ہی وہ میرے مرجانے سے فائدہ اٹھائیگا اور اپنی کرامت بنا لیگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۲۶۔ کیا آپ عیسائی مذہب کے برخلاف ہیں۔

جواب: میں عیسائی مذہب کے برخلاف ہوں، مگر نہ ایسا کہ صرف مخالفت مذہبی کی وجہ سے ان کو کاٹ ڈالنے کا فتوی دوں یا ان کی جان و مال کو تلف کرنے کو تجویز کروں۔ بلکہ میں اس مخالفت کی وجہ سے ان کے خیالات کو رد کرتا ہوں اور کرونگا ان کو وعظ کے ذریعہ سے فہمائش کرونگا خواہ سو برس تک مخالف رہیں۔

(پلیڈر صاحب نے اس سوال سے اگر عیسائی مذہب کی مخالفت کو بھی ایک عیب موجب جرح ٹھہرا کر عیسائی مجسٹریٹ کو یہ جتانا چاہا ہے کہ یہ شخص تمہارے مذہب کا مخالف ہے، اس کی شہادت کو وقعت نہ دینی چاہیے تو اس میں اپنے کانشنس و اسلام اور اپنے خدا داد ایمان کو، جو وہ رکھتے ہیں، خلاف کیا اور یہ نہ سوچا کہ میں تو بھی عیسائی مذہب کا مخالف ہوں اور میرے مذہب حنفی کے کل اشخاص عوام وخواص عیسائی مذہب کے مخالف ہیں۔ پھر میں عیسائیت کی مخالفت کو عیب کیوں ٹھہراتا ہوں ۔اور اگر اس سوال سے وکیل صاحب کی کوئی اور غرض ہے تو اس کو بیان کر کے ہم کو ممنون کریں اور اس احتمال اول الذکر کو دور کریں جو ظاہر اس کے سوا ل سے پیدا ہوتا ہے)۔

اور منجملہ ان مسلمانوں کے جو مجبورانہ کشش سے اس مقدمہ میں بحیثیت گواہ شامل ہو گئے ہیں دوسرے شخص بھی وکیل صاحب ہیں جن کو ان کے پیشہ وکالت اور غالباً فیس نے یا کسی اور وجہ نے مجبور کیا کہ وہ اس لامذہب کے وکیل وحامی بن گئے ورنہ ان کا مذہب حنفی اس وکالت وحمایت کی اجازت نہ دیتا تھا۔ پلیڈر صاحب کی اس وکالت سے بہت سے مسلمان ناراض اور شاکی ہوئے اور اب تک ہیں جن کے خیالات کا اظہار اخبار جعفر زٹلی لاہور ۲۸ ستمبر ۱۸۹۷ء میں ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے :

اخیر میں ہم اپنے معزز دوست مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر سے دوستانہ گلہ کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے کیوں ایسے ملعون کی پیروی کی جس حالت میں کہ وہ خود اس کے خیالات کے مخالف اور پکے مسلمان ہیں ہم نے مانا کہ ان کا پیشہ ہی ایسا ہے کہ بعض اوقات انہیں مسلمانوں کے مخالف اور غیر اہل اسلام کی طرف سے عدالت میں پیش ہونا پڑتا ہے لیکن وہ اور معاملہ ہے اور وہ دنیا کے لوگ کہلاتے ہیں اور اسلام سے دشمنی نہیں رکھتے اور نہ وہ مقدمات مذہبی ہوتے ہیں۔ گو یہ مقدمہ بھی مذہبی مقدمہ نہ تھا لیکن ایک دشمن اسلام کا مقدمہ ضرور تھا اس واسطے مولوی صاحب کو ایسے آدمی سے جیسا کہ ہمیں یقین ہے کوئی دلی ہمدردی نہیں ہم بہت خوش ہوتے اگر مولوی صاحب اپنے فائدہ کو چھوڑ کر ایک مخرب اسلام کو بچانے کی کوشش نہ کرتے۔

ان لوگوں کی ناراضی کی ایک وجہ تو یہی ہے جو اخبار زٹلی لاہور میں بیان ہوئی ہے کہ وہ مسلمان پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنی حنفی ہوکر کیوں اس مرتد کے حامی اور وکیل بنے۔ دوسری وجہ وکیل صاحب کی وہ باتیں جوانکے اس خیال و اعتقاد کے مخالف اور حق کے برخلاف اس دجال کی حمایت میں ان کی زبان سے نکلے ہیں جن کی تشریح بضمن بعض سوالات بالا ہو چکی ہے۔

وکالت کا جبر نقصان تو اب ممکن نہیں ہاں ان باتوں سے جو اختلاف پیدا ہوا اور مسلمانوں کو رنج پہنچا ہے اس کا جبر و کفارہ ممکن ہے (اگر وکیل صاحب توجہ کریں) اور وہ یوں ہوسکتا ہے کہ وکیل صاحب اب اسلامی اخباروں میں مشتہر کر دیں کہ

۱۔ بے شک عبارت آئینہ کمالات سے قادیانی کا خوفناک ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور

۲۔ ہندوستان کے اہل حدیث، وہابی نہیں ہیں۔ اور

۳۔ حضرت سلطان روم کی ہمدردی برٹش گورنمنٹ کی لائلٹی کے مخالف نہیں۔ یہ ہمدردی ہم خود کر چکے ہیں۔ اور

۴۔ عیسائی مذہب سے ہم کو اور کل اشخاص مسلمانوں کو مخالفت ہے مگر اس مخالفت کا کوئی خوفناک نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ خوفناک نتیجہ اسی مخالفت کا ہے جو قادیانی کو اپنے مخالفین سے ہے جس پر اس نے مخالفین کا کاٹا جانا اور ان کے جان و مال کو تلف کرنا تجویز کیا ہوا ہے۔

اور منجملہ ان مسلمانوں کے جو اس مقدمہ کی وجہ سے کشمکش میں مبتلا ہو گئے ہیں اکثر عوام ہیں جو نہ اسلام کے اصول و مسائل سے واقف ہیں اور نہ قادیانی کے خیالات و مقالات پر اطلاع رکھتے ہیں وہ اپنی اسی ناواقفی کی وجہ سے کبھی تو قادیانی کو ایک مسلمان سمجھ کر اور اس کے مقابل فریق کو عیسائی سمجھ کر ہماری شہادت پر اپنا افسوس اور رنج ظاہر کرتے ہیں اور کبھی ہمارے خادم الاسلام اور خیر خواہ اہل اسلام ہونے کے اعتقاد و خیال سے ہمارے فعل کے حامی اور مصدق ہو جاتے ہیں۔ ان حضرات کے رفع تذبذب اور تردد کی غرض سے ہم اس قدر کہنا ضروری جانتے ہیں کہ اول تو خاکسار اس شہادت کے لئے اختیار سے عدالت میں نہیں پہنچا۔ بلکہ عدالت کے اجبار سے جو درحقیقت قادیانی کی طرف سے ہوا تھا (چنانچہ اوپر بیان ہو چکا ہے)، پیش ہوا تھا۔ اور اگر میں اپنے ارادہ اور اختیار سے پیش ہوتا تو بھی محل اعتراض نہ تھا کیونکہ قادیانی گو بظاہر مدعی اسلام ہے مگر درحقیقت وہ منکر اسلام ولا مذہب و زندیق ہے جس کے کفر و ارتداد پر جمہور علمائے پنجاب و ہندوستان کا اتفاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہے چنانچہ فتوی مندرجہ جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ اس پر شاہد ہے۔ اس فتوی میں اس کے کفر وارتداد کی وجوہات کافی ومفصل بیان ہوئی ہیں۔ حضرات معترضین ومترددین ان وجوہات کو ملاحظہ فرمائیں تو یقین کریں گے اور ایمان لاویں گے کہ یہ شخص مسلمان نہیں ہے بلکہ مرتد ولا مذہب ہے جس کا ضرر بھی بحق اسلام ان مخالفین اسلام سے بڑھ کر ہے جو علانیہ مخالفت اسلام کے مدعی ہیں۔

اس مقام میں ہم اس فتوی کی طرف ناظرین کی توجہ دلانے کی غرض سے بطور مشتے نمونہ خروارانے از بسیار اس کی بعض وجوہات کفر بیان کرتے ہیں:

۱۔ یہ زندیق ومرتد اپنے ازالہ اوہام میں نبوت ورسالت کا مدعی کا اور صاف لکھ چکا ہے کہ جس احمد رسول کی بشارت انجیل میں آئی ہے وہ میں ہوں، جو صرف احمد ہوں، نہ محمد رسول اللہ ﷺ جو احمد ہونے کے ساتھ محمد بھی کہلاتے ہیں۔

۲۔ اور یہ زندیق ومرتد اپنے ازالہ اوہام میں یہ کفر بکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ، دجال وخر دجال، ودابۃ الارض وابن مریم ویاجوج ماجوج کی حقیقت کما حقہ نہیں جانتے تھے، جو میں جانتا اور بیان کر چکا ہوں۔

۳۔ اور یہ زندیق ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ و ۷ میں حضرت مسیح کے حق میں یہ الفاظ لکھ چکا ہے کہ ان کی تین نانیاں اور دادیاں کسبیاں تھیں۔ اور وہ جھوٹ بولتے تھے اور لوگوں کو گالیاں دیا کرتے تھے

۴۔ اور یہ زندیق اپنے ازالہ میں یہ کفر بک چکا ہے کہ ابن مریم کے مشہورہ معجزات مردوں کو زندہ کرنا اور مٹی سے جانور بنانا وغیرہ مسمریزم کا عمل تھا میں اس فعل کو مکروہ وقابل نفرت نہ سمجھتا تو اس فعل میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ وعلی ہذا القیاس

اس کی ان باتوں کو سن کر اور اس کی ناپاک تصانیف میں ان کو ملاحظہ فرما کر ہر ایک مسلمان جو قرآن اور پہلی کتابوں پر اور آنحضرت ﷺ اور پہلے انبیاء پر یقین وایمان رکھتا ہو، یقین کرے گا کہ یہ مرتد انبیاءؑ کی سخت توہین کرنے والا ہے اور آنحضرت ﷺ پر رسالت ختم ہونے کا منکر ہے۔ اس کی ان باتوں کو سننے اور اسکی کتابوں میں دیکھ لینے کے بعد اس کو مسلمان سمجھنے والا خود مسلمان نہیں رہتا۔ اور یہ دجال اسلام کو ضرر پہنچانے میں یہودیوں نصرانیوں سے بڑھ کر ہے۔ وہ کھلے دشمن اسلام ہیں جن کے ضرر سے ہر مسلمان بچ سکتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چھپا دشمن اسلام ہے جس کے ضرر سے بچنا ناواقف مسلمانوں کے لئے سخت دشوار ہے۔ چنانچہ آیت انّہ یراکم ھو و قبیلہ من حیث لاترو نھم ۔(اعراف۔ ع ۳) ، قال مالك بن دینار ان عدواً یراك و لا تراہ لشدید المؤنتة الّا من عصم اللّٰہ ۔ (معالم التنزیل) کہ شیطان اور اس کی جماعت تم کو وہاں سے دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ مالک بن دینار نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ جو دشمن دیکھے، اور تم اس کو نہ دیکھو، اس سے بچنا نہایت مشکل ہے۔

اور منجملہ ان مسلمانوں کے جو اس مقدمہ کے سبب کشمکش میں پڑے ہیں وہ لوگ بھی ہیں جو خاکسار کی شہادت کے متعلق دجال قادیانی کی مشہور کردہ یہ باتیں کہ اس کو عدالت میں کرسی نہیں ملی، اور پھر وہ خود بخود کرسی پر جا بیٹھا، تو پولیس نے کرسی چھین لی، پھر وہ کسی کی چادر لے کر اس پر بیٹھ گیا، تو وہ بھی چادر والے نے اس کے نیچے سے کھینچ اور نکال لی، اور عدالت میں اس کی توہین ہوئی، اس سے قادیانی کی وہ پیش گوئی صادق ہوئی جو اس کے حق میں قادیانی نے کی تھی انی مھین من اراد اھا نتك وغیرہ سن کر تذبذب اور تردد میں پڑے ہوئے ہیں اور اب تک بذریعہ چٹھیات و زبانی سوالات خاکسار سے اس کی اصلیت و کیفیت پوچھ رہے ہیں۔

ان حضرات کے رفع تردد و کشمکش کے لئے خاکسار یہ بیان کرنا ضروری جانتا ہے کہ یہ سب بہتانات و ہذیانات اسی مرزا قادیانی کے من گھڑت ڈھکوسلے ہیں جو اس نے پہلے اپنے نائبوں کے ذریعے پھر اپنی کتاب البریۃ میں مشتہر کرائے ہیں، جو از سرتاپا کذب و دروغ بے فروغ ہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں کے گھڑنے والے اور ان کو شائع کرنے والوں سب پر لعنت کرتا ہے یلعنھم اللّٰہ و یلعنھم اللا عنو ن۔

اور حقیقت الامر ان مفتریات کے برخلاف یہ ہے کہ جب خاکسار عدالت کے احاطہ میں پہنچا تو میں نے اپنا وزٹ کارڈ مجسٹریٹ کے پاس بھجوا دیا۔ اس وقت دوسرے شخص کے اظہار ہو رہے تھے۔ اس لئے مجسٹریٹ نے اردلی کو حکم دیا کہ ان کو باہر کے کمرے میں کرسی دے کر بٹھاؤ (یہ بات مجھے اس وقت اردلی نے بتائی تھی اور اس کے بعد ڈاکٹر کلارک کی ایک چٹھی سے بھی معلوم ہوئی اور پھر جب دسمبر ۱۸۹۷ء میں بمقام امرتسر اور اپریل ۱۸۹۸ء میں بمقام بٹالہ ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے زبانی بھی کہی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں عدالت میں پیش ہوا تو حسب دستور عام (جو اظہارات کے وقت ہر شخص سے خواہ وہ کیسا ہی عالی رتبہ ہو برتا جاتا ہے، وہ اظہار کے وقت کھڑے ہو کر اظہار دیتا ہے اور ایسا ہی قادیانی کو تھوڑے ہی دنوں بعد جب وہ ملتان کی عدالت میں ناظم ہند کی شہادت میں گیا تھا، پیش آیا تھا) میں نے کھڑے ہو کر اظہار لکھوایا۔ پھر جب میں اظہار سے فارغ ہوا تو پہلے کی طرح کرسی پر آ بیٹھا۔ اتنے میں نماز عصر کا وقت آ گیا تو میں نے اپنے بھائی صاحبوں سے نماز پڑھنے کیلئے فرش منگوایا۔ انہوں نے ایک شخص کا جوان کا آشنا تھا کپڑا لے کر بھیج دیا۔ میں نے کرسی چھوڑ کر اس کپڑے پر نماز کو ادا کیا۔ بعد نماز میں اس خیال سے کہ میری کرسی کے پہلو میں حکیم نور الدین و شیخ رحمت اللہ (جو قادیانی کے پیرو ہو جانے سے پہلے ہمارے آشنا تھے) زمین پر دری بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے، بنظر عام اصول اخلاق کرسی چھوڑ کر اسی کپڑے پر بیٹھا رہا۔ اتنے میں وہ شخص کپڑے کا مالک آیا اور بولا کہ میں اپنی جگہ کو جانے والا ہوں اس لئے اپنا کپڑا لینا چاہتا ہوں، تو میں نے کپڑا اسکو دے دیا۔ اور پھر مجبوراً اس اخلاقی اصول کا خلاف کر کے اسی کرسی پر جا بیٹھا۔ یہ امر دجال قادیانی کی پارٹی پر جو وہاں جمع تھے بڑا شاق گذرا اور غالباً انہوں نے پولیس کے ایک سپاہی کو بھگایا تو وہ آ کر بولا کہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس رانا صاحب آئے ہیں ان کیلئے کرسی کی حاجت ہے آپ اجازت دیں تو میں یہ کرسی ان کے واسطے لے جاؤں۔ میں نے وہ کرسی چھوڑ دی اور تھوڑی دور اسی کرسی کے متصل دوسری کرسی پڑی تھی اس پر جا بیٹھا۔ پھر میں نے یہ خیال کیا کہ غالباً اس سپاہی نے وہ کرسی کسی مرزائی کی شرارت اور حرامزدگی سے مجھ سے لے لی ہے، وہ دوسری خود بخود چھوڑ دی اور ایک اور کپڑا منگا کر اس پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ نے سبکو رخصت کر دیا۔ کرسی کا اصلی حال ہے جس کو ان بے حیاؤں نے کچھ کا کچھ بنا لیا اور اپنی تحریرات کے ذریعہ جابجا مشتہر کیا۔

حضرات ناظرین میں کہیں کا جاگیردار نہیں، بڑا مالدار نہیں، سرکاری ملازم نہیں، بلکہ ایک گوشہ نشین قومی خادم ہوں تاہم عام مسلمانوں کا خادم اور فرقہ اہل حدیث کا ریپریذنٹیٹو (representative) سمجھ کر گورنر جنرل، لیفٹیننٹ گورنر اور ان کے ماتحت حکام مجھے کرسی دیتے ہیں۔ اور ان کے درباروں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو وہاں بھی کرسی ملتی ہے، پھر اگر عدالت میں بوقت اظہار مجھے کرسی نہ ملی (جو کسی کو بھی نہیں ملتی، اور خود قادیانی کو بھی عدالت ملتان میں نہیں ملی) تو اس میں کون سی توہین ہوئی جس کو قادیانی اور اس کے اتباع اس پر نمک مرچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا کر اور بغلیں بجا کر شہرت دے رہے ہیں ۔

توہین تو وہ ہے جو اس غلط تشہیر کے تھوڑے ہی دنوں بعد قادیانی کو نصیب ہوئی اور:

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چنداں اماں نداد کہ شب راسحر کند

کی تصدیق ہوگئی۔ یہ قادیانی ملتان کی شہادت سے فارغ ہو کر لاہور پہنچا اور لکھی طوائف کی بیٹھک میں سنہری مسجد کے متصل ٹھہرا، اور ملا محمد بخش مہتمم اخبار جعفر زٹلی اور منشی امام الدین نے اسے اس کے کفریات پر بحث کیلئے للکارا، تو دم دبا کر بھاگ گیا اور اس کے بھاگنے پر شہر کے لڑکے اسکے پیچھے ہو لئے اور تالیاں بجاتے، اور وہ بھاگا، پکارتے ہوئے دہلی دروازہ سے باہر نکال کر واپس ہوئے چنانچہ پرچہ اخبار جعفر زٹلی لاہور میں کہا ہے۔

مرزا قادیانی لاہور میں: مرزا جی دورہ کرتے ہوئے ۲۹۔ اکتوبر (۱۸۹۷ء) کو لاہور میں پہنچے۔ سنہری مسجد کے سامنے لکھی کے مکان پر اترے۔ ہر چند میں نے ان کو مباحثہ کے لئے کہا مگر وہ اپنی کرتوتوں سے مقابلہ میں نہ آئے اور نہ کسی قسم کے مسئلہ کا جواب دے سکے۔ بات یہ ہے کہ مرزا جی زیادہ تر زبانی جمع خرچ اپنے پیٹ کے لالچ سے ہر وقت کرتے رہتے ہیں اور اپنے دعوی کے ثبوت میں تین کانے بھی نہیں رکھتے۔ غرض مرزا جی جیسے آئے تھے ویسے ہی بیک بینی ودوگوش گاڑی میں بیٹھ کر رفو چکر ہوئے۔ لاہور کے عام ہندو مسلمان تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں نے آپ سے سخت نفرت ظاہر کی اور آپ کا چہرہ دیکھنا بھی پسند نہ کیا۔ جب مرزا جی سوار ہوئے تو لڑکوں نے تالیاں پیٹیں اور یہ کہنا شروع کیا کہ : مرزا کی بو...الخ

اب ہم قادیانی اور اس کے اتباع سے جو الہام (شیطانی) انی مھین من اراد اھانتك کو بار بار پڑھتے تھے پوچھتے ہیں کہ یہ الہام کس کے حق میں ہوا تھا اور کس پر صادق آیا۔ وہ کچھ شرم وحیا کا شمہ رکھتے ہوں تو صاف الفاظ میں جواب دیں کہ وہ قادیانی کو اپنے ہی حق میں ہوا۔ اور بر طبق: دست خود دہان خود، اسی پر صادق آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ کرسی کے متعلق قادیانی کے اشتہار ۷ مارچ ۱۸۹۸ء کا ذکر و جواب

قصہ کرسی کے متعلق مرزا قادیانی کے مفتریات مذکورہ اور اسی قسم کی اور چند جھوٹی باتیں اس کی کتاب البریہ میں مشتہر ہوئیں تو ایک خط نمبر ۱۱۲ مورخہ ۲۸ فروری کے ذریعہ اس سے ان باتوں کے ثبوت پر شہادت طلب کی گئی اور کہا گیا کہ ایک مجلس میں بمقام لاہور یا بٹالہ یا گورداسپور، منجملہ ان اشخاص کے جن کو وہ اپنا گواہ بناتا ہے دو یا تین شخصوں کی شہادت پیش کرے۔ اس کے جواب میں اس نے اشتہار ۷ مارچ ۱۸۹۸ء جاری کیا جس میں ہماری بات وسوال کا تو ذکر تک نہ کیا اور بجواب اس کے یہ لکھا کہ میری گواہوں سے تم خود ہی شہادت طلب کر کے کسی جلسے میں پیش کرو یا مجھ پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کرو۔

ہر چند اس کا جواب نامعقول اور بلاصواب تھا کیونکہ کسی گواہ کی شہادت پیش کرنا اسی شخص کا کام ہے جو اس کو اپنا گواہ بناوے، نہ اس کے مقابل کا کام، اور نالش کرنا بھی حق پر ہونے کا لازمہ نہیں۔ بہت شریف دنیا میں ایسے ہیں جو لوگوں سے مال وآبرو کا نقصان اٹھاتے ہیں پر عدالت کے دروازہ تک نہیں جاتے۔ تاہم خاکسار نے بعض لوگوں سے جن کا نام اشتہار میں درج کیا تھا بذریعہ خطوط اور بعض کو اپنے پاس بلا کر شہادت حاصل کی۔ اور وہ شہادت تحریری میرے پاس موجود ہے اور میری صلاح پختہ ہوگئی تھی کہ اس پر نالش دائر کروں اور اسکو جیل خانہ کی سیر کراؤں۔ مگر مجھے حضرت علی مرتضی کا وہ مشہور قصہ یاد آ گیا کہ آپ نے اپنے ایک دشمن کافر سے مقابلہ کیا تو اس کو نیچے گرا دیا۔ جب اس کی چھاتی پر بیٹھ کر اس کو قتل کرنے لگے تو اس کم بخت نے آپ کے منہ مبارک پر تھوک دیا، تب آپ نے اس کو صاف چھوڑ دیا جس سے وہ متعجب ہوا اور پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تک تو نے مجھ پر تھوکا نہ تھا، میرا تجھ سے مقابلہ اور غصہ محض خدا کے لئے تھا، اور جب تو نے تھوکا تو مجھے اپنے بغض کی وجہ سے غصہ آ گیا، لہذا میں نے اس کا نافذ کرنا پسند نہ کیا اور تجھے چھوڑ دیا۔ آپ کا یہ فعل اس دشمن کافر کے اسلام کا باعث ہو گیا۔

اس قصہ کو خیال میں لا کر میں نے سوچا کہ اس سے پہلے تو اس قادیانی سے مقابلہ محض للہ اور صیانۃً لدین اللہ تھا، اور اب کرسی کے قصہ میں اس دجال نے میری ذات پر حملہ کیا ہے تو مجھے اس سے اپنا ذاتی رنج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پیدا ہو گیا ہے لہذا باقتداء حضرت علی مرتضی اس سے درگذر کرنا مناسب ہے۔

یہی بات بعینہ (بلا ذکر قصہ حضرت علیؓ) ڈاکٹر مارٹن کلارک نے کہی کہ مجھے قادیانی کی جھوٹی باتوں کے مقابلہ میں عدالت میں شہادت دینے سے کوئی عذر نہیں مگر اس مقدمہ کو جس میں آپ کا ذاتی تعلق ہو گیا ہے عدالت میں لے جانا آپ کی شان سے بعید ہے۔ مجھے ڈاکٹر صاحب کے اس قول سے زیادہ شرم آ گئی کہ ایک شخص غیر مذہب اور قادیانی کا مخالف ہو کر مجھے یہ نصیحت کرتا ہے تو اب میرے لئے عدالت میں جانا مناسب نہیں ہے۔ یہ بھی مجھے خیال آ گیا کہ لاہور میں اس دجال کے پیچھے تالیاں بجیں، لڑکوں نے اس کی گت بنائی اور اخبار جعفر زٹلی میں ہمیشہ اس کی خدمت ہوتی رہتی ہے پھر یہ دجال ہو کر، کافر مرتد کہلا کر، صبر کرتا ہے اور نالش کا نام نہیں لیتا تو ہم کو مسلمان اور مسلمانوں کے وکیل ہو کر صرف اس کی ذاتی بدگوئی کے سبب نالش کی طرف متوجہ ہونا کب مناسب ہے۔ اور اگر قادیانی میرے اس اعراض کو اپنی حقانیت اور میرے ناحق ہونے پر دلیل بنالے اور پھر وہ اشتہار کے ذریعہ سے نالش کی درخواست کرے تو ناچار بنظر احقاق حق وابطال باطل عدالت کی طرف رجوع کیا جائے گا انشاء اللہ تعالی، اگر مخلص دوست اس امر کی اجازت ومشورہ بذریعہ تحریر دیں

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۸۔ ص ۲۵۴۔ ۲۸۴)

قادیانی پیش گوئی بابت لیکھرام کا بٹالوی تجزیہ

لیکھرام ایک بدزبان پنڈت تھا، مرزا غلام احمد قادیانی سے اس کی بحث وجدال کا سلسلہ ایک عرصہ سے چل رہا تھا۔ مرزا صاحب اسے نشان دکھانے کے مدعی تھے اور وہ طالب نشان تھا۔ ایک دفعہ بغرض طلب نشان اس کے قادیان آ کر رہنے کی بات بھی چلی جو سرے نہ چڑھ سکی۔ پھر ایک روز وہ قتل ہو گیا تو مرزا صاحب نے اپنے الہامات کے تھیلے سے ایک پیش گوئی نکال کر اس واقعہ پر چسپاں کر دی کہ دیکھو یہ شخص میری پیش گوئی کے عین مطابق قتل ہوا ہے، اس لئے میں سچا الہامی ہوں۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے مرزا صاحب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج کیا کہ تم غلط کہتے ہو۔اس کی موت کا تمہاری پیش گوئی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ادھر اقوام غیر میں چونکہ مرزا صاحب خود کو ایک مسلمان کے طور پر پیش کرتے تھے اس لئے ہندوؤں نے لیکھ رام کے قتل کا الزام مسلمانوں پر لگایا۔قاتل پکڑا نہ جا سکا اور ملکی صورت حال بہت کشیدہ ہو گئی۔مولانا بٹالویؒ نے صورت حال کا تجزیہ فرمایا اور مرزا صاحب کی تردید اور ہندوؤں کی تفہیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپریل۔مئی ۱۸۹۷ء میں الہامی قاتل کے عنوان سے ایک بسیط مقالہ تحریر فرمایا جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ میں شائع ہوا۔اسے مناسب اڈیٹنگ کے بعد ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ لکھتے ہیں:

لاہور اور دیگر بلاد پنجاب میں اس وقت ہندو اور مسلمانوں میں تفرقہ وفساد کا جوش موج زن ہے جس کی لہریں دن بدن ترقی پکڑتی جاتی ہیں۔ہم اپنے مذہب اسلام کے حکم الدین نصیحۃ کی ہدایت سے اس کا سبب وعلاج بیان کرنا چاہتے ہیں، گو ہم کو اس کی تعمیل وتاثیر کی امید کم ہے بلکہ مایوسی ہے۔اس کو سن کر غالباً ہندو یہ کہیں گے کہ یہ سبب وعلاج بیان کرنے والا مسلمانوں کا ایک مذہبی لیڈر ہے اور جو سبب اس جوش کا اس نے بیان کیا ہے اس میں ہندوؤں کی غلط فہمی اور زیادتی کا اظہار کیا ہے، اور جو علاج بتایا ہے اس میں زیادہ تر اسلام و مسلمانوں کا فائدہ سوچا ہے اور ہندوؤں کی خواہشوں اور منصوبوں کو دبانا چاہا ہے، اس لئے ہم اس کی بات کیوں سنیں؟ نادان وعوام مسلمان (جو نہ علم رکھتے ہیں نہ صحبت اہل علم جس سے وہ اسلام وایمان کی حقیقت جان سکیں اور اس لئے وہ صرف غلام محمد وغلام احمد وغیرہ نام سن کر موسوم کو مسلمان سمجھ لیتے ہیں) یہ کہیں گے کہ اس جوش کا سبب ایک مسلمان کی تحریرات (جو بغایت درشت الفاظ اور غلیظ سب وشتم سے بھرے ہوئے ہیں اور جن کا سلسلہ درشت زبانی میں روز بروز ترقی کر رہا ہے) اور الہامات (جن میں لوگوں کے قتل کی پیشگوئیاں ہیں) کو قرار دیا گیا ہے۔اور جو علاج بتایا ہے اس میں بھی اس مسلمان کو تکلیف ونقصان پہنچنے کا ایک احتمال ہے، اس لئے ہم اس کو کیوں مانیں؟ حکومت یہ کہے گی کہ فریقین کے بڑے بڑے لیڈروں نے (جو حکومت کے معتبر اور مشیر ہیں) یہ باتیں نہیں کہیں، تم کون ہو کہ ہم تمہاری سنیں۔

اس مایوسی کے ساتھ ایک خوف بے امنی بھی مانع ہے کیونکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی لپیٹ میں آ جاؤ اور قومی شہیدوں میں داخل کئے جاؤ۔ادھر ہندو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں فلاں لیڈروں کو جام شہادت پلائیں گے۔اور تمام مسلمانوں کو آریہ ورت سے نکال دیں گے۔

ادھر کچھ لوگ بذریعہ اشتہارات وغیرہ تحریرات مشتہر کر رہے ہیں کہ جو شخص ہماری اس ظاہری کرامات کو نہ مانے گا اور ہر کہ شک آرد کافر گردد، کا مصداق بن کر اس کا انکار ظاہر کرے گا اس کو بھی ہم پنڈت لیکھ رام کے پاس پہنچا دیں گے۔الہامی قاتل کی اس دھمکی نے عوام وخواص کو ڈرا دیا ہے۔(یہ دھمکی عام طور پر تو اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں آریہ کے ساتھ مولویوں کو شامل کر کے خود قادیانی نے شائع کی۔ پھر ان کے خلفاء ومیاں معراج الدین وغیرہ نے آسمانی فیصلہ کے ذریعہ مشتہر کی۔ پھر خصوصیت کے ساتھ خاکسار کو مخاطب کر کے قادیانی کے حواری حکیم نورالدین نے ایک خط کے ذریعے سے جو مرزا قادیانی کے مرید میاں محمد صادق کلرک اکونٹنٹ جنرل آفس اور میاں عبدالرحمٰن کلرک ریلوے میرے پاس لائے۔ وہ دھمکی دی اور یہ بات لکھی کہ اس کیلئے بشرط انکار کم سے کم پنڈت لیکھرام کی طرح کسی پیش گوئی کے واسطے صاف ارادہ ظاہر فرماویں۔آخر مرزا قادیانی نے بھی اشتہار متعلق لیکھ رام مطبوعہ ۱۱۔اپریل ۱۸۹۷ء میں صاف لکھ دیا کہ اگر مولوی محمد حسین صاحب قسم کھالیں کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی، پھر ایک سال تک بچ گئے تو ہم جھوٹے سمجھے جائیں،.اس کا جواب اس مضمون میں آگے آتا ہے۔محمد حسین)

ادھر ہندوؤں کی دھمکی سے عوام مسلمان تو ڈرے ہی تھے، تعجب ہے کہ ان سے بڑھ کر مرزا قادیانی ڈرے ہیں۔ چنانچہ اس ڈر کا اظہار آپ عریضہ اسی گورنمنٹ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں کر کے گورنمنٹ سے التجا کرتے اور کہتے ہیں:

میرا باپ اور بھائی مفسدہ ۱۸۵۷ء میں گورنمنٹ کی خدمت اور گورنمنٹ کے باغیوں کا مقابلہ کر چکے ہیں اور میں بذات خود سترہ برس سے گورنمنٹ کی یہ خدمت کر رہا ہوں کہ بیسیوں کتابیں عربی فارسی اور اردو میں یہ مسئلہ شائع کر چکا ہے کہ گورنمنٹ سے مسلمانوں کو جہاد کرنا ہرگز درست نہیں ہے اور میں گورنمنٹ کی پولیٹکل خدمت وحمایت کیلئے ایسی جماعت تیار کر رہا ہوں جو آڑے وقت میں گورنمنٹ کے مخالفوں سے مقابلے میں نکلے گی اور گورنمنٹ کے متعلق مجھے یہ الہام ہوا ہے وما کان اللہ لیعذّبھم و انت فیھم و اینما تولّوا فثمّ وجہ اللہ یعنی جب تک تو گورنمنٹ کی عملداری میں ہے خدا گورنمنٹ کو کچھ تکلیف نہیں پہنچائے گا۔اور جدھر تیرا منہ ہوگا اسی طرف خدا کا منہ ہوگا۔اور چونکہ میرا منہ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف ہے اور اس کے اقبال وشوکت کیلئے دعا میں مصروف ہے، کیونکہ مجھ کو جیسا گورنمنٹ کی سلطنت وظل وحمایت میں امن ہے نہ مکہ میں ہے، نہ مدینہ میں، نہ روم میں، نہ شام میں، نہ کابل میں، نہ ایران میں۔لہذا خدا کا منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اسی گورنمنٹ کی طرف ہے اور اس امر کی شہادت گورنمنٹ خود دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانے میں کس قدر فتوحات نصیب ہوئے ہیں...ان وجوہات سے گورنمنٹ میری جان کی حفاظت کرے اور میری حفاظت کے لئے قادیان میں جہاں اس وقت بجز چوکیداروں کے نہ کوئی تھانہ ہے نہ چوکی پولیس، پولیس متعین کرے جو میری جان کو ہندوؤں سے بچاوے۔اور جن ہندوؤں نے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے گورنمنٹ ان کی ضمانتیں اور مچلکے لے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس التجا اور عجز والحاح کے وقت الہامی صاحب اپنے وہ سب الہامات کو بھول گئے جن کو وہ اس التجا سے سات روز پہلے اشتہار ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء میں اور کئی سال پہلے دیگر تحریرات میں شائع کر چکے تھے کہ:

جب مشکلات کے پہاڑ پر خدا تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا (یعنی تجھے ان سے بچالے گا) ۔اے عیسی (مرزا غلام احمد) تجھے میں تیری اپنی موت سے ماروں گا اور جو ہندو تیرے ذلیل اور لعنتی موتوں کیلئے کوشش کر رہے ہیں ان سے تجھے بچالوں گا (قادیانی اشتہار۔۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

اور تجھے خدا تعالی اسّی (۸۰) برس کی عمر تک یا اس کے قریب تک زندہ رکھے گا (ازالہ اوہام۔ص ۶۳۵)

یعصمك الله من عنده و ان لم یعصمك النا س اور اگرچہ تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا۔(براہین احمدیہ۔ص ۵۱۰)

انا کفیناك المستهزئین (انجام آتھم۔ص ۱۵) اور ہم تیرے لئے ٹھٹھا کرنے والوں کو سنبھالنے کے لئے کافی ہیں۔

سیهزم الجمع و یولّون الدّ بر یا عبدی لا تخف انی اسمع و اری ۔(انجام آتھم۔ص ۵۴) سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ دکھلائینگے اے میرے بندے مت خوف کر میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔

یخوفونك من دونه آئمة الكفر لا تخف انك انت الاعلی ۔(انجام آتھم۔ص ۵۹) تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر کے پیشوا ہیں، مت ڈر، غلبہ تجھی کو ہے۔

قادیانی اس خوف اور دہشت کے وقت یہ خیال نہ کر سکا کہ جب مجھے خدا خاص طور پر بندوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچانے اور سلامت رکھنے کا وعدہ دے چکا ہے تو میں گورنمنٹ سے کیوں التجا کرتا ہوں کہ جس طرح ہو سکے میری جان کو بچالے۔ جب آسمانی عدالت سے حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے تو پھر کونسی ضرورت پیش آئی ہے کہ انگریزوں کے دروازہ پر سرگردانی وسرافگندگی کر رہا ہوں جس سے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں انکار کر چکا ہوں۔

پیسہ اخبار کا اڈیٹر جو اس وقت اپنی وسعت و کثرت کی وجہ سے بڑا دلیر بہادر تھا، پرچہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء میں قادیانی سے ڈر کر التجا کرتا ہے کہ مجھے کچھ عرصہ زندہ رہنے دیجئے۔ اور میری نسبت کوئی پیش گوئی نہ کیجئے گا اور اس دھمکی کے خوف سے وہ پرچہ ۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء میں قادیانی صاحب کے ایک نامعقول جواب کو جواب معقول کہہ کر اس کی تائید کرتا ہے۔

اسی طرح وہ اصحاب واحباب قادیانی کی دھمکی سے ڈر گئے ہیں جو اس خاکسار محمد حسین کو اس موقع پر کچھ بیان کرنے سے مانع ہوئے ہیں۔

یہ صورت خوف و بے امنی اور وہ حالت ناامیدی و مایوسی ہم کو اجازت نہ دیتی تھی کہ ہم اس جوش کے سبب اور علاج کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔ اور اپنی جان کو خطرہ میں اور اپنی رائے کو کے بے وقعتی کے معرض میں ڈالیں۔ مگر حکم مذکور الدین النصیحة نے ہم کو اس سبب اور علاج کے بیان پر جرأت دلائی اور خوف بے امنی سے ہم کو اس آیت نے تسلی دی و ان یمسسك الله بضرّ فلا كاشف له ا لا هو و ان يمسسك بخير فهو على كل شىء قدير و هو القا هر فو ق عباده وهو الحكيم الخبير اور اس مایوسی سے ہم کو اس عربی شعر نے روکا

فقل ما يفيض الوقت من غير سا مع

ففى الد هر من ير جى به الفو ز ظافرا

علاوہ براں اس خیال نے بھی ہماری جرأت وحوصلہ کو بڑھایا کہ جو باتیں ہم کہنا چاہتے ہیں وہ ایسی حق ہیں کہ باوجودیکہ ان میں بادی الرائی اور اول استماع میں تلخی معلوم ہوگی جو بحکم الحق مرّ حق کے لوازم سے ہے، مگر صبر واستقلال وتحمل واستکمال کے ساتھ سن لینے کے بعد امید ہے کہ وہ تینوں فریق (ہندوؤں، مسلمانو ں، گورنمنٹ) کو بھلی اور شیریں معلوم ہوں گے اور: صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد، والانتیجہ پیدا کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انشاءاللہ۔خصوصاً قادیانی صاحب کے حامیوں کو جوان کو مسلمان سمجھ کران کی حمایت کا خیال رکھتے ہیں کیونکہ ہماری تجویز سے اس کوانعام واکرام کی امید ہے،نقصان کا احتمال اس صورت میں ہے کہ وہ ہماری تجویز کو نہ مانیں۔

اس امید وخیال سے ہم بتوفیق حق متعال کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے جوش کا ایک سبب جوقدیم اور بعید سبب ہے ہندوؤں کا یہ خیال ہے کہ ہم ایک مدت مسلمانوں کی غلامی کر چکے ہیں اب ان کوغلام بنائیں۔ سلطان محمود غزنوی اوراورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں کئی طرح کی ان سے تکلیفیں اٹھا چکے ہیں اب ہم کوموقعہ ہاتھ آیا ہے، ہم ان کوتکلیفیں پہنچائیں۔مغربی تعلیم اوراس کے ذریعہ سے دولت نے ان کوقوت دی تو اس خیال نے اورترقی کی اوراس کی عملی تاثیریوں ظاہر ہورہی ہے کہ جس محکمہ میں ہندوؤں کا غلبہ یا دخل ہے وہاں حتی الوسع مسلمانوں کوداخل نہیں ہونے دیتے۔اورجو پہلے سے داخل ہیں وہ اگر مانند شبے مانند شبے دیگر نمے مانند کے مصداق ہورہے ہیں۔اورجومسلمان طمانیت کے ساتھ دخیل ہیں وہ اپنی حکمت عملی اورعقل مندی سے کام لے رہے ہیں۔اس تاثیر کا ایک اثر نیشنل کانگریس کا قیام ہے جس کا جو نتیجہ ہندواور مسلمانوں کے حق میں ظاہر ہورہا ہے،اورجو ہوگا وہ محتاج بیان نہیں ہے۔اس سبب کاازالہ اوراس سبب سے جو جوش ہندوؤں کے خون میں نیا پیدا ہوگیا ہے اس کا معالجہ ہمارے اختیاراور بیان سے باہر ہے۔تاہم، ہم صرف انسانی اورملکی ہم دردی کے تقاضا سے ہندوصاحبوں کی خدمت میں اس قدرعرض کرتے ہیں کہ اس وقت دولت آپکے ہاتھ ہے،مغربی تعلیم آپ کی قوم میں،اتفاق قومی آپ کی جماعتوں میں ہے۔آپ اسی ترجیح اور بزرگی کوغنیمت سمجھیں اورناجائزوسائل سے مسلمانوں کے زیرکرنے کی کوشش نہ کریں۔مذہبی جوش وخیال کودل و دماغ سے نکال دیں۔اوریہ بات بھی انصاف کرکے خیال میں لاویں کہ اگرکسی وقت بعض سلاطین اسلام سے ہندوؤں کے حق میں نامہربانیاں ہوئی ہیں توان کے مقابلہ میں دیگرسلاطین اسلام سے ہندوؤں کے حق میں مہربانیاں بھی توہوئی ہیں جوان مہربانیوں سے ہرگزکم نہ تھیں جومسلمانوں پرہوئیں تھیں۔

سلطان محمود غزنوی اورعالمگیر کی واقعی یافرضی سختیاں یاددلاکرآپ ہندوؤں کے خون میں جوش پیدا کرتے ہیں،اکبر بادشاہ کے عہد کی مہربانیاں یادمیں کیوں نہیں لاتے جس کے دربار میں دیوان ٹوڈرمل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسی ہی عزت تھی جیسے ابوالفضل یا فیضی کی۔ دور نہ جاؤ اس وقت کابل جا کر دیکھ لو اس میں ہندو بھی ویسے ہی دیوان وارکان ہیں جیسے کہ مسلمان۔ پھر ان اہل اسلام کی مہربانیوں کو یک لخت فراموش کر کے کسی زمانہ کی سختیاں ہندوؤں کو یاد دلانا انصاف کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

اس کے مقابلہ میں وہ جوش جو مسلمانوں میں ہندوؤں کے ایسے خیالات کے برملا اظہار سے پیدا ہوا ہے یا پیدا ہوسکتا ہے اس کا روکنا بھی علاج اور تدبیر سے باہر ہے۔کون چاہتا ہے کہ میں آقا بن کر پھر غلام بنوں، یا افسر رہ کر ماتحتی قبول کروں۔اسی خیال سے مسلمان بھی خدا خدا کر کے مغربی تعلیم میں مصروف ہوئے ہیں اور ان کی ترقی تعلیم کے وسائل سوچنے کیلئے ایجوکیشنل کانفرنس اور ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے اینگلو اورینٹل ڈیفنس ایسوسی ایشن آف اپّر انڈیا قائم ہوئی ہے۔

مسلمانوں کی خدمت میں ہم برادرانہ التماس کرنے کی زیادہ جرأت کرتے ہیں اور اس کی قبولیت کی زیادہ امید رکھتے ہیں کہ آپ صاحبان ہندوؤں کے اس جوش مذہبی اور خیال انتقام کے مقابلے میں کوئی جوش مذہبی اور خیال انتقام دل و دماغ میں نہ آنے دیں۔ بلکہ صبر و تحمل اور استقلال سے کام لیں اور اپنی بہتری اور اصلاح کی تدبیر و رفتار کو استحکام کے ساتھ برابر جاری رکھیں۔اور اگر ایسا حوصلہ اور ہمت نہیں رکھتے تو اپنے ملکی بھائیوں کی (جو تعلیم، دولت، اور قومی اتفاق میں تم سے بڑھ گئے ہیں) بالادستی قبول کرلیں۔اس صورت سے غالباً کچھ دن آرام سے گذر جائیں گے ورنہ آئے دن مصیبتوں کا سامنا رہے گا۔اور اگر بالادستی قبول کرنے سے عار ہے اور اپنے بزرگوں کے فاتح ہونے کا کوئی قصہ یا فسانہ یاد ہے اور آبائی عزت و غیرت کے خون کا تمہاری رگوں میں کچھ اثر ہے، تو مغربی تعلیم (جس کے واسطے گورنمنٹ نے ہندو اور مسلمانوں کیلئے یکساں وسائل بہم پہنچا دیئے ہیں) حاصل کر کے موجودہ فاتح قوم کی سلطنت کے ارکان بنیں اور دولت و ثروت اور حشمت و شوکت کے حصول میں تعلیم کے علاوہ تجارت و حرفت کے ذریعے کوشش کو حد کمال تک پہنچائیں اور اس کے ساتھ اپنے مذہب اور علوم مذہب میں بھی ترقی کریں، اور دوسرے مذاہب والوں سے ناجائز مزاحمت (جس کی تمہارا مذہب اجازت نہیں دیتا) کا خیال دل میں ہرگز نہ آنے دیں۔

ہماری ان گذارشات پر فریقین نے توجہ کی تو امید ہے کہ اس جوش کی کمی ہوجائے گی۔مسلمان تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہی اپنی خستہ حالی کی مصیبت میں مبتلاء ہونے کی وجہ سے (خدا کا شکر ہے کہ) چپ ہیں، اور ایسے وقت میں جب کہ ہندوؤں کے جوش کا دریا کناروں سے باہر ہو رہا ہے، وہ کسی خلاف قانون حرکت کے مرتکب نہیں ہوتے اور اپنے لیڈروں کی نصیحتوں پر (جو صبر و تحمل کے باب میں وہ ان کو کر رہے ہیں) کاربند ہیں۔ ہندو صاحبان بھی اگر حوصلہ و انصاف کو کام میں لائیں گے تو ہماری اس ناصحانہ التماس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ وہ سلطان محمود اور عالمگیر اورنگ زیب کی فرضی یا واقعی کہانیاں چھوڑ کر اکبر، جہانگیر اور شاہجہان کی مہربانیوں کو پیش نظر رکھ کر مذہبی کدورت سے صاف سینہ ہو کر اپنے کام ترقی تعلیم و دولت میں (جس میں وہ مسلمانوں سے پہلے ہی بہت بڑھ گئے ہیں)، مصروف رہیں۔

دوسرا سبب (جو قریب اور جدید ہے) یہ ہے کہ مسلمانوں کی بدقسمتی و بداقبالی کی وجہ سے ان میں قادیانی صاحب پیدا ہو گئے جنہوں نے پہلے تو اسلام کا وکیل بن کر مخالفین اسلام (نصاری، یہود، اور ہنود) سے مباحثہ و مناظرہ کا بیڑا اٹھایا اور ان کے مقابلہ میں ایک کتاب براہین احمدیہ نام تصنیف کر کے اس میں قرآن اور اسلام کی حقیت پر تین سو دلائل عقلیہ قرآن ہی سے نکال کر درج کر دینے کا اشتہار دیا، اور اس اشتہار میں یہ درج کیا کہ مخالفین میں سے جو شخص اس کا جواب دے گا اس کو دس ہزار روپیہ انعام دونگا۔ اس اشتہار کے ذریعہ مسلمانوں کو دام میں لا کر اور اپنا معتقد و مفتون بنا کر اور اس کتاب کی صرف چند جلدیں چھاپ کر خریداروں اور معاونوں میں باعتراف خود دس ہزار روپیہ پیشگی وصول کر کے خورد برد کر لیا۔ اور ان جلدوں میں ان تین سو دلائل میں سے (جن کے درج کرنے کا اظہار کیا تھا) ایک دلیل بھی پوری بیان نہ کی۔ صرف چند تمہیدی باتوں کو مختلف پیرایوں، نظم اور نثر میں اور تکرار کے ساتھ لکھ کر خریداروں کی تسلی کر دی۔ پھر جب یہ خیال آیا کہ اس کتاب کی بقیہ جلدوں کا تو خارج اور نفس الامر میں (بجز اپنے خیال کے) کہیں نام و نشان نہیں، اور ان تین سو دلائل کا تو اپنے خیال میں بھی وجود نہیں، لہذا کتاب کے بقیہ حصوں کا چھاپنا ناممکن ہے اور اس روپیہ کا جو اس کے عوض میں لیا گیا ہے، ہضم ہونا بھی مشکل ہے تو اس کتاب کی تیسری اور چوتھی جلد سے آپ نے الہام بازی شروع کر دی اور اپنے خریداروں اور معتقدوں کی توجہ عقلی دلائل کی طرف سے اپنے الہامات کے تماشے کی طرف منعطف فرما دی۔ نیز خریداروں کا دل بہلانے اور ان کے دماغ سے تین سو دلائل اور کتاب کے باقی حصوں کا خیال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح سے بھلا دینے کی غرض سے سرمہ چشم آریہ اور شحنہ حق وغیرہ (جن میں متفرق مسئلوں پر بحث کی گئی ہے) شائع کردیئے۔اور چند دوسرے رسالوں کی بذریعہ اشتہارات بشارت دیدی جن میں بہت سے الہاموں اور پیش گوئیوں کے درج کرنے کا وعدہ کیا۔

براہین کی ان جلدوں اور رسائل اور اشتہارات میں ہندوؤں کو کوسنا،ان کو بہو بیٹیوں کی گالیاں دینا (شحنہ حق کے صفحہ ۱۹ میں آپ آریہ کو کہتے ہیں کہ تم نے مجھ سے اپنی لڑکی کا رشتہ تو نہیں کرنا کہ میری جائداد کی تحقیق کرتے پھرتے ہو۔ایسا ہی سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۴۹ میں آریہ کی لڑکیوں کا ذکر مکروہ طور پر لائے ہیں) اور اپنے الہامات میں ان کو دھمکانا اور الہامی قتل سے ڈرانا اور ان کے معبودوں کو برا کہنا شروع کیا۔اس کے ڈرانے والے الہامات میں آپ کا وہ الہام بھی تھا جو مقتول لیکھرام کے متعلق اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں شائع ومشتہر کیا تھا۔یہ دونوں امر (ہندوؤں اور ان کے معبودوں کو برا کہنا اور الہامی قتل سے ان کو ڈرانا) ہندوؤں کے کمال اشتعال اور عداوت کے قریب اور قوی سبب ہو گئے (اس امر کا اعتراف قادیانی نے بھی کیا ہے۔ان کا اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء اور عریضہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء ملاحظہ ہو)۔پہلے تو ان کے زبان دراز مذہبی اور قومی وکیل پنڈت لیکھرام مقتول نے سال ہا سال دل کھول کر اسلام اور اس کے ہادی کو برا بھلا کہا۔اور براہین احمدیہ کے مقابلہ اور جواب میں چند کتابیں (جو محض بدگوئی اور بدزبانی سے بھری ہوئی تھیں اور جن کا بہت سا حصہ متعصب عیسائیوں کی تحریروں سے انتخاب کیا ہوا تھا) ادھر ادھر سے مواد جمع کر کے شائع کردیں ۔اور اس کے ساتھ ہی عام مجلسوں میں تقریروں کے ذریعہ بھی ہادی اسلام ﷺ کو برا کہہ کر مسلمانوں کو رنج پہنچایا

پھر جب وہ کسی سبب سے (جس کے تعیین میں اہل الرائے کا اختلاف ہے) قتل کیا گیا تو ہندوؤں کو قادیانی صاحب کے الہام مذکور کا بہانہ ہاتھ آ گیا۔انہوں نے اس کی دستاویز سے یہ یقین ظاہر و مشتہر کردیا کہ ہمارے قومی وکیل کو اسی شخص نے اپنے الہام کی تصدیق کی غرض سے قتل کروادیا ہے۔

بعض ہندوؤں نے دیگر مسلمانوں کو بھی اس قتل کی سازش میں شریک کردیا اور یہ کہا کہ ان کے مقدمہ فوجدراری میں جو پنڈت کو سزا نہ ملی،اور اس سے ان مسلمانوں کو خفت حاصل ہوئی،تو ملاؤں سے فتوی لے کر اس کو قتل کروادیا۔وہ بھی اس قتل کی سازش والزام سے مرزا کو بری نہیں کرتے اور فتوی قتل کے ساتھ اس کی پیشگوئی مذکور کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی یہ پیش گوئی نہ بھی کرتا، اور ہندوؤں میں اس کی اس پیش گوئی کا نوٹس نہ لیا جاتا اور صرف ان مسلمانان اہل مقدمہ پر الزام قتل قائم کیا جاتا تو بھی اس کا رجوع اسی قادیانی کی طرف ہوتا۔ یعنی ترتیب واقعات یوں ہوتی:

ان مسلمانوں نے پنڈت مقتول (لیکھ رام) پر مقدمہ کیوں چلایا؟

اس پنڈت کی بدگوئی وتوہین اسلام کی وجہ سے۔

پنڈت نے ایسی بدگوئی کیوں کی جس سے مقدمہ چلانے کی نوبت آئی؟

قادیانی کے ان کو اور ان کے معبودوں کو برا بھلا کہنے اور کمال اشتعال دلانے سے۔

اور جس حالت میں وہ اس بدگوئی اور اشتعال کے علاوہ لیکھرام کے قتل ہو جانے کی پیش گوئی بھی کر چکا تھا اور تمام ہندوؤں کو اس پیش گوئی کا علم وخیال ہو گیا تو اس سے ان کو حق پیدا ہو گیا اور بہانہ ہاتھ آ گیا کہ یہ قتل اسی کا کام ہے گو اس میں بعض ہندوؤں نے دیگر مسلمانوں کو بھی شریک ومعاون قرار دیا ہے۔ بلکہ اکثر ہندوؤں کا تو یہ خیال ہو گیا ہے کہ تمام مسلمان اس کام میں قادیانی کے مددگار یا کم سے کم ہمدرد اور متفق الرائے ہیں۔ اور اس خیال سے انہوں نے سبھی مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔ اور اس کے بدلے میں ان کی ایذاء رسانی کا خیال پختہ کر لیا ہے۔

ہندو، ایڈووکیٹ وغیرہ اخبارات نے جو کچھ مسلمانوں کے برخلاف لکھا ہے وہ اسلامی اخباروں میں مشتہر ہو چکا ہے۔ ہم اس کے ذکر واعادہ کو پسند نہیں کرتے اور جو عملی کاروائیاں زبردست ہندو، زیردست مسلمانوں کی تباہی کے واسطے کر رہے ہیں ان کو بیان کر کے اپنے مسلمانوں کے رنج کو تازہ کرنا نہیں چاہتے۔

اس کے مقابلہ میں مسلمان جو تدبیریں سیلف ڈیفنس کے واسطے کر رہے ہیں، اور ان کی جو عملی کاروائی شروع ہو گئی اس میں ہم ان کے اس وجہ سے شکر گذار وثنا خوان ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس میں کسی امر خلاف قانون کا ارتکاب نہیں کیا۔ اور نہ اپنے مذہبی رنج کو (جو انہیں پہنچایا گیا) پولیٹکل ایجی ٹیشن کا مخزن اور منبع بنایا۔ لیکن اس قدر برادرانہ وناصحانہ التماس ضرور کریں گے کہ اس سے بہتر اور آسان تدبیر وہ ہے جو ہم تحریر کرنا چاہتے ہیں اس کا نتیجہ ان کی تجاویز کے نتیجے سے مفید تر اور آسانی سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ مگر ہم پہلے ہندوؤں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں کچھ گذارش کرلیں، بعد میں انکی خدمت میں وہ تدبیر عرض کریں گے۔

ہندو صاحبان کے حد اعتدال سے بڑھے ہوئے جوش کو اعتدال میں لانے کیلئے ہم گذارش کرتے ہیں (اور وہی اس فساد کا جو اس جوش سے پیدا ہونے والا ہے، علاج ہے) کہ اول تو اس تعیین کو دل و دماغ سے نکال دیں کہ پنڈت لیکھ رام کا قاتل کوئی مسلمان ہے اور اس یقین کے مقابلے میں اس احتمال کو بھی خیال میں لاویں کہ اس کا قاتل کوئی ہندو ہو، جس کی وجہ مذہبی یہ ہوسکتی ہے کہ اس پنڈت سے جیسے مسلمان آزار رسیدہ اور ناخوش تھے ویسے ہی ہندو بھی تھے۔ اور بقول اڈیٹر اخبار عام (جو ایک پنڈت ہے) وہ ہندوؤں کے بزرگوں کو بھی ویسا ہی پانی پی پی کر گالیاں دیتا تھا جیسے مسلمانوں کے بزرگوں کو۔ اس وجہ سے اس قتل کا شبہ و گمان جیسا کہ ایک کٹر مسلمان پر ہوسکتا ہے ویسا ہی ایک کٹر ہندو پر بھی۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کو اس شبہ کیلئے مخصوص کیا جائے اور اس کی پرائیویٹ وجہ وہ ہے جو اخباروں میں مشتہر ہوچکی ہے۔ اور اس وجہ کی نظر سے سول اینڈ ملٹری گزٹ نے (جو نیوٹرل اخبار ہے اور ہندو و مسلمانوں دونوں سے علیحدہ ریمارک کرتا ہے) کہ: ممکن ہے کہ آخر کار یہ ایک پرائیویٹ قتل ہو۔

اور گو ہندو صاحبان اس احتمال کو جگہ نہ دیں اور بلا دلیل اس احتمال اول پر اپنا یقین و ایمان قائم رکھیں کہ ضرور اس کو کسی مسلمان نے مارا ہے۔ اور الہامی قاتل (قادیانی) نے اس کو بہکا کر اس قتل کا مرتکب بنایا ہے تو پھر بھی ان کو یہ حق کہاں پہنچتا ہے کہ اس جرم قتل میں تمام مسلمانوں کو اس کا شریک و مددگار یا ہم درد و متفق الرائے سمجھیں۔

کیا ان کو معلوم نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بہت ہی کم لوگ ہیں جو قادیانی کو مسلمان سمجھتے ہوں۔ وہ تو جمہوری رائے سے اس کو دائرہ اسلام سے خارج کر چکے ہیں۔ اور علماء ہندوستان و پنجاب، پشاور سے کلکتہ اور مدراس و بمبئی تک اس پر تکفیر کا فتوی لگا چکے ہیں۔ اور اس کی ایسی کاروائیوں سے کہ وہ ہندوؤں اور ان کے معبودوں اور اکابر مذہب کو گالیاں دیتا ہے وہ لوگ بھی ناراض ہیں جو ہنوز اس کو کافر نہیں کہتے بلکہ صرف گمراہ یا خطا کار قرار دیتے ہیں۔ اور اس دشنام دہی سے وہ اپنے ہادی کی تاکیدی ہدایتوں کو مانع پاتے ہیں۔

قرآن شریف میں خدا ارشاد فرماتا ہے: لا تسبّوا الّذین یدعون من دون اللہ فیسبّوا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدواً بغیر علم۔ (انعام ۔ع ۔ ۱۲) کہ جن کو تمہارے مخالف خدا کے سوا پکارتے اور پوجتے ہیں، ان کو تم گالی نہ دو۔ وہ دشمنی سے اس کے بدلے ومقابلے میں خدا کو گالیاں دیں گے۔

بخاری ومسلم میں ایک حدیث ہے: عن عبد الله بن عمرو قال رسول الله ﷺ من الکبائر شتم الرجل والدیه قالوا یا رسول الله وهل یشتم الرجل والدیه قال نعم یسبّ ابا الرجل فیسبّ اباه و یسبّ امه فیسبّ امّه ۔ متفق علیه (مشکوة ص ۱۱٤)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالیاں دے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا بھی کوئی ہے جو اپنے والدین کو گالیاں دیتا ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں کہ اس نے اس کے باپ کو گالی، وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اس نے اس کی ماں کو گالی دی وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

اور قادیانی کی ان پیش گوئیوں کو جو لوگوں کے مرنے کی نسبت وہ مشتہر کرتا ہے، بعض وہ لوگ بھی نہیں مانتے جو اس کے اتباع میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان پیش گوئیوں میں وہ اس کو خطا پر سمجھتے ہیں، گو اس کی اور باتوں کے دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بہر حال اس کے قتل کے الہاموں اور گالیوں کو تسلیم کرنے والے مسلمان بہت ہی کم ہیں۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مقتول پنڈت کی گالیوں سے تمام مسلمان بہت تنگ دل وآزردہ خاطر ہیں ۔اور ایسا مسلمان کوئی نہ ہوگا جس کے دل میں ان گالیوں کا سخت رنج نہ ہوگا۔ مگر اس رنج کو اس ذریعہ سے نکالنا کہ وہ اس کو قتل کر ڈالیں، یا اس قتل کی سازش میں شریک ہوں، یا اس سے اتفاق کریں وہ ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اس پر روشن دلیل یہ ہے کہ گالیوں اور مذہبی توہین کے بدلے ایک غیر اسلامی سلطنت کے زیر حکومت رہ کر توہین کنندہ کے قتل کو وہ بحکم مذہب جائز نہیں سمجھتے، اور خلاف ورزی قانون سلطنت سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا وہ گناہ جانتے ہیں۔ اگر وہ اس امر کو جائز سمجھتے اور اس کی جرأت رکھتے تو اس پنڈت سے پہلے الہامی قاتل کا کام تمام کر چکے ہوتے، کیونکہ وہ شخص باوجود منافقانہ دعوی اسلام، آنحضرت ﷺ کی سخت توہین کر چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کو توڑ کر خود نبی بن بیٹھا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے حق میں حضرت عیسیٰؑ کی بشارت (کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا) کو آپ سے چھین کر اپنے اوپر لگا چکا ہے۔ اور مسیح کے معجزات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسمریزم اور قابل نفرت کہہ کر ان کی سخت توہین کر چکا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کے مذہب اور اعتقاد میں مسیح بھی ویسے ہی واجب التعظیم ہیں جیسے آنحضرت ﷺ اور دوسرے انبیاء۔ اور اس توہین کے علاوہ اس نے ان کو برملا گالیاں دیں اور لعنتیں کہی ہیں۔ اس پر بھی مسلمانوں نے صبر کیا اور اس پر صرف فتوی کفر لگا کر اپنی جماعت سے اس کو خارج کر دیا۔ اور بلحاظ خوف قانون گورنمنٹ اس کے قتل کا ارادہ نہ کیا۔ اس مثال کے جواب میں اگر ہندو یہ کہیں کہ وہ بظاہر تو مسلمان کہلاتا ہے اور نام ہی اکثر کا مسلمانوں کو لحاظ ہوتا ہے اس لئے مارا نہیں گیا۔ تو ہم دوسری مثال پیش کرتے ہیں کہ پادری لوگ ہمیشہ گلی کوچوں میں مذہب اسلام کی توہین کرتے ہیں اور ہادی اسلام کو برا کہتے ہیں۔ مگر کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی پادری کو کسی مسلمان نے گالیوں کے بدلے مار ڈالا ہے۔

تھوڑے دن گذرے ہیں کہ گڑگانوے کے ایک پادری نے آنحضرت ﷺ کی توہین میں ایک رسالہ اردو میں شائع کیا تھا۔ اس رسالے کو دیکھ کر بھی مسلمانان دہلی اور قرب وجوار کو (جن کو اس قتل کے الزام میں شامل کیا جاتا ہے) جوش نہ آیا اور انہوں نے اس پادری کو قتل نہ کیا، بلکہ صرف ایک ڈیپوٹیشن کے ذریعہ سے (جس میں یہ خاکسار راقم مضمون بھی شامل تھا) سابق گورنر پنجاب کی خدمت میں اس شکایت کو پیش کیا جس پر انہوں نے صرف اس قدر مسلمانوں کی دل جوئی اور دادرسانی کی کہ اس رسالے کی اشاعت روک دی اور کوئی سزا اس پادری کو نہ دی۔ تب بھی مسلمانان دہلی وغیرہ نے پادری کے برخلاف کوئی کاروائی نہ کی۔ اس مثال سے (جس کے ماننے میں کسی کو عذر کی گنجائش نہیں) ہندوؤں کو یقین حاصل ہو سکتا ہے کہ اپنے ہادیوں کے حق میں گالیاں سن کر بھی مسلمانوں کو صبر کی عادت ہے۔ اور ان کو مذہب کی طرف سے اجازت نہیں ہے کہ غیر اسلامی سلطنت کے ماتحت رہ کر وہ گالیوں کا انتقام قتل سے لیں کیونکہ اس سے ان کو اپنے قتل و ہلاکت کا خوف ہے جس سے ان کو یہ حکم اللہ تعالی مانع ہے و لا تلقوا بایدیکم الی التّهلكة (یعنی اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو)۔

مسلمانوں کے اس عمل واعتقاد کو اور الہامی قاتل کی نسبت مسلمانوں کے خیالات مذکورہ بالا کو ہندو انصاف سے سوچیں گے اور اس میں غور و تامل کو کام میں لائیں گے تو وہ یقین کریں گے کہ اگر بالفرض والتسلیم ان کے مقتول کو الہامی قاتل نے قتل کرا دیا ہے تو بھی مسلمانوں کو اس کے فعل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ مسلمان اس کے اس فعل میں (اگر وہ بقول وزعم ہندوؤں کے اس سے وقوع میں آیا ہے) شریک ہیں نہ معاون نہ ہم درد۔ اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین سے امید ہے کہ وہ اپنے اس غلط خیال کو واپس لیں گے۔ اور بذریعہ ان ہی اخبارات کے جن میں وہ غلط خیال شائع کر چکے ہیں، عام مسلمانوں کی برائت کا خیال ظاہر ومشتہر کریں گے۔ اور آئندہ مسلمانوں سے وہی برتاؤ رکھیں گے جو اس سے پہلے ان میں جاری تھا۔ اور دنیاوی امور میں ان سے وہی ساتھ رکھیں گے جو قدیم سے چولی دامن کا ساتھ چلا آتا ہے۔

مسلمانوں کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ آسان تدبیر ہندوؤں کے ناجائز منصوبوں اور ان کے برے ارادوں سے بچنے کی (آپ کی موجودہ حالت کی نظر سے یہی ہے) کہ آپ اپنی اسلامی مجلسوں میں اس مضمون کی قراردادیں پاس کریں کہ قادیانی کی بدگوئی اور اس کے مضمون پیش گوئی سے ہم کو اتفاق نہیں۔ اور ان خیالات کی اخبارات میں اشاعت کریں۔ امید ہے اس سے ہندوؤں کے خیالات بدل جائیں گے اور ان کے برخلاف خیالات صلح پسندی کو وہ ظاہر کریں گے۔ وہ بھی یہ خوب جانتے ہیں کہ گو وہ مال ودولت وتعلیم و اتفاق میں مسلمانوں سے فائق ہیں مگر علیحدگی اور تفرقہ میں مسلمانوں ہی کا نقصان نہیں ہے بلکہ ہندوؤں کا بھی سخت نقصان ہے۔ ان کی تجارت کا بڑا مدار مسلمان ہی ہیں۔ وہ اپنے بہی کھاتوں اور روزمرہ کے گاہکوں کی طرف رجوع کریں گے، تو ہندوؤں کی نسبت زیادہ مسلمانوں کو اپنا خریدار پائیں گے۔ ہندو سو روپیہ کی ماہوار آمدنی سے بمشکل بیس خرچ کریگا مسلمان کو بیس کی آمدنی ہوگی تو تیس خرچ کرے گا۔ ان کا روپیہ خوراک اور پوشاک کے ذریعہ سے اکثر ہندوؤں ہی کی دکانوں میں جاتا ہے، ان کے اپنے گھروں میں کم رہتا ہے۔

اس سے بڑھ کر مفید تدبیر جس سے ہندوؤں کی آتش جوش پر دفعتاً پانی پڑ جائے یہ ہے کہ مسلمان ہندوؤں کو لیکھرام کے قاتل کا پتہ لگانے میں مدد دیں۔ جس کی آسان صورت یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو الہامی صاحب کے معتقد ومرید ہیں، ان کی خدمت میں حاضر ہوکر دست بستہ عرض کریں کہ یا حضرت آپ کی پیش گوئی متعلق موت لیکھرام کی وجہ سے ہندوؤں کو یہ غلط گمان پیدا ہوگیا ہے کہ وہ آپ کی سازش سے قتل کیا گیا ہے۔ اور اس خیال سے ہندو تمام مسلمانوں کے جانی دشمن ہوگئے ہیں۔ اور ان بے چاروں پر ایک آفت برپا ہے۔ چونکہ آپ ہم مریدوں کے اعتقاد میں مسلمانوں کے امام وقت اور خلیفہ اور مسیح موعود ومہدی مسعود ہیں، لہذا مسلمانوں کی دست گیری اور اس آفت عظیم سے ان کی جان بری آپ نہ کریں گے تو پھر دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور کون ہے جس سے یہ آفت دور ہو اور اس کی مدد سے ان کی جان بچ جائے۔ اب للہ مسلمانوں پر رحم کریں اور اس مقتول اور اس کے وارثوں سے بھی انسانی ہم دردی کریں (جسکا آپ اشتہار ۹ مارچ ۱۸۹۷ء میں وعدہ دے چکے ہیں) اور اپنے خداداد الہام اور وحی کے ذریعہ خدا تعالی سے (جس کو آپ سو دفعہ پکارتے ہیں تو سو ہی دفعہ وہ آپ کو جواب دیتا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۵۸ میں آپ نے فرمایا ہوا ہے) دریافت کر کے اس قاتل کو (جس کو آپ اشتہار ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۷ء نابکار خونی کہہ چکے ہیں اور پھانسی اور بدتر سے بدتر سزا کے لائق قرار دے چکے ہیں) پتہ بتا دیں تا کہ ہندو اس سے انتقام لیں، اور مسلمانوں کو اپنے غضب وعتاب سے رہائی بخشیں۔

اور اگر معتقدین و مریدین قادیانی یہ جرأت نہ کریں اور غالباً نہ کریں گے اور قادیانی کی شان کو اس سے ارفع سمجھیں گے کہ بلا الہامی اجازت ان کے حضور میں کسی کی سفارش کریں، اور یہ کہیں گے من ذا لذی یشفع عندہ ا لا با ذنہ (یعنی کس کی جرأت وطاقت ہے کہ ان کے حضور میں بلا اذن حضور اقدس کے کسی کی سفارش کرے) تو بدرجہ دوم اہل اسلام قادیانی سے یہ درخواست کریں۔ جس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اہل اسلام کے چند اعیان (جن کو قوم کی صلاح وفلاح وسود و بہبود کا خیال ہے اور وہ قومی کاموں کا حصہ لیتے ہیں اور ان کو الہامی صاحب سے معتقدانہ تعلق نہیں ہے) ان کی خدمت میں اتفاق کے ساتھ اس مضمون کی مراسلت بھیجیں کہ آپ مسلمان کہلاتے ہیں اور اکثر لوگوں (خصوصاً مشتعل ہندوؤں) میں مسلمان میں تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور آپ نے لیکھ رام کی موت کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی جس سے مسلمانوں کو یہ مضرت پہنچی ہے کہ اس وقت لیکھ رام خدا جانے کس سبب سے اور کس کے ہاتھ سے قتل ہوا ہے، مگر ہندوؤں کو اس پیشگوئی کی وجہ سے یہ خیال ہو گیا ہے کہ اس قتل میں آپ کی، بلکہ تمام مسلمانوں کی سازش ہے۔ اور اس خیال سے وہ سب مسلمانوں کے دشمن جانی ہو گئے ہیں۔ اور جب تک ان کا یہ گمان غلط ثابت نہ ہو ان کو اس دشمنی کا کسی قدر موقعہ بھی ہے ...لہذا آپ مسلمانوں پر رحم فرماویں، اپنے الہام کا ٹیلی فون یا ٹیلی گراف لگا کر خدا تعالی سے پوچھ کر بتا دیں کہ قاتل کون ہے جس کے سبب سے تمام مسلمان بدنام ہو رہے ہیں۔ آپ کی توجہ سے قاتل کا پتہ لگ گیا تو تمام مسلمانوں کی جان اور مال وآبرو کو امن ہو جائے گا اور آپ کا الہامی ہونا منکروں میں بھی مسلّم ہو جائے گا۔

اور اگر وہ لوگ بھی قادیانی سے اس مراسلت کی جرأت نہ کریں تو پھر بدرجہ سوم ہم ہندوؤں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں بھی عرض کریں گے کہ آپ ہیں بھی صاحب غرض واہل حاجت۔ آپ اپنی غرض پوری کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور آپ مسلمانوں پر رحم فرما کر ان کا پیچھا چھوڑ دیں۔ اور اس صورت سے (جو ہم مسلمانوں کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں) لیکھ رام کے قاتل کا پتہ قادیانی سے دریافت کریں۔

قادیانی کو لکھے جانے والا خط یا درخواست کا مضمون یہ ہونا چاہیے کہ آپ نے پرچہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۴ کالم اول سطر ےضمیمہ انیس ہند میرٹھ کا یہ قول کہ: ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کی وفات کی بابت پیش گوئی کی تھی، ورنہ ان حضرات کو کیا علم غیب تھا، نقل کر کے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ:

یہ تمام صاحب آپ اس بات کو تبع لعب ٹھہراتے ہیں کہ کیا خدا نے اس شخص کو علم غیب دیا تھا اور کیا خدا سے ایسا ہونا ممکن ہے۔ سو اس وقت ہم بطور نمونہ بعض اور پیش گویوں کو درج کرتے ہیں تا کہ ان نظائر کو دیکھ کر آر یہ صاحبوں کی آنکھیں کھلیں۔ (پھر آپ نے ۹ پیش گوئیاں نقل کی ہیں) اور عریضہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں آپ نے کہا ہے:

بجز خدا کس کی قدرت میں ہے کہ ایسی پیش گوئی کرے جس کی میعاد چھ سال تک محدود کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس کے حملہ کے دن کی بھی تعیین کر دی گئی۔ اور وہ تاریخ بھی بتلائی گئی جس تاریخ کو یہ واقعہ ظہور میں آیا۔ یعنی دوسری شوال جو ۶ مارچ ۱۸۹۷ء ہوتی ہے۔ اور موت کا دن مقرر کر دیا گیا۔ یعنی یہ کہ اس کی وفات کا دن یک شنبہ رات کا وقت ہوگا۔ اور عربی الہام میں بعض جگہ صرف چھ کا لفظ بھی ہے اور وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس موت سے چھ کے عدد کو خاص تعلق ہے۔ یعنی یہ کہ وہ چھ برس کے اندر فوت ہوگا۔ اور چھ مارچ کے دن میں۔ اور چھ بجے بعد دوپہر کے حملہ ہوگا۔ غرض تینوں صورتوں میں برابر چھ کا تعلق ہے۔ پس کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں کہ وہ سترہ برس پہلے یعنی اس وقت کہ جب لیکھ رام بارہ تیرہ برس کی عمر کا ہوگا خبر دے دی بلکہ یہ خدا کا کام جو زمین و آسمان کو بنانے والا اور عالم الغیب ہے،

اور اس عریضہ میں آپ خدا کا یہ الہام اپنے حق میں نقل کر چکے ہیں کہ جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے (یعنی خدا تیری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سے پہلے اشتہار ۱۵۔ مارچ میں لکھ چکے ہیں کہ جو شخص مجھے سازش قتل میں شریک سمجھتا ہے وہ قسم سے یہ بات کہے تو میں اس کیلئے بد دعا کرونگا اور وہ ایک سال میں مر جائے گا۔ اور اشتہار ۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء میں اپنی اس قبولیت دعا پر ایسا بھروسہ کیا ہے کہ درصورت عدم قبولیت دس ہزار روپیہ جرمانہ دینا، اور اپنے لئے پھانسی کی سزا پانا بھی قبول کر لیا ہے۔ اور اس واقعہ سے پہلے عبداللہ آتھم کے مقابلہ میں بھی آپ نے متعدد اشتہاروں میں یہ دعوی کیا تھا کہ اگر آتھم قسم سے کہدے کہ میں اس کی پیش گوئی سے نہیں ڈرا تو وہ ایک سال میں مر جائے گا، نہ مرا تو میں چار ہزار تک اس کو جرمانہ دونگا۔ اور ان دنوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں رسالہ انجام آتھم کے صفحہ ۳۲۔۳۳ میں بھی یہ دعوی کیا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق کوئی اور عیسائی قسم کھالے اور مباہلہ کر کے کہدے کہ وہ پوری نہیں ہوئی تو وہ بھی ایک سال کے اندر مر جائے گا۔ اور کتاب براہین کے صفحہ ۲۵۹ میں آپ یہ دعوی بھی کر چکے ہیں کہ اگر آپ کو خدا تعالی سے سو مرتبہ سوال اور دعا کا اتفاق ہوتا ہے تو اس کا جواب بھی سو ہی مرتبہ صادر ہوتا ہے، اور اس کا متواتر تجربہ آپ کو ہو چکا ہے۔ اور کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۶۸۔۶۹ میں آپ نے لکھا ہے کہ اہل کمال (یعنی اولیاء اللہ) جو مرتبہ لقاء اللہ کو پہنچ جاتے ہیں (جس میں آپ اپنے آپ کو داخل اور بہت سے سابق اولیاء اللہ سے بہتر سمجھتے ہیں اور اشتہار اردو انگریزی بیس ہزاری میں یہ دعوی کر چکے ہیں) تو ان کا لفظ کن (یعنی کسی کام کی نسبت یہ کہنا کہ ہو جا) تموج کی حالت میں خدا کے کن کی مانند خطا نہیں کرتا (یعنی جو وہ کہتے ہیں سو ہو جاتا ہے)۔ آپ کی ان تحریروں ثابت ہوتا ہے کہ خدا کے حضور میں آپ کا بڑا اقرب ہے، اور اس کے امور قضا وقدر میں آپ کو بڑا دخل ہے، اور جو بات آپ خدا کو کہتے ہیں، خدا کو وہ مان ہی لینی پڑتی ہے۔

اس دعوی میں اور ان بیانات میں (جو ہم ہندوؤں نے آپ کی کتابوں اور اشتہاروں سے نقل کئے ہیں) آپ سچے ہیں تو ہم پر رحم فرما کر خدا سے قاتل کا پتہ پوچھ دیں۔ اور اس کے قاتل ہونے کے دلائل وعلامات بھی (جو خدا کے علم میں ہیں، اور وہ جہان کے عقلاء اور بیرسٹروں اور ججوں کے بیانات اور دلائل سے ضرور پر زور اور مدعا کے مثبت ہوں گے) ارشاد کریں۔ اس صورت میں نہ ہم صرف آپ کو اور مسلمان بھائیوں کو اپنے غلط گمان سازش قتل سے بری کریں گے بلکہ اسکے ساتھ معقول انعام بھی دیں گے اور آپکی کرامات کے سب لوگ قائل ہو جائیں گے۔

اس سوال کے جواب میں اگر قادیانی صاحب کہیں (اور غالباً یہی کہیں گے چنانچہ آپ کے رسالہ برکات الدعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صفحہ آخر کا الہام حاشیہ اس پر گواہ ہے، جو آگے نقل ہوگا) کہ قاتل انسان نہ تھا بلکہ خدا کا فرشتہ تھا جو انسان کی صورت میں دکھائی دیتا تھا، تو اس کے جواب میں آپ سے اولاً یہ کہا جائے گا کہ اس صورت میں آپ نے اس قاتل کو نابکار خونی اور بدتر سے بدتر سزا کے لائق کیوں کہا؟ پھر یہ درخواست کی جائے کہ آپ مہربانی کر کے اس فرشتہ کو جو آپ کے زیر کمان اور آپ کی تائید و خدمت کیلئے مامور تھا، حکم دیں یا خدا سے اس کو حکم دلوادیں کہ وہ اسی صورت میں (جس میں قتل کرنے آیا تھا) پھر ایک دفعہ ظاہر ہو اور ایک جماعت کو اپنا آپ دکھاوے۔ اس صورت میں بھی نہ صرف آپ یا آپ کے پیرو الزام سازش قتل سے بری ہوں گے بلکہ آپ تمام دنیا میں خدا کے ملہم و مخاطب اور آخری زمانہ کے پیغمبر (جیسا کہ آپکو دعوی ہے) تسلیم کئے جائیں گے۔ اور تمام خلقت حتی کہ سلطنت کا رجوع آپ کی طرف ہو جائے گا۔

اور اگر اس سوال کے جواب میں قادیانی صاحب یہ عذر کریں کہ آخر میں بندہ ہوں خدا نہیں۔ میں خدا کی جناب میں قاتل کی نشان دہی کیلئے عرض کروں گا، وہ چاہے گا تو اس عرض کو منظور کرے گا اور چاہے گا تو نامنظور کرے گا۔ میرا اس پر کوئی زور تو نہیں ہے۔

تو اس کے جواب میں آپ (ہندو) لوگ کہیں کہ یہ جواب آپ کے ان بیانات و عبارات کے جو نقل کئے گئے ہیں، مخالف ہے۔ ان عبارات میں تو آپ نے خدا کو ایسا محکوم بنایا ہوا ہے کہ جدھر آپ کا منہ اسی طرف خدا کا منہ ہوتا ہے۔ آپ سو دفعہ بلاویں تو سو ہی دفعہ وہ لبیک پکارتا ہے۔ پھر وہ اس سوال نشان دہی قاتل کے جواب میں کیونکر آپ کا خلاف کرسکتا ہے؟ اور اگر قادیانی صاحب یہ کہیں کہ جب میں کسی منکر پیش گوئی کو (مسلمان ہو یا ہندو، ایک ہو خواہ سو) قتل کرنے یا مارنے کیلئے خدا تعالی سے سوال کرتا ہوں تو وہ میرا سوال سن لیتا ہے اور جب قاتل کا پتہ بتانے (جس سے قصاص لیا جاسکتا ہے اور اس قصاص سے بحکم آیت و لکم فی القصا ص حیوۃ یا اولی الالبا ب دوسروں کی زندگی متصور ہے) کی بابت سوال کروں تو وہ نہیں سنتا، اور مجھے خدا نے مارنے کیلئے بھیجا ہے جیسا کہ مجھ سے پہلے مسیح کو مردوں کو زندہ کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ تو آپ (ہندو حضرات) اس پر یہ سوال پیش کریں کہ پھر آپ نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۵۸، اور آئینہ کمالات کے صفحہ ۶۸۔ ۶۹۔ اور عریضہ اسمی گورنمنٹ کے صفحہ اول کے بیانات والہامات میں یہ قید کیوں نہ لگادی تھی تا کہ آپ سے قاتل کا پتہ لگانے کا سوال نہ کیا جاتا۔ اور نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لوگوں کو مارنے ہی کے واسطے ماموراور خدا کی طرف سے منصور ہوکر آئے ہیں، تو پھر آپ تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کے خیال واعتقاد میں آنے والے مسیح کو خونی مسیح کیوں کہتے ہیں۔ اس صورت میں تو خونی مسیح کا لقب آپ ہی کے لئے موزوں ومخصوص ہونا مناسب ہے۔

(اشتہار جوابی سردار راج اندر سنگھ مطبوعہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۹۷ء میں آپ فرماتے ہیں کہ مسیح ابن مریم کے حق میں آیا ہے کہ، کافر اس کے دم سے مریں گے، یعنی اس کی دعا سے ان پر عذاب نازل ہوگا۔ سو اگر عذاب کی پیش گوئیاں بدنامی ہیں تو یہ بدنامی تو خدا کے قول سے ہمارے حصہ میں آگئی

درکوئے نیک نامی مارا گذر ندادند گرتو نمے پسندی تغییر کن قضارا

اس میں آپ نے کمال چالاکی کی ہے۔ اپنے خونی ہونے کے اعتراف کے ساتھ حضرت مسیح کو بھی خونی بنالیا ہے۔ اور یہ ٹائٹل خدا کی تقدیر سے ان کے اور اپنے لئے ثابت کیا ہے اور اس میں مسلمانوں کو کئی دھوکے دیئے ہیں۔ اول یہ کہ یہ خون اور قتل ہم دونوں کے کمالات سے ہے نہ عیب۔ دوم۔ یہ کہ ہم دونوں اسی کام کیلئے مخصوص و مامور ہوکر آئے ہیں کہ لوگوں کو قتل کریں۔

آپ کے اس اعتراف نے ہمارے اس سوال کو پکا کر دیا کہ پھر آپ مسلمانوں پر یہ طعن کیوں کرتے ہیں کہ وہ خونی مسیح کے منتظر اور معتقد ہیں۔ کیا خدا تعالی سے کسی کا خون کرنے اور کسی کو تلوار سے مار ڈالنے میں کچھ فرق ہے؟ ہرگز نہیں۔

دوسرا سوال اس اعتراف پر یہ وارد ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم نے مردہ بھی تو زندہ کئے۔ اور لاعلاج بیمار اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی اچھے کئے۔ چنانچہ نص قرآن سے ثابت ہے لہذا وہ صرف خونی کہلانے کے مستحق نہیں ہوسکتے اور آپ صرف مارتے ہیں، یا منکروں کو کوہڑی اندھے بنانے کا دعوی کرتے ہیں لہذا خونی کیلئے آپ ہی مستحق ہیں۔ پھر آپ مسیح ابن مریم کو اپنے ساتھ کیونکر ملا سکتے ہیں اور خود ان کے نظیر کیونکر بن سکتے ہیں یہی آپ کے اس اعتراف میں دھوکے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

اول۔ یہ کہ آپ نے حضرت مسیح کے حق میں صرف یہ نوشتہ تو نقل کیا کہ: کافر ان کے دم سے مریں گے، اور ان کا مردوں کو زندہ کرنا، اور لاعلاج بیماروں اور کوہڑیوں اور اندھوں کو اچھا کرنا نظر انداز کیا۔ اور یہ جتانا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا کہیں ذکر نہیں آیا۔

دوسرا دھوکہ یہ کہ دم کی تفسیر بطور تحریف آپ نے دعا سے کی جو کسی حدیث یا روایت میں وارد نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تفسیر روایات حدیث میں ایسی صفات سے ہوئی ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس سے سانس مراد ہے (جو خوش بودار ہوگی اور وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی) نہ دعا، جو نہ خوش بو رکھے، نہ کسی مسافت میں محدود ہو سکتی ہے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فلا یحلّ لکا فر یجد ریح نفسه الا مات و نفسه ینتهی حیث ینتهی طر فه۔ (مسلم، ج۲، ص۹۷)۔

تیسرا دھوکہ یہ دیا کہ اپنے فعل قتل عام کو حضرت مسیح کے فعل خاص قتل کفار کے مماثل و مانند بتایا حالانکہ حضرت مسیح کے دم سے صرف کافر مریں گے۔ اور آپ کافروں کے ساتھ مسلمانوں کو بھی مارنے یا اندھا کوہڑے کرنے کی فکر اور ادعاء میں ہیں۔ اور خاص کر اس عاجز خاکسار کو اشتہار ۱۱۔ اپریل ۱۸۹۷ء میں اس قتل سے ڈراتے ہیں۔

اس کے جواب میں اگر آپ یہ کہیں کہ تم اور تمہارے دوسرے مولوی بھائیوں کو بھی ہم کافر جانتے ہیں کیونکہ تم حضور ایں جانب کو کافر کہتے ہو۔ تو اس کے جواب میں عرض کیا جائے گا کہ میرے بھائی سبھی مولوی اور مشائخ تو آپ کو کافر نہیں کہتے۔ بعض آپ کی نسبت گمراہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ بعض آپ کو صرف خطا کار ٹھہراتے ہیں۔ کئی مجنون کہتے ہیں۔ کئی مبتدع کا خطاب دیتے ہیں، چنانچہ فتوی تکفیر قادیانی جو اشاعۃ السنہ نمبر۴ وغیرہ جلد ۱۳ میں درج ہو کر شائع ہوا، بہ تفصیل مصرح ہے۔ اور بعض حضرات ایسے ہیں کہ جنھوں نے آج تک آپ کے حق میں کچھ نہیں کہا سکوت محض اختیار کیا ہے (یہ صاحب چاچڑاں والے سجادہ نشین مولوی صاحب ہیں جن کا تکفیر الہامی سے سکوت ضمیمہ انجام آتھم میں قادیانی نے نقل کیا ہے) جس کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ بایں ہمہ آپ نے ہندوستان و پنجاب کے چورانوے علماء اور اڑتالیس مشائخ وسجادہ نشینوں کو اشتہار مباہلہ کے صفحہ ۶۶ میں مار ڈالنے یا بیمار کر دینے کی دھمکی دی ہے۔ کیا آپ یقین رکھتے تھے یا آپ رکھتے ہیں کہ وہ سب کے سب آپ کو کافر کہتے ہیں؟ امید نہیں کہ آپ ان سب کی نسبت اس یقین کا اظہار کریں، پھر آپ نے ان سب کو مار ڈالنے کی دھمکی دی، تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا فعل قتل ان لوگوں سے مخصوص نہیں جو آپ کو کافر کہتے ہوں اور اس وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپ ان کو کافر سمجھتے ہوں۔ بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کو بھی شامل ہے جو آپ کے کسی الہام یا پیش گوئی کو نہ مانیں۔اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا اپنے فعل قتل عام کو قتل حضرت مسیح خاص قتل کفار سے مشابہ کہنا دھوکہ ومغالطہ ہے)

ان سوالات کا جواب قادیانی صاحب کافی نہ دیں تو پھر ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہندو (یا ان کی درخواست پر عدالت) ان سے کیا سلوک کرے کیونکہ یہ امر قانون سے متعلق ہے اور ہم قانون نہیں پڑھے۔

اور اگر ہندو صاحبان بھی اپنی دولت وروز افزوں ترقی کے غرور سے یا اپنے دوسرے منصوبوں اور تدبیروں (جو مسلمانوں کو زیر اور ذلیل کرنے کیلئے وہ کر چکے ہیں) کے بھروسہ پر ہماری اس تجویز کو نہ مانیں تو پھر بدرجہ چہارم ہم گورنمنٹ کی خدمت میں گذارش کریں۔مگر کس عنوان اور صورت میں اور کس سبیل اور کس ذریعہ سے؟ اس کی بابت ہم سردست کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتے۔اور ابھی ہم کو اولاً اتباع قادیانی کے جواب کا انتظار مناسب ہے۔ثانیاً اشد مسلمانوں کے اعیان کے جواب کا۔ثالثاً ہندوؤں کی مہربانی وتوجہ کا۔ہاں بالفعل ہم گورنمنٹ اور اس کے ماتحت عدالتوں سے اس قدر سفارش کرتے ہیں کہ وہ قانون سیاست وتعزیر کے متعلق اس سوال پر غور کریں کہ اگر مثلاً کوئی دودھ فروش دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرے، یا کوئی زرگر چاندی سونے میں کھوٹ ملا کر بیچتا ہو، یا کوئی حکیم کسی دوا میں زہر ملا کر لوگوں کو دیتا ہے یا کسی دوا میں ایسی چیز کی آمیزش کرتا ہے جس سے اسکی تاثیر کم ہو جاتی ہو، تو اس شخص کو پولیس بغیر استغاثہ یا باستغاثہ کے جا پکڑتی ہے۔پھر کیا وجہ ہے کہ ایک شخص جھوٹے الہام (جس میں لوگوں کی تخویف مجرمانہ پائی جاتی ہو اور کسی شخص کی کسی خاص میعاد کے اندر مر جانے کی خبر ہو) از خود بنا کر شائع کرتا ہو، اور خود اس کے اقبال سے اس الہام کے اثر سے موت کا وقوع بھی ہو گیا ہو، اور اس کے انتقام میں لوگوں کو طرح طرح کی تکالیف پہنچ رہی ہوں، لیکن گورنمنٹ یا اس کی ماتحت عدالت یا پولیس اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتی اور اس کو ایسے خوفناک الہامات شائع کرنے سے نہیں روکتی۔کیا انسان کا خون ایک پیسہ کے دودھ کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا؟ اور قانون شہادت کے متعلق وہ اس سوال پر غور کریں کہ ایک شخص ایک واقعہ قتل یا سرقہ کی نسبت قبل از وقوع ساری باتیں بتا دیتا ہے کہ فلاں وقت وہ قتل ہو گا یا سرقہ واقعہ ہو گا۔اور فلاں ہتھیار یا آلہ نقب سے وہ وقوع میں آئے گا اور قاتل یا سارق کا اس وقت یہ لباس ہو گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اور پھر باعتراف اس شخص کے ایسا ہی وقوع میں آ گیا تو پھر کیا عدالت کا فرض یا حق نہیں ہے کہ اس شخص سے قاتل یا چور کی سراغ رسانی کی بابت سوال کرے؟ اور اس کو گواہ بنا کر قتل یا سرقہ کا ثبوت بہم پہنچاوے۔

ہم قانون پیشہ نہیں، مگر قانون کی کتابوں میں ایسی دفعات دیکھتے ہیں کہ ازانجملہ بعض قادیانی کی ایسی پیش گوئیوں پر پوری منطبق ہوتی ہیں اور بعض کا اصل اصول منطبق ہوتا ہے اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انتظامی طور پر ہی خود بخود یا کسی شخص یا جماعت کے توجہ دلانے پر زیادہ نہیں تو اتنا تو کرے کہ قادیانی سے پرائیوٹلی یا ڈمی آفیشل چٹھی کے ذریعہ سے قاتل کا سراغ پوچھے۔اور آئندہ ایسی پیشگوئی سے اس کو روک دے۔

یہ بات حکومت پر مخفی نہیں کہ یہ امر مذہب میں دست اندازی نہیں ہے اور نہ ہی حکومت کی نیوٹریلٹی کے مخالف ہے۔قانون سیاست جو قادیانی کی ایسی پیشگوئیوں پر پورا منطبق ہوتا ہے دفعہ ۵۰۸ تعزیرات ہند ہے اور قانون شہادت (جسکا اصل اصول ان پر منطبق ہوتا ہے) دفعہ ۱۳۲ ہے۔ہم ان دفعات کی تشریح کر کے قادیانی پر ان کو منطبق کرتے ہیں۔

دفعہ ۵۰۸ تعزیرات ہند کی یہ عبارت ہے کہ جو کوئی شخص بالارادہ کسی شخص سے کوئی ایسا امر کرادے یا اس کے کرانے کا اقدام کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب نہ ہو، یا کوئی ایسا امر کرادے یا اس کے کرانے کا اقدام کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب نہ ہو، یا کوئی ایسا امر ترک کرادے یا اس کے ترک کرانے کا اقدام کرے جس کے کرنے کا وہ قانوناً مستحق ہے، اس شخص کو یہ باور کرنے کی تحریک کرنی، اور اس تحریک کے اقدام کے ذریعہ سے کہ اگر وہ شخص اس امر کو نہ کرے گا جس کا کرانا اس شخص سے مجرم کو منظور ہے یا اگر اس امر کو ترک نہ کرے جس کا ترک کرانا اس شخص سے مجرم کو منظور ہے، تو مجرم کے اس فعل کے ذریعہ سے وہ شخص یا کوئی اور شخص جس سے وہ غرض رکھتا ہے مورد غضب الٰہی ہوگا، یا کیا جاوے گا، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے۔

تمثیلیں: الف۔ زید بکر کے دروازہ پر دھرنا دے۔ یہ بات باور کرانے کی نیت سے کہ ایسے بیٹھنے سے وہ بکر کو مورد غضب الٰہی کر دے گا تو زید اس جرم کا مرتکب ہوا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

ب۔ زید بکر کو دھمکائے کہ اگر بکر فلاں فعل کو ترک نہ کرے گا تو زید اپنے اطفال میں سے کسی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طفل کو مار ڈالے گا کہ یہ بات یاد کی جائے کہ اسے مار ڈالنے سے بکر مورد غضب الٰہی ہو جائے گا۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے

تطبیق۔ اس دفعہ کے مطابق قادیانی کے اس مضمون کی پیشگوئیوں پر کہ اگر فلاں شخص میری فلاں بات کو سچی نہ کہے گا یا اس کو جھوٹی کہنے کو ترک نہ کرے گا تو ایک سال کے اندر وہ مورد غضب الٰہی (سزا موت وغیرہ) ہوگا۔ ظاہر ہے وہ اپنے مخاطب کو دہرنا دینے والے کی مانند دھمکاتے اور ڈراتے ہیں کہ اگر وہ ان کی تصدیق نہ کرے گا یا ان کی تکذیب کو نہ چھوڑے گا تو مورد عذاب ہوگا اور مارا جائے گا۔

کسی مقدس مذہبی واعظ اور روحانی اعلی افسر کا اپنی قوم کو جو اس کا تقدس، اور اس کا روحانی افسر مانے ہوئے ہو، اپنے وعظ میں بلاغرض فائدہ دنیاوی یہ کہنا کہ اگر تم مثلاً نماز نہ پڑھو گے یا زنا کو ترک نہ کرو گے تو تم کو آخرت میں عذاب ہوگا، یا دنیا میں تم پر اس عمل کی شامت سے خدا کی طرف سے کوئی وبال آئیگا، قادیانی کی دھمکی مذکور کی نظیر نہیں ہوسکتا۔ اولاً اسلئے کہ قادیانی کا تقدس اور روحانی افسر ہونا ان لوگوں میں مسلّم نہیں جن کو آپ دھمکاتے ہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ آپ کی ان پیشگوئیوں میں جو ایک سال کا میعادی عذاب موت وغیرہ بیان کیا جاتا ہے، انسانی سازش کا عمل دخل ہوسکتا ہے۔

قانون شہادت کی دفعہ ۱۳۲ کا منشاء یہ ہے کہ کسی واقعہ کے متعلق جس شخص کو کچھ علم ہو وہ عندالاستفسار شہادت دینے سے یہ عذر نہیں کرسکتا کہ اس کے بتانے سے میں مجرم ٹھہرایا جاؤں گا یا کسی قسم کی سزا یا تاوان کا مستوجب ہوں گا۔

تطبیق۔ یہ علم متعلقات واقعہ عام ہے۔ قانون میں اس کی تخصیص رویت چشم سے یا سماع گوش سے نہیں ہوئی۔ و بناء علیہ جو شخص دعوی کرے کہ میرے پاس حواس ظاہری کے علاوہ مشاہدہ واقعات کا ایک اختیاری آلہ الہام کا ٹیلی گراف یا ٹیلی فون بھی ہے اور میں خدا سے سو دفعہ کوئی بات پوچھتا ہوں تو سوہی دفعہ مجھے اس کا جواب مل جاتا ہے۔ اور فلاں واقعہ قتل کے وقت اور دن اور تاریخ اور آلہ قتل اور قاتل کی نوعیت کا کہ وہ کس قوم یا جماعت سے ہے مجھے علم ہے جس کو میں نے بتادیا تھا یا آئندہ بتا سکتا ہوں، تو عدالت (اگر وہ اس کو اس دعوی میں سچا مان لے) اس سے یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ وہ قاتل کا نام بھی بتادے اور وہ یہ عذر نہیں کرسکتا کہ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے مجرم ہونے کا اور مستوجب سزا ہونے کا اندیشہ ہے۔

وازاں جا کہ آپ کو اس اختیاری آلہ کا دعوی ہے اور واقعہ قتل لیکھرام کے متعلق یہ دعوی ہے کہ میں تاریخ اور دن اور وقت اور نوعیت قاتل (کہ وہ صاحب وحی انسان ہے یا کوئی فرشتہ) سب کچھ بتا چکا ہوں۔ لہذا عدالت کا حق ہے کہ اگر وہ ان دعاوی میں آپ کو سچا جانتی ہے تو اس دفعہ کے اصل اصول کی نظر سے آپ سے اس قاتل کا پتہ پوچھے اور اگر وہ آپ کو ان دعاوی میں جھوٹا وفریبی جانتی ہے تو پھر اس کا یہ حق ہے کہ وہ آپ کو جھوٹ و دغا فریب کی سزا میں اصل اصول دفعہ ۲۷۲ لغایت ۲۷۵ تعزیرات ہند کا مورد بنا کر اس جھوٹ اور فریب سے جس کا اثر بدلوگوں کی جان و مال پر اس قدر ہوتا ہے کہ وہ اس دودھ یا دوا سے نہیں ہوتا جس میں غیر چیز کی آمیزش ہو، روک دے۔ اور اگر اس کو ایسے دعاوی میں پاگل جانتی ہے تو اس سے پاگلوں کے لائق سلوک کرے۔

ہندو اور مسلمانوں میں باہمی فساد و جوش کا سبب اور اس کا علاج ہم بتا چکے۔ اس میں فریقین غور کریں اور خاص کر مسلمانوں کے اخبار اس پر انصاف اور غور کی نگاہ ڈالیں۔ وہ انصاف کریں گے اور جوش مذہبی کو ایک طرف رکھ کر فکر و تامل سے کام لیں گے تو ہماری اس تدبیر و علاج کو اس سے بہتر پائیں گے جو علاج اور تدبیر وہ کر رہے ہے، اور ہمارے اس جواب کو جو ہندوؤں کے الزام کا ہم نے دیا ہے، اپنے جواب سے (جو ترکی بترکی وہ دے رہے ہیں) مفید تر خیال کریں گے۔

حضرات! آپ صاحبوں کا جواب ترکی بترکی گو حق ہے اور انصاف کا اس میں خلاف نہیں ہوتا مگر یہ وقت استیفاء حق کا نہیں ہے، بلکہ یہ مصالحت کا وقت ہے جس میں کچھ اپنا حق چھوڑ دینا مصلحت ہے۔ آپ کا جواب ترکی بہ ترکی ہندوؤں کے جوش پر کیروسین آئل ڈال رہا ہے اور یہ وقت اس جوش پر پانی ڈالنے کا ہے۔ جو اس جواب سے متصور ہے جو اس خاکسار نے دیا ہے۔ آئندہ آپ لوگوں کا اختیار ہے اس کو سن کر مانیں خواہ رد کریں۔

یہ اس مضمون کی تمدنی بحث ہے جس میں سبب فساد اور اسکے علاج کا بیان منظور تھا اب ہم اس میں مذہبی اور علمی بحث کرتے ہیں اور پیشگوئی متعلق قتل لیکھرام اور اس کے متعلق الہامات و اشتہارات قادیانی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی اور مذہبی نظر ڈالتے ہیں۔اس بحث کے تین حصے ہیں۔

حصہ اول تمام مسلمانوں اور قادیانی اور ان کے معتقدین کی توجہ کے لائق ہے۔حصہ دوم وسوم مسلمانوں کے علاوہ حکومت کی توجہ کے بھی لائق ہے اور وہ ایک پولٹکل پہلو بھی رکھتے ہیں۔حصہ اول میں تین سوالوں کا حل وجواب ہے۔

سوال اول یہ کہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور سچی نکلی یا جھوٹی ہوئی اور سراسر فریب ثابت ہوئی؟

سوال دوم یہ کہ اگر یہ پیش گوئی سچی ہوتی تو پھر کیا وہ الہامی مسلّم ہوتی؟ اور اس کے بیان کرنے والے الہامی ثابت ہوتے؟

سوال سوم یہ کہ اگر یہ سچے اور الہامی ثابت ہوتے تو اس سے اسلام ومسلمانوں کی فتح اور فائدہ متصور ہوتا یا سراسر نقصان؟

پہلے سوال کا حل وجواب: ہم نے چھکڑیوں والے الہام کی نظر سے مرزا قادیانی کو اس معاملے میں لائق جواب دہی ٹھہرایا ہے، اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ہم نے اس کی اس پیشگوئی کو صادق ودرست مان لیا ہے کہ موت لیکھرام اسی پیشگوئی کا اثر ہے۔ہم اس پیشگوئی کو محض لاف زنی اور اس کی نسبت دعوی وقوع وصدق کو قادیانی کی دروغ گوئی جانتے ہیں۔اور ہمارے تحقیق واعتقاد میں یہ پیشگوئی بھی آپ کی جھوٹی نکلی ہے جیسے کہ اس سے پہلے پیشگوئیاں متعلق تولد فرزند بشیر عمانوایل، موت آتھم، موت شوہر ثانی منکوحہ قادیانی وغیرہ جھوٹی ہو چکی ہیں۔

قادیانی نے تو عجیب کتر بیونت کر کے اپنے مریدوں کو ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ پیشگوئی کمال صفائی سے سچی ہوئی ہے مگر ہمارا دعوی ہے کہ یہ کمال صفائی سے اپنا جھوٹا ہونا ظاہر کر رہی ہے۔قادیانی نے اس کے صادق ہونے کیلئے یہ کاریگری اور چالاکی کی ہے کہ اولاً اپنے اشتہار ۱۵۔مارچ ۱۸۹۷ء میں ایک الہام سترہ برس کا اپنی الہامی کتاب براہین کے صفحہ ۲۴۱ سے نکال کر درج کیا جس کے الفاظ یہ ہیں الفتنہ ھھنا ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء اور اس کا ترجمہ براہین میں کچھ نہ کیا۔اسی اشتہار میں ان الفاظ سے ترجمہ کیا ہے کہ پادریوں اور یہودصفت مسلمانوں کی طرف سے فتنہ ہوگا ...وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کریں گے۔

اوراس اشتہار میں یہ دعوی کیا کہ یہ پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کی نسبت ہوئی تھی جوسترہ برس بعد ظہور میں آئی اور کہا کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۶ میں عربی الہام ہے

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین حتی تأتیھم البیّنہ وہ بھی اسی قتل لیکھ رام کی بابت ہے۔

اور جو اس کے صفحہ ۵۲۲ میں فارسی الہام ہے: بخرام کہ وقت تو نزدیک رسیدہ و پائے محمد یان برمنار بلندتر محکم افتاد، وہ بھی اسی واقعہ کی نسبت ہے۔

اور جو اس کے صفحہ ۵۵۷ میں ہندی الہام ہوا ہے کہ: میں اپنی چمکار دکھاؤں گا۔، وہ بھی اسی نشان قتل کی نسبت ہے۔

اور ثانیاً اسی اشتہار میں سرمہ چشم آریہ کے ایک کشف کو نقل کرکے اس کی نسبت یہ دعوی کیا ہے کہ وہ بھی لیکھ رام کے متعلق تھا۔ اور وہ گیارہ برس کے بعد اس کے قتل کے واقعہ ہونے سے صادق ہوا۔ چنانچہ کہا اور سرمہ چشم آریہ میں ایک کشف ہے جس کو گیارہ برس ہوگئے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے ایک خون کا نشان دکھلایا۔ وہ خون کپڑوں پر پڑا اب تک موجود ہے۔ یہ خون کیا تھا وہی لیکھ رام کا خون تھا خدا کے آگے جھک جاؤ کہ وہ برتر و بے نیاز ہے۔

اور ثالثاً عریضہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں ان الہامات سترہ سالہ کو دوبارہ نقل کرکے کہا ہے کہ اسی قتل لیکھ رام کی پیش گوئی کو غور سے دیکھنا چاہیے (عبارت پہلے نقل ہو چکی) اور اس الہام کی تائید میں اپنے اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں یہ مصرعہ نقل کیا ہے ستعرف یوم العید و العید اقرب مگر اس مصرعہ کا اور اس چھکریوں والے الہام کا پتہ نہیں بتایا کہ یہ الہام کہاں آپ نے بیان کئے ہیں۔

ان الہاموں کی بھرمار دیکھ کر قادیانی کے دام افتادہ بول اٹھے کہ نشھد انك رسول اللّٰہ ہم گواہ ہیں کہ تو خدا کا ملہم ومخاطب ہے۔ ان کے علاوہ بعض مسلمان (مگر محض احمق اور جاہل جو نہ دنیا کی عقل رکھتے ہیں نہ دین سے خبردار ہیں) آپس میں کہنے لگ گئے ہیں کہ ہاں واقعی یہ شخص صاحب الہام معلوم ہوتا ہے جس کی ۱۷۔ اور ۱۱ برس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کہی ہوئی باتیں سچ نکلتی ہیں۔ ان میں سے کسی بھلے مانس نے عقل سے کام لے کر اتنا نہ کیا کہ وہ کتاب براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور اس عربی الہام عیداور چھکڑیوں والے الہام کی اصل عبارتیں دیکھ لیتے اور ان سے دعوی قادیانی کو مطابق کر کے اس کے صدق وکذب کا امتحان کر کے اس کی نسبت کوئی رائے ظاہر کرتے۔

خاکسار (محمد حسین) اس (قادیانی) کی کاریگری اور چالاکی کی حقیقت کھولتا ہے اور کس وناکس کو ثابت کر دکھاتا ہے کہ اس نے جو کچھ ان تینوں مقام میں کہا ہے وہ جھوٹ ہے اور وہ لوگ بے عقل ہیں جو ان اقوال سے دھوکہ میں آ کر اس پیشگوئی کو سچی سمجھ بیٹھے ہیں۔

مقام اول، میں جو آپ نے براہین صفحہ ۲۴۱ عربی الہام نقل کر کے اس کی نسبت دعوی کیا ہے کہ وہ لیکھ رام کی موت کی نسبت الہام تھا، محض کذب ہے۔ مقام مذکور براہین احمدیہ میں لیکھ رام یا اس کے قتل کا نہ صریح ذکر ہے نہ اشارہ۔ ایسا ہی براہین صفحہ ۵۰۶، ۵۲۲، ۵۵۷ میں آپ کے الہامات عربی وفارسی وہندی میں لیکھ رام یا اس کے قتل کا نام نشان نہیں ہے۔ اور چونکہ وہ الہامات آپ کے من گھڑت ہیں، لہذا ان کے جو معنی آپ چاہتے ہیں بنا لیتے ہیں اور جدھر چاہتے ہیں انکو کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ مگر سننے والوں کو مناسب نہیں ہے کہ ہر ایک دعوی کو بلا دلیل مان لیں، بلکہ لازم ہے کہ آپ سے ان دعاوی کے وقت یہ سوال کریں کہ ان الہامات کے جو معنی آپ نے اب بتائے ہیں، یہ معنی آپ کے ملہم نے بوقت الہام مراد ٹھہرا لئے اور آپ کو بتا دیئے تھے یا یہ معنی اس نے اب گھڑ کر ان میں ڈالے اور آپ کو بتائے ہیں۔ اگر آپ یہ جواب دیں کہ یہ معنی پہلے ہی سے ملہم نے مراد ٹھہرائے اور آپ کو بتا دیئے تھے تو پھر وہ آپ سے اول یہ سوال کریں کہ پھر آپ نے یہ معنی اس وقت لوگوں کو کیوں نہ بتائے؟ اور براہین احمدیہ میں ان کے ترجمے کیوں درج نہ کئے جس سے آپ کی یہ پیشگوئی بڑی روشنی سے لوگوں پر ظاہر ہوتی اور آپ کی نبوت سب پر ثابت ہو جاتی۔

دوسرا یہ سوال کریں کہ اگر ان الہامات میں قتل لیکھ رام کی نسبت فیصلہ ہو چکا تھا تو پھر آپ نے ان الہامات سے بارہ برس کے بعد ۱۸۹۳ء میں لیکھ رام کی نسبت خدا کے قضا وقدر کی بابت وہ سوال کیوں کیا جس کے جواب میں آپ کو الہام ہوا عجل جسدا له خوار له نصب و عذاب (یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض سزا اور رنج اور عذاب مقرر ہے جو ضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو ہل کررہے گا) جس کو آپ نے کتاب آئینہ کمالات کے اخیر میں نقل کیا ہے۔ اوراس الہام کے بعد آپ نے اس کی تعیین مدت کے بابت سوال کیا تو اس کے جواب میں آپ کو چھ سال کی میعادی موت کا الہام ہوا جو اس مقام میں آئینہ کمالات کے منقول ہے۔ اوراس کے بعد آپ نے کہا ہے کہ

اگراس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہو جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اوراپنے اندر ہیبت رکھتا ہو، تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں۔

اوراگرآپ کے ملہم نے ان الہامات براہین میں وہ معنی پہلے ہی سے گھڑ کر ڈالے اور آپ کو بتا دیئے ہوتے تو آپ بارہ برس کے بعد لیکھ رام کی قضاوقدر کی بابت اس سے وہ سوال نہ کرتے اور نہ وہ جواب پاتے ۔ہاں تعیین مدت کے سوال کا آپ کو حق تھا، سو بھی اسی وقت ان الہامات کے ساتھ اوراس کے جواب میں ۱۷ برس کی میعاد (جب کہ آپ کے بقول لیکھ رام بارہ تیرہ برس کا تھا) مقرر کی جاتی اوراس سے وہ پیش گوئی کامل معجزہ متصور ہوتی ۔ان معنی کو آپ کے درج براہین نہ کرنے اوراس الہام سے بارہ برس بعد لیکھ رام کی نسبت اول سوال قضا وقدر کرنے ، پھر وعدہ ملنے پر تعیین مدت کا سوال کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کے ملہم نے ان الہامات میں یہ معنی نہ ڈالے تھے اور نہ ان کو بتائے تھے۔

اوراگرآپ یہ جواب دیں کہ یہ معنی ان الہامات کے میرے ملہم نے اب ہی ان میں ڈالے ہیں اور ابھی مجھے بتائے ہیں جب کہ لیکھ رام قتل ہوا اوراس سے اس کو موقعہ ہاتھ آ گیا کہ اس کے قتل کو ان الہامات کی مراد بتا کر ان الہامات کے وہ معنے گھڑ کر ان میں ڈال دے تو اس صورت وہ لوگ خود ہی خیال فرما سکتے ہیں کہ یہ معنے کیا اعتبار رکھتے ہیں۔

نیز الہام صفحہ ۲۴۱ براہین کی نسبت آپ سے ایک سوال کریں کہ اس الہام صفحہ ۲۴۱ کی نسبت متن اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں تو آپ نے یہ دعوی کیا ہے کہ یہ لیکھ رام کے قتل کی نسبت ہوا ہے اوراس کے حاشیہ میں اس الہام کو اول فتنہ بنا کر اس کو پادریوں اور یہود صفت مسلمانوں کے متعلق کر دیا۔ اور لیکھ رام کے متعلق تیسرے فتنہ کو قرار دیا جس کا ذکر براہین کے صفحہ ۵۵۷ میں ہے۔ یہ اختلاف واضطراب بھی اس الہام اورآپ کے ملہم کی دروغ گوئی پر دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام دوم میں جو آپ نے سرمہ چشم آریہ سے نقل کیا اور اس کی نسبت جو کچھ دعوی کیا ہے وہ بھی محض کذب و دروغ بے فروغ ہے۔اس کشف سرمہ چشم آریہ میں بھی نہ لیکھ رام یا اس کے قتل کا صریح ذکر ہے نہ اشارہ۔اور نہ یہ معنی اس الہام کے اس رسالہ میں درج ہوئے، اور نہ اس وقت آپ کے ملہم کو سوجھے۔اور وہ معنی بعینہا ان ہی سوالات کے مورد ہیں جو الہامات مقام اول پر کیئے گئے ہیں۔اور طرفہ یہ ہے کہ اس مقام میں اسی کشف کے اندر لیکھ رام کے خون کا نشان دکھانے کا دعوی کیا ہے، حالانکہ سرمہ چشم آریہ کی عبارت میں اس کو خدا کی مقدس دوات کی سرخ سیاہی کا نشان کہا گیا ہے۔اصل عبارت سرمہ چشم آریہ یوں ہے جو اس کے صفحہ ۱۳۲ سے نقل کی جاتی ہے:

ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ بعض احکام قضا وقدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا۔اور پھر اس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادر مطلق جل شانہ کے سامنے پیش کیا ہے (اور یاد رکھنا چاہیے کہ مکاشفات اور رؤیا صالح میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفات جمالیہ یا جلالیہ الہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہو کر صاحب کشف کو نظر آجاتی ہیں۔اور مجازی طور پر وہ بھی خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادر مطلق ہے، اور یہ امر ارباب کشوف میں شائع و متعارف و معلوم الحقیقت ہے، جس سے کوئی صاحب کشف انکار نہیں کرسکتا)....اس ذات بیچون و بیچ گون کے آگے وہ کتاب قضا وقدر پیش کی گئی اور اس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنی قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر اول اس سرخی کو اس عاجز کی طرف چھڑکا...(پھر) کتاب پر دستخط کر دیئے۔اور ساتھ ہی وہ حالت کشفیہ دور ہوگئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سرخی کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے۔چنانچہ ایک صاحب عبداللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے دو یا تین قطرے سرخی کے ان کی ٹوپی پر پڑے۔

اب اس کشف کو سن کر قادیانی کو ماننے والے مسلمان انصاف کریں۔اور اس سے پوچھیں کہ سرمہ چشم آریہ میں مقدس دوات کی پاک چھینٹوں کا ذکر ہے، یا لیکھ رام کے ناپاک خون کا؟ آپ نے ایسا سفید جھوٹ کیوں بولا اور لیکھ رام کے خون کو قلم رحمانی کی سرخی کا مصداق کیوں بنا دیا؟ افسوس قادیانی کے اتباع میں سے کوئی سوچ اور سمجھ نہیں رکھتا اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا کہ آپ پہلے کیا کہہ چکے ہیں اور اب اس کو کیا بنا رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔شاید وہ ان سے یہ سوال کریں گے تو وہ یہ جواب دیں گے کہ ملہم کو اختیار ہے کہ اپنے الہام کے جو معنی چاہے بیان کرے۔اپنے الہام کے جو معنی سمجھتا ہے وہ بحکم صا حب البیت ادری بما فیه کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔

اس کا جواب وہ ان کو یہ دیں کہ ہاں ہر شخص کو اپنی کلام کے معنے بیان کرنے کا اختیار حاصل ہے مگر وہی معنی جو اس کلام سے عرف مخاطبین میں حقیقتاً یا مجازاً مراد ہو سکیں اور اس کلام میں ایسے الفاظ پائے جائیں جو ان معنی پر عرف تخاطب میں دلالت کریں۔نہ ایسے معنی اور ایسے الفاظ جو المعنی فی بطن الشا ع ر یعنی مطلبش در بطن شاعر کا مصداق ہوں،سو بھی ایسے کہ کلام آج کریں اور اس کا مطلب سترہ یا بارہ برس کے بعد آپ بتاویں جو پہلے بتائے ہوئے مطلب کا مخالف ہو۔جیسے آپ سے وقوع میں آیا ہے کہ پہلے کشف دوازدہ سالہ کے وقت چھینٹا سرخی دوات اور قلم رحمانی کا بتایا گیا تھا اور جب لیکھ رام قتل ہوا تو وہی چھینٹا اس کا خون بن گیا۔یہ کلام یا الہام کیا ہوا،موم کی ناک ہوئی جس کو جدھر چاہا پھرا دیا۔(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔جلد ۱۸۔ص ۲ تا ۴۳)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے قادیانی کے خطاب میں لکھتے ہیں کہ تیسرے مقام میں آپ نے سب مقامات سے بڑھ کر دلیرانہ افتراء کیا ہے اور: چه دلاور است دزدے که بکف چراغ دارد کا نمونہ دکھایا ہے۔عید کا دن یا عید کے قریب دن،اور چھٹی تاریخ مارچ کی اور چھٹا گھنٹہ اس دن کا اور یک شنبہ نام اس دن کا قتل لیکھ رام کے متعلق سے الہام میں آپ نے کہیں نہیں بتایا،اور نہ اس کو قتل سے پہلے شائع و مشتہر کیا۔اس باب میں جو کچھ آپ نے اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء اور عریضہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں کہا ہے (کہ ان قیود کے ساتھ میں نے اس پیشگوئی کا اظہار و اشتہار کیا تھا) جھوٹ ہے۔ہم نے آپ کے جملہ اشتہارات جو اس باب میں آپ نے شائع کیے اور ان کے حوالے اشتہار ۹،۱۲،۱۵،۲۲ مارچ وغیرہ میں دیئے ہیں یعنی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء،۳۰ فروری ۱۸۹۳ جو آئینہ کمالات میں شائع ہوا ہے۔الہام ٹائٹل پیج برکات الدعاء اور کرامات الصادقین وغیرہ کو دیکھا ان میں اس چھکریوں والے اشتہار کا نام و نشان نہ پایا۔

ہم نے آپ کے حواریان لاہور سے اس کا پتہ پوچھا انہوں نے کوئی پتہ نہ بتایا۔پھر آپ سے بذریعہ رجسٹری شدہ خط اس کا پتہ دریافت کیا تو آپ نے بھی (باوجودیکہ ہمارے خط کا جواب دیا مگر اس میں) اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھکڑیوں والے الہام کا پتہ نہ بتایا۔آپ اور آپکے حواریوں نے صرف یوم العید والے الہام کا پتہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ میں یہ شعر بتایا

و بشّر نی ر بی و قال مبشراً ستعرف یوم العید و العید اقر ب

جس کے پہلے یہ شعر ہے (جس کے پہلے مصرع کی تقطیع درست نہیں)

ا لا انني في كل حر ب غا لب فكد ني بما زورت فا لحق يغلب

اوران دونوں شعروں کے لفظی معنی جو عرف تخاطب میں ہر کسی کی سمجھ میں آتے ہیں یہ ہیں

سن رکھ میں ہر ایک لڑائی میں غالب رہوں گا۔تو میرے مقابلہ میں جو بات بنا چکا ہے اس کے ساتھ مجھ سے مکر کر،حق غالب رہے گا۔میرے خدا نے مجھے بشارت دی ہے اور یہ بات کہہ دی ہے کہ شتاب تو عید کے دن کو پہچان لے گا اور وہ عید کا دن قریب آنیوالہ ہے۔

عید سے عید معروف مراد ہوتی ہے، یا کوئی ایسا خوشی کا امر جو دیر کے بعد آوے۔لہذا اس شعر میں کسی خوشی یا غلبہ کی بشارت ہے اور اس کے قریب آنے کی خبر ہے۔ان اشعار سے کوئی شخص (جو ادنی فہم وانصاف رکھتا ہے) یہ نہیں سمجھ سکے گا کہ ان میں عید کے دوسرے روز قتل لیکھرام کے واقعہ ہونے کی خبر دی گئی ہے جیسا کہ قادیانی نے اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء میں اس شعر کی تشریح کی ہے۔

اس سے بڑھ کر وہ تشریح ہے جو ہمارے خط کے جواب میں قادیانی نے کی ہے۔اس مقام میں اس خط کی نقل مناسب معلوم ہوتی ہے۔مرزا صاحب لکھتے ہیں:

جناب مولوی صاحب۔سلام

آپ کا کارڈ پہنچا۔آپ نے جو شعر دریافت کیا ہے وہ کرامات الصادقین کے صفحہ ۵۴ میں ہے۔وہ دو شعر ہیں۔پہلا یہ ہے

ا لا انني في كل حر ب غا لب فكد ني بما زورت فالحق يغلب

اس شعر میں حق کے غالب ہونے کی پیشگوئی ہے اور دوسرے شعر میں اس کی تفصیل ہے کہ ایسا کب ہوگا۔اور وہ یہ ہے جو اس کے بعد کا شعر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و بشرنی ربی و قال مبشراً ستعرف یو م العید و العید اقرب

دوسرا مصرع اس کا الہامی ہے جو لیکھرام کے نشان کی طرف اشارہ کرتا ہے۔خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے معنی میں مجھے یہ تفہیم ہوئی ہے، جس کو اسی وقت میں نے اکثر لوگوں کو بتا دیا، کہ لیکھرام کی نسبت نشان عید کے قریب ظاہر ہوگا۔اور یہ مصرع کہ ستعرف یو م العید و العید اقر ب اس میں دو لفظ عید کے ہیں۔پہلی عید سے مراد فتح ہے۔اور دوسری عید سے مراد معمولی عید ہے جو ہمیشہ سال کے بعد آتی ہے۔ ماحصل کلام یہ ہے کہ وہ یوم الفتح عید کے دن کے قریب واقع ہوگا۔اور عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔چونکہ یہ مصرع لیکھرام کے حق میں کثرت سے شہرت پا گیا تھا اسلئے پرچہ سماچار وغیرہ پرچوں میں اس شعر کے مضمون کا ذکر ہے مگر انہوں نے غلطی سے بجائے اقر ب من العید کے عین عید کا دن سمجھ لیا ہے۔مگر اصل معنی یہ ہیں کہ مصرع میں و العید اقر ب بطور حال کے واقعہ ہے، یعنی وہ یوم الفتح جس کا نام بباعث فتح اسلام کے اور واقعی خوشی اہل ایمان کے یو م العید رکھا گیا ہے، اصلی عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا اور یہی مضمون جو مصرعہ و بشّر نی ر بی میں ہے یہی بشارت کرامات الصادقین کے ٹائٹل پیج والے صفحہ پر موجود ہے۔عبارت یہ ہے و منها ما وعد نی ر بی و استجاب دعائی فی ر جل مفسد عدو الله و رسو له مسمی لیکھرام الفشاوری و اخبرنی انه من الهالکین ۔ انه کان یسبّ نبی الله و یتکلّم فی شانه بکلما ت خبیثة فدعوت علیه فبشّرنی ربّی بموته فی ستّ سنة ان فی ذا لك لآ یة للطا لبین ۔اور یہ فقرہ فبشّر نی ر بی ۔یہ اس مصرع کی ایک جزء ہے یعنی و بشّر نی ر بی و قا ل مبشراً مطلب یہ ہے کہ اس شعر کی اس جگہ پر تفسیر کر دی گئی و الحمد لله علی ما فعل

یہ میں نے محض للہ آپ کی تفہیم کے لئے لکھ دیا ہے تا کہ آپ کو اصل واقعات سے مدد مل سکے۔چونکہ آپ نے نیک نیتی اور اخلاص کا ذکر کیا ہے اس لئے مجھے یہ جرأت ہوئی کہ جو کچھ مجھے معلوم تھا میں نے ظاہر کر دیا۔

دوسری بات یہ بھی شاید آپ کو کسی وقت کام آوے کہ مجھ کو خدا تعالیٰ نے تین مرتبہ اطلاع دی ہے کہ محمد حسین کو رجوع دیا جائے گا اسلئے میں نے اس پیشگوئی کو اس رسالہ سراج منیر میں جواب چھپ رہا ہے، درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے۔ اور جہاں تک میری طاقت ہے میں دعا بھی کروں۔ مجھ کو اس بات سے بہت ہی خوشی ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے ایسا ارادہ فرمایا ہے و اللہ علی کل شیء قدیر اس میں یہ بھی آپ کو لازم ہے کہ برکات الدعا کا ٹائٹل پیج اور حاشیہ کا مضمون (ایک سطر یہاں سے پڑھی نہیں گئی تھی۔ وہ کاٹ کر آپ کے پاس واپس بھیجی گئی۔ آپ نے اس کی تصحیح کر کے اس کو واپس نہیں کیا۔ محمد حسین) اور ٹائٹل پیج برکات سے نمونہ استجابت دعا بھی دیکھ لیں۔ چاہیں تو ایک پرچہ اس کا مجھے بھیج دیں۔ عبداللہ الصمد غلام احمد۔ ۲۔ اپریل ۱۸۹۷ء

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس خط کے آخری فقرہ الہامیہ کی تصدیق و تائید مولوی محمد احسن امروہی بھوپالی بھی ایک خط میں تحریر کرتے ہیں۔ اس مقام میں ان کے خط کو نقل کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں:

حضرت مولوی محمد حسین صاحب مہتمم اشاعۃ السنہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کے روز عاجز نے معتبر ذرائع سے معلوم کیا ہے کہ جناب نے الہام جو در بارہ لیکھرام حضرت اقدس مرزا صاحب کا تھا، آپ نے نیک نیتی سے تسلیم فرمالیا ہے۔ اگر یہ خبر سچ ہے تو جزاکم اللہ فی الدارین خیراً۔ اور اگر صحیح نہیں ہے تو عاجز کی درخواست مکرر خدمت عالی میں یہ ہے کہ بالضرور اس الہام میں غور فرمایا جاوے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب نے عاجز سے بارہا یہ فرمایا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بالآخر بہ سبب اپنی علمی برکات کے پھر اسی رویہ سابق کی طرف رجوع فرماویں گے۔ یہ جملہ معترضہ جو، ان کو پیش آ گیا ہے وہ، ایک زلۃ الاقدام کی قسم سے ہے۔ والسلام خیر ختام۔ جواب طلب ضروری۔

راقم سید محمد احسن از امروہہ شاہ علی سرائے ضلع مراد آباد۔ ۶۔ اپریل ۱۸۹۷ء

(یہاں مولانا بٹالوی بتاتے ہیں کہ آج ایک خط میرے ایک مخلص دوست اور عزیز بھائی حافظ بہادر دین ٹھیکیدار لاہور کا میرے پاس بٹالہ پہنچا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی کی جماعت نے لاہور میں اپنے پیر کے الہام مذکورہ کا وقوع بھی مشہور کر دیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے لیکھرام کی پیش گوئی کا صادق ہونا مان لیا ہے اور مرزا صاحب کی طرف رجوع کر لیا ہے۔ دراصل سارے مرزائی اپنے پیر کی اس پیش گوئی کو سچ کر دکھانے کی ٹھانے ہوئے تھے۔ مولوی محمد احسن امروہی اس مہم میں پیش پیش تھے۔ وہ کوئی موقع ہاتھ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے نہ دیتے تھے۔مناظرات، مباحثات، خط وکتابت اور نجی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے اور بٹالوی صاحب کو مرزائی ہونے کی ترغیب دیتے رہتے۔ جناب مولانا احمد حسن شوکت اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں: تمام مرزائیوں میں امروہی صاحب ایسے ہیں جیسے اندھوں میں واحد العین۔ ہمارے دل میں امروہی صاحب کی کچھ وقعت تھی مگر جب (ان کی) تحریریں دیکھیں اور خود ہم سے ٹکر ہوئی تو قلعی کھل گئی۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ اس شخص کو نہ تحریر کا سلیقہ ہے نہ مناظرہ کا شعور۔ نہ طریق استدلال صحیح ہے۔ نہ صغرے کی خبر نہ کبرے کی، نہ نتیجہ کی۔ اگر کوئی خصم نقض وارد کرے تو اس کو خبر نہ ہوگی کہ صغرے پر نقض ہے یا کبرے پر۔.. ..عبارت میں ایسی الجھن کہ جیسی کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور۔ بایں ہمہ آپ دارالاماں قادیان کے چہیتے پوت سپوت ہیں۔ جب تک آپ (قادیان) تشریف نہ لائیں (سوالات کے) جوابات ملتوی رہتے ہیں گویا آپ مرزائیوں کے عقل کل ہیں۔

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء کے الحکم قادیان میں آپ نے مولوی عبداللہ چکڑالوی شیخ اہل قرآن پر خرد جال بن کر دولتیاں جھاڑی ہیں مگر ساتھ ہی مولوی محمد حسین بٹالوی سے ..ستار ملانا چاہا ہے اور یاد دلایا ہے کہ جب آپ نے رسالہ اشاعۃ السنہ جاری کیا تھا تو فدوی نے یوں مدد دی تھی۔ گویا بڑے احسان کا چھپر مولوی صاحب پر دھرا ہے اور لکھا ہے کہ اب بھی ہم اور تم دو نہیں۔ صرف بعض حدیثوں میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے وہ رفع ہو جائے تو پھر وہی چہل پہل ہے....اور سنت رسول اللہ اور سنت صحابہ کی بہت کچھ تعریف کی ہے۔ گویا محمد حسین صاحب اور کل اہل حدیث کو چیتے کی طرح پھلایا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ میں ایسا ہی اہل حدیث اور اہل سنت ہوں جیسا نواب مولوی صدیق حسن خان مرحوم کے زمانہ میں تھا جن کی بدولت بھوپال میں شکم سیر راتب ملتا تھا۔..امروہی صاحب کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ مولوی محمد حسین صاحب ان چکنی چپڑی باتوں پر پھسلنے والے نہیں: او خوب مے شناسد پیران پارسا را

امروہی خوب یاد رکھے کہ اس نے روغن قازمل کر جو بمقابلہ اہل قرآن، اہل حدیث کو شیشے میں اتارنا چاہا ہے تو مرزا کو اہل قرآن جس قدر ملحد مرتد سمجھتے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر اہل حدیث اس کو اکفر، والحد، واضل اور مضل یقین کرتے ہیں۔ ہم بھی دیکھیں بٹالوی صاحب کیونکر امروہی کے دام میں پھنستے ہیں۔ (شحنہ ہند میرٹھ۔ ضمیمہ ۱۶۔ مئی ۱۹۰۲ء ص ۳۔ ۵)

شیخ الاسلام فرماتے ہیں، قادیانی کے خط منقولہ بالا سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ الہام یوم العید کی یہ تشریح اور معنی جو آپ اب بیان کر رہے ہیں اور شعر میں ڈال رہے ہیں، یہ معنی اس الہام کے وقت آپ کے ملہم کو نہ سوجھے اور نہ آپ کو اس نے سوجھائے تھے۔ آپ لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس معنی کی مجھے یہ تفہیم ہوئی جس کو اسی وقت میں نے اکثر لوگوں کو بتلا دیا کہ لیکھرام کی نسبت نشان عید کے قریب ظاہر ہوگا۔

اس میں یہ صاف اور صریح اقرار ہے کہ وہ معنی آپ نے عام لوگوں میں مشتہر نہیں کیے۔ اور کسی کتاب یا اشتہار کے ذریعہ پبلک میں شائع نہیں کیے تھے۔ یہی امر ہمارے اس دعوی کی دلیل ہے کہ اس وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کواور آپ کے ملہم کو یہ معنی نہ سوجھے تھے۔ سوجھتے تو ضرور بذریعہ اشتہار ان کو شائع کرتے کیونکہ جب تک آپ کو آسمانی فرزند بشیر وعمانوایل کے پیدا ہونے کی امید رہی تب تک آپ کی بی بی کو جب حمل ہوتا فوراً شائع کرتے۔ یہ معنی آپ کواس وقت سوجھائے جاتے تو آپ اسکی دس ہزار کاپی چھپوا کر تمام ملکوں میں شائع کرتے

آپ کا یہ کہنا کہ ہم نے اس وقت اکثر لوگوں کو بتلا دیا تھا (یعنی زبانی کہہ دیا تھا) اول تو محض دروغ ہے۔ آپ اس بیان میں سچے ہیں تو ان لوگوں کے نام بتا دیں جن کو آپ نے زبانی فرمایا تھا۔ ہم ان لوگوں کو دیکھیں گے کہ کیا وہ لوگ وہی ہیں جو آپ کے لنگر سے ٹکڑا کھاتے ہیں، یا آپ سے نقد وظیفہ پاتے ہیں، یا وہ اور لوگ ہیں۔ آپ نے قادیان کے آریوں سے بعض لوگوں کا نام لیا تو ہم ان میں بھی نظر کریں گے کہ وہ لوگ وہی تو نہیں جو ایک مدت آپ سے حلوا پوریاں کھا کر قادیان سے دہلی تک آپکے ساتھ پھرے۔ اور آپ کے الہامات کی تصدیق کرتے رہے (جیسا کہ ان کے نام وشہادت آپ نے درج براہین کئے ہوئے ہیں) مگر خود ہندو کے ہندو ہی رہے۔ اور آخر اپنی قوم سے شرما کر آپ کے مخالف بھی ہو گئے۔ وہی نکلے تو ہم ان کی شہادت قبول نہ کریں گے جب تک وہ پچھلی کرتوت سے تائب ہو کر مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور اگر اور لوگ نکلے تو پھر آپ سے یہ سوال کریں گے کہ آپ نے اس معنی سے جوگیوں کی طرح (جو ایک گھر میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں اور اس کے ہمسایہ میں یہ کہہ جاتے ہیں کہ لڑکا نہیں لڑکی پیدا ہوگی۔ پھر جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمسائیوں کو یہی کہہ گئے تھے کہ لڑکی پیدا ہوگی۔ اور اس سے اپنی پیش گوئی سچی بناتے ہیں) خاص خاص لوگوں کو صرف زبانی کیوں مطلع کیا؟ اس کا اظہار عام لوگوں میں اشتہار کے ذریعہ سے کیوں نہ کیا جیسے کہ آپ اپنی بیوی کا حمل مشتہر کیا کرتے تھے؟ اس سوال کا جواب آپ سے کچھ نہ بن پڑے گا اور ثابت ہوگا کہ وہ معنی آپ نے اور آپ کے ملہم نے اب گھڑ کر اس شعر میں ڈالے ہیں۔ اس سے پہلے یہ معنی آپ کے اور آپ کے ملہم کے خیال میں نہ آئے تھے۔

آخر خط میں جو آپ نے ایک منامی الہام بیان فرمایا ہے اور تین مرتبہ اس کا خدا کی طرف سے الہام ہونا ظاہر کیا ہے اور اس کے وقوع کا آپ کے خلفاء اور مریدوں نے لاہور سے امروہہ تک اشتہار کر دیا ہے۔ یہ آپ کی چالاکی اور حکمت عملی سے ترغیب وترہیب ہے۔ آپ مجھے طمع اور خوف سے اس پیش گوئی کی مخالفت سے روکنا چاہتے ہیں مگر میں خدا کے فضل وتوفیق سے، نہ اپنی ذاتی قابلیت ولیاقت سے (کیونکہ میں ذاتی لیاقت کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں رکھتا، محض نا کارہ اور نالائق ہوں) آپ کے اس دام میں نہیں پھنستا۔ اور جب تک زندہ ہوں، اور قرآن پر ایمان رکھتا ہوں، اور دین اسلام کا معتقد اور پابند ہوں آپ کی موجودہ حالت عقائد اور اعمال و اخلاق کے ساتھ اتفاق نہ کروں گا۔ انشاء اللہ تعالی

اور طرفہ یہ کہ اس الہام کی منامی کے نو دن کے بعد آپ نے اس کا خلاف کیا اور ۱۱۔ اپریل کو ایک اشتہار قتل لیکھرام کے متعلق چھاپ کر آج ۱۲۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو میرے پاس ارسال کیا ہے۔ جس کے متن صفحہ ۲ کی سطر ۴ میں آپ نے لکھا ہے: میں نے سنا ہے کہ بعض مولوی صاحبان جیسے مولوی محمد حسین بٹالوی اس کھلی کھلی پیشگوئی کی نسبت بھی جو دونوں مذہبوں کے پرکھنے کے لئے معیار کی طرح ٹھہرائی گئی تھی جانکاہی سے کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح لوگ اس پر اعتقاد نہ لائیں... ہم مسلمانوں کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر اسلام سے محبت ہے تو ایسے مولویوں سے پرہیز کریں۔

اور پھر اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

مولوی محمد حسین صاحب اگر سچے دل سے یقین رکھتے ہیں کہ یہ پیش گوئی لیکھرام والی جھوٹی نکلی تو انہیں تحریر مخالفانہ کی تکلیف اٹھانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہم خدا تعالی کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ اگر وہ جلسہ عام میں میرے روبرو یہ قسم کھالیں کہ یہ پیش گوئی خدا تعالی کی طرف سے نہیں تھی اور نہ سچی نکلی اور اگر خدا تعالی کی طرف سے تھی اور فی الواقع پوری ہوگئی تو اے قادر مطلق ایک سال کے اندر میرے پر کوئی عذاب شدید نازل کر۔ پھر اگر مولوی صاحب موصوف اس عذاب شدید سے ایک سال تک بچ گئے تو ہم اپنے تئیں جھوٹا سمجھیں گے اور مولوی صاحب کے ہاتھ پر توبہ کریں گے اور جس قدر کتابیں ہمارے پاس اس بارہ میں ہوں گی جلا دیں گے

خاکسار محمد حسین اس کے جواب میں کہتا ہے کہ اگر آپ کا الہام منامی جو تین بار آپ کو ہوا ہے سچا اور خدا کی طرف سے تھا اور آپ اس کے بیان میں سچے تھے تو پھر آپ کو میری مخالفانہ تحریر کی فکر کیوں پڑی۔ جب میں آپ کی طرف رجوع اور آپ کے موافق ہونے والا ہوں تو چاہوں ہزار مخالفت کروں آخر میدان تو آپکے ہاتھ آنیوالا ہے۔ پھر اس مخالفت سے آپکا کیا نقصان ہے، بلکہ سوچو تو فائدہ ہے۔ جس قدر مخالفت کے بعد موافقت ہوتی ہے اسی قدر وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہے اور لوگوں کی نظر میں وقعت پیدا کرتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا سخت مخالف اوراس زور شور سے مخالفت کرنے والا آخر آپ کا تابع ہو گیا ہے چلو ہم بھی تابع ہو جائیں۔اور چھوٹے بڑے مخالف سب تابع ہو جاتے ہیں۔آپ کا میری مخالفت سے خوف کرنا اور مجھے اس پیش گوئی پر نکتہ چینی سے روکنا اور بجائے نکتہ چینی قسم ومباہلہ کی طرف بلانا اور عذاب شدید سے ڈرانا صاف یقین دلاتا ہے کہ وہ الہام منامی آپ کا محض ڈھکوسلا اور خدا تعالی پر افتراء ہے اور آپ کا ایک فعل دوسرے کا مکذب ہے۔آپ کا یہ الہام چاہتا ہے کہ آپ کے مخالف (محمد حسین) کا انجام نجات ہوگا اور آپ کی دعوت قسم ومباہلہ چاہتی ہے کہ خاکسار آپ کا مخالف رہے گا تو عذاب میں مبتلا ہوگا۔اور چونکہ مخالف رہنا خاکسار کا دم نقد موجود ہے اور مباہلہ کو بھی خاکسار حاضر ہے لہذا اس یقین کرنے کی کافی وجہ موجود ہے کہ وہ الہام آپ کا محض افتراء ہے جس سے آپ کی غرض یہ ہے کہ یہ خاکسار آپکی پیشگوئی پر نکتہ چینی نہ کرے اور اس سے آپ کی پردہ دری نہ ہو،اس غرض سے آپ نے دعوت قسم ومباہلہ کی ہے تاکہ اس عذاب سے ڈر کر خاکسار اس پیشگوئی پر نکتہ چینی نہ کرے۔

پھر آپ فرماتے ہیں مخالفانہ تحریر کی کیا ضرورت ہے جبکہ مباہلہ سے آسانی سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔اس کے جواب میں عرض ہے کہ مباہلہ آپ کر چکے۔آپ کی شروط مباہلہ ہی طے ہونے میں نہیں آتے۔اس لئے مباہلے کی موہوم امید اور خیالی پلاؤ پر ہم دم نقد فائز کو ہاتھ سے کیوں جانے دیں،اور مسلمانوں کو آپ کے فریبوں سے کیوں آگاہ نہ کریں؟

یہ آپ کے منامی الہام کے کذب ہونے کے متعلق گفتگو تھی۔اب آپ کی دعوت قسم ومباہلہ کا جواب دیا جاتا ہے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸۔ص ۴۳ تا ۵۱)

جواب قسم ومباہلہ: شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کہتے ہیں کہ یہ عاجز خاکسار اپنی نیک نیتی اور سچائی کی نظر سے،اور خدا تعالی کے ناصر ومعاون حق ہونے کی امید وبھروسہ پر آپ کی دعوت قسم قبول کرنے کو بغیر کسی معاوضہ یا تاوان کے حاضر ہے۔اور مسلمانوں کی مجلس عام میں (لاہور میں یا بٹالہ میں جہاں آپ آسکیں) اس مضمون کی جو آپ کے مضمون قسم سے زیادہ زور رکھتا ہے،قسم کھانے اور اس کو رسالہ میں چھاپ دینے کو مستعد ہے کہ مجھے اس خدا تعالی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری اور سب کی جان ہے میرے اعتقاد میں یہ پیشگوئی متعلق لیکھرام خدا کی طرف سے نہ تھی۔اور نہ سچی نکلی۔اور نہ یہ شخص پیشگوئی کرنے والا اس اعتقاد اور اخلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ خدا کا ملہم ومخاطب اور الہامی پیشگوئیوں کا محل ومصدر ہوسکتا ہے۔ اور اگر یہ پیشگوئی الہامی اور خدا کی طرف سے تھی، اور فی الواقعہ پوری ہوگئی ہے اور یہ شخص واقعہ میں خدا کا ملہم ومخاطب ہے اور میں نے اس پیشگوئی کے وقوع سے اور اس شخص کے الہامی ہونے سے جحوداً و عناداً انکار کیا ہے، تو اے خدائے قادر مطلق تو مجھے فوراً اس عذاب میں مبتلا کر کہ جو آج تک کسی معذب کو نہ ہوا ہو۔

مگر اس مضمون کی قسم کھانے اور اس کو رسالہ میں چھاپ دینے کیلئے میری ایک شرط ہے کہ آپ اس کے مقابلہ میں کچھ نہ بولیں۔ اور میرے قسم کھا لینے کے بعد نہ کسی قسم کی میرے حق میں پیشگوئی کریں اور نہ میرے متعلق کسی امر کے وقوع کے بعد اپنی کرامت کا اظہار کریں کہ فلاں امر جو واقعہ ہوا ہے وہ ہماری بد دعا کا اثر ہے۔

ہاں اپنے گھر میں بیٹھ کر اور اپنی جماعت کو ساتھ ملا کر جس قدر چاہیں بد دعائیں کرتے رہیں۔ اگر آپ کی بد دعا سے مجھ پر فوراً یا کسی قدر وقفہ سے عذاب نازل ہو جائے گا، تو اسلامی دنیا خود دیکھ لے گی اور یقین کر لے گی، اور آپ کو سچا کہے گی۔ اور اگر میں اپنے صدق و نیک نیتی کی برکت سے اور خدا کے فضل سے ایسے عذاب سے بچ گیا تو اسلامی دنیا پر واضح ومنکشف ہو جائے گا کہ آپ مفتری وکذاب ہیں، اور اس پیش گوئی لیکھرام کے اور ہر ایک پیشگوئی کے خدا کی طرف سے ہونے کے دعوی میں خدا تعالی پر افتراء کرتے ہیں۔

میں مدعی کرامت ونبوت کا نہیں کہ آپ کیلئے جلد عذاب کی دعا کروں۔ ہاں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی اپنے وعدہ قرآنیہ کے مطابق آپ کو یا تو ہدایت کرے گا اور توبہ کی توفیق دے گا، یا جب چاہے گا آپ کو ہلاک کرے گا، یا تمام دنیا کی نظروں میں ذلیل ورسوا کرے گا جیسا کہ اکثر کی نظروں میں اب بھی ذلیل ہیں۔

جب آپ میری اس شرط کو بذریعہ تحریر مطبوع منظور کریں گے تب میں اس مضمون کی قسم مسلمانوں کی مجلس میں کھا کر اس کو اپنے رسالہ میں چھاپ دوں گا۔ اور اگر آپ میرے اس مضمون کو کافی نہ سمجھیں اور اپنی یہ نئی شرطیں پیش کریں کہ۔ ۱۔ میں قادیان میں آؤں اور آپ کے سامنے اس مضمون کی قسم کھاؤں ۔ ۲۔ میری قسم کھانے کے بعد آپ بھی کچھ بولیں اور میرے حق میں بد دعا کریں اور اس بد دعا کے بعد میرے حق میں کسی قسم کے عذاب کی پیش گوئی کریں ۔ ۳۔ پھر سال گذر جانے کے بعد اس عذاب کے معنی بتا دیں اور جس قسم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی امر کو آپ چاہیں اس بد دعا کا اثر قرار دے کر اشتہار دیدیں کہ یہ عذاب ہماری دعا کا اثر ہے۔ اور اس ذریعہ سے اپنی کرامت و نبوت کا اظہار و اثبات کریں۔

تو اس صورت میں میری طرف سے اول شرط یہ ہے کہ جیسا کہ آپ نے اشتہار ۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء میں گنگا بشن آریہ کیلئے دس ہزار روپیہ پیشگی گورنمنٹ کے پاس جمع کر دینا منظور کیا ہے میری قسم کے عوض جمع کرا دیں اور باضابطہ یہ معاہدہ کرلیں کہ درصورت ظاہر نہ ہونے اثر بددعا آپ کے وہ روپیہ آپ سے بطور شرعی جرمانہ لیا جائے گا جو کسی اسلامی کار خیر میں خاکسار کی رائے سے صرف کیا جائے گا۔

نیز اس صورت عدم ظہور اثر بددعا جو آپ نے میرے ہاتھ پر توبہ کرنا اور کتابیں جلا دینا قبول کیا ہے، اس کی یہ تشریح و تعمیم کر دیں کہ میں اپنے جدید عقائد کو کفر اور گمراہی قرار دے کر ان سے توبہ کرونگا۔ اور عقائد قدیمہ اسلامیہ قبول کر کے از سرنو مسلمان بنوں گا اور اپنی جملہ کتابوں کو براہین سے لے کر آخری رسالہ یا اشتہار تک جن میں وہ عقائد کفریہ مجملاً یا مفصلاً یا اشارۃً درج ہیں جلا دونگا۔

درصورت پوری نہ کرنے اس شرط کے سزا قتل کو جو آپ نے منظور کیا ہے اس کو گورنمنٹ سے منظور کرا دینا آپ کے ذمہ ہے کیونکہ آپ ہی اس کے مجوز ہیں۔

دوسری شرط یہ کہ جس عذاب شدید سے آپ ڈراتے ہیں اس کی شرح و تعیین کر دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ اگر مجھے ریزش یا کھانسی وغیرہ سے آپ بیمار دیکھیں، یا میرے کبھی کپڑے میلے یا پرانے آپ کو نظر آویں، یا میرے متعلقین میں سے کسی پر کوئی بیماری یا ابتلاء آوے تو آپ یہ کہہ دیں کہ یہی عذاب شدید ہے جس کی ہم نے پیشگوئی کی تھی۔ جیسا کہ پہلے آپ سے وقوع میں آچکا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں آپ نے خاکسار کیلئے عذاب کی دعا کی تو آپ کو چالیس روز کی میعاد کے عذاب کی خبر ملی۔ چنانچہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۶۰۴ میں آپ نے کہا ہے:

چند ماہ کا عرصہ ہوا جس کی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون میں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جس میں میری نسبت لکھا ہوا تھا کہ یہ شخص کذاب اور دجال اور بے ایمان اور بایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علوم دینیہ سے بے خبر ہے۔ تب میں جناب الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر۔ تو اس دعا کے بعد الہام ہوا ادعـــو نـــی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استجب لکم یعنی دعا کرو کہ میں قبول کروں گا۔مگر میں بالطبع نافر تھا کہ کسی عذاب کیلئے دعا کروں۔آج جو ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ ہے اس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالی نے دعا کیلئے دل کھول دیا۔سو میں نے اس وقت اسی طرح رقت دل سے اس مقابلہ میں فتح پانے کیلئے دعا کی۔اور میرا دل کھل گیا اور میں جانتا ہوں کہ قبول ہو گئی اور میں جانتا ہوں کہ الہام جو مجھ کو میاں بٹا لوی کی نسبت ہوا تھا کہ انی مهين من اراد اها نتك وہ اسی موقع کیلئے ہوا تھا۔میں نے اس مقابلہ کیلئے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہوا۔اب صاحبو اگر میں اس نشان میں جھوٹا نکلا، یا میدان سے بھاگ گیا، یا کچھ بہانوں سے ٹال دیا تو تم سارے گواہ رہو کہ میں بے شک کذاب اور دجال ہوں۔تب میں ہر ایک سزا کے لائق ٹھہرونگا۔کیونکہ اس موقع پر ہر ایک پہلو سے میرا کذب ثابت ہو جائے گا۔اور دعا کا نامنظور ہونا کھل کر میرے الہام کا باطل ہونا بھی ہر ایک پر ہویدا ہو جائے گا۔

پھر جب چالیس روز کے عرصہ میں کوئی عذاب اس خاکسار پر نہ آیا تو آپ نے یہ بات بنائی کہ اس عذاب سے وہ اہانت مراد ہے جو بمقام امرت سر ہم سے مباہلہ کرنے سے انکار کرنے کے سبب اس کو حاصل ہوئی تھی۔(حالانکہ یہ بات بھی محض خلاف واقعہ ہے۔مباہلہ سے فرار قادیانی نے کیا تھا، نہ کہ خاکسار محمد حسین نے)اور اب ۱۸۹۷ء میں رسالہ انجام آتھم شائع کیا تو اس کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ و ۱۰۰ میں اس اہانت کی تفسیر و مراد یہ بیان کی ہے کہ یہ شخص اب مفلس ہو گیا ہے، اور کپڑے پرانے پہنتا ہے۔کابل گیا تھا تو وہاں اس کا اکرام نہیں ہوا اور وہاں سے محروم و بیمار ہو کر واپس آیا۔(حالانکہ یہ ساری باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ہاں کابل میں بیمار رہا تھا۔سو یہ بیماری ایک ایسا امر ہے جس سے کوئی بشر خالی نہیں رہتا۔اور قادیانی کا ہر وقت مریض رہنا تو خود ان کی تحریرات میں بھی مرقوم ہے)ایسی ہی تاویلات عذاب شدید اس وقت کریں گے جب میعاد گذر گئی اور خدا کے فضل و کرم سے خاکسار پر کوئی آفت نہ آئے۔اس لئے ضروری ہے کہ اب ابھی سے عذاب شدید کی تعیین مراد کر دیں۔

تیسری شرط۔یہ کہ آپ سال کی میعاد کو موقوف کریں اور اگر اپنی بددعا کی تاثیر اور کرامت دکھانے کا دعوی ہو تو اسی قسم کھانے کے وقت دکھاویں جیسے آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں نجران کے عیسائیوں کے مباہلہ پر فوراً عذاب نازل ہونے کی بابت آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر فوری عذاب اور کرامت دکھانے کی آپ کے ملہم (جو ہمارے اعتقاد کے مطابق معلم الملکوت ہے) میں قدرت و طاقت نہیں، یا کسی دور اندیشی و احتیاط کی نظر سے وہ کسی قدر مہلت کا محتاج ہے تو آپ کے اس اعتراف کے بعد ہم میعاد بھی منظور کر لیں گے۔ مگر وہ میعاد تین دن سے زیادہ منظور نہ ہوگی کیونکہ آتھم کے عذاب کیلئے آپ تین دن منظور کر چکے ہیں۔ اور اشتہار انعامی تین ہزار کے صفحہ ۷ سطر ۱۵ میں لکھ چکے ہیں کہ ہم تین دن ہی منظور کر لیں گے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن کے وقفہ میں آپ اور آپکے ملہم اپنے منکروں پر عذاب لا سکتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ اقرار کریں گے کہ ہمارا ملہم اب تین دن کی مہلت میں بھی اثر دکھانے سے عاجز ہو گیا ہے اور وہ سال بھر کی مہلت لینے کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اس میعاد کو بھی منظور کر لیں گے۔ اور اگر آپ کو اس میعاد کے مسنون ہونے کا دعویٰ ہے (چنانچہ ایک اشتہار مباہلہ میں آپ نے تحریر کیا ہے)۔ تو اب اس کا مسنون ہونا کسی دلیل سے ثابت کریں۔ اس میعاد کے مسنون ثابت ہونے کے بعد ہم اس کو تسلیم کریں گے۔

جو دلیل مسنون ہونے کی آپ نے اس اشتہار میں بیان کی ہے، اس دلیل سے اس شرط کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کوئی اور دلیل آپ بیان کریں گے تو ہم اس شرط کو مان لیں گے۔ آپ ایک دفعہ میدان میں تو نکلیں۔

ہماری ان تینوں شروط کو آپ قبول کر کے عدالت کے ذریعہ سے اس معاہدہ کی تکمیل کرا دیں گے تو ہم قادیان میں پہنچ کر آپ کے سامنے قسم کھانے کو حاضر ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مرزا صاحب قادیانی کے خطاب میں فرماتے ہیں کہ یوم العید والے شعر پر کلام کے بعد ہم چھکر یوں (چھ تاریخ، چھ گھنٹے، روز یک شنبہ) والی پیشگوئی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کا جھوٹ ہونا ثابت کرتے ہیں۔

چھکر یوں والا الہام نہ قادیانی کو ہوا۔ نہ ان قیود کے ساتھ انہوں نے یہ پیش گوئی متعلق لیکھرام کبھی مشتہر کی لیکن ناواقفوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر ان سے تسلیم کرا لیا ہے کہ ان قیود کے ساتھ لیکھرام کے قتل سے ۱۷ سال پہلے پیشگوئی کی گئی تھی جو سچی نکلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے قادیانی صاحب بذریعہ خط اس پیش گوئی کا پتہ پوچھا تو آپ نے اس کا پتہ نہ بتلایا۔صرف الہام یوم العید کا پتہ بتایا۔ چنانچہ آپ کا خط منقولہ بالا شاہد ہے۔

پھر ہم نے اپنے خط نمبری ۱۱۷ مورخہ ۱۷۔اپریل ۱۸۹۷ء میں مضمون زیر قلم کا خلاصہ لکھ کر آپ کے پاس بھیجا تو اس میں بھی یہ لکھ دیا کہ بجز پیش گوئی میعادی شش سالہ جس قدر پیشگوئیاں کرنے کا آپ کے اشتہارات میں دعوی ہے وہ محض غلط ہے (یعنی وہ پیش گوئیاں واقعہ قتل سے پہلے لیکھرام کے متعلق آپ نے مشتہر نہیں کیں)۔ اس خط کے جواب میں بھی آپ نے سکوت اختیار کیا اور اس پیش گوئی کا پتہ نہ بتایا۔اس خط کے حامل اور آپ کے قاصد و وکیل مہر نبی بخش نمبر دار بٹالہ و بابو علی محمد ٹھیکیدار بٹالہ مظہر اور مدعی ہوئے کہ ہم نے یہ پیش گوئی دیکھی ہوئی ہے اور اول الذکر نے وعدہ کیا ہم اس کو کل لا کر پیش کریں گے۔وہ بھی نہ لائے اور کئی کل گذر گئے۔آخر ان دونوں صاحبوں کے نام ایک خط لکھا گیا جس کی نقل ذیل میں درج ہے۔انہوں نے یہ خط وصول نہ کیا۔ اول الذکر تو وصولی خط سے صاف انکاری ہوئے۔اور ثانی الذکر جموں چلے گئے۔تو اس خط کی نقل قادیانی کے پاس قادیان بھیجی گئی۔اور اس پر لکھا گیا کہ اگر آپ نے اس الہام کا پتہ نہ بتایا تو یک طرفہ کاروائی کی جائے۔ اس نقل کے پہنچنے پر بھی آج تک (۸ مئی ۱۸۹۷ء) پتہ نہیں بتایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کو انہوں نے کسی اشتہار یا کتاب میں مشتہر نہ کیا تھا۔(یہ مراسلت درج ذیل ہے)

بٹالہ۔۱۵۔اپریل ۱۸۹۷ء مہر نبی بخش صاحب و بابو علی محمد صاحب وکیلان مرزا غلام احمد صاحب۔

سلام۔۱۲ اپریل ۱۸۹۷ء کو آپ دونوں صاحب کہہ گئے تھے کہ ہم نے مرزا جی کا وہ الہام دیکھا ہوا ہے جس میں چھ تاریخ چھٹے گھنٹے روز یک شنبہ میں قتل واقعہ ہونے کی پیش گوئی ہے۔اور مہر صاحب وعدہ کر گئے تھے کہ وہ الہام ہم کل ارسال کریں گے مگر ابھی تک ارسال نہیں کیا۔مرزا جی سے ہم نے اس الہام کا پتہ پوچھا تو انہوں نے بھی نہیں بتایا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کا کوئی الہام مرزا جی نے واقعہ قتل سے پہلے شائع نہیں کیا اور آپ لوگوں نے بھی اس مضمون کا کوئی الہام ان کا نہیں دیکھا اب آپ لوگ اپنے مؤکل کی بات کی پچ کرتے ہیں اور انکے جھوٹ پر پردہ ڈالتے ہیں۔

اگر یہ امر (جو آپ کے اس فعل سے مفہوم ہوتا ہے) واقعی ہے تو کمال افسوس کی بات ہے۔آئندہ اگر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یا مرزا صاحب نے کل شام تک وہ الہام نہ بھیجا تو میں یقین کرلوں گا کہ اس مضمون کا کوئی الہام آپ کے اوران کے پاس نہیں ہے۔ میں ہفتہ کے دن ۱۷۔ اپریل کولاہور کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کل شام تک الہام یا جواب خط آنا چاہیے۔ابوسعید محمد حسین۔

اس خط پر جو کچھ مرزا جی کے نام لکھا گیا تھا،اس کی نقل یوں ہے: مرزا صاحب وحکیم صاحب! آپ صاحبوں نے میرے خط نمبری ۱۱۷ کا جس سے میری نیک نیتی عیاں ہے، جواب نہ دیا۔اور نہ حکیم صاحب خود تشریف لائے۔اس سے آپ کی نیت معلوم ہوگئی۔

یہ اس خط کی نقل ہے جو آپ کے وکیلوں نے نہیں لیا۔ بابو علی محمد تو جموں چلے گئے۔ مہر نبی بخش صاحب اسکے لینے سے انکاری ہوئے۔ لہذا آپ کی خدمت میں مرسل ہے۔اگر الہام چھ دن، چھ گھنٹے والہ جلد نہ بھیجا تو یک طرفہ کاروائی پر ہم کو ترک نیک نیتی کا الزام نہ دیں،اپنی رائے اور نفس کو متہم کریں۔

ابوسعید محمد حسین

اس خط کے پہنچنے پر بھی آپ کچھ نہ بولے اوراب تک ساکت ہیں۔ لاہور کے تابعین قادیانی،حکیم فضل الٰہی اور حافظ فضل احمد سے اس امر کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ رسالہ برکات الدعاء کے حاشیئے والے الہام میں یک شنبہ کا لفظ موجود ہے۔اسی وقت ان کے سامنے رسالہ برکات الدعاء پیش کیا تو اس میں یہ نہ نکلا کہ یک شنبہ کو لیکھ رام کا قتل ہوگا۔

ویسے لفظ یک شنبہ تو اس میں ہے،مگر اس کو قتل کا دن نہیں بتایا گیا۔ بلکہ قتل کے متعلق جو مرزا جی کو ایک خواب دکھایا گیا تھا،اس خواب کی رؤیت کا دن یک شنبہ اور وقت چار بجے صبح کا بتایا گیا ہے۔ اس مقام میں اصل عبارت حاشیہ صفحہ اخیر رسالہ برکات الدعاء نقل کیجاتی ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ بات کیا ہوتی ہے اور مرزا قادیانی اوراس کے مرید اس کو کیا بنالیتے ہیں۔لکھا ہے:

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر۔ آج جو ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴۔ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہجری ہے،صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں، میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل گویا اس کے چہرہ سے خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹپکتا ہے، میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں، ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزادہی کیلئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں ہوں۔ اور یک شنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد لله علی ذالك۔

اس آخری جملے کی نسبت کوئی صاحب فہم و انصاف نہیں کہہ سکتا کہ اس میں یک شنبہ کو وقوع قتل وظہور پیش گوئی کا وقت بتایا گیا ہے۔ بلکہ ہر کوئی یقین رکھتا ہے کہ وہ اس خواب کے دیکھنے کا وقت ہے۔ وقوع پیشگوئی کا وقت وہ کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ اس میں چار بجے صبح کا وقت بتایا گیا ہے۔ حالانکہ ظہور پیش گوئی اور وقوع قتل لیکھرام کا وقت یہ حضرات چھ بجے شام کے بتاتے ہیں۔ یہ عقل کے اندھے اور سیاہ دل اپنے الفاظ کو غور سے نہیں پڑھتے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون

الغرض چھکریوں والی پیشگوئی کا کہیں وجود معلوم نہیں ہوتا۔ اور یوم العید والے الہام میں قتل لیکھرام کا کہیں ذکر و اشارہ تک نہیں۔ اس باب میں جو کچھ قادیانیوں نے کہا ہے جھوٹ ہے۔ ہاں اس قدر مسلّم ہے کہ چھ سال کی میعاد قتل لیکھرام کیلئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۲ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی۔ مگر اس میعاد کے مطابق یہ قتل وقوع میں نہیں آیا، بلکہ اس میعاد سے دو سال پہلے قتل وقوع میں آ گیا ہے۔ جو لوگ چار اور چھ میں فرق کر سکتے ہیں وہ اس پیشگوئی کے جھوٹے ہونے میں شک نہ کریں گے۔ اس کے جواب میں اگر قادیانی یہ کہیں کہ چار کا عدد چھ کے عدد میں داخل ہے لہذا چار سال میں پیش گوئی کے پورے ہونے سے چھ سال میں اس کا پورا ہونا صادق آ سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ چار کا عدد چھ میں داخل ہے، دس بیس اور سو میں بھی داخل ہے۔ پھر کیا اس نظر سے جو بات چار سال میں واقعہ ہونے والی ہو، اس کا دس، بیس، سو برس کی میعاد میں وقوع بیان کرنا، اور اس کو تحدی اور کرامت کے طور پر مخالفین کے مقابلہ میں پیش کرنا جائز ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس سے تو تحدّی اور کرامت باطل ہوتی ہے۔ اور تحدی اور کرامت اور اخبار غیب تو اسی صورت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصور ہے کہ جو اس واقعہ کے وقوع کی اصلی حد ہو، وہ بتا دی جائے۔ کسی میعاد قریب کو بعید کر کے بتانا نہ صرف مبطل تحدی وخلاف کرامت ہے بلکہ وہ حکمت کے برخلاف ہے اور سراسر حماقت وسفاہت ہے جو خدا حکیم وعلیم کی شان کے مخالف ہے۔ اور اس کا عکس (کہ ایک امر بعید الوقوع کو ایسے سچے اور صحیح الفاظ سے بیان کرنا جن سے اس کا قریب ہونا مفہوم ہو) عین حکمت ہے۔ اسی اصول پر قیامت کو قریب بتایا گیا ہے باوجودیکہ ہزار ہا برس گذر چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے خبر فتح روم کو جو سات برس میں واقعہ ہونے والی تھی لفظ بضع سے (جس کا اطلاق عرب میں تین سے نو تک ہوتا تھا۔ اور اس لفظ سے بولنے سے تیسرے ہی سال کے بعد فتح کی امید شروع ہوگئی تھی اور اس سے دوستوں کو خوشی اور دشمنوں کو خوف پیدا ہوگیا تھا) بتایا گیا ہے جس کی تفصیل ہمارے مضمون خطبہ میں بصفحہ ۳۴۶ نمبر ۱۱ جلد ۱۷، اشاعۃ السنہ ہے۔ قادیانی صاحب نے موت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی میں اس اصول حکمت کا خلاف کیا اور اس سے یہ ثابت کیا کہ وہ پیش گوئی الہامی اور رحمانی نہ تھی بلکہ ایک وسوسہ شیطانی تھا جو جھوٹا نکلا۔

ایک وجہ اس پیش گوئی شش سالہ کے جھوٹی نکلنے (اور سچی نہ ہونے کی) یہ بھی ہے کہ اس عذاب کی (جس کی اس پیش گوئی میں خبر دی گئی تھی) قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ اخیر: ہ غیر معمولی اور خارق عادت ہو گی . کے الفاظ سے تفسیر کی ہے۔ چنانچہ کہا ہے: اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اپنے اندر ہیبت الٰہی رکھتا ہو، تو سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں،

اور یہ قتل جس کیفیت سے وقوع میں آئی ہے وہ معمولی کیفیت ہے، نہ نرالی، نہ غیر معمولی، نہ خارق عادت۔ ایسے واقعات صدہا وقوع میں آتے ہیں۔ ہسپتالوں میں جا کر ایسی زخمی لاشیں دیکھ لو۔ پولیس اور عدالت میں ایسے صدہا کیس ملاحظہ کرلو۔ تھوڑے دن ہوئے کہ لاہور کے بازار انارکلی میں ایک میم کو ایک فقیر نے چھری سے مار ڈالا۔ اس سے پہلے چھاؤنی پشاور اسٹیشن پر ایک فوجی افسر کو ایک سرحدی افغان نے چھری سے قتل کیا۔ ایسے واقعات آنکھ سے دیکھنا ہو تو پشاور کے قریب چلے جاؤ اور مشاہدہ کرلو۔

ایسے واقعات کو کوئی ذی عقل نرالے اور خارق عادت نہیں کہہ سکتا۔ معمول سے نرالے، اور خارق عادت عذاب وہ تھے جو پہلی امتوں کے منکروں پر آئے۔ کوئی زمین میں دھنسایا گیا، کوئی آسمانی سخت آواز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک ہوا، کسی پر آسمان سے پتھر برسے، اور کئی غیر معمولی طور پر بہیئت مجموعی غرق آب ہوئے جن کا ذکر قرآن کی سورۃ عنکبوت کے رکوع ۲ میں ہوا ہے۔ آج کل کا طاعون جو بمبئی اور کراچی پر مسلط ہے کاش اسی کا ایک حصہ لیکھ رام کو پہنچتا، تو بھی تسلیم کیا جاتا کہ اس شہر میں جو عذاب سے مامون ہے صرف لیکھ رام کیلئے وہ غیر معمولی اور خارق عادت عذاب ہے۔ چھری مارنے کو جورات دن لوگوں کو لگتی ہیں، غیر معمولی اور خارق عادت قرار دینا آپ ہی کا کام ہے۔

اس بیان سے سوال اول کا حل و جواب پورا ہوا۔ اور یہ ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی اور اس کے متعلق جس قدر الہامات قادیانی نے بیان کئے ہیں وہ سچے نہیں نکلے بلکہ سراسر کذب وفریب ظاہر ہوئے۔

دوسرے سوال کا حل و جواب: اگر ہم فرض کریں اور بطور محال مان لیں کہ قادیانی نے اس پیشگوئی کے متعلق جو دعاوی کئے ہیں کہ ہم نے اس واقعہ قتل کو ۱۷ یا بیس سال پہلے بتا دیا تھا، اور اس کی تاریخ دن گھنٹہ (بلکہ آلہ قتل ولباس قاتل ورنگ قاتل وعمر قاتل وغیرہ جن امور کا قادیانی نے دعوی بھی نہیں کیا) سے بھی سترہ برس پہلے آگاہ کر دیا تھا اور جو کچھ کہا وہ صادق ومطابق نکلا۔ تو اس صورت میں بھی وہ پیشگوئی اسلام اور مسلمانوں میں الہامی تسلیم کئے جانے کے لائق نہ ہوتی اور کوئی مسلمان (بجز ان چند لوگوں کے جو اسلام سے مرتد ہو کر قادیانی کے پیرو ہو گئے ہیں) اس کو الہام نہ سمجھتا، بلکہ یہ خیال کرتا کہ وہ ایک نجومی یا جوتشی یا رمال یا جفری وغیرہ کی پیشگوئی ہے جو حسب اتفاق قواعد علم کے موافق ہونے کی وجہ سے صادق ہوگئی ہے۔

اس انکار کی وجوہ مسلمانوں کے نزدیک دو ہیں۔ ایک وجہ (جس میں قادیانی اور ان کے موافقین اور بے غرض اتباع کو دم مارنے کی جگہ نہیں ہے) یہ ہے کہ پیش گوئی اس شخص کی بالیقین الہامی مانی جاتی ہے جس کی لاکھ پیشگوئیوں میں سے ایک بھی خطا اور غلط نہ نکلی ہو۔ اور یہی امر نبیوں کی پیشگوئیوں اور نجومیوں جوتشیوں جفریوں کاہنوں وغیرہ کی پیشگوئیوں میں فارق ہے۔ جب کہ مرزا جی کی بہت سی پیشگوئیاں ایسی خطا نکلی ہیں جن کے خطا ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں، اگرچہ مرزا جی کے مریدان کو صادق مان رہے ہیں۔ اور بعض پیشگوئیاں ایسی خطا نکلی ہیں جن کے خطا ہونے پر مرزا جی کو بھی دم مارنے کی جگہ نہیں ہے۔

منجملہ قسم اول، آپ کی پیشگوئی متعلق موت آتھم میعادی پندرہ ماہ ہے جو جھوٹی نکلی۔ وازانجملہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیشگوئی متعلق موت شوہر ثانی منکوحہ آسمانی خود بدولت ہے کہ وہ بھی جھوٹی ہوچکی ہے۔اور سلطان احمد اب بھی (۱۸۹۷ءمیں) مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی سے شادی شدہ زندگی گذار رہا ہے۔

منجملہ قسم دوم آپ کی پیشگوئی متعلق تولد فرزند بشیر عمانوایل جو تین دفعہ جھوٹی ہوچکی ہے۔اول اس وقت جب پہلے حمل سے دختر پیدا ہوئی۔ پھر جب مرزا جی نے تاویل کر کے اسے دوسرے پر چسپاں کر دیا اور بشیر صاحب آسمان سے نازل ہوکر کان الله نزل من السماء کے مصداق بنے تو باردوم وہ پیش گوئی اس کی وفات سے جھوٹی ہوئی۔ان دونوں دفعہ میں اس پیشگوئی کے جھوٹے ہونے میں قادیانی اوران کے مرید نزاع کرتے ہیں لہذا ہم تیسری دفعہ اس پیشگوئی کے خطا ہونے کو پیش کرتے ہیں جس میں مرزا جی کو بھی دم مارنے کی جگہ نہیں ہے اوراسی وجہ سے یہ مثال قسم دوم کی مثال ہوسکتی ہے۔

تیسری بار اس کا خطا ہونا یوں ہوا ہے کہ مدت نو سال جس کے اندر اس فرزند کے تولد کی خبر دی گئی ہے، پوری ہوگئی ہے کیونکہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس کے تولد کی خبر دی تھی،اور ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو لڑکے کے تولد کی میعاد نو برس مقرر کی تھی۔اوراس وقت یعنی مئی ۱۸۹۷ء میں اس وعدہ سے بارہواں سال گذر رہا ہے۔اور وہ لڑکا ہنوز ماں کے پیٹ یا باپ کی پشت میں یا آسمان پر ہے، وہیں سے نہیں اترا۔کیا اب بھی اس پیش گوئی کے جھوٹے ہونے میں کوئی شبہ باقی رہا؟

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب شائد موجودہ لڑکوں (محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) میں سے کسی کو بشیر عمانوایل قرار دیں۔ چنانچہ اس کے بعض مرید کہہ رہے ہیں کہ کیا تعجب ہے کہ ان ہی تین میں سے کوئی لڑکا اس پیشگوئی کا مصداق ہوجاوے۔

اس ممکنہ دعوی پر تین سوال وارد ہوں گے جن کا کوئی جواب مرزا صاحب اوران کے مریدوں سے بن نہ پڑے گا۔اول یہ کہ اگر وہ لڑکا ان تین میں سے کوئی ایک ہے تو پھر آپ نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴۔۱۵ میں کیوں لکھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے لڑکے کا انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالہ ہوگا۔اس مقام میں اصلی عبارت نقل جاتی ہے۔

پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں، نام ونشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنے یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کردے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہوگیا۔ یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے، جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک کی انتظار ہے۔ جو تین کو چار کرنے والہ ہوگا۔ دیکھو کہ یہ کیسا بزرگ نشان ہے۔ کیا انسان کے اختیار میں ہے کہ اول افتراء کے طور پر تین یا چار لڑکوں کی خبر دے اور پھر وہ پیدا بھی ہوجائیں۔

پھر ایک اور نشان یہ ہے کہ جو یہ تین لڑکے موجود ہیں، ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام سے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔ اور بشیر جو درمیانی لڑکا ہے اس کی خبر ایک سفید اشتہار میں موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شائع کیا گیا تھا۔ اور شریف جو سب سے چھوٹا لڑکا ہے اس کے تولد کی نسبت پیشگوئی ضیاء الحق اور انوار الاسلام میں موجود ہے۔ اب دیکھو کہ کیا خدائے عالم الغیب کا نشان نہیں ہے کہ ہر ایک بشارت کے وقت میں قبل از وقت وہ بشارت دیتا رہا،

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہ عبارت صاف پکار رہی ہے کہ موجودہ تین لڑکے (محمود، بشیر، شریف) اس پیشگوئی کے مصداق نہیں۔ ان کے بعد ایک چوتھا لڑکا آنے والا ہے جو ان تین کو چار کرے گا اور اس پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق ہوگا۔

حضرات کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ دعوی آپ نے کس بنیاد پر کیا تھا؟ اور آنے والے لڑکے کی صرف اسے ایک صفت وعلامت (کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا) کیوں اس اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے نقل کیا اور اس کی باقی ۲۱ صفات کو (جن کا بیان عنقریب آتا ہے) کیوں چھوڑ دیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی بیوی کو اس وقت (ضمیمہ انجام آتھم کی اشاعت کے وقت) حمل تھا۔ اور اس حمل کی نسبت آپ نے اپنے مریدوں کو یہ کہہ رکھا تھا کہ اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ چنین وچناں ہوگا۔ اور وہی تین کو چار کرنے والا ہوگا جس کا ذکر اس پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خیال وامید پر آپ نے وہ دعوی کیا اور اس لڑکے کی صرف ایک علامت (تین کو چار کرنے) کو ذکر کیا۔ باقی اکیس علامات وصفات کا ذکر چھوڑ دینے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو اس امر کا یقین تھا کہ میرے احمق مرید صرف اس وصف وعلامت کو اس لڑکے پر صادق ہوتے دیکھ کر اسے اس پیشگوئی کا مصداق مان لیں گے۔ اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی طرف رجوع کر کے باقی علامات کو اس پر منطبق کر کے میری اس پیشگوئی کے امتحان کرنے کا کبھی قصد نہ کریں گے۔ اور یہ بات بھی خیال میں نہ لائیں گے کہ میعاد پیشگوئی ۱۸۸۶ء تو مدت ہوئی ختم ہو چکی ہے۔

اس حمل سے اگر لڑکا پیدا ہو کر تین اولاد کو چار کر بھی دیتا تو مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید .. الخ ہی کا مصداق ہوتا کیونکہ ۹ سال کی مدت تو گذر چکی تھی۔ تاہم خدا نے اس حمل سے بھی قادیانی کو لڑکی دی جس سے اس کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء چوتھی بار جھوٹی ہوئی۔

الغرض یہ دعوی صفحہ ۱۵۔ ضمیمہ انجام آتھم جھوٹا ہو چکا ہے۔ نیز یہ بات قادیانی ہی کی تحریر سے ثابت ہو چکی ہے کہ موجودہ تین لڑکوں میں سے کوئی لڑکا آپ کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق نہیں ہے۔ پھر اب وہ کیونکر کسی لڑکے کو اس کا مصداق بنا سکتے ہیں۔

سوال دوم یہ کہ اگر ان تین میں سے کوئی لڑکا اس پیشگوئی کا مصداق ہے تو جب انہوں نے اس کے حمل میں ہونے کا اشتہار دیا تھا (چنانچہ عبارت صفحہ ۱۵ ضمیمہ انجام آتھم میں ذکر ہے) تو اس کے اشتہار میں کیوں نہ کہا کہ وہی لڑکا آتا ہے جس کا پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں وعدہ تھا۔ اور جب وہ لڑکا ہوا تھا تو کیوں آپ نے اشتہار نہ دیا کہ وہ الہامی لڑکا پیدا ہو گیا جیسا کہ اس سے پہلے الہامی لڑکے بشیر کا (جو فوت ہو گیا ہے) اشتہار دیا تھا۔

تیسرا سوال یہ کہ آپ اس لڑکے میں وہ علامات وصفات جو اس الہامی لڑکے کی ہیں، ثابت کر دیں۔ ہم اسکی صفات جو آپ کے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بیان ہوئی ہیں (اور صفحہ ۱۴۔۱۵ ضمیمہ انجام آتھم میں وہ صفات اڑا دی گئی ہیں) بیان کرتے ہیں اور منتظر ہیں کہ قادیانی ہمارے پہلے دو سوالوں کا جواب کافی دے کر ان صفات کو موجودہ لڑکوں میں سے کس پر منطبق کرتے ہیں اور اس کی کیا دلیل بیان کرتے ہیں۔ وہ صفات آپ کے الفاظ میں یہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ ، اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل کا ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نوراللہ ہے۔ مبارک ہے وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ ، اور عظمت، اور دولت والا ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے، کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا، اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) ۔ دوشنبہ ہے، مبارک دوشنبہ فرزند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً (اشتہار مرزا قادیانی۔۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، قادیانی کی بات کہ: اس کے معنی سمجھ نہیں آئے پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ الہام آپ خود تصنیف کریں، اس کے معنے گھڑ کر اس میں آپ ڈالیں۔ پھر اس کے معنی سمجھ میں نہ آنے کے کیا معنی؟ آپ نے سوچ رکھا تھا کہ جیسا موقع پائیں گے ویسے معنی بنا کر اس میں ڈال دیں گے۔ جب لڑکا بشیر عموائیل پیدا ہوا تو اس کے معنی آپ نے یہ بتائے کہ پہلے تین اولاد (دولڑکے فضل احمد اور سلطان احمد اور ایک لڑکی جو غلطی سے الہامی لڑکے کی جگہ آ گئی تھی) موجود ہیں۔ اب یہ چوتھا لڑکا آیا ہے جو تین کو چار کرنے والا ہے (یہ تشریح آپ کی اس خط میں ہے جو اصل مولوی محمد احسن امروہی کے پاس ہے اور اس کی نقل دستخطی مولوی احسن و مصدقہ مولوی محمد بشیر میرے پاس موجود ہے۔ محمد حسین) اور جب وہ لڑکا فوت ہوا، اور اس معنے کے کرنے کا موقعہ ہاتھ سے جاتا رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ تین لڑکوں کے بعد بی بی کو حمل ہوا تو اس کے معنے یہ گھڑ لئے کہ جو پہلے تین لڑکے محمود بشیر اور شریف موجود ہیں (پہلی بیوی کے لڑکوں سلطان احمد اور فضل احمد کو تو اس لئے ذکر نہیں کیا کہ ان کو آپ نے عاق کر کے اولاد سے خارج کیا تھا، لڑکی جو اسی محبوبہ بیوی سے پیدا ہوئی ہے اور موجود ہے، کیوں شمار نہ ہوئی، جیسے پہلے لڑکے کی باری میں وہ شمار کی گئی تھی۔ اس سوال کا جواب آپ دیں گے تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ محمد حسین)۔ اب یہ چوتھا لڑکا آئیگا، وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اب جو لڑکی پیدا ہوگئی ہے تو یہ معنی بھی خطا گئے۔

دیکھئے آئندہ کون سے معنی گھڑے جاتے ہیں۔ تاہم ایک معنی اس کلام کے ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں، پسند ہوں تو وہ بھی قبول کر لئے جائیں۔ وہ یہ ہیں کہ پہلے آپ رسالہ توضیح المرام میں تثلیث کے قائل ہو چکے ہیں۔ یعنی باپ (خدا) بیٹا (مرزا غلام احمد) روح القدس۔ پھر جب وہ الہامی لڑکا آئے گا جو کان اللہ نزل من السماء کا مصداق ہوگا، تو وہ تثلیث کی تربیع کر دے گا۔ یعنی باپ، بیٹے، روح القدس کے بعد چوتھا ایسا شخص آئے گا جو ان تین کو چار کر دے گا۔ وہ خدا بھی ہوگا، اور وہ آپ کا بیٹا، اور بڑے خدا کا پوتا بھی کہلائے گا۔ دیکھئے ہم نے کیسے عجیب معنے بتائے ہیں؟ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اس کے بعد مولانا فرماتے ہیں کہ ان تینوں پیشگوئیوں کے جھوٹے ہونے، خصوصاً پیشگوئی سوم کے بار سوم چہارم کے جھوٹے سے کس و ناکس کو یقین ہے کہ اگر پیشگوئی متعلق قتل لیکھرام سچی اور مطابق بیان ثابت ہوتی تو بھی وہ بشہادت وجہ اول (جس کی تسلیم میں مرزا صاحب کو بھی کلام نہیں) الہام متصور نہ ہوتی۔ اس صورت میں وہ ایک نجومی وغیرہ کی پیش گوئی تسلیم کی جاتی۔

دوسری وجہ (جو خاص کر مسلمانوں میں تسلیم کی جاتی ہے اور ان ہی کی فہمائش اس مقام میں ہم کو منظور ہے) یہ ہے کہ اہل اسلام میں صاحب الہام وہی شخص ہوسکتا ہے جو مسلمان ہو۔ اور مسلمانوں میں اکمل اور اعلیٰ درجہ کا متقی ہو۔ یعنی عقائد صحیحہ کا ملہ رکھتا ہو۔ اور مرزا صاحب مسلمانوں کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور عقاید کفریہ رکھتے ہیں اور اخلاق سیئہ سے مجسم ہیں۔ ذرا سی بات سے جو شمیں آ کر مسلمانوں کو گالیاں دینے اور فحش کہنے میں وہ بازاریوں کو مات کر رہے ہیں۔ پھر وہ مسلمانوں کے نزدیک الہام اور الہامی پیشگوئی کے محل و مصدر کیونکر ہو سکتے ہیں؟ ان اعتقادات اور اخلاق کے ساتھ وہ مسلمانوں کو ہزار پیشگوئی سچی کر دکھائیں، لاکھ کرامات ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں، دریا کو الٹا بہادیں، ہوا میں اڑنے لگ جائیں، پانی پر سوکھے پاؤں چلیں۔ وہ ان کو ایسے افعال سے ولی اورالہامی نہ مانیں گے۔ اوران کی ایسی پیشگوئیوں کو نجومی یا کاہن یا جفریوں کی پیشگوئی سمجھیں گے۔ اورانکے ایسے افعال خارق عادات کواستدراج یامسمریزم یا ہپناٹک خیال کریں گے۔

سوال سوم کاحل وجواب: شیخ الاسلام فرماتے ہیں یہ پیشگوئی صادق اوراپنے بیان کے مطابق نکلتی، اورالہامی تسلیم کی جاتی تو اس سے اسلام ومسلمانوں کوسخت مضرت پہنچتی اوراسلامی دنیا میں گمراہی پھیلتی۔ خدا نے اسلام پررحم اورمسلمانوں پرکرم کیا کہ اس کوجھوٹا کرکے مسلمانوں کواس کی مضرت سے بچالیا۔ قادیانی نے تواسی پیشگوئی کو ہندوؤں پراسلام کی فتح قراردیا ہے۔ اوراشتہار ۱۱۔ اپریل ۱۸۹۷ء وغیرہ میں کہا ہے کہ یہ پیشگوئی اسلام اورآریہ مذہب کی ایک کشتی (دنگل) ہے۔ اورفریقین نے سچی نیت سے اپنے خداپرتوکل کرکے دونوں مذہبوں کے پرکھنے کیلئے آسمانی فیصلہ کی درخواست کی تھی (یعنی جواس پیشگوئی نے کردیا ہے) مگرمسلمان خوب سمجھتے ہیں کہ یہ قادیانی کامکرومحض فریب اورٹکے کمانے کاایک وسیلہ ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں ناظرین! قادیانی نے عام اہل اسلام کے پھنسانے کیلئے یہ دام پھیلا رکھا ہے، کہ اپنے ہرایک امرمیں تائیداسلام کا دعوی اوراپنی ہرایک چیزمیں اسلام یا ہادی اسلامؐ یاان کی کتاب قرآن وغیرہ کانام داخل کررکھا ہے۔

سب سے پہلاآپ کادام کتاب براہین ہے۔ اس میں بھی اسلام اورقرآن کانام داخل ہے۔ ایسا ہی اکثرتصانیف ورسائل اشتہارات میں اسلام کانام شامل ہے۔ فتح اسلام، انوارالاسلام، وغیرہ۔ حتی کہ مطبع کا نام بھی ضیاءالاسلام ہے۔ اورجومضامین آپ ان کتابوں اوررسائل واشتہارات میں شائع کرتے ہیں، ان میں بھی لفظ اسلام اورقرآن اوردین کی حمایت کادعوی ہے۔ کسی مخالف اسلام سے مقابلہ ہوتا ہے تووہ بھی اسلام کی طرف سے اوراس کے وکیل بن کرہوتا ہے۔ جس سے آپ کامقصوداصلی اورمطلب دلی زرطلبی ہے، جوکسی قدرحاصل بھی ہوگیا ہے۔ کئی لوگ آپ کے دام میں آپھنسے ہیں اوروہ یقین کربیٹھے ہیں کہ مرزاصاحب اسلام پرفداہیں۔ مخالفین اسلام سے سینہ سپرہوکرمقابلہ کررہے ہیں۔ ان پرفداہوجاؤاوراپنے مال اورجان کو ان کے ملک (ملکیت) کردو۔ جس سے ان کاکام چل رہا ہے اورہزارہاروپیہ آتا ہے جس کااظہاروہ اپنی اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریرات میں کرتے ہیں۔اس خیال اور اعتقاد والے لوگ تو آپ کی اس پیشگوئی کو اور ہر ایک پیشگوئی کو اسلام کی نصرت سمجھتے ہیں مگر آپ کی اصلی حقیقت سے واقف یقیناً جانتے ہیں کہ آپ اسلام کے مقابلہ میں ایک نیا دین کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔آپ در پردہ نہیں بلکہ علانیہ مدعی نبوت ہیں۔آنحضرتﷺ کی ختم نبوت کو توڑ کر خود نبی بلکہ رسول اور وہ رسول احمد جن کی حضرت عیسیٰ خبر دے گئے ہیں، بن بیٹھے ہیں۔انبیاء کے معجزات سے انکاری ہیں اور اپنے معجزات کے اشتہاری۔حضرات انبیاء پر ملائکہ کے نازل ہونے اور آسمان سے وحی لانے سے منکر ہیں۔اور اپنے لئے آسمانی وحی کے مقرّ ومثبت۔

قرآن اور حدیث کے ان معانی اور حقائق کو جو آنحضرتﷺ اور ان کے اصحاب وتابعین وتبع تابعین سمجھے تھے،خلاف نیچر وقانون قدرت سمجھ کران میں ایسی تاویلات کرتے ہیں، جو آنحضرت واور صحابہ و تابعین وتبع تابعین کے قرارداد کے مخالف ہیں۔اور مذاہب فلاسفہ وملاحدہ اور زندیقوں کے مطابق ہیں۔ آپ کے دام میں جو پھنستا ہے وہ اسلامی کاموں اور فرائض کے ادائیگی سے سبک دوش ہوجاتا ہے۔جھوٹ بولنا گویا ان کے مذہب کا جزء ہے (اتباع ومریدان الہامی صاحب میں سے جس شخص کو ہم نے دیکھا اور اس سے ہم کو سابقہ پڑا، اس کو ہم نے ایسا ہی پایا ہے۔جس شخص کو ہمارے اس دعوی کے صدق میں تامل ہو، وہ لاہور، امرتسر، بٹالہ، سیالکوٹ، جموں، بھیرہ وغیرہ کے مرزائیوں میں سے جس شخص کا نام لے، ہم سے اس کے اکاذیب کی فہرست سن لے) اور مسلمانوں کو برا کہنا اس کا شعار ہو جاتا ہے،اور تکذیب اصول مسائل قدیمہ اسلامیہ اس کا وثار۔اس سے ناظرین خیال کرسکتے ہیں کہ اگر یہ پیشگوئی سچی ہوتی تو ہزاروں ناواقف مسلمان ان کو ولی پیغمبر مان کران کا اتباع اختیار کرلیتے۔اور پہلے مریدوں کی طرح احکام اسلام کو سلام کر کے تکذیب اصول ومسائل اسلام میں مرزائیوں کے ساتھ شامل ہوجاتے۔خدا تعالی نے مسلمانوں پر کرم کیا کہ اس پیشگوئی کو جھوٹا کیا۔اور مسلمانوں کو قادیانی کے دام میں پھنسنے سے بچالیا

ہمارا جواب سوال سوم سن کر قادیانی صاحب ہم کو خوب کوسیں گے۔کہیں گے کہ یہ سب جھوٹ و افتراء ہے۔ہم کو کوئی نیا دین قائم کرنا منظور نہیں اور نہ کسی اصول مسلّمہ قدیمہ سے انکار ہے بلکہ ہم ہر ایک حکم اسلام کو مانتے ہیں جس کو تمام مسلمان مانتے چلے آئے ہیں۔

اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ پھر آپ کسی مجلس میں مباحثہ کر کے اس امر کا کیوں تصفیہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیتے۔ جب سے آپ نے فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام، آئینہ کمالات وغیرہ رسائل نکالے ہیں تب سے آپ کو مباحثہ کیلئے بلایا جاتا ہے۔ آپ نے ہمیشہ شروط کی پناہ لے کر اس سے انکار کیا۔ جب اقرار کیا تو صرف اس مسئلہ میں بحث کرنے کا اقرار کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں۔ ایسا ہی آپ کے مریدوں سے وقوع میں آیا۔ آپ لوگوں سے یہ کبھی نہ ہو سکا کہ آپ اپنے عقاید کفریہ میں بحث کرتے اور ان کا اسلام ہونا ثابت کر دکھاتے۔ بعض تحریرات ورسائل میں آپ مذکورہ بالا باتوں سے انکار ظاہر کرتے ہیں مگر وہ تحریرات آپ کی پہلی تحریرات متضمن کفریات کے حال کو ظاہر نہیں کرتیں اور نہ ان متناقض تحریرات کو سبھی لوگ پڑھتے اور اپنی لیاقت سے ان کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں تحریرات فریق ثانی کو تو آپ کے اتباع ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ پھر ان باتوں کا تصفیہ ہو تو کیونکر ہو۔

مدت سے آپ نے مباحثہ کو قطعی موقوف کر دیا اور اس کی سند میں ایک یہ الہام گھڑ لیا ہے یا علی دعهم و انصار هم و زراعتهم ۔یعنی اے علی (اپنے نفس نفیس کو مراد بتاتے ہیں) تو ان مولویوں اور ان کے پیروں کو چھوڑ دے (یعنی ان سے بحث وخطاب نہ کر) اور بجائے مباحثہ تصفیہ مسائل کیلئے مباہلہ کو وسیلہ بنایا۔ مگر جب مباہلہ کا جو صوفی عبدالحق غزنوی سے بمقام امرتسر کیا، کوئی اثر عوام پر ظاہر نہ ہوا (جس سے آپ کا مسلمان ہونا آپ کے مخالفوں کو معلوم ہو جاتا) تو آئندہ مباہلہ کو سخت شروط و قیود کے ساتھ مشروط ومقید کر دیا تا کہ وہ شرطیں وقوع میں آویں اور نہ مباہلہ واقعہ ہو۔ پھر فرمادیں ان مسائل کا تصفیہ ہو تو کیونکر ہو؟ اور عام لوگوں کو کیونکر معلوم ہو کہ آپ دعوی اسلام میں سچے ہیں یا آپ کے مکفر ومخالف (جو یہ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں، اور آپ کے فلاں فلاں عقاید کفریہ وملحدانہ ہیں)۔ اس سوال کا جواب آپ ہی انصاف سے دیں۔ ہم کچھ نہیں کہتے۔

خلق خدا پر رحم کریں، روباہ بازیاں چھوڑ دیں یا عقائد کفریہ ملحدانہ سے تائب ہو کر تجدید ایمان کریں، یا ان عقاید کا کفر نہ ہونا مباحثہ سے یا مباہلہ سے آپ ثابت کر دیں۔

حصہ دوم: قادیانی نے جو ان اشتہارات میں قتل لیکھرام پر انسانی ہمدردی کی راہ سے رنج وافسوس ظاہر کیا ہے۔ اور اس امر کا دعوی کیا ہے اگر وہ ہماری ہمدردی سے بچ سکتا تو ہم کبھی فرق نہ کرتے، اور اس کے قاتل کی نسبت لکھا ہے کہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ نابکار خونی کو پکڑے اس کو پھانسی دے۔ بدتر سزا کے ساتھ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تنبیہ کرے۔

اس میں آپ نے حکومت اور عوام کو دھوکہ دیا ہے اور یہ جتایا ہے کہ اس کے قتل میں میری سازش ناممکن امر ہے۔ میرے خیال میں تو لیکھ رام ہم دردی کے لائق تھا اور اس کا قاتل نابکار لائق سزا تھا۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس قتل میں میری سازش ہو۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ سازش قتل کی بابت ہم کچھ نہیں کہتے۔ مرزا قادیانی کے اظہار ہمدردی اور قاتل کو برا کہنے کی بابت ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں آپ نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے ان الہامات کا خلاف کیا جن میں یہ بیان ہے کہ: اس کو قتل کرنے کیلئے خدا نے کسی انسان کے دل کو ابھارا۔ اور خدا نے اس کے دل پر آسمان سے وحی نازل کی۔

اور ایک منامی الہام میں جس کو رسالہ برکات الدعا کے آخری صفحہ کے حاشیہ میں بیان کیا ہے، اس قاتل کو فرشتہ قرار دیا ہے۔

ان الہامات میں صاف تصریح ہے کہ قاتل کوئی صاحب وحی الٰہی انسان تھا یا کوئی فرشتہ آسمانی۔ اب قادیانی صاحب اگر دل سے قاتل کو نابکار خونی اور سخت سزا کے لائق سمجھتے ہیں، اور اس قاتل سے لیکھ رام کو بچانے کیلئے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، تو ان کے الہام جھوٹے ہیں۔ اور اگر وہ الہام سچے ہیں تو ان کا وہ کلام جھوٹا ہے جس میں انہوں نے ہمدردی کا اظہار کیا اور قاتل کو برا کہا۔

نیز، اگر واقعتاً آپ کو مقتول سے انسانی ہم دردی ہے (جو آپ کے بغیر کسی مسلمان کو نہیں ہے، اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو اس کے قتل سے رنج وافسوس نہیں بلکہ باوجود یکہ قتل کے فعل اقدام قتل سے ان کو اتفاق نہیں۔ اس فعل کے نتیجہ سے وہ خوش ہیں کہ خوب ہوا۔ ایک ایذا رسان مسلمانان جوان کے پیغمبر کو گالیاں دیتا تھا، مارا گیا۔ محمد حسین) تو اب وہ اس قاتل نابکار کا اپنے الہام سے پتہ بتا دیں۔ اور اس کو بدتر سے بدتر سزا دلوانے سے اس کے وارثوں سے پوری ہمدردی کریں۔ یہ امر آپ سے نہ ہو سکے تو حکومت اور عوام یہ جان لیں گے کہ اس اظہار ہمدردی، اور ان الہامات میں آپ انہیں دھوکہ دے رہے ہیں۔ رہا یہ کہ اس دھوکہ دہی کے ساتھ وہ الزام سازش قتل سے بری ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ سو ہم نہیں جانتے کیونکہ ہم قانون نہیں پڑھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ سوم۔ محافظ سلطنت: شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے عریضہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں جو لکھا ہے کہ:

میں ۱۷ برس سے گورنمنٹ کی اس پولیٹکل خدمت میں مصروف ہوں کہ میں نے گورنمنٹ سے جہاد جائز نہ ہونے کی بابت بیسیوں کتابیں عربی فارسی اردو میں لکھی ہیں اور میں نے گورنمنٹ کی رعایت وحمایت کیلئے ایک جماعت تیار کی ہے جو گورنمنٹ کے مخالفوں کے مقابلہ میں کام آنیوالی ہے، اور مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ جب تک تو اس گورنمنٹ کی عملداری میں ہے تب تک گورنمنٹ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے گا۔

اور اس سے پہلے اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء (جو مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲ ص ۳۶۲ تا ۳۶۳ پر موجود ہے) میں لکھا ہے کہ: گورنمنٹ کو یہ فخر ہونا چاہیے کہ اس کے ملک میں اور اس کی بادشاہت میں خدا اپنے بندوں سے وہ تعلق پیدا کر رہا ہے جو قصوں اور کہانیوں کے طور پر کتابوں میں لکھا ہوا ہے، اور اس ملک پر یہ رحمت ہے کہ آسمان زمین کے نزدیک ہو گیا ہے۔ ورنہ دوسرے ملکوں میں اس کی نظیر نہیں۔

یہ سب زور وفریب وافتراء ہے، جس سے آپ گورنمنٹ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور اس افتراء سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ آپکو خدا تعالی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور آپ خدا تعالی کے مخاطب وملہم نہیں ہو سکتے۔ آپکا پولیٹکل خدمت کرنے اور ممانعت جہاد کے رسالے شائع کرنے کا دعوی اس لئے زور وفریب اور دھوکہ ہے کہ آپکی کتاب آئینہ کمالات اسلام (جس کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے)، کے صفحہ ۶۰۱ میں یہ عبارت موجود ہے: نافرمان انسان کا مال اور جان اس کے ملک (ملکیت) سے خارج ہو کر خدا کے ملک ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلا واسطہ رسولوں کے ان نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے اور ان کی جانوں کو معرض عدم میں پہنچا دے، یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری نازل کرے۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ تحریر ان تمام رسائل کو ملیامیٹ کرتی ہے بتا رہی ہے کہ جس وقت آپ کی جماعت کامل قوت پکڑ لے گی اس وقت آپ گورنمنٹ کے مال وجان پر ہاتھ صاف کریں گے۔ آپ تو بلا واسطہ رسولوں کے ان کی ہلاکت کو تجویز کر رہے ہیں، اور جس حالت میں آپ خود مدعی رسالت بھی ہیں تو پھر انکے ہلاک کرنے میں بجز تکمیل جمعیت کیا توقف ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشگوئی میعادی ہشت سال (سلطنت برطانیہ تا ہشت سال) کو ہم نے آئینہ کمالات اسلام سے اپنے رسالہ میں کئی دفعہ نقل کیا ہے۔ قادیانی نے اس کا جواب تو کچھ نہیں دیا تاہم ہمارے اس خیال کے مقابلہ میں ہمارے ریویو براہین احمدیہ کی عبارت سے نقل کر کے گورنمنٹ کو جتایا ہے کہ یہ محمد حسین اپنے ریویو مذکور میں ہماری طرف سے گورنمنٹ کو مطمئن و بے فکر کر چکا ہے اب اسکے برخلاف اس کے قول وخیال کا کیا اعتبار ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے اس وقت (۱۸۸۵ء میں) ایسا اسلئے لکھا تھا کہ آپ نے موعود مسیح اور مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا تھا۔اور چونکہ آپ مغل ہیں اور امام مہدی کا سید ہونا مسلّم ہے، لہذا میرے خیال میں یہ ممکن بھی نہیں تھا کہ آپ مہدی ہونے کا دعوی کریں گے۔آپ نے میری اس دلیل اور خیال کو توڑ کر مہدی ہونیکا دعوی کرلیا تو آپ میرے خیال کے محل کیونکر رہ سکتے ہیں؟

آپ کا یہ الہامی دعوی کہ گورنمنٹ کی حفاظت کا باعث آپ کا وجود، ودعا وبرکت ہے، محض دروغ و مغالطہ ہے۔آپ ایسے ہوتے اور یہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا (جو گورنمنٹ کو آپ نے سنایا ہے) تو آپ حکومت کو یہ کہتے کہ موجودہ فوج جو سرحد اور ملک کی حفاظت کیلئے موجود ہے، حکومت اسے موقوف کردے کیونکہ میرے ہوتے کسی فوج کی حاجت نہیں۔لیکن آپ نے اس کے برعکس گورنمنٹ کے آگے ہاتھ جوڑ کہا کہ میری حفاظت کیلئے قادیان میں پولیس بھیج دے۔ورنہ میری جان نہ بچے گی۔

اور اگر خدا کی طرف سے آپ کو وہ الہام ہوتا تو آپ حکومت کے آگے ہاتھ نہ جوڑتے جیسا کہ آپ نے آتھم پر الزام خلاف واقعہ کی علت سے نالش نہ کرنے کی وجہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۰۔۲۱ میں یہ بیان کی ہے جس حالت میں آسمانی عدالت سے ہمیں یقین دلایا گیا تھا کہ عبداللہ آتھم عنقریب آسمانی وارنٹ سے گرفتار کیا جائے گا۔تو پھر ہمیں کون سی ضرورت پیش آئی تھی کہ انگریزوں کی عدالت کے دروازہ پر اپنے تئیں سرگرداں کرتے۔

آپ کے اس قول کی رو سے آپ کی درخواست حفاظت پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ جس حالت میں خدا نے الہامات مذکورہ بالا میں آپ کو حفاظت کا وعدہ دیدیا تھا (بلکہ آپکے وجود کے طفیل حکومت کو حفاظت کا وعدہ دیدیا تھا) تو پھر آپ حکومت کے دروازہ پر کیوں سرگردان ہوئے اور کیوں ہاتھ جوڑے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت حفاظت واللہ یعصمك من الناس (جسکے اپنے حق میں نزول کا مرزا صاحب کو دعوی ہے)، جب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اس باڈی گارڈ کو جو آپ ﷺ پیشتر رکھوایا کرتے تھے، اٹھوا دیا۔ اور فرما دیا کہ تم سب اٹھ جاؤ، خدا نے میری حفاظت کا ذمہ خود لے لیا ہے۔ مگر قادیانی صاحب نے اسکے برعکس اس آیت کے نزول اور دیگر بشارات والہامات حفاظت کے نزول کے بعد حکومت سے اپنی حفاظت کیلئے پہرہ کا سوال کیا۔ اور جب حکومت نے اس سوال کو لغو اور فضول سمجھ کر قبول نہ کیا تو آپ نے اپنے وظیفہ خواروں سے پہرہ مقرر کر دیا جو رات دن آپ کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ امر صاف اور قطعی دلیل اس امر پر ہے کہ وہ الہامات نہیں محض ڈھکوسلہ اور من گھڑت ہیں۔

الہام عریضہ میں یہ بھی قادیانی نے یہ بھی جتایا ہے کہ حکومت کو جس قدر کو فتوحات ہوئی ہیں، میرے ہی طفیل سے نصیب ہوئی ہیں اور میں سلطنت برطانیہ کیلئے بمنزلہ حرز ہوں اور جب تک میں اس سلطنت میں ہوں، سلطنت کو تکالیف سے امن رہے گا۔

بنا بریں ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ قادیانی کی ایسی حفاظت کرے جیسی اپنی جان کی کر رہی ہے۔ کسی مفسدہ کے خوف سے ان کو رنگون میں یا اپنی حدود سلطنت سے خارج کرنے کا کبھی اور ہرگز قصد نہ کرے کیونکہ جب یہ ہندوستان یا برٹش سلطنت سے نکالے جائیں گے تو پھر حکومت کی بھی خیر نہ ہوگی۔ حکومت اپنی خیر چاہتی ہے تو اس ناقۃ اللہ کو حفاظت سے رکھے۔

یہ بشارت قادیانی کی طرف سے حکومت کو ایک قسم کی دھمکی بھی ہے (جیسے کہ لیکھرام، آتھم وغیرہ کو آپ نے دھمکیاں دی ہیں۔ وہ اور رنگ میں ہیں، یہ اور پیرایہ میں) حکومت کو مناسب ہے کہ اس کی دھمکی سے ڈر جائے اور قادیانی کی ضرور حفاظت کرے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ان کو گورنمنٹ ہاؤس لاہور یا شملہ یا کلکتہ کے ایک کمرہ میں مقفل رکھے۔ یہ نہ ہو سکے تو خاص آپ کے مسکن قادیان میں آپ کی حفاظت و نگرانی کیلئے پولیس مقرر کر دے۔ اور جب کسی ملک کے الحاق یا اس پر چڑھائی کرنے کا قصد کرے تو بجائے لشکر کے صرف آپ سے دعا کرا لیا کرے۔ حکومت قادیانی کو ایسے الہامات کے ارزاں کرنے اور عام لوگوں کی نسبت الہام بازی کرنے سے روک دے، اور موہبت عظمی کو اپنے ہی لئے مخصوص رہنے دے، کیونکہ اور لوگوں کی نسبت تو وہ الہام موت اور قتل ہی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں (جس سے بدامنی وہلاکت کا اندیشہ ہے) جبکہ حکومت کی نسبت فتوحات کے ہوتے ہیں۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ص ۵۲ تا ۸۵)

....

متفرقات

اشتہار صداقت آثار

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

واضح ہو کہ اس خاکسار (مرزا) کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے، یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہوسکتا ہے۔سو اول تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے، گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی، اوس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا، بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے اعلیٰ درجہ کی خبر، جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے، نہ یہ کہ صرف پیش گوئی ہے۔ ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی، تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا (عربی الہام کے یہ دو فقرہ ہیں نازل من السماء و نزل من السماء جو نزول یا قریب النزول پر دلالت کرتے ہیں) اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں، لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے، یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔ چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ کریم جل شانہ کا ہے اس لئے اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو من جانب اللہ ظاہر کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جائے گا۔والسلام علی من اتبع الھدی۔

المشتہر خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء مطابق دوم رجب ۱۳۰۳ھ

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔جلد اول۔ص ۱۱۶۔۱۱۷)

محمدیوں کے مقابلہ سے عیسائیوں کی گریز

۱۸۹۳ء میں جب مسلمانوں اور عیسائیوں کی مباحثے کی بات شروع ہوئی تو مباحثے کے منتظمین اہل جنڈیالہ کو مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ نے مشورہ دیا تھا کہ اس مباحثے میں مسلمانوں کی طرف سے مرزا قادیانی کی بجائے کسی مسلمان اہل علم کو پیش کیا جائے۔اہل جنڈیالہ قادیانی کے جھانسے میں آئے ہوئے تھے اس لئے انہوں نے مولانا کی تجویز کو درخور اعتنا نہ سمجھا اور مرزا قادیانی کو پیش کرنے پر اصرار کیا۔دوسری طرف عیسائیوں نے بھی یہی کہا کہ چونکہ مرزا صاحب کو اہل اسلام کی اکثریت دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اسلئے وہ ہمارے صحیح مخاطب نہیں ہوسکتے۔تاہم اہل جنڈیالہ اور مرزا قادیانی کے اصرار پر انہوں نے یہ مباحثہ قبول کرلیا جو بعدازاں امرتسر میں منعقد ہوا۔اور جس پر محاکمہ سابقاً نقل ہو چکا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ نے مباحثے سے قبل اور مابعد عیسائیوں پر واضح کیا کہ چونکہ ہم مرزا قادیانی کو مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے اس کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست نہیں ہوگی۔مسلمانوں کو الزام دینا مقصود ہو تو عیسائی حضرات کسی مسلمان اہل علم سے مباحثہ کریں،اور عیسائی مناسب سمجھیں تو وہ خود بھی ایسے مباحثے کے لئے تیار ہیں۔

مباحثہ امرتسر کے بعد شیخ الاسلام بٹالوی ؒ نے عیسائیوں سے اس معاملے پر خط وکتابت بھی فرمائی۔ چونکہ اس خط وکتابت کا منشاء قادیانی ہی کے دعوی اسلام کی تردید تھا اس لئے اس مراسلت کو ہم تحریک ختم نبوت کی تاریخ کے صفحات ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ لکھتے ہیں:

جون ۱۸۹۴ء میں خاکسار کو فتح گڈھ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں خاکسار کی مجلس وعظ میں پادری فتح مسیح مشنری آئے اور بعض شکوک پیش کر کے ان کے جوابات شافیہ پا کر ساکت ومنفعل ہوئے۔اس انفعال کو دور کرنے کی غرض سے وہ اپنے بڑوں سے مباحثہ کرانے کے خواستگار ہوئے۔ان سے مراسلت ہوئی تو وہ بھی آخر ساکت ہوئے۔اس باب میں جو مراسلت ہوئی ہے وہ ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔پادری فتح مسیح لکھتے ہیں

جناب مولوی محمد حسین ابوسعید صاحب!

آپ جب فتح گڈھ تشریف لائے تھے تو مسجد میں وعظ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا کہ اسلام ہر طرح سے غالب ہے۔وغیرہ۔

میری عرض یہ ہے کہ مسجدوں اور گھروں میں بیٹھ کر اس طرح کے نعرے مارنا بہت آسان ہے۔اگر آپ کو اظہار حق کا کچھ پاس ہے اور سمجھتے ہیں کہ قرآن حقیقتاً کلام الٰہی ہے،تو ذرا باہر میدان میں نکل کر اس کا ثبوت دیجئے۔

امرتسری مباحثہ کی بابت تو آپ خود ہی گواہی دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے مقابل اچھے جواب نہیں دیئے اور شکست کھا گیا ہے۔علاوہ بریں آپ لوگ اس کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔پس اب اگر آپ چاہیں تو عیسائی آپ لوگوں سے مباحثہ کرنے کو تیار ہیں۔آپ خود مقابل آویں یا اپنے میں سے کسی کو انتخاب کر کے مسیحوں کے پیش کریں۔علی ہذا القیاس۔مسیحی لوگ اپنے میں سے کسی کو منتخب کر کے آپ لوگوں کے پیش کر دیں گے۔

پس آپ کو اگر مباحثہ کرنا ہے یا کرانا منظور ہو تو جلدی اطلاع فرماویں۔بعدہ شرائط اور مکان مباحثہ برضامندی طرفین تجویز ہو جائے گا۔امید ہے آپ مرزا قادیان کی طرح ادھر ادھر کی باتیں بنا کر مباحثہ کو ٹال نہ دیں گے اور یونہی لایعنی باتیں پیش نہ کر دیں گے (جیسے اکثر مرزا کرتا ہے) جن کا فیصلہ امر محال ہو اور مباحثہ ملتوی ہو جائے۔ زیادہ سلام۔آپ کا نیازمند فتح مسیح از فتحگڈھ تحصیل بٹالہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالہ دفتر اشاعۃ السنہ۔ ۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء (نمبر ۱۴)۔ مشفقی پادری فتح مسیح صاحب!

آپکا خط مورخہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۴ء متضمن درخواست مباحثہ میں نے مسرت سے پڑھا۔ میں نے آپ کی درخواست سے پہلے ہی پادریوں سے مباحثہ کی درخواست اپنے رسالہ میں درج کر کے چھاپ دی ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ صفحہ ۲۱۳ نمبر ۷ ج ۱۶) جس کا پروف ملاحظہ کے لئے مرسل ہے۔ اور اس درخواست کے ساتھ مباحثہ تحریری کی بنا بھی قائم کر دی ہے۔ یعنی الوہیت مسیح اور تثلیث پر اپنے رسالہ میں بحث شروع کر دی ہے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر اور اس بحث کو پڑھ کر پادری صاحبوں کی تسلی نہ ہوئی، اور پھر بھی ان کی خواہش تقریری بحث کے لئے ہوئی تو وہ جس وقت بحث کی درخواست کریں گے میں اس کو منظور کرونگا اور شرائط سے ان کو اطلاع دونگا۔

چونکہ آپ حال ہی میں نئے پادری ہوئے ہیں اور آپ کی معلومات مذہبی اور تجارب انتظامی ہنوز کم ہیں، اور اپنی سوسائٹی میں آپ کا ہنوز وہ اعتبار نہیں ہے جو پرانے پادریوں کا ہے لہذا مناسب ہے کہ وہ درخواست مباحثہ صرف آپ کی طرف سے نہ ہو بلکہ کسی مشہور اور پرانے اور تجربہ کار پادری کی طرف سے ہو، گو آپ کا نام بھی اس میں شامل رہے۔ آپ کا خیر خواہ۔ ابوسعید محمد حسین۔

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب!

آپ کا خط مورخہ ۲۵ جولائی ملا۔ مشکور ہوں۔ آپ نے خوب کیا کہ مباحثہ کی درخواست پادری صاحبان سے پہلے کر دی ہوئی ہے۔ جزاک اللہ۔ خدا حق کی مدد فرمائے۔ آمین۔ آپ کا یہ فرمانا کہ مسیحی لوگ آپ کی تحریری بحث کو پہلے پڑھیں، اگر تسلی نہ ہو تو پھر تقریری مباحثہ ہو۔ اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ تحریریں تو بہتیری دونوں طرف سے دھری پڑی ہیں۔ وہی پرانے سوال دوسرے الفاظ میں افراط و تفریط کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں۔ اب زمانہ آ گیا ہے کہ خدا حق کو غالب کرے، سو تقریری مباحثہ کی منظوری فرمائیں۔

اور واضح ہو کہ مباحثہ کی درخواست میری ہی طرف سے آپ خیال نہ فرماویں۔ بلکہ جناب ڈاکٹر کلارک صاحب اور جناب ڈاکٹر پادری وائٹ بریخٹ صاحب وغیرہ بزرگوں کی طرف سے سمجھیں۔ ہم سب مسیحی مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ کوئی شخص محمدیوں میں سے اٹھے تا کہ محمدی مذہب کی حقیقت زیادہ کھل جاوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر ہے کہ آپ نے مباحثہ کی درخواست پہلے ہی کردی ہوئی ہے

اب مناسب ہے کہ اہل اسلام کی طرف سے دو چار معتبر شخص چنے جاویں اور اسی طرح سے عیسائی صاحبان اپنے میں سے دو چار شخص چن لیں اور باتفاق رائے طرز مباحثہ اور مکان اور تاریخ وغیرہ مقرر کئے جاویں۔ مسیحی دین کے بزرگوں کی طرف سے دو چار شخص شرائط وغیرہ قائم کرنے کے لئے اور ایک مباحثہ کرنے کے لئے منتخب کیا جاوے گا۔

باقی جو آپ نے میری نسبت لکھا ہے کہ تم نئے پادری ہو اور اپنی سوسائٹی میں بھی تمہارا وہ اعتبار نہیں جو پرانے پادری کا ہے۔ ایسی باتوں کا جواب دینے سے اس وقت میں اغماض کرتا ہوں اس لئے کہ مبادا گفتگو کا رخ اور طرف پلٹ جاوے۔ صرف اتنا عرض کردیتا ہوں کہ آئندہ ایسی باتوں سے پرہیز کریں تو بہتر ہوگا۔

آپ کا نیازمند۔ فتح مسیح ۲۹ جولائی ۱۸۹۴ء ۔

نیز آپ اگر اجازت دیں تو جو خطوط فیمابین مباحثہ کی بابت لکھے جاویں وہ چھپوائے جاویں، خواہ اخبار میں، یا الگ۔ بندہ۔ فتح مسیح۔

بٹالہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۴ء۔ (نمبر ۵۳۲) مشفق پادری فتح مسیح صاحب!

آپ کا دوسرا خط مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۹۴ء میں نے آج وصول کیا۔ اس پہلے خط کی نسبت مجھے زیادہ مسرت حاصل ہوئی ہے کیونکہ اس میں آپ نے یہ تحریر کیا ہے کہ مباحثہ کی درخواست میری ہی طرف سے آپ خیال نہ فرماویں بلکہ جناب ڈاکٹر کلارک اور جناب ڈاکٹر پادری وائیٹ بریخٹ وغیرہ بزرگوں کی طرف سے سمجھیں۔ میں بھی اسی کا خواہاں تھا کہ مباحثہ ہو تو کسی ایسے شخص سے ہو جو نامی و مشہور تجربہ کار ہو۔ کسی نوآموز یا نئے پادری سے نہ ہو۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ نامی و تجربہ کار پادری کا انفلوئنس (Influence) قوم میں زیادہ ہوتا ہے اور اس کا ساختہ پرداختہ قوم میں منظور کیا جاتا ہے، لہٰذا اس مباحثہ کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے۔ اور کسی نئے شخص اور نوآموز سے مباحثہ ہو تو اس کا اثر قوم پر نہیں پڑتا۔ قوم یہ کہہ دیتی ہے کہ وہ شخص بچہ تھا، نوآموز تھا، ناتجربہ کار تھا، لہٰذا اس کا الزام یا سکوت یا تسلیم، قوم کا الزام یا سکوت یا تسلیم نہیں ہوسکتی۔ اب آپ نے جو یہ لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ درخواست مباحثہ پادری کلارک و پادری وائٹ بریخٹ کی جانب سے سمجھیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ان صاحبوں نے اس درخواست میں آپ کو اپنا نائب یا وکیل بنایا ہوگا اور یہ ہی میرا مدعا تھا، پھر میں اس سے کیوں خوش نہ ہوتا۔ پس میں بڑی مسرت کے ساتھ آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے ان دونوں صاحبوں سے مباحثہ منظور ہے۔

اگر پادری وائٹ بریخٹ خواستگار و شائق مباحثہ ہیں تو یہ مباحثہ بہت آسانی سے ہوسکتا ہے۔ میں اور وہ دونوں ایک شہر میں رہتے ہیں۔ لہذا وہ جیسے باوصف مشنری ہونے کے ایک دنیاوی میونسپل کمیٹی کے کام میں اپنی اوقات صرف کرتے ہیں، ویسے ہی اس مذہبی کام میں جو ان کا اصل فرض منصبی ہے وہ ہر روز یا تیسرے دن یا ہفتہ میں ایک دن کا کوئی وقت مباحثہ مقرر کردیں اور اس وقت ایک دن وہ خاکسار کے مکان پر آویں اور ایک دن میں ان کے مکان پر جاؤنگا۔ اس طور پر مہینوں تک بلاتکلیف و بلاحرج مباحثہ جاری رہے گا اور اس کا انجام اچھی طرح خوش اسلوبی اور سیری سے ہوگا۔

اور اگر ڈاکٹر کلارک خواستگار و شائق مباحثہ ہیں تو بجائے ہر روز، ہر ہفتہ یا ہر مہینے میں چار یا آٹھ دن وہ مقرر کرسکتے ہیں جن میں نصف ایام میں امرتسر میں ان کی جگہ میں پہنچوں گا اور نصف ایام ان کو بٹالہ میں آنا ہوگا۔ اور ہر جلسہ کے انتظام کا ذمہ دار وہ شخص ہوگا جس کے مکان پر جلسہ ہوگا۔ اور تعداد اشخاص طرفین مساوی ہوگی۔ سوال و جواب کی پہلے زبانی تقریر ہوگی۔ پھر جب باتفاق میجارٹی جواب مطابق سوال سمجھا جاوے گا، تب اس کو دو کاتبوں کے ذریعہ سے قلم بند کیا جائے۔ سابق جنگ مقدس امرتسر (مباحثہ قادیانی و آتھم) کی طرح یہ ہرگز نہ ہوگا کہ جو کچھ کسی کے دل میں آوے لکھتا جاوے اور خارج از مبحث و فضول باتوں میں مصروف ہوکر بحث کو کہیں سے کہیں لے جاوے۔ اور فریقین کی اوقات کا خون ہوتا رہے۔

یہ شروط مباحثہ ہیں۔ اب مبحوث عنہ کی تعیین کی جاتی ہے۔

بحث توحید و تثلیث یا الوہیت مسیح اور کفارہ میں ہوگی اسی سے یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ اس وقت خالص کتاب آسمانی اور حقانی قرآن مجید ہے جو توحید سکھاتا ہے اور اس کفارہ کی نفی کرتا ہے۔ یا توریت و انجیل ہے جن سے عیسائی تثلیث یا الوہیت مسیح نکالتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بحث سے پہلے فریقین کو یہ اختیار ہوگا کہ چند اصول موضوعہ یا علوم متعارفہ کی تمہید کر لیویں تا کہ انہی اصول وعلوم سے امور متنازعہ فیہ کا تصفیہ کریں۔

لیجئے ہم نے شرائط بھی لکھ دیئے اور امور بحث بھی متعین کر دیئے۔ اب آپ ان دونوں صاحبوں میں سے کسی صاحب سے منظوری بحث وشرائط تحریر کرا کے براہ راست ارسال کرائیں اور کاروائی شروع کرادیں۔

مگر یہ یاد رہے کہ بجائے ان صاحبوں کے آپ بذات خود جواب خط ومنظوری بحث کی تکلیف نہ اٹھاویں اور اگر اب بھی آپ ہی وکیل بن کر جواب خط منظوری بحث وتقرر شروط کے متصدی ہوئے تو اس طرف سے آپ کی تحریر کا کوئی جواب نہ دیا جائے گا، جس کی وجہ وہی ہے جو شروع خط میں بیان ہوئی ہے۔

آخر خط میں جو آپ نے خطوط چھپوانے کی اجازت چاہی ہے، میری طرف سے آپ کو ان چاروں خطوط کی اشاعت کی اجازت ہے مگر اس شرط سے کہ ان پر اور کچھ نہ بڑھاویں اور نہ ان پر حاشیہ لگاویں۔ اور اگر پادری صاحبان موصوف الصدر نے بحث کو منظور کر لیا تو پھر ان خطوں میں خود بخود مباحثہ کا رنگ آ جاوے گا اور ضرور ان کو شائع کرنا پڑے گا۔

اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان چار خطوں کے ساتھ پانچواں اپنا جواب الجواب لکھ کر ان کو چھپوادیں اور اپنے آپ کو میرا مقابل مباحث بناویں اور خاص اپنی ذات سے مباحثہ کی بنا قائم کریں تو میں اس اشاعت کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ میں آپ کو مقابل مباحث بنانا نہیں چاہتا جس کی وجہ شروع خط میں بیان ہو چکی ہے، اور اس وجہ سے آپ ناراض نہ ہوں کیونکہ وہ کمال نیک نیتی سے لکھی گئی تھی۔ ابوسعید محمد حسین

مشفقی جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب!

آپ کا خط مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۴ء جو آپ نے بنام پادری فتح مسیح صاحب بھیجا ہے مجھے ملا اور اس کے مطالعہ سے طبیعت شاد ہوئی۔ خصوصاً اس بات سے کہ آپ جیسے بزرگ نامور عالم صرف تحقیق حق کے لئے انجیل اور قرآن مقابل رکھ کر تصفیہ چاہتے ہیں۔ میں نہایت خوشی سے آپ کے اس مبارک پیام مناظرہ کو قبول کرتا ہوں۔ لیکن میرے خیال میں بحث کو اتنا طول دینا کہ ہفتوں اور مہینوں تک ہوتی رہے فضول ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ اول تو کوئی معزز شخص ایسا عدم الفرصت نہ ہوگا جو اتنی لمبی بحث میں ہمیشہ شامل ہو سکے۔ اور دوسرے یہ کہ ...کیا ضرورت ہے کہ فریقین کبھی ادھر، کبھی ادھر آویں جاویں۔ بہتر ہو کہ مختصر سوال دو چار مقرر کئے جاویں اور ان کے جواب بھی عام فہم قطعی فیصلہ کرنے والے تحریر ہوں، جن کو دیکھ کر علاوہ حاضرین اور لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

مقام مباحثہ کے لئے آپ خود دانا ہیں۔ بٹالہ اور امرتسر میں سے جو مقام آپ مفید عام جانیں اور پسند کریں اس سے اطلاع دیں۔ میرے خیال میں تو امرتسر مناسب ہے کیونکہ بڑی جگہ ہے۔ آئندہ جو آپ کی رائے مبارک میں آئے اس سے بندہ کو مطلع فرماویں۔ اور نیز یہ کہ شرائط کی تکمیل ہو جاوے۔ فقط والسلام۔

۷۔ اگست ۱۸۹۴ء۔ دستخط بحروف انگریزی۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک۔

بٹالہ اشاعۃ السنہ آفس۔ ۸۔ اگست ۱۸۹۴ء۔ (نمبر ۵۵۵)۔ ڈیئر ڈاکٹر صاحب۔

آپ کا خط مورخہ ۷۔ اگست ۱۸۹۴ء میں نے مسرت سے پڑھا اگر آپ خیال کرتے ہیں کہ یہ مباحثہ ایک دو روز میں طے ہو سکے گا تو بسم اللہ کیجئے بندہ حاضر ہے۔

۲۔ مقام کی بابت آپ مجھے اختیار دے چکے ہیں، بٹالہ کو منتخب کروں خواہ امرتسر کو، لہذا میں بٹالہ کو ترجیح دیتا ہوں۔ آپ جب چاہیں غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر مباحثہ شروع کر دیں اور اگر زیادہ دن لگ گئے تو پھر میں حسب وعدہ خط سابق جہاں آپ جائیں گے آپ کے مکان پر حاضر ہونگا۔ انشاء اللہ

آپ جب قصد بٹالہ کریں اس سے تین چار روز پیشتر اطلاع دیں تا کہ میرے احباب اہل لاہور و امرتسر بھی اس مجلس میں شریک ہو سکیں۔ اور اگر میرے امرتسری دوستوں نے مجھے امرتسر آنے پر مجبور کیا تو میں آپ کو اس تبدیلی سے اطلاع دونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔

۳۔ شرائط کی تو میں خط سابق میں تکمیل کر چکا ہوں آپ اس میں کچھ بڑھانا چاہتے ہیں تو اس سے اطلاع دیں۔

۴۔ آپ کے خط سے یہ معلوم نہ ہوا کہ مباحثہ کے لئے آپ منتخب ہونگے یا پادری وائٹ بریخٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب؟ جو صاحب ہوں ان کا ساختہ و پرداختہ دوسرے صاحب کو منظور کرنا ہوگا۔

۵۔ چونکہ پادری فتح مسیح صاحب نے آپ دونوں صاحبوں کی طرف سے شوق مباحثہ ظاہر کیا تھا، اور میں نے بھی آپ ہی دونوں صاحبوں سے مباحثہ منظور کیا ہے لہذا امید ہے کہ اب اس کا خلاف نہ ہوگا، اور کوئی اور صاحب اس مباحثہ کے لئے منتخب نہ ہوں گے۔ ہاں جن کو آپ دونوں صاحب اپنے سے بڑھ کر اہل علم و تجربہ کار اور قوم میں ذی اعتبار سمجھ کر اس کا ساختہ پرداختہ منظور کرلیں وہ صاحب بھی آپ کی جگہ منتخب ہو سکتے ہیں ۔آپ کا خیر خواہ۔ابوسعید محمد حسین۔اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ

مشفقی جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سلامت۔

بعد سلام کے واضح رائے روشن ہو کہ آپ کا خط مورخہ ۸۔ اگست ملا۔ چونکہ ان دنوں میں بخار کا سخت غلبہ ہے، بباعث کثرت کار کم فرصتی میں خط مذکورہ کے جواب دینے سے قاصر رہا۔ امید ہے کہ آپ معاف فرمائیں گے۔

کمال خوشی کی بات ہے کہ آپ مناظرہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ مکان مناظرہ کی بابت ہم نے شریفانہ طور پر آپ کو تحریر کیا تھا کہ امرتسر ہر صورت سے بہتر ہے۔ آپ کو اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ آپ قطعی جو چاہتے ہیں سو کریں۔ آپ میرے خط کو ملاحظہ فرماویں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ امرتسر بہتر ہے۔ یہاں زیادہ مفید عام ہوگا۔

مناظرہ کی بابت واضح ہو کہ آپ کو محمدیت کی صداقت ظاہر کرنی منظور ہے اور برعکس اس کے ہمیں مسیحیت کی صداقت۔ لہذا کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا یا کام نہیں۔ اظہار حق سے تعلق ہے نہ کسی خاص شخص سے۔ چونکہ اہل اسلام کی طرف سے آپ موجود ہیں یا جس کو آپ چاہیں آپ پیش کر سکتے ہیں۔ نیز از جانب مسیحیان میں جس کو مناسب سمجھوں پیش کرونگا، یا خود پیش ہو جاؤں گا۔ اور اگر کسی کو پیش کروں خاطر جمع رکھئے کوئی لائق ہی ہوگا۔ امید ہے کہ اس بات کو آپ قبول فرماویں گے کہ ایسے مبارک موقع پر اپنی شان کے خواہاں نہیں، مگر راستی اور صدق دل سے اللہ تعالی کی صداقتوں کا اظہار چاہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر عرض یہ ہے کہ اب خط و کتابت کو طول دینے سے چنداں فائدہ نہیں ہے۔ میں اپنی طرف سے ڈاکٹر فخر الدین صاحب میڈیکل مشن امرتسر اور نیز پادری فتح محمد صاحب فتح گڑھ کو ایلچی مقرر کرتا ہوں اور اسی طرح آپ بھی جس کسی کو چاہتے ہیں مقرر کیجئے تا کہ باہمہ اتفاق سے شرائط مباحثہ قرار پائیں۔ اور جو شرائط تجویز کی جاتی ہیں وہ آپ کی اور میری منظوری کے لئے پیش ہوں تا کہ اگر ہم کسی قسم کی ترمیم کرنا چاہیں تو کر سکیں۔ اور بعد از نظر ثانی اور ہمارے دستخط منظوری کے شرائط مذکورہ پختہ جانی جائیں گی اور ان کے بموجب مناظرہ ہوگا۔ اور جب شرائط تجویز کئے جاتے ہیں تو جس کسی نے ہماری طرف سے پیش ہونا ہے خواہ میں خواہ کوئی دیگران کا نام لکھا دیا جائے گا۔ اب شرائطوں کی آپ جلد تدارک فرمائیں۔ فقط زیادہ سلام۔

دستخط انگریزی۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک۔

اشاعۃ السنہ آفس۔ بٹالہ ۲۹۔ اگست ۱۸۹۴ء۔ (نمبر ۶۰۶)

عنایت فرمائے من ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک صاحب!

آپ کا خط مورخہ ۲۸۔ اگست ۱۸۹۴ء میں نے تعجب اور مایوسی کے ساتھ پڑھا۔

۲۔ تعجب کی ایک وجہ یہ کہ آپ اپنے خط مورخہ ۷۔ اگست ۱۸۹۴ء میں صاف تحریر کر چکے ہیں: مقام مباحثہ کیلئے آپ خود دانا ہیں بٹالہ اور امرتسر میں سے جو مقام مفید عام جانیں اور پسند کریں اس سے مطلع فرماویں۔ میرے خیال میں تو امرتسر مناسب ہے کیونکہ بڑی جگہ ہے آئندہ جو آپ کی رائے مبارک میں آوے اس سے بندہ کو مطلع فرماویں۔

اب آپ خط ۲۸۔ اگست میں لکھتے ہیں: مکان کی بابت میں نے شریفانہ طور پر آپ کو تحریر کیا تھا کہ امرتسر بہرصورت بہتر ہے آپ کو اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ آپ قطعی جو چاہتے ہیں، سو کریں۔

میرے نزدیک آپ کی یہ تحریر، تحریر سابق کے برخلاف ہے۔ سابق تحریر میں آپ نے تعین مکان کی نسبت اپنی رائے ظاہر کر کے آئندہ شریفانہ طور پر اختیار انتخاب دے دیا تھا۔ جب کسی کو اپنی رائے کے برخلاف کسی کی بات مان لینی منظور ہوتی ہے تو اس وقت شریفانہ محاورہ سے وہ یوں کہتا ہے کہ فلاں امر میں میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے تو ایسی ہے مگر آئندہ جو رائے آپ کی ہو اس سے اطلاع دیں، جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس رائے کو تسلیم کرنے کو میں حاضر ہوں، صرف آپ کی اطلاع دہی کا منتظر ہوں۔ اب آپ اس اختیار دینے سے انکار کرتے ہیں۔ اگر آپ کو اس محاورہ کے معنی تسلیم کرنے میں تامل ہو تو آپ اصل مباحثہ سے پہلے اسی امر کو طے کرلیں، اور اہل لسان سے اس کا تصفیہ کرائیں۔ خاص کسی شخص یا اشخاص کو منصف بنائیں، یا اس سوال کو اخبار میں چھپوا کر اس پر پبلک کی رائے حاصل کریں۔

ہر چند یہ امر اصل مبحث سے چنداں تعلق نہیں رکھتا مگر جب ہمارے فہم ایسے موٹے الفاظ کے معانی سمجھنے میں اس قدر اختلاف کریں اور ایک فریق دھوکا کھا جاوے تو ہمارے لئے ضرور ہے کہ ہم اپنے فہموں کا ایگزامینیشن کرائیں تا کہ ہم آئندہ مباحث مقصودہ میں غلطی نہ کھاویں۔

۳۔ دوسری وجہ تعجب یہ ہے کہ میں اپنے خط نمبری ۵۳۲ میں اپنی شرائط کی تفصیل کر کے خط نمبری ۵۵۵ کے فقرہ نمبر ۳ میں صاف لکھ چکا ہوں کہ شرائط کی میں تو خط سابق میں تکمیل کر چکا ہوں آپ ان میں کچھ بڑھانا چاہتے ہیں تو اس سے اطلاع دیں۔

اس کے جواب میں آپ نے نہ تو ہماری شرائط پر کوئی نکتہ چینی کی نہ اپنی شرائط کی اطلاع دی، اور تصفیہ شرائط کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنی چاہی۔

اے صاحب! اگر آپ کو ہماری شرائط کے قبول کرنے میں کوئی عذر تھا تو پہلے اس کو پیش کرتے اور اگر اپنی طرف سے شرائط بڑھانا منظور تھا تو پہلے ان شرائط سے اطلاع دیتے۔ پھر جب میں اس عذر کو نہ مانتا، یا ان شرائط کے تسلیم سے انکار کرتا، تو آپ تصفیہ کے لئے کمیٹی مقرر کرتے۔ بلا بیان عذر و شرائط آپ نے یہ سوال پیش کیا ہے تو میری طرف سے اس کا یہی جواب ہے کہ یہ سوال قبل از وقت ہے

۴۔ تیسری وجہ تعجب یہ ہے کہ میں نے اپنے خط نمبر ۵۵۵ کے فقرہ نمبر ۵ میں حسب منشاء خط پادری فتح مسیح مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء صاف لکھ دیا تھا کہ: مباحثہ میں آپ خود پیش ہو سکتے ہیں یا پادری وائٹ بریخٹ صاحب اور اگر تیسرے صاحب پیش ہونگے تو وہ اس شرط سے پیش ہو سکیں گے کہ آپ دونوں صاحب ان کو علم و تجربہ و اعتبار میں اپنے سے بڑھ کر سمجھیں اور ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے میری اس شرط کو نام آوری اور شان خواہی وعزت طلبی پر مبنی سمجھا۔ اور اسکے جواب میں یہ لکھ دیا کہ جس کو ہم مناسب سمجھیں گے ہم پیش کرینگے، جسکو آپ چاہیں آپ پیش کریں

اے صاحب! نام آوری وجاہ طلبی کے خیال کو اسلام نے ریا قرار دے کر شرک ٹھہرایا ہے۔ ہمارے نبی علیہ وسلم کا قول ہے ان یسیر الریا شرك (ترجمہ: تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے) ہمارا مقصود اس شرط سے صرف یہ ہے (چنانچہ خط نمبری ۵۳۲ میں ہم ظاہر کر چکے ہیں) کہ لائق شخص کا قوم پر اثر پڑتا ہے، اور ان کا ساختہ پرداختہ تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ کام ہر ایک کا نہیں ہے۔ لہذا اب بھی میں وہی شرط پیش کرتا ہوں اور آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر آپ خاص مجھ سے مباحثہ چاہیں تو آپ اس شرط کو مان لیں۔ اور اگر آپ بلا پابندی شرط مذکور کسی کو پیش کریں گے تو ادھر سے بھی کوئی ایسا ہی پیش کیا جائے گا۔ آپ قبل از مباحثہ، مباحثہ کرنے والے کا نام لیں تاکہ اس طرف سے بھی ویسا ہی مباحث مقرر کیا جاوے۔

۵۔ چوتھی وجہ تعجب یہ ہے۔ میں نے اپنے خط نمبری ۵۳۲ میں مبحث کی تعیین کر دی ہے کہ بحث توحید تثلیث یا الوہیت مسیح وکفارہ میں ہوگی اور اسی سے یہ بات ثابت ہو جاوے گی کہ اس وقت خالص کتاب آسمانی اور حقانی قرآن مجید ہے جو توحید سکھاتا ہے یا توریت وانجیل جن سے عیسائی تثلیث والوہیت مسیح وکفارہ نکالتے ہیں۔ اس کے مقابلہ آپ مجمل صداقت محمدیت وعیسائیت کو محل بحث ٹھہراتے ہیں اور بحث کو عام کرنا چاہتے ہیں۔

اے صاحب! بحث خاص ان ہی مسائل میں ہوگی۔ جب تک ان کا تصفیہ نہ ہوگا کوئی اور بحث شروع نہ ہوگی۔

۶۔ مایوسی کی وجوہات بھی یہ ہی وجوہات ہیں۔ جب ان مبادی میں آپ کی طرف سے ایسے عذرات پیش ہو رہے ہیں جو اصل مبحث مقصود کے مانع ومزاحم ہیں اور وہ ہماری جائز شروط کو پورا نہیں ہونے دیتے، تو پھر آپ کی طرف سے اصل بحث کے وقوع کی کب امید ہوسکتی ہے۔ ہماری طرف سے مستعدی اور تیاری کو تو آپ اپنے خطوں میں مان چکے ہیں اور اس پر خوشی ظاہر کر چکے ہیں لہذا اب آپ نہیں کہہ سکتے کہ التوائے بحث آپ (یعنی محمد حسین) کی طرف سے ہے۔ آپ کا خیر خواہ۔ ابوسعید محمد حسین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرم فرمائے بندہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب۔ بعد سلام کے واضح رائے شریف ہو کہ آپ کا خط مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۸۹۴ء تعجب اور مایوسی سے بھرا ہوا مجھے ملا۔ آپ کا تعجب اور مایوسی دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ آپ لفظ شریفانہ سے ایسے پریشان ہوئے کہ قبل از مباحثہ اس کا تصفیہ ہونا ضروری سمجھا اور وہ بھی بذریعہ اخبارات، تو پھر مجھے حیرت ہے کہ شہرت و نام آوری (جس کا آپ نے اپنے خط میں انکار کیا ہے) کس کو کہتے ہیں۔

خیر جب آپ خود مقر ہیں کہ یہ امر بحث سے چنداں تعلق نہیں رکھتا تو میرے خیال میں بہتر ہے کہ اس لفظی نزاع کی طرف آئندہ توجہ نہ کی جائے جو میری نیت و مراد ان لفظوں سے تھی میں نے صاف باطنی سے آپ پر ظاہر کردی۔ خیال رکھئے کہ یہ مباحثہ ہے، نہ آپ نے میرا کوئی احسان ماننا ہے اور نہ میں نے آپ کا۔ ممکن نہیں کہ میں آپ کو یک طرف اختیار دیتا کہ آپ جو چاہیں سو کریں۔ سب سے پہلے مرضی آپ کی یہ ہے کہ مناظرہ میں آپ کے بالمقابل میں پیش ہوں یا پادری وائٹ بریخٹ صاحب۔ سو جناب من میں خود حاضر ہوں، آپ مطلع رہیں۔ آپ کی جانب سے سوال توحید و تثلیث والوہیت مسیح و کفارہ میں ہونگے لیکن یہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ اور کسی بارہ میں بحث نہ ہوگی۔ کیا میں قرآن و محمدیت پر سوال کرنے کا حق نہیں رکھتا؟ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ مباحثہ میں فریقین کو اختیار سوال و جواب ہوتا ہے۔ آپ قصداً یا سہواً اس کو فراموش نہ فرمائیں

پادری فتح محمد صاحب سے جو آپ کی خط و کتابت ہوئی ہے اس سے اب کچھ واسطہ نہیں اب آپ مجھ سے غرض و واسطہ رکھیں۔ کمیٹی تصفیہ شرائط کیلئے اس واسطے مناسب سمجھی گئی ہے کہ ان کاغذی گھوڑوں سے فیصلہ ہونا دشوار ہے۔ کمیٹی سے سہولت و آسانی ہے۔ اپنے سفیروں کی معرفت جس قسم کا آپ انتظام چاہیں ظاہر کر سکتے ہیں۔ نیز ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ جو قواعد وہ ٹھہرالیں، بعد نظر ثانی اور آپ کے اور میرے دستخط ہونے پر وہ پختہ سمجھے جائیں گے اور انہیں قواعد کے بموجب مناظرہ ہوگا۔ اب انہیں کی دیری ہے کیونکہ جب تک شرائط مقرر نہ ہوں مباحثہ بھی بے فائدہ ہے۔ ہر امر کے لئے پابندی قواعد ضروری ہے۔

مقام مباحثہ اگر آپ امرتسر پسند نہیں کرتے تو اتنا تو ضرور کرنا ہوگا کہ جو دن میرے سوال کرنے کے ہیں وہ آپ امرتسر میں تشریف لا کر گذاریں اور جو دن میرے جواب دینے کے مقرر ہوں وہ میں آپ کے شہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالہ میں بسر کروں۔ لیکن اس میں خلق اللہ کو ناحق تکلیف ہوگی۔ بہتر تو یہ ہے بالکل مناظرہ امرتسر ہی میں ہو۔ نہ معلوم کہ ایک صدر اور عالی شان مقام کو چھوڑ کر ایک گوشہ اختیار کرنے سے آپ کی کیا غرض ہے۔ غالباً مناظرہ کے شائق محمدی وعیسائی جماعت امرتسر ہی کو ترجیح دے۔ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۴ء۔

دستخط انگریزی ہنری مارٹن کلارک۔

اشاعۃ السنہ آفس بٹالہ ضلع گورداسپور۔ ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء (نمبر ۶۱۲)۔

آپ کا خط مورخہ ۳۱۔ اگست ۱۸۹۴ء میں نے دوسری ستمبر کو ۴ بجے کے قریب ایسے وقت میں پایا جو میرا ہوا خوری کا وقت تھا۔ تیسری ستمبر کو میں بیمار رہا اسلئے جواب میں ایک روز کا توقف ہوا۔

۲۔ آپ کے اس خط نے میرے تعجب کو بڑھایا اور مایوسی کو زیادہ کیا۔

۳۔ میں اس خط کے ایسے فقرات کہ: آپ لفظ شریفانہ سے ایسے پریشان ہوئے، شہرت ونام آوری کس کو کہتے ہیں، وغیرہ سے چشم پوشی کرتا ہوں تاکہ اصل مطلب سے دور نہ پڑ جاؤں۔ مگر اس قدر کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آئندہ آپ ایسی باتوں سے قلم کو روکیں۔ آپ یورپئین ہیں، ایشیائی محاورے میں یہ الفاظ موہم رنج ہیں۔ ایشیائی مخاطبوں سے ان کے محاورہ کے موافق خطاب مناسب ہے۔

۴۔ آپ کہتے ہیں کہ کیا میں قرآن ومحمدیت پر سوال کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

اے صاحب! کون کہتا ہے کہ آپ سوال کا حق نہیں رکھتے۔ بے شک رکھتے ہیں مگر انہیں تین مسائل مندرجہ خطوط سابق میں، بلکہ ازانجملہ صرف اس ایک مسئلہ کے دائرہ کے اندر کہ مسیح خدا یا ثالث ثلاثہ (One in equal three Gods ون ان تھری ایکوئل گاڈز) ہے یا نہیں۔ اسی ایک مسئلہ میں محمدی عیسائی پر یہ سوال کر سکتا ہے کہ تمہاری انجیل میں مسیح کو خدا، یا ثالث ثلاثہ کہا گیا ہے اس لئے وہ انجیل بتمامہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتی۔ اور عیسائی مسلمان پر یہ سوال کرسکتا ہے کہ تمہارے قرآن میں اس مسئلہ کی نفی کی گئی ہے اس لئے عیسائیوں کو اس کے کلام خدا ہونے میں تامل ہے۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ خود سائل بنیں اور مجھ سے اس جواب لیں، اور اس امر کا ثبوت طلب کریں کہ قرآن اس مسئلہ کی نفی کرتا ہے، پھر وہ کلام خدا کیونکر ہوسکتا ہے۔ یا مجھے سائل بننے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دیں اور خود مجیب بنیں اور یہ ثابت کریں کہ جو انجیل یہ مسئلہ سکھا تی ہے وہ کلام الٰہی کیونکر ہو سکتی ہے۔

وازآنجا کہ یہ مسئلہ اپنی ایک ایک شق نفی یا اثبات کے ساتھ دونوں مذہب محمدیت وعیسائیت میں اصل اصول مانا جاتا ہے، محمدیت نفی کو اصل اصول تسلیم کرتی ہے عیسائیت اثبات کو۔ لہذا اسی ایک مسئلہ تحقیق سے کس وناکس کو جو فہم وانصاف رکھتا ہوگا، واضح ہو جائے گا کہ مذہب حق کون سا ہے، محمدیت یا عیسائیت؟ اور خالص کتاب آسمانی کون سی ہے، قرآن یا انجیل؟ پھر معلوم نہیں کہ آپ قصداً یا خطاء اس امر پر کیوں اصرار فرماتے ہیں کہ فریقین کو سوال وجواب کا عام اختیار ہوگا۔ اے صاحب! آپ اس اصرار کو واپس لیں۔ یہ اختیار کسی کو نہ ہوگا اور ہر گز نہ ہوگا صرف ایک ہی مسئلہ میں مباحثہ ہوگا۔ ہاں یہ مسئلہ طے ہو جائے گا، تو اس کی تکمیل و توضیح کے لئے اس کی فروعات میں بھی مباحثہ ہو سکے گا۔

۵۔ آپ فرماتے ہیں پادری فتح محمد (فتح مسیح مراد ہے) سے جو آپ کی خط وکتابت ہوئی ہے اس سے اب کچھ واسطہ نہیں، اب آپ مجھ سے غرض وواسطہ رکھیں۔ اس سے آپ کی شاید مراد یہ ہے کہ خاکسار کے خط نمبری ۵۳۲ میں جو تعیین بحث ہو چکی ہے وہ منسوخ ہو جائے۔

اے صاحب! اس خط کو آپ نے ریسیو (receive) کیا اور اسکے مندرجہ مضمون و پیغام کو قبول کر کے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ یہ تعیین مبحث آپ کو منظور نہ ہوتے تو اس خط کے جواب میں آپ صاف فرماتے ہم کو یہ تعیین منظور نہیں۔ آپ نے ایسا نہیں فرمایا اور اس کو بلا تفصیل منظور کیا تو اب اس خط سے آپ واسطہ قطع نہیں کر سکتے اور اسکے مضمون تعیین مبحث کو منسوخ نہیں فرما سکتے۔

قطع نظر ان وجوہات سے بحکم عقل بھی مباحثہ میں متنازع فیہ ومبحوث عنہ ایک ہی کوئسچن (question سوال) ہونا چاہیے۔ اس کی ایک شخص نفی کرے، دوسرا اثبات۔ نہ یہ کہ ایک تو کسی چیز مثلاً کونین کی خوبی پر بحث کرے، دوسرا دوسری چیز مثلاً کسٹر آئل کی خوبی پر۔

یہ قاعدہ مباحثہ کہ پہلے چند روز عیسائی، مذہب محمدی پر سوالات کریں۔ پھر محمدی، عیسائی مذہب پر چند اور قسم کے سوالات کریں (جیسا کہ امرتسر کی جنگ مقدس میں ہوا ہے) صرف جاہل دجال قادیانی کا ایجاد واحداث ہے۔ میرے علم وخیال میں یہ طریق مباحثہ کسی کتاب فن مناظرہ میں پایا نہیں جاتا۔ لہذا ہمارے لئے لازم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ جائز بھی نہیں کہ ہم اس جاہل دجال کی تقلید کریں اور جہان کے عقلاء کا خلاف۔

۶۔تقرری کمیٹی تصفیہ کیلئے آپ نے پھر اصرار فرمایا ہے۔اے صاحب میرے خط نمبری ۲۰۶ پر نظر ثانی کریں اور اس کو توجہ سے پڑھیں۔ میں اپنی شرائط اپنے خط نمبر ۵۳۲ میں بیان کر چکا ہوں جس پر آپ نے اپنے خط مورخہ ۷۔ اگست میں کوئی اعتراض نہیں کیا۔ گویا ان کو تسلیم کر لیا۔

اور آپ نے اپنے شروط کو ہنوز پیش نہیں کیا تا کہ دوسری جانب سے ان کے تسلیم میں عذر واقع ہوتا، اور تصفیہ کے لئے کمیٹی کی ضرورت پیش آتی۔ پھر آپ کمیٹی تصفیہ کس ضرورت کے لئے مقرر کرنا چاہتے ہیں۔اور ایسی باتوں کے بیان ورد وقبول کیلئے کیوں کاغذی (گھوڑے) دوڑاتے ہیں۔آپ پہلے اپنی شرائط کو تو بیان کریں۔ممکن ہے میں ان کو مناسب سمجھوں اور قبول کرلوں اور کسی کمیٹی کی ضرورت نہ ہو۔اور اگر مجھے ان کے قبول کرنے سے عذر ہو تب آپ کو تقرر کمیٹی کا اختیار ہے۔اس وقت بھی میں کسی کو اپنا وکیل نہ بناؤنگا، بلکہ بذات خود کمیٹی میں شامل ہونگا میں یہ نہیں چاہتا اور نہ اس امر کو جائز سمجھتا ہوں کہ اپنی رائے کا مالک دوسرے کو بنا دوں۔اور اس کا مملوک ہو کر خود بے اختیار ہو جاؤں۔آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں اپنا وکیل مقرر کریں۔آپ کے وکیلوں کی رائے اور میری رائے کا اختلاف ہوا، تو اس کا تصفیہ کسی ثالث سے کرایا جاوے گا۔ بالجملہ آپ پہلے شرطیں تحریر کریں پھر تقرر کمیٹی کا نام لیں۔

میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بٹالہ میں تشریف لانا منظور کیا ہے جس کے عوض میں بحسب نوبت میں بھی اتنے دن، جتنے دن آپ بٹالہ میں بسر کریں گے، امرتسر میں بسر کرونگا۔میں نے اسی نظر سے آپ کے فقرات مذکورہ شروع خط سے اغماض کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ میرا مدعا حاصل ہو گیا ہے۔اب ان فقرات کے متعلق ایسی بحث کرنا جو اصل مقصود سے اجنبی ہے فضول ہے۔ابوسعید محمد حسین۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ اس خط کا ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جواب نہیں دیا، یہ مباحثہ سے عجز وگریز نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم الہامی نہیں اور قادیانی کی سی الہام بازی اپنا شعار نہیں۔صرف عقل سے کہتے ہیں کہ کوئی تثلیثی عیسائی ہم سے کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔کرے گا، تو الزام کھائے گا اور زک اٹھائے گا۔ انشاءاللہ۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۶۔ص ۳۴۹ تا ۳۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر اور لدھیانہ میں آتھم کے جلوس

مرزا قادیانی نے جون ۱۸۹۳ء میں ایک پیش گوئی کی تھی کہ ڈپٹی آتھم عیسائی ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مرجائے گا۔ گذشتہ صفحات میں پیش گوئی کے مالہ وماعلیہ پر بحث ہو چکی ہے۔ جب مذکورہ مدت میں آتھم نہ مرا تو عیسائیوں نے خوب خوشیاں منائیں۔ جلوس نکالے اور جلسے منعقد کئے۔ یہ روداد چودھویں صدی کا مسیح نامی کتاب میں بڑے دل چسپ انداز میں بیان ہوئی ہے جسے قارئین کے تفنن طبع کے لئے ہم یہاں ملخصاً نقل کئے دیتے ہیں۔ لکھا ہے: آج صبح سے امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر میلہ جم رہا ہے۔ نازنینان پری چہرہ حوروش یورپیئن اور کرسچیئن بناؤ سنگار کئے ہوئے، کوئی تنہا کوئی کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے، ادھر کو رخ کئے چھتری کو پکڑے ایک ہاتھ سے سایہ کو اٹھائے، رف رف کرتی آرہی ہیں۔ سایہ کے ساتھ ہزاروں دل پامال ہورہے ہیں۔ کوئی کھڑ کھڑ کرتی ٹمٹم پاس سے نکل جاتی ہے، کوئی پیادہ پا خرام ناز سے قدم اٹھائے چلی جاتی ہے۔ اسٹیشن پر کیا پریوں کا اکھاڑہ ہے۔ راجہ اندر کا دربار کہانیوں سنتے تھے آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پلیٹ فارم پر عجب جم گھٹا ہے قدم رکھنے کو جگہ نہیں ملتی۔

او ہو یہ تو انگریزی باجا بھی آرہا ہے اور شہر کے بے فکرے تماشائی پرا جمائے اڑے آرہے ہیں۔ نہیں صاحب ان میں تو عمائد شہر اور رئیس و امراء بھی ہیں۔ مسلمانوں سکھوں آریوں سب فرقہ و مذاہب معزز اور واعظ ان میں شامل ہیں۔ آج کوئی تیوہار نہ عیسائیوں کا ہے نہ اور کسی مذہب وملت کا۔ ۶ ستمبر ہے، آج کے دن تو عیسائیوں کا کوئی تیوہار نہیں ہوتا۔

یہ ہاتھی پر کون کون آیا؟ یہ تو پادری صاحب ہیں۔ خوب! ہاتھی پر پھولوں کا ہار پڑا ہے۔ بھائی یہ کیا بات ہے؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتی جو بات ہے، ہے ہی۔

ریل کے آنے میں ابھی تو عرصہ ہے، کوئی نو بجے ہوں گے، چلو تو پلیٹ فارم دیکھیں۔ اللہ اللہ! یہاں تو نظر کو بھی دخل نہیں ملتا۔ لوگ لین کی طرف جھکے ہوئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گاڑی کو دیکھ رہے ہیں ابھی گاڑی کہاں۔

ا۔ کیا آج لیٹ ہوگئی جواب تک گاڑی نہیں آئی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔بھائی اپنے ٹائم پر آئے گی۔

۳۔کیا ابھی وقت نہیں ہوا؟ (گھڑی دیکھ کر) اوہو! ابھی تو ۱۰ منٹ باقی ہیں۔

۴۔انتظار کیا بری بلا ہے؟ حالانکہ ابھی ٹیم میں دس منٹ باقی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ گاڑی لیٹ ہوگئی

۵۔انتظار کیا، شوق کہو۔بہتر تھا کہ تار دیا جاتا کہ سپیشل ٹرین میں آئیں۔

۶۔بھائی کہا تو درست۔لو وہ گاڑی آئی۔

(دیکھا اب تمام خلقت جھک رہی ہے اسٹیشن ماسٹر گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہا ہے پیچھے ہٹ جاؤ پولیس ہے کہ ہٹا رہی ہے مگر آدمی پر آدمی گرا پڑتا ہے)۔

پولیس مین: اے بھائی کوئی گر کر کٹ جائے گا۔

اسٹیشن ماسٹر: گھبرانے کی کیا بات ہے، اب گاڑی تم لوگوں کے سامنے آئی جاتی ہے۔

(انجن نے سیٹی دی۔اوہو! انجن کے اوپر بھی پھولوں کے ہار پڑے ہیں۔گاڑی اسٹیشن کے روبرو کھڑی ہوئی۔ایک صاحب اترے۔آہا! یہ پادری ہنری کلارک ہیں، اور ان کے بعد ایک اور صاحب اسی گاڑی سے اترے۔یہ تو ڈپٹی صاحب مسٹر عبداللہ آتھم ہیں۔

آدمی ہیں کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا ہے وہ اس سے آگے، یہ اس سے آگے دوڑتے ہیں، مسٹر عبداللہ آتھم صاحب نے سر سے ٹوپی اتار کر سلام کیا۔یکلخت ٹوپی اچھالی گئی اور ہرّے کے شور نے اسٹیشن کو گونجا دیا)۔

مرزائی۔اس (مسٹر عبداللہ آتھم) کی نسبت تو حضرت اقدس نے پیش گوئی کی تھی۔وہ تو مر بھی گیا۔

دوسرا مرزائی: ربڑ کا آدمی بالکل عبداللہ آتھم کا ہم شکل بنا کر اس میں کل لگا دی، چلتا پھرتا ہے۔دیکھو وہ بولا، وہی سفید بھویں، وہی چہرہ، وہی چتون، وہی پیشانی، کمر جھکی ہوئی، منہ پر جھریاں پڑی ہوئیں۔ہاتھوں کی نسیں کھڑی۔واللہ کمال ہے: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

تیسرا مرزائی: انگریزوں نے صنعت میں تو کمال ہی پیدا کیا ہے اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ اصلی انسان نہیں ہے، ربڑ کا بنایا ہوا پتلا ہے۔

چوتھا مرزائی: یہ اگر اصل عبداللہ آتھم ہو تو ہمارے حضرت اقدس کی پیش گوئی غلط ہو جائے۔زمین ٹل جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،آسمان ٹل جائے، مگر یہ بات کبھی ٹل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

اسٹیشن سے باہر جو باجے بجانے والے منتظر کھڑے تھے انہوں نے باجا بجانا شروع کیا مسٹر عبداللہ آتھم کو ہاتھی پر سوار کرایا گیا۔ باجے بجاتے ناچتے گاتے عیسائی مرد اور عورت آگے غزل خوانان ہر کوچہ اور گلی بازاروں میں گشت لگانے لگے

پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آکر دیکھ لو آنکھوں سے خود
بات یہ کب چھپ سکے ہے اب چھپائے آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلانا صریح
کون مانے ہے بھلا یہ کج ادائی آپ کی
جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
حق ہے صادق اور صادق حق کا سب الہام ہے
ہو گئی شیطان سے ثابت آشنائی آپ کی
ہوگیا ثابت ہے سب اقوال بد سے آپ کے
کر رہا ہے بے شک شیطاں رہنمائی آپ کی
ہے کہاں اب وہ خدا جس کا تمہیں الہام تھا
کس لئے کرتا نہیں مشکل کشائی آپ کی
اپنے پنجہ سے نہیں شیطان تمہیں دیتا نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو کب منظور ہے اک دم جدائی آپ کی
تم ہو اس کے اور اب وہ ہے تمہارا یار غار
رات دن کرتا وہی ہے پیشوائی آپ کی
ہم نہ کہتے تھے کہ شیطاں کا کہا مانو نہ یار
کس بلا میں اس نے دیکھو جاں پھنسائی آپ کی
ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار اور دھتکار ہے
دیکھو کیسی ناک میں اب جان آئی آپ کی
خوب ہے جبریل اور الہام والا وہ خدا
آبرو سب خاک میں کیسی ملائی آپ کی
اب بتاؤ ہیں کہاں وہ آپ کے پیرو مرید
جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپ کی
کرتے ہیں تعظیم جھک کر تو حاصل اس سے کیا
ڈوم کنجر دہریئے کنجڑے قصائی آپ کی
آپ نے خلقت کے ٹھگنے کا نکالا ہے یہ ڈھنگ
جانتے ہیں ہم یہ ساری پارسائی آپ کی
کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دو گے جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی
کر کے منہ کالا گدھے پر کیوں نہیں ہوتے سوار
فیصلے کی شرط ہے مانی منائی آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے
کر ہی ڈالے گا حجامت اب تو نائی آپ کی
آپ کے دعووں کو باطل کر دیا حق نے تمام
اب بھی تائب ہو اسی میں ہے بھلائی آپ کی
اب بھی فرصت ہے اگر کچھ عاقبت کی فکر ہے
ہاتھ کب آئے گی یہ مہلت گنوائی آپ کی
سخت گمراہ ہو، نہیں سمجھے مسیح کی شان کو
راہ حق اور زندگی سے ہے لڑائی آپ کی
خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سرخرو
ہو گئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپ کی
اب دام مکر اور کسی جا بچھائیے
بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

لودہانہ کے گلی کوچے میں ہر ایک کی زبان پر یہ نظم ہے

ارے او خود غرض خود کام مرزا ارے منحوس نا فرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو رسول حق باستحکام مرزا
مسیح و مہدی موعود بن کر بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاری میں بآخر مسیحائی کا یہ انجام مرزا
مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی جو تھا شیطان کا الہام مرزا
اگر ہے کچھ بھی غیرت ڈوب مرتو بظاہر اس میں ہے آرام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا ترا اعزاز اور اکرام مرزا
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ در گور دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا
ولیکن تو نہ آیا باز پھر بھی یہ اس شوخی کا ہے انعام مرزا
نہ کہتا کچھ اگر منہ پھاڑ کر تو ندامت کا نہ پیتا جام مرزا
گلے میں اب ترے رسہ پڑے گا سیہ رو ہو گا پیش عام مرزا
سزا بھی کم سے کم اتنی تو ہو گی کہ ہو جاوے تجھے سرسام مرزا
ہے سولی اور پھانسی کار سرکار رعایا کا نہیں یہ کام مرزا
تو ہے اک انبیاء بعل میں سے سلف کو دے رہا دشنام مرزا
زمین و آسمان قائم ہیں اب تک ترے وہ ٹل گئے اعلام مرزا
براہین سے ٹھگے تو نے مسلماں کبھی ایسے بھی تھے ایام مرزا
بحمداللہ کہ چھپ کر فتح و توضیح کھلے تیرے چھپے اصنام مرزا
در توبہ ہے وا ہوجا مسلمان یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

قادیانی تاویلات بابت پیش گوئی آتھم

چودھویں صدی کا مسیح نامی کتاب میں عنوان بالا پر بھی دل چسپ انداز میں خامہ فرسائی کی گئی ہے، اسے بھی ہم نذر قارئین کئے دیتے ہیں۔ لکھا ہے

پنجاب کے شہروں میں پادریوں میں عموماً ایک شورش اور آوازہ شادمانی بلند ہے اور مرزائیوں میں خصوصاً ایک سناٹا ہے، اور سکوت کے عالم میں دم بند ہے، چلیں قادیان کا سین بھی دیکھیں وہاں کیا کیفیت ہے ۔مرزا صاحب کے دربار میں حوالی موالی حواریان عقیدت کیش و مشیران خیراندیش چاند کے گرد ہالہ کی طرح گردو پیش بیٹھے ہیں، مگر سب ادب سے سر جھکائے خاموش صم بکم کا عالم ہر ایک: یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زبان منہ میں۔ چٹھی رسان نے ایک خط دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب: (خط کا لفافہ پڑھا اور ایک آہ سرد کھینچ کر کہا افسوس ہے)

وہ پیشگوئی جو امرتسر کے عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء میں کی گئی تھی جسکی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی وہ خدا تعالی کے حکم کے موافق ایسے طور سے اور ایسی صفائی سے میعاد کے اندر پوری ہوگئی کہ ایک منصف اور دانا کو بجز اسکے ماننے اور قبول کرنے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ ہاں ایک متعصب اور احمق یا جلد باز جوان واقعات اور حوادث کو یکجائی نظر سے دیکھنا نہیں جانتا جو پیش گوئی کے بعد فریق مخالف ظہور میں آئی اور الہامی الفاظ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کی آرزوؤں کی پیروی کرتا ہے اس کی مرض نادانی لا علاج ہے (مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں: اس پیش گوئی نے مرزا جی کو ایسا حیران کر رکھا ہے کہ بلا مبالغہ انہیں کہتے کہتے یہ خبر بھی نہیں رہتی کہ میری آواز کدھر سے نکل رہی ہے۔ آج تک باوجود کامل نو سال گذر جانے کے وہ سخت حیرانی میں ہیں۔ الہامات مرزا کی طبع اول سے بعد کی تحریریں پہلی تحریروں سے بھی مزیدار ہیں آپ کشتی نوح کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں کہ پیش گوئی میں یہ بیان کیا تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، سو آتھم مجھ سے پہلے مر گیا۔ کیا ہی احمقوں کی آنکھوں میں مٹی کا سرمہ ڈالا ہے۔ مرزا جی اس بات کے تو ہم بھی قائل ہیں کہ الووں کی جیب کترنے میں آپ کا کمال ہے۔ الہامات مرزا۔ ص ۳۹) اور اگر وہ ٹھوکر کھائے تو اس کی پست فطرتی اور حمق اور سادہ لوحی اس کا موجب ہوگی، ورنہ کچھ شک نہیں کہ فتح اسلام ہوئی، اور عیسائیوں کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہوگیا۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے، کہ دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

اب یاد رہے کہ پیش گوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے جس کے لئے ہاویہ یا ذلت کا وعدہ تھا ایک گروہ سے مراد ہے۔ جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا خواہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرگروہ تھا۔ ہاں مقدم سب سے ڈپٹی عبداللہ آتھم تھا کیونکہ وہی دوسرے عیسائیوں کی طرف سے منتخب ہو کر ۱۵ دن جھگڑتا رہا مگر درحقیقت اس لفظ کے حصہ دار دوسرے معاون اور محرکاوران کے سرگروہ بھی تھے کیونکہ عرفاً فریق اس تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ کا نام ہے جو ایک کام بالمقابل کرنے والا یا اس کا کام معاون یا اس کام کا بانی یا مجوز یا حامی ہو اور پیش گوئی کی کسی عبارت میں یہ نہیں لکھا گیا کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم ہے۔،

ہاں میں نے جہاں تک الہام کے معنی سمجھے وہ یہ تھے کہ جو شخص اس فریق میں سے بالمقابل باطل کی تائید میں بنفس خود بحث کرنے والا ہے اس کیلئے ہاویہ سے مراد سزائے موت ہے لیکن الہامی لفظ صرف ہاویہ ہے اور ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ حق کی طرف رجوع کرنے والا نہ ہو۔ اور حق کی طرف رجوع نہ کرنے کی قید ایک الہامی شرط ہے جیسا کہ میں نے الہامی عبارت میں صاف لفظوں میں اس شرط کو لکھا تھا اور یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر اندر اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا لیکن خدا کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اسکے وعدہ موت اور کامل طور پر ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کیلئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔

(ایک لمبی چوڑی تقریر میں الہام کا ترجمہ اور تفسیر فرما کر مرزا فرماتے ہیں) اس (پیش گوئی) کے الفاظ یہ ہیں کہ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ لیکن عبداللہ آتھم نے مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اس نے پیش گوئی کی تعظیم کی (پھر اس کی خوفناک حالت کی تقریر فرما کر مرزا لکھتے ہیں) توجہ سے یاد رکھنا چاہیے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامن گیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا ہے، یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اس کے کمال کے لئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود ہی نہیں (پھر کچھ طول دے کر مرزا صاحب فرماتے ہیں) پس اے حق کے طالبو یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری ہو گئی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت پہنچی (پھر دور چل کر) یقیناً سمجھو کہ اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔۔۔۔

یہ تو عبداللہ آتھم کا حال تھا مگر اس کے باقی رفیق بھی جو فریق بحث کے لفظ میں داخل تھے اور جنگ مقدس کے مباحثہ سے تعلق رکھتے تھے خواہ وہ تعلق اعانت کا تھا، یا بانی کار ہونے کا، یا مجوز بحث یا حامی ہونے کا، یا سرگروہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا، ان میں سے کوئی بھی اثر ہاویہ سے خالی نہ رہا، اوران سب نے میعاد کے اندر اپنی اپنی حالت کے موافق ہاویہ کا مزہ چکھ لیا۔ چنانچہ اول خدا تعالی نے پادری رائٹ کو لیا جو دراصل اپنے رتبہ اور منصب کے لحاظ سے اس جماعت کا سرگروہ تھا اور عین جوانی میں ایک ناگہانی موت سے اس جہان فانی سے گذر گیا۔ اور خدا تعالی نے اس کی بے وقت موت سے ڈاکٹر کلارک اور ایسا ہی اس کے دوسرے تمام دوستوں اور عزیزوں اور ماتحتوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ (صفحہ ۱ تا ۸۔ انوارالاسلام)

مرزا قادیانی: (پھر میاں محمد علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ کا خط پڑھ کر سنایا)

محمد علی خان: (کا خط بنام مرزا قادیانی یوں ہے)

السلام علیکم۔ آج ۷ ستمبر ہے اور پیش گوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی۔ گو پیش گوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں ، لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی تھی وہ یہ ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہو۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے۔ زمین وآسمان ٹل جاویں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

کیا اب آپ کی پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح وسالم موجود ہے، اور اس کو بہ سزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ اگر یہ سمجھو کہ پیش گوئی الہام کے الفاظ کے بموجب پوری ہوگئی جیسا کہ مرزا خدا بخش نے لکھا ہے۔ اور ظاہری معنی جو سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے۔ اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کا اثر عبداللہ آتھم پر پڑا ہو، دوسری پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے، اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک ماہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ اور اس کو ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص حق پر ہے اور سچے خدا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی ۔ اور اس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیئے جاوینگے بعض لنگڑے چلنے لگیں گے بعض بہرے سنیں گے۔

پس اس اس پیش گوئی میں ہاویہ کے معنی اگر آپ کی تشریح کے بموجب نہ لئے جاویں اور صرف ذلت اور رسوائی لی جائے تو بے شک جماعت ذلت اور رسوائی کے ہاویہ میں گر گئی ۔ عیسائی مذہب اسی حالت میں سچا سمجھا جاوے ۔ اگر یہ پیش گوئی سچی سمجھی جائے جو خوشی اس وقت عیسائیوں کو ہے وہ مسلمانوں کو کہاں ۔ شرمندگی اور بڑی شرمندگی ہوئی ۔ پس اگر پیشگوئی کو سچا سمجھا جاوے تو عیسائیت ٹھیک ہے کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہوگئی ۔ اب رسوائی مسلمانوں کو ہوئی ۔ میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی ۔ دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل کی بات ہے کہ ہر پیش گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ۔ لڑکے کی پیش گوئی میں تفاؤل کے طور سے ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا وہ مر گیا، تو اس وقت بھی غلطی ہوئی ۔ اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصلی مفہوم کے نہ سمجھنے نے تو غضب ڈھایا ۔ اگر یہ کہا جائے کہ احد میں فتح کی بشارت دی گئی تھی آخر شکست ہوئی تو اس میں ایسے زور سے اور قسموں سے معرکہ کی پیش گوئی نہ تھی ۔ اور اس میں لوگوں سے غلطی ہوگئی تھی ۔ اور آخر جب مجتمع ہوگئے تو فتح ہوئی ۔ کیا ایسی کوئی نظیر ہے کہ اہل حق کو بالقابل کفار کے ایسے صریح وعدے ہو کر اور معیار حق و باطل ٹھہرا کر ایسی شکست ہوئی ہو ۔ مجھ کو تو اب اسلام پر شبہے پڑنے شروع ہو گئے ۔ لیکن الحمدللہ ! کہ اب تک جہاں تک غور کرتا ہوں اسلام بالمقابل دوسرے ادیان کے اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن آپ کے دعاوی کے متعلق تو بہت ہی شبہ ہو گیا ۔ پس میں نہایت بھرے دل سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اگر فی الواقع سچے ہیں تو خدا کرے کہ میں آپ سے علیحدہ نہ ہوں ۔ اور اس زخم کیلئے کوئی مرہم عنایت فرمائیں جس سے تشفی کلی ہو باقی جیسے کہ لوگوں نے پہلے ہی مشہور کیا تھا کہ اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو آپ یہی کہہ دیں گے کہ ہاویہ سے مراد موت نہ تھی ۔ الہام کے مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ۔ براہ مہربانی بدلائل تحریر فرماویں ۔ ورنہ آپ نے مجھ کو ہلاک کر دیا ۔ ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے ۔ میں برائے استفادہ نہایت دلی رنج سے یہ تحریر کر رہا ہوں ۔ راقم محمد علی خان ۔ (الہامات مرزا)

مرزا قادیانی: یہ جو کہا جائے کہ وہ (آتھم) میعاد کے اندر فوت نہیں ہوئے تو یہ صاف صاف ہے کیونکہ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئی نے یہ قطعی فیصلہ نہیں دیا تھا کہ ضرور وہ میعاد کے اندر ہی فوت ہوں گے بلکہ پیش گوئی میں یہ صاف شرط موجود تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہیں گے اور ترک استقامت کے آثار نہیں پائے جائیں گے اور ان کے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہیں ہوگا تو صرف اس حالت میں پیش گوئی کے اندر فوت ہوں گے، ورنہ ان کی موت میں تاخیر ڈال دی جائے گی۔ ہاں کسی قدر ہاویہ کا بھی مزہ چکھ لیں گے۔ سو بلاشبہ پیش گوئی نے میعاد کے اندر اس ہاویہ کا مزہ ان کو چکھا دیا، جس ہاویہ کی تکمیل رفتہ رفتہ ہوگئی۔ اور ضرور تھا کہ وہ پیش گوئی کی میعاد میں ہاویہ کے پورے اثر سے بچے رہتے کیونکہ انہوں نے اسلامی پیش گوئی کا ڈر اپنے اوپر ایسا غالب کر لیا کہ ایک قسم کی موت ان پر آ گئی اور وہ مردوں کی طرح چپ ہو گئے اور عیسائیت کے پلید عقاید کی حمایت میں جو پہلے تالیفات کرتے رہتے تھے دستکش ہو گئے، اور خوف کے صدمات نے ان کو سراسیمہ کر دیا۔ پس کیا ضرور نہ تھا کہ خداوند تعالی اپنے الہام کی شرط کے موافق موت کو دوسرے وقت پر ٹال دیتا۔ ہمارا حق ہے کہ ہم کہیں کہ ہر ایک شریف عیسائی کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ آتھم باطل اندیش نے پیش گوئی کے چھپانے کے لئے کیا کیا، مکروہ اور نالائق افتراؤں سے کام لیا، اور کس طرح دلیری کے ساتھ بے بنیاد جھوٹ کو پیش کیا۔ نالائق آتھم نے سراسر بے وجہ مجھے زہر خورانی کے اقدام کی تہمت دی، میرے پر افتراء باندھا کہ گویا میں نے اس کے قتل کرنے کیلئے اس کی کوٹھی میں سانپ چھوڑے تھے، اور گویا میں ایسا پرانا خونی تھا کہ تین مرتبہ میں نے مختلف شہروں میں اس کے مارنے کیلئے اپنی جماعت کے جوانوں سے حملہ کرائے (ص ۱۳۔۱۴۔ انجام آتھم)

یہ بھی یاد رہے کہ اگر کوئی ناسمجھ ہمارا پیرو مرید اس پیش گوئی کی غلط فہمی سے منحرف ہو گیا تو یسوع صاحب پر سب سے پہلے یہ الزام ہے کیونکہ یہودا اسکریوطی یسوع صاحب سے بڑے زور شور کے ساتھ منحرف ہوا تھا۔

☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه ا جمعین

و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین ۲۶۔ جولائی۔ ۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ